عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان

بادالیان ملک وراجگان و نوابان ورؤساے اندرونی و بیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وسندہاے متعلقہ سندہ وبلوچستان وفارس وہرات

وعرب وترکستان وخلیج فارس وسواحلان عرب وافریقہ

ہین

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ

لال مادہو سنگہ بہادر میں تھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ بستم ۱۸۴۷ع

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۶۹ع

فهرست

جلد هفتم

عهدنامجات و اقرارنامجات و سندهای متعلقه سند و بلوچستان و فارس و هرات و عرب و ترکستان و خلیج فارس و ساحلان عرب و افریقه

حصہ اول درباب عہدنامجات وسند وغیرہ بہ نسبت سندہ بلوچستان فارس وہرات کے

سندہ

واضح رہے کہ قوم راجپوت کو کہ جنکی حکومت ملک سندہ مین تھی عنقریب سنہ ۷۱۱ عیسوی کے عرب کے مسلمانون نے فتح کیا اور تین سو گیارہ برس بعد یعنی قریب ایک ہزار چھبیس عیسوی کے ملک مذکور کو محمود نے شامل بہ سلطنت غزنوی کے کیا اور بعد چند تغیرات حاکمون کے سنہ ۱۵۹۱ع مین اکبر نے شمول بہ سلطنت دہلی کے کر لیا بعد ازان سنہ ۱۷۳۹ عیسوی مین بقبضۂ نادر شاہ کے آیا اور اونھون نے زائد از بیس لاکھ کے خراج اوسکا تعین کیا بعد قتل نادر شاہ مذکور کے سندہ بہ تحت حکومت شاہان درانی قندہار کے آیا قبل از چڑھائی نادر شاہ کے کلورس جو ایک دینی قوم تھی ملک سندہ مین ذی اختیار ہوئی اور نور محمد سردار قوم مذکور اوس صوبہ کا حاکم مقرر ہوا اور مخفی نہ ہے کہ بعہد اوسکے بھائی غلام شاہ کے سرکار انگریزی کا واسطہ ساتھ ملک سندہ کے بذریعۂ قائم کرنے چند کارخانجات بمقام تاتا و شاہ بندر کے سنہ ۱۷۵۸ع مین شروع اور سنہ مذکور مین غلام شاہ کا سکہ مہری ایک درباب قائم کرنے کارخانجات تجارت کے صادر ہوا اور سنہ ۱۷۶۱ع مین حکم ثانی یعنی مہری بمضمون حکم اولا کے نافذ ہوا چنانچہ

بعہد حکومت سرفراز خان یعنی بڑے بیٹے غلام شاہ کے اسقدر دست اندازیان کارتجارت مین ہوئین کہ سرکار انگریزی نے اپنے کارخانجات موقوف کرنا مناسب سمجھا اور یہ وقوع ۱۷۷۵ء عیسوی مین ہوا ظلم وتعدی سرفراز خان اور اوسکے جانشینون کا کہ جنہون نے عداوتاً قوم تال پور کے تین سردارون کو مار ڈالا باعث بربادی نسل کلورا کا ہوا تال پور قوم بلوچ ہین اور اونکے سردار حکام سندہ کے معزز عہدون پر مامور تھے چنانچہ تال پور بنظر لینے عوض قتل اپنے سردارون کے مستعد ہوئے اور میر فتح علیخان اونکا سرغنہ تھا چنانچہ تال پور نے حاکم کلورا یعنی عبد النبی کو نکال دیا یہ ماجرا ۱۷۸۶ء عیسوی مین ہوا اور اون کارروائیون سے جو کہ فتح علیخان نے بنظر قایم کرنے اپنی حکومت کی عمل مین لایا اوسکے یگانے سہراب اور میر تھارا خوف کھا کر بھاگ گئے اور خیرپور اور شاہ بندر کو بقبضہ اپنے لاکر منحرف ہو حکومت اپنے رشتہ دار کے ہوئے واضح رہے کہ میر فتحعلیخان اپنی حکومت کو اوپر کل صوبہ کے کبھی دراز نکر سکا اور اوسیوقت سے تین حصون متفرق مین منقسم ہوگیا یعنی حیدرآباد کہ جسکو سندہ ترائی بھی کہتے ہین زیر حکومت فتحعلیخان اور خیرپور زیر حکومت میر سہراب اور میرپور زیر حکومت میر تھارا کے رہا اور حکومت حیدرآباد کو فتحعلیخان نے اپنے تین بھائیون یعنی غلام علی اور کرم علی اور مراد علی کو تقسیم کردیا چنانچہ اسی اتفاق ظاہری یا باطنی کے باعث سے وہ ملقب بچاریار ہوئے —

۱۷۹۹ء مین سوداگری سرکاری واسطہ مابین سرکار انگریزی و سندہ کے پھر جاری ہوا اور فتحعلیخان نے حکمنامہ نمبری ۳ مشعر مفید مطلب تجارت انگریزی کے جاری کیا چنانچہ نتیجہ تجارت ہذا کا منافع کثیر ہوا جو کہ عہد امیرون کا ناصادق تھا اس لیے سرکار انگریزی نے مجبور ہو کر پھر اپنا واسطہ اون لوگون سے بند کیا لہذا اختتام زور سرکار انگریزی کا ملک سندہ مین ہوا مخفی نرہے کہ یہ کردار گستاخانہ فاسق امرا کا بباعث شکایت زمان شاہ کے اور افواہ ترقی پانے اختیار سرکار انگریزی کا بوجہ شکست ٹیپو سلطان کے ہوا —

۱۸۰۱ء عیسوی مین فتحعلیخان نے وفات پائی اور نصف ملک بہ تحت اوسکے بھائی غلام علی کی رہا اور باقی ملک بہ تحت اوسکے دوسرے دو بھائیون کے بحصہ مساوی بشرط ادا اخراجات

سلطنت کا خراج تیرہ لاکھ نشست کامل کے رہا اسی بندوبست مین فتحعلی خان کے بیٹے صوبہ دار کو کچھ حصہ اختیار کا نہ ملا سنہ ۱۸۱۱ء مین غلام علی مرگیا اور اوسکا بیٹا میر محمد بھی سلطنت سے محروم رہا اور سلطنت مذکور باہم اوسکے اور دو بھائیون یعنی کرم علی اور مراد علی مین منقسم ہو گئی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مین کرم علی لاولد مرگیا اور کل ملک سندہ ترائی زیر حکومت مراد علی کے رہا سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین مراد علی بھی دو بیٹے نور محمد اور نصیر خان کو چھوڑ کر مرگیا واضح رہے کہ اوسوقت سے سنہ ۱۸۴۳ عیسوی تک سلطنت حیدر آباد کی چار یار کے چارون بیٹون یعنی نور محمد سردار میر اوسکا بھائی نصیر خان اور اونکے دو چچا زاد بھائی یعنی صوبہ دار بیٹا فتح علی اور میر محمد بیٹا غلام علی کے تحت حکومت رہی سنہ ۱۸۴۰ء مین نور محمد اپنے دو بیٹے شداد اور حسین علی کو بمحافظت اونکے چچا نصیر خان کے چھوڑ کر مرا نام سرداران خاندان حیدر آباد جو بوقت شمول سندہ کے سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین تھے حسب تفصیل ذیل ہے یعنی نصیر خان صوبہ دار میر محمد شداد اور حسین علی واضح رہے کہ کسان مذکورۂ بالا کو نور محمد نے اپنے ملک کو برضامندی تقسیم کیا ——— واضح رہے کہ دوسرا حصہ سندہ کا یعنی اپر سندہ اور میر پور بلا تقسیم ایک سردار کی حکومت مین رہا کیا سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مین میر شہراب اپنا ملک اپنے بیٹے میر رستم کو دیکر مرا اور شیر محمد بیٹا میر تھارا کا سلطنت میرپور مین بجاے اپنے باپ میر تھارا کے ایک برس قبل اوسکے وارث ہوا اور ملک مذکور یعنی میرپور اور اپر سندہ انھین دونون سرداران مذکورۂ بالا کے تحت مین شمول رہا ——— مخفی نرہے کہ واسطہ سرکار انگریزی کا خاندان حیدر آباد کے اون سردارون سے کہ جنکی حکومت دریاے سندہ کی ترائی کی تھی بہ نسبت حاکمان خیرپور و میرپور کے کہ جو قرابت داران دور سے تھے زیادہ تر تھا اور غلام علی نے بعد جلوس فرمانے کے سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین ایک کارندہ کو بست بمبئی بنظر کرنے مغائرت بنسبت اِس حرکت بیجا کے یعنی اوٹھا دینے اجنٹ انگریزی کو جو اوسکے بھائی متوفے نے کیا تھا بھیجا لیکن بوجہ بیت و لعل درباده دینے زر ہرچہ جو سرکار انگریزی نے دعوے کیا دفعتہً دوستی بھی قائم ہوئی سنہ ۱۸۰۹ عیسوی مین جسوقت کہ سرکار انگریزی سامان کرنے چڑہائی اوپر فرنیس اور فارس کے براہ افغانستان کے کر رہے تھے ارزمطلع

چھوڑ دینا مناسب سمجھا چنانچہ کپتان سٹن صاحب کو سرکار بمبئی نے اپنی طرف سے ملک سندہ کو بطور ایلچی کے بھیجا اور صاحب موصوف نے غلام شاہ کے ساتہ ایک عہدنامہ ناقص سات دفعہ کا کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے قائم کیا۔

ترجمہ عہدنامہ جو میر غلام علی حاکم سندہ نے بدستخط اپنے ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کو کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب سے مقام حیدرآباد مین کیا

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکورۂ بالا بوجہ جانے کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب بمقام حیدرآباد از جانب آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب بہادر گورنر بمبئی کے بنظر قائم کرنے ایک عہد مستحکم باہم سرکار سندہ اور سرکار انگریزی اور گورنر مذکورۂ بالا کے قرار پایا۔

دفعہ ۱۔ باہم دونون سرکارون کے یہ عہد وپیمان ہوتا ہے کہ ہم آپس مین دوست ہین اور ایک سرکار کا دوست دوسرے کا بہی دوست ہے اور ایک سرکار کا مخالف دوسری سرکار کا بہی مخالف متصور ہوگا اور ... پیمان تا ادوام کے لیے ہے۔

دفعہ ۲۔ جب منجملہ دونون سرکارون کے کسی سرکار کو ضرورت مدد فوج کی ہوگی تو عندالطلب ایک دوسرے کو دینگے۔

دفعہ ۳۔ بدخواہ ایک سرکار کا دوسری سرکار مین پناہ نہین پاویگا۔

دفعہ ۴۔ جب کوئی ملازم سرکار سندہ کا کسی لشکر کا د مو قوعہ ملک سرکار کمپنی مین کوئی جنس سامان لڑائی کا خرید کرنا چاہے تو اوسکو سرکار کمپنی خرید کرنے دیگی بلکہ اوسکے خرید کرنے مین مدد اپنی طرف سے بہی دیگی اور بشرط ادائے قیمت بلامزاحمت چلے جانے پاوینگے۔

دفعہ ۵۔ سرکار کمپنی کی طرف سے ایک کارندہ بنظر ترقی دوستی اور خیرخواہی کے دربار میر سندہ مین رہیگا۔

دفعہ ۶۔ دعوی نقصان جو بعہد کرد صاحب کے سابق مین ہوا منسوخ ہے۔

دفعہ ۷۔ فقط مقام تتا مین ایک کارخانہ انگریزی اوسیطور پر جیسا کہ بعہد کاری کے تہا حسب رضامندی و باجازت سرکار ہذا کے قائم ہوگا فقط ——— بفضل الہی اس عہد وپیمان مستحکم مین کسیطرح کا فرق نہوگا۔ محررۂ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۰۸ع بموجب پہلی جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۳ھ

چنانچہ سوا پرم گورنمنٹ نے عہد وپیمان مذکورہ بالا کو بوجہ اسکے کہ اسمین سندہ سے نہایت ہی ربط اتحاد سے انکار کیا اور مسٹر این ایچ اسمتھ صاحب کو اپنی طرف سے بطور ایلچی کے واسطے قائم کرنے عہد وپیمان جدید کے بھیجا چنانچہ ۱۲- اگست سنہ ۱۸۰۹ع مین کونسل حیدرآباد کے مابقی بھائیون کے ساتھہ ایک عہد وپیمان نمبری ۴ - جلد ضمون مین قرار پایا اور یہ عہد وپیمان بمضمون نکال دینے قوم فرانسس کو از ملک سندہ و آمد ورفت وکلاے ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریزی و سندہ کے ہوا سنہ ۱۸۲۰ع مین دوسرا عہدنامہ نمبری ۵ ساتہ کرم علی و مراد علی باقی دو بھائیون کے ہوا کہ جس سے وہ قوم یورب و امریکہ کو اپنے ملک سے نکالنے اور روکنے جملہ عملداری سرکار مین متفق ہوئے —

واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی رعایا کو ایک دوسری کی عملداری مین رہنے کی اجازت بھی بشرطیکہ نیک چلنی اور صلح سے رہین —

۴- اپریل سنہ ۱۸۳۲ع کو پہلا عہدنامہ نمبری ۶ خاندان خیرپور سے قرار پایا اور بیشتر وہ متضمن کاروبار تجارت کے تھا میر رستم* دریاے سندہ کے لنگرگاہ کو اوسی شرط پر کہ جو حیدرآباد کی امیرون سے قرار پاوے جاری کرنے مین راضی ہوئے ۲۰ و ۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۳۲ع کو عہد وپیمان نمبری ۷ ساتہ امرا حیدرآباد کے قرار پایا اور ازروے اوسکے تجار کو اجازت آمد ورفت ازراہ خشکی و تری ملک سندہ مین بشرط اداے محصول معینہ اور نیز باین شرط کہ ہتیار یا سامان لڑائی نہ لیجاوین اور نہ تجار انگریزی ملک سندہ مین زیادہ قیام کرین بلکہ بعد ختم کرنے اپنی لین دین کے ملک مذکور سے فوراً چلے جایا کرین ہوئی -

سنہ ۱۸۳۴ع مین عہد وپیمان مذکور تبدیل ہوکر بجاے اوسکے عہدنامہ نمبری ۸ قرار پایا کہ جسکے روسے بعوض محصول کہ جو مال پر تعین ہوا تھا یہ قرار پایا کہ درمیان سمندر اور روپور کے عامعہ بطور چونگی کے معین ہوا اور منجملہ اوسکے ما ۵ امراے سندہ کو دیا جاے اور باقی بہاولپور و رنجیت سنگہ کو مگر اثنا راہ مین کوئی اسباب فروخت ہو تو اوسصورت مین

* بہ نسبت تجارت دریاے سندہ کے عہدنامجات مندرجہ جلد دوم صفحات ۲۳۱ و ۲۵۵ کو کہ ساتھہ رنجیت سنگہ و نواب بہاولپور کے قرار پایا۔ دیکھو —

جس سرکار کے عملداری مین فروختگی عمل مین آوے وہ مستوجب پانے محصول معینہ کا ہوگا
عہدنامجات اخیر جو باہم امرا و سندھ کے ہوئے انتظام ملک سے نسبت رکھتے تھے اور
اون طریقون پر جو سرکار انگریزی نے نبظر قائم کرنے از سر نو شاہ شجاع کو ملک کابل
سے کہ جسکا بیان کرنا مخصوص ہے مبنی تھے۔

۱۸۳۳ء مین رنجیت سنگہ نے دعوی ۲۰ لاکھ روپیہ خراج کا ملک سندہ سے کیا اور
شکارپور پر چڑہائی کرنے کی دہکی دی مگر سرکار انگریزی نے رنجیت سنگہ مذکور کو مخالفت
سے باز آنے کی ترغیب دی اور امیران سندہ سے تصفیہ کروا دینے دعوے رنجیت سنگہ کا
باین شرط کہ دریاے سندہ کی تجارت کے بہ نسبت چند امور مفید مطلب اونکے قائم کرین
اور نیز ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد مین رہے اور جملہ معاملات ساتہ لاہور کے
معرفت سرکار انگریزی کے ہون وعدہ کیا چنانچہ براے جاری کرنے تجارت دریای
سندہ پر و نیز مقام رہنے ایک کارندہ انگریزی بمقام شکارپور کے ایک عہدنامہ جدید نمبری
۹ ساتہ امرا حیدرآباد کے قرار پایا مگر بہ نسبت مقیم کرنے ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد
مین بڑا اعتراض پایا گیا اور نور محمد خان نے دربارہ اسکے یہ بیان کیا کہ ہم ایسے امر کو
کہ جو خلاف رضامندی ہمارے خاندان و نیز کل قوم تال پور کے ہے منظور نہین کرسکتے
مگر چونکہ یہ شرط مقدم واسطے درمیانی ہونے سرکار انگریزی براے تصفیہ ساتہ رنجیت سنگہ کے
تھی اسلیے اخیر کو ۲۰ اپریل ۱۸۳۸ء کو نور محمد کے ساتہ ایک عہدنامہ نمبری ۱۰
قرار پایا اور اسی مضمون کا علیحدہ اقرارنامجات حسب درخواست نور محمد امداد نگری یعنی صوبہ دار خان
و نصیر خان کی نبظر محفوظ رکھنے نور محمد کو اوپر عہدہ سرداری خاندان حیدرآباد کے دیا۔
واضح رہے کہ از روے ضمن چوتہا عہدنامہ مندرجہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۲ جو باہم سرکار انگریزی
و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے قرار پایا تہا شاہ شجاع کو جسطرح سرکار انگریزی بہ نسبت
شکارپور اور ملک سندہ کے اون ملکون سے کہ جو دریاے سندہ کے داہنے جانب کو ہین
بندوبست کرے اوسیطور پر قائم رہنا فرض تہا اور ضمن ۱۶ کا مضمون یہ تہا کہ شاہ شجاع
اپنے دعوے سے بہ نسبت بقیہ خراج اور سرداری سے اوپر ملک سندہ کے بشرطیکہ امرا سندہ

اوسیقدر زر نقد کو کہ جو سرکار انگریزی تجویز کرے کہ منجملہ جسکے پندرہ لاکھ روپیہ بحیثیت سنگہ
کو دیا جاوے شاہ شجاع کو دینا قبول کرین باز آوین گے اور بلحاظ فوائد کہ جو امراء سندہ
کو بوجہ اونکی مخلصی از تابعداری کابل و نیز دعوے خراج کے ہوئی سرکار انگریزی نے
یہ اونپر فرض کیا کہ فوج انگریزی جو افغانستان کو جاتی ہے مدد پاوے اور شکارپور
اور دیگر ملک مین بقدر حاجت تھوڑے روز تک فوج رہنے پاوے واسطے لڑائی
مذکورہ بالا کی جس سی لڑائی کی نسبت روک ٹوک نہوا اور عہدنامہ ۱۸۳۲ ع کی وہ دفعہ کہ جو
بنسبت امتناع لیجانے اسباب لڑائی ازطرف سندہ کے ہے منسوخ ہو جاوے اور
اوس سی یہ بھی کہا گیا کہ کاش کوئی عہد وپیمان مابین اونکے اور شاہ فارس کے ہو تو اوسکو
سرکار انگریزی نسبت اپنے عداوت متصور کرے گی اور رزیڈنٹ سندہ مجاز اس امر کے
ہین کہ درحالتیکہ امراء انتظام انگریزی مین مخل ہون کسی ایسے شخص کو اوسی خاندان
سے کہ جس سے لوگ راضی ہون اور ساعی ہون واسطے انتظام کے سردار مقرر کرین
باستثنار صوبہ دار خان کی جملہ امراء حیدرآباد نے شرائط مندرجہ بالا سے نہایت اپنی نارضامندی
ظاہر کی —

واضح رہے کہ اس سے خیرپور کے خاندان کو کچھ چندان قباحت نہین ہے اور میر مبارک خان
اور اوسکے مصاحبین اپنے قرابت مندان حیدرآباد کے مشورہ کے پاسدار تھے مگر
میر رستم علی خان کہ جسنے مدت پیشتر سے التجا عہد وپیمان کی ساتہ سرکار انگریزی کے
منتظر ہونے آزاد امراء حیدرآباد سے کی تھی بخوشی ورضامندی انتظام انگریزی کو قبول کیا
چنانچہ ایک عہد وپیمان نمبری ۱۱ مشتمل اوس عہد کے کہ جو ساتہ نواب بہاولپور کے حسب
مندرجہ جلد دوم صفحہ ۳۴۷ کے اوسی سال مین ہوا تھا ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ ع مین قرار پایا
کہ جسکے رو سے اوسکا ملک بمحافظت سرکار انگریزی کے آیا اور اونہنے سرکار انگریزی کی
اطاعت قبول کی اور اقرار کیا کہ اور کسی صوبہ سے تعلق بہ نسبت انتظام ملک کے
نہین ہوگا اور ملک کا منتظم آزاد قرار پایا اور نیز یہ کہ سرکار انگریزی کی فوج جو ہمارے
ملک سے جاویگی ہمسے مدد پاویگی اور قلعہ بکر کا تھوڑے روز کے لیے واسطے مہیا ہونے فوج

خزانہ مین لڑائی کے دیدیوین سگے بد اور امرا دیگر خاندان حیترپور یعنی مبارک خان و محمد خان و علیم اللہ خان کو بھی اقرار نامجات دسیے گئے اولاً توان انتظام نے سے مبارک خان کو بوجہ اوسکے انحراف کرنے سرکار انگریزی سے خارج کر دینے کا ارادہ کیا مگر حسب الدرخواست رستم خان کے مبارک خان کو بھی مثل دیگر امراکے ایک اقرار نامہ دیا اس عرصہ مین رزیڈنٹ حیدرآباد نے انواع قسم کا مقابلہ و مخالفت از جانب امراکے حیدرآباد مین دیکھا یعنی امرانے زر متدعویہ شاہ شجاع کو دینے سے اپنی نارضامندی ظاہر کی اور بیان کیا کہ شاہ مذکور نے کل خراج حسب اقرار نامہ مندرجہ ذیل کے معاف کر دیا اور اوسکی مہر قرآن پر کر دی —

ترجمہ اقرار نامہ متذکرہ بالا جو باہم شجاع الملک
مراد علی خان کے ہوا

چونکہ خادمان اینجانب واسطے لڑائی ایران و خراسان کے جانے والے ہین اسلیے ہم از روے صدق خدا اور قرآن کو ضامن دیکر چند کلمہ مندرجہ ذیل بطریق اقرار نامہ کے لکھدیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اسکے بموجب کاربند ہونگے یعنی مقام شکارپور مین پچاس دن سے زائد مقیم نہونگے اور باغ شاہی مین فروکش ہونگے بعد انقضاے میعاد متذکرہ بالا خادمان اینجانب قندہار کو جاوینگے اور ہم ملک سندہ و شکارپور اور ممالک ماتحت اونکے تمکو اور تمہارے وارثان اور جانشینان کو اسیطرح پر عطا کرتا ہون جیسے وہ اب تمہارے قبضہ مین ہین اور وہ بہر نوع تمہارا ملک اور تمہاری جاگیر متصور ہوگی اور اوسمین کسیطرح کی مزاحمت نہین ہوگی اور ماوراے اسکے بہی رعایت تمہارے ساتھ کیجاوے گی کہ تمام خلقت پر روشن ہو اور بنابر تمہاری دلجمعی کے اسکی مہر قرآن شریف پر کردیگئی

محررہ ۱۰ محرم ۱۲۱۸ ہجری دستخط

مہر بادشاہی

کیفیت ذیل بادشاہ نے بقلم خود لکھی —

واضح رہے کہ عہدنامہ کی مہر قرآن پر ہوئی اور خادمان بادشاہی نے میر مراد علیخان کو ملک سندہ اور شکارپور کا بخوشی ورضامندی اپنی بطور جاگیر کے عطا کیا —

واضح رہے کہ صوبہ دار خان برابر متفق و دوستانہ رہا مگر امراء دیگر علی الخصوص نور محمد اور مراد خان نے زیاکاری کو راہ دی یعنی ظاہر تو اشتیاق دوستی ساتھ سرکار انگریزی و باطن مین اتحاد ساتھ فارس کے کیا اور شاہ شجاع کی آمد رفت کو روکنے کی گستاخانہ دھکی دی رزیڈنٹ کو بذلت تمام سنگسار کروا دیا او خفیاً احکام بنا بر بندش کسیطرح مدد فوج سرکار انگریزی کو جو بمبئی سے آوے جاری کیا اور نواب بہاولپور کو بھی عہد نامہ قرار دادہ باہم نواب مذکور و سرکار انگریزی سے منحرف ہونے کے لیے ورغلانا بوجہ اسکے کہ لڑائی افغانستان کے واسطے سامان لڑائی کا بعجلت تمام کرنا ایک نہایت کار عظیم تھا بغیر کار انگریزی اپنے وسوسے کو باین شرط کم کردینا مناسب سمجھا کہ آمد رفت فوج مین مزاحمت نکیجاوے غرض کہ رزیڈنٹ نے امراے مذکورہ بالا کو ایک اقرار نامہ باین مضمون دیا کہ ہر ایک اون مین سے مطلق آزاد رہین مگر ایک فوج سرکاری اونکے ملک مین واسطے مدد کے رہیگی اور نیز صوبہ دار خان خرچہ فوج سی بری رہیگا مگر امرا نے عہد نامہ ہذا سے بالکل انکار کیا اور ہر طرح کی مخالفت علانیہ ظاہر کی چنانچہ سامان واسطے حملہ کرنے اوپر اونکی

نوشتہ شاہ شجاع الملک بنام امیر نور محمد و نظر محمد کے بمضمون ذیل ہے

مین از روے قرآن شریف اور خدا کے اقرار نامہ ہذا کو کہ جسکے رو سے مین نے ملک سندہ او شکارپور اور متعلقات ماتحت اونکی کے بطور جاگیر کی تمکو نسلاً بعد نسلاً عطا کیا قائم کرتا ہون اور ملک مذکور آیندہ کو بقبضہ تمہارے رہیگا اور کسیطرح کی دست اندازی عمداً یا جبراً نہین کیجاوے گی دوست اور دشمن بادشاہ کے تمہارے دوست و دشمن متصور ہونگے اور درحالیکہ بہ نسبت سندہ او شکارپور کے تمکو حاجت کمک فوج کی ہو تو اوس صورت مین فوج شاہی کی تمکو حسب درخواست تمہارے مدد دیجاویگی خادمان شاہی بہ نسبت سندہ او شکارپور مذکورہ اور علاقجات ماتحت اونکی کے کسیطرح کا مطالبہ نہین رکھتے اور نہ آیندہ کو کرینگے عہد نامہ کہ جسکو خادمان خوش نصیب نے بقلم شاہی مہر قرآن مجید مین بنام مراد علیخان کے کیا تھا از سر نو قائم ہوا اور اوسمین ایک سر مو بھی فرق نہین ہوگا —

اور مخفی نرہے کہ بہ نسبت دیگر خوانین شاہی کے تمپر زیادہ عنایت و شفقت ظاہر کیجاوے گی —

دستخط بادشاہی بخط سرخی

بڑا اختلاف سے ہوا تب امراے مذکور نے مطالبہ پر راضی ہوکر عہدنامہ پر دستخط کیا مگر بطور تنبیہ اونکی مخالفت کے واسطے قائم کرنے ایک شرط جدید بمضمون ذیل کے سرکار انگریزی نے ضد کیا یعنی یہ کہ سواے صوبہ دار خان کے اور دیگر امراے حیدرآباد بقدر سات سات لاکھ روپیہ کے اپنے اپنے پاس سے یعنی ہمگین اکیس لاکھ روپیہ شاہ شجاع کو دین تو البتہ آیندہ کو اونسے اور کچہ دعوی نہین کیا جائیگا —

ہنوز یہ مباحثہ بمقام حیدرآباد کے درپیش تہا کہ فوج بمبئی بر جو کہ راہ مین تہی بروقت پہونچنے کراچی کے فیر کیا اور اونکے جہاز سے اوترنے کے مزاحم ہوئے انجام کار قلعہ پر کہ جو از جانب سمندر زمین دور تہا گولہ چلنے لگا آخرالامر قلعہ فتح ہوا اور حاکم مقام اوس قصبہ کو بذریعہ نامہ نمبری ۱۲ اسکے لکہا گیا کہ وہ اوسے یعنی قصبہ کو سرکار انگریزی کے حوالہ کردے —

واضح رہے کہ اوس عہدنامہ پر جو باہم رزیڈنٹ اور امراے کے قرار پایا تہا ہنوز منظوری سرکار انگریزی کی بخوبی نہین ہوئی تہی کہ اوس مین چند تغیر و تبدل مضمون ہوکر ۲۳ دفعہ سے ۱۴ دفعہ قائم کی گئی اور عہدنامہ مبدل نمبری ۱۳ بہ نواب عالی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر کے دستخط کرکے واسطے منظوری چارون امراے کے علحدہ علحدہ روانہ کیا اور امراے مذکور نے بعد چندے لیس و پیش کے دستخط کیا —

پوشیدہ نرہے کہ فوائد صوبہ دار خان کا جو کہ اونکو بسبب ریاضت سابقہ کے سرکار انگریزی کے ہوا تہا باعث دستخط امرایان مذکور کا ہوا —

اس اثنا میں میر شیر محمد خان والی میرپور نے بہی التجا درباب کرنے عہد و پیمان ساتہ سرکار انگریزی کے باین عرض کیا کہ جو شرائط درمیان صوبہ دار خان اور سرکار انگریزی کے قرار پائے ہین یعنی اخراجات فوج سے بری رہین لاکن سرکار انگریزی نے اس شرط کو منظور نہین کیا اور تعدادی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ امیر مذکور سے طلب کیا چنانچہ امیر مذکور نے دینا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا تسلیم کیا اور عہدنامہ نمبری ۱۴ ساتہ اوسکے ماہ جون سنہ ۱۸۴۱ع مین تحریر ہوا —

جبکہ امرا لوگون سے وصول کرنے زر خراج مین قباحت اور توقف ظہور مین آیا تب

لارڈ

لارڈ الن بیرو صاحب بہادر نے ریاست ہندوستانی سے مطالبہ خراج کو باعث فساد دائمی تصور کر کے حتی الامکان لینا اراضی بالعوض زر نقد کے بنظر اس انتظام کے بہ نسبت چھوڑ دینے ملک شکارپور کے بالعوض خراج مذکور الصدر کے اقرارنامہ تحریر کروایا —

چنانچہ میر نصیر خان والی حیدرآباد اپنا خاص حصہ شکارپور اور نیز حصہ اپنے متوفی بھائی نور محمد کا فوراً باین شرط دیدینے سے راضی ہوا کہ نام بادشاہی اوسکے خاندان سے بحال رہے قریب تھا کہ یہ معاملہ طے ہوجاوے کہ اس اثنا مین افواہ فساد ملک کابل کا پہونچا کہ جسکے باعث سے جملہ امرا کی طبیعت مبدل ہوگئی اور اس افواہ کے باعث سر دسے آمادہ واسطے توڑنے قول وقرار کے ہوئے میر رستم علی والی خیرپور اور نصیر خان والی حیدرآباد بھی دربارہ نکال دینے فوج انگریزی کے ملک سندہ سے سازش کرنے لگے پس اونکو صاف بہ نسبت اس امر کے از جانب سرکار انگریزی نمایش کی گئی کہ اونکو واضح رہے کہ جسوقت اونکے جانب سے کسیطرح کی نمک حرامی ثبوت ہوگی فوراً اونکا ملک اونسے واگذاشت کرلیا جائیگا —

اگست ۱۸۴۲ع مین سر چارلس نیپیر صاحب ملک بلوچستان اور سندہ کے فوج پر سپہ سالار مقرر ہوئے اور صاحب موصوف کو جملہ حکام ملکی وغیرہ متعینہ اوس ملک کے اوپر اختیار دیا گیا علاوہ اشتباہ نمک حرامی امرا کے اختلاف راے بھی اوس عہدنامہ کے اون دفعات پر جو درباب پیشۂ تجارت کے تھے قابل تبدیلی کے تھے وجہ نفاق کا ہوا چنانچہ مباحثہ عظیم بہ نسبت دفعہ ۱۱ کے تھا اور امرا لوگ اس بات پر مصر تھے کہ دریاے سندہ مین ازروے دفعہ مذکورہ بالا صرف اون کشتیون پر محصول معاف ہے جو غیر ملک سے آوین مگر سرکار انگریزی کا قول یہ تھا کہ سندہ وغیرہ کی بھی کشتیون کا محصول معاف ہے —

مخفی نرہے کہ امرا سے عہد وپیمان جدید تحریر کروانے مین سرکار کی صرف یہی غرض تھی کہ دریاے سندہ پر آمد ورفت کشتی کی بلا محصول ہو اور بعوض خراج زر نقد کے ملک لین اور ملک سندہ مین یکسان بندوبست رہے اور نیز بعوض نمک حلالی جو از جانب نواب بہاولپور بوقت ہنگامہ افغانستان کے ظہور مین آئی اوسکو ملک چھوڑ دین چنانچہ مضمون مذکورہ بالا ایک مسودہ عہدنامہ کا

قریب الاختتام ۱۸۴۲ء کے پاس امرا کے بھیجا گیا لیکن بہت سی رد وقدح ادن شرطون کے قبول کرنے پر جسکے لیے سرکار انگریزی نے اونکو دبانے چاہا تھا ہوئی غرض کہ کوئی اچھا بندوبست ہونے کی صورت نظر نہین آتی تھی چنانچہ فوج انگریزی واسطے جبراً قبول کروانے اپنے مطالبہ کے جاتی تھی کہ اس عرصہ مین تباریخ نوین فروری ۱۸۴۳ء کے امرا نے اپنی رضامندی دربارہ دستخط کرنے عہدنامہ مذکور بایں شرط کہ رستم علیخان کو جو والی خیرپور اپنے حقوق پر کہ جس سے اوسکے چھوٹے بھائی علیمراد نے اوسکو محروم کیا بحال کیا جاوے ظاہر کیا —

واضح رہے کہ ۱۸۱۱ء مین میر سہراب والی خیرپور نے جان بحق تسلیم کیا اور میر رستم علی اپنے بیٹے کو وارث چھوڑ گیا مگر از روے وراثت نامہ جو ۱۸۲۹ء مین ہوا تھا میر سہراب نے اپنے ملک کو اپنے چار بیٹون مین تقسیم کردیا تھا منجملہ جسکے دو حصہ میر رستم کو کہ جو جانشین گدی یعنی حکومت تھا ملا اور مبارک علی اور علیمراد کو ایک ایک حصہ ملا علیمراد کو کہ بروقت وفات اپنے باپ کی نابالغ اور بسپردگی مبارک علی کے تھا ہمیشہ یہی یقین تھا کہ اوسکا محافظ یعنی مبارک علی اوسکو فریب دیتا ہے خیر ۱۸۳۲ء مین ایک علحدہ اقرارنامہ جسکا ذکر صفحہ ۷ مین ہے بہ نسبت حصہ مقبوضہ جو خیرپور مین واقع تھا ازجانب سرکار انگریزی کے عطا ہوا ۱۸۳۹ء مین مبارک علی مرگیا اور یہ قضیہ اوسکے بیٹے نصیرخان سے ساتھ جاری رہا اور رستم علی اوسکا طرفدار ہوا آخر کار انجام اوسکا یہ ہوا کہ ستمبر ۱۸۴۲ء مین دونون بھائیون مین جنگ ہوئی رستم علی اور نصیرخان نے شکست کھاکر عہد وپیمان لکھا کہ جسکا ترجمہ مندرج حاشیہ ہے اور جسکے روسے اونھون نے ۹ موضع علیمراد کو دیے کہ منجملہ جسکے ۷ میر رستم کا اور ۲ نصیرخان کا تھا دستخط کیا —

ترجمہ عہدنامہ جو باہم میر رستم خان تالپور اور میر علیمراد خان تالپور کے قرار پایا معرفت علیمراد ۱۸۴۲ء مین پیش ہوا کہ جسکی صداقت کی واسطے مہران شریف ہوئی حسب ذیل ہے —

میر صاحب میر رستم خان تالپور مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کرتے ہین کہ جو کہ باہم میر علیمراد خان اور میر نصیرخان کے دربارہ سرحد سند ربلی کے نزاع ہوئی تھی کہ جسمین سراسر دست درازی

جب سر چارلس نپیر صاحب بہادر سندھ مین پہونچے تب علیمراد نے فریاد بہ نسبت اس امر کے کیا کہ اوسکا بھائی رستم بہ نسبت اسباب کے پیروی کر رہا ہے کہ پگڑی حکومت کی اپنے ایک بیٹے کو بغرض ضرر پہونچانے اوپر حق علی مراد کے دے اسپر سر چارلس نپیر صاحب نے جواب دیا کہ ازروے عہدنامہ کے سرداری مین حیات میر رستم کی ہے اور بعد اوسکی وفات کے علی مراد کو اس جواب سے علیمراد کو تسکین ہوئی اور اوس روز سے وہ خواستگاری فوائد سرکار انگریزی مین مستقل رہا—

واضح رہے کہ جب فوج انگریزی اسپنے مطالبہ مندرجہ مسودۂ عہدنامہ کو قبول کروانے کے واسطے جاتی تھی اوسوقت مین میر رستم نے سر چارلس نپیر صاحب کے خیمہ گاہ میں آکر پناہ لینے کی التجا کی چنانچہ صاحب موصوف نے اوسکو ہدایت درباره لینے پناہ

نصیرخان کی ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکھوکھا روپیہ خرچ کرکے میر نصیرخان کے ساتھ جنگ کیا اسلئے ہمنے بنظر رفع فساد و نیز بنظر صرف نقد و جاگیر جو علیمراد خان کو اس لڑائی کے باعث سے ہوا بخوشی و رضامندی اپنے و نصیرخان کے مواضعات کھنوآہن آبیانی بچہ ڈیری گھرکنا زیا پلیجا علیمراد خان کو بخش دیا کہ علیمراد خان مذکور ۱۲۵۳ فصل خریف سے مواضعات مذکورہ کو اسپنے تصرف مین لاوے اور مین میر رستم عہد و پیمان ہذا کو بذریعہ اسپنے وکیل کے حکام سرکار انگریزی کے پاس واسطے منظوری کے بھیجونگا اور مین خواہ میرے وارث اور نصیرخان خواہ اوسکے وارث کسیطرح کا فساد یا دست اندازی بہ نسبت مواضعات مذکورہ کے نہین کرینگے اور اگر کرین تو باطل متصور ہو اور بہ نسبت مواضعات پیرپولی اودری شاہ بیلا ہداو باگ پھلالی کہ جو باوجود ہونے حقوق میر علیمراد کے بقبضۂ میر مبارک خان کے تھے کہ جسکو میر علیمراد نے پھر بذریعہ سرکار انگریزی کے واپس پایا نصیرخان کو خواہ اوسکے وارثان کو پھر واپس پانیکا خواہ دینے درخواست بنظر دعوی کے سرکار انگریزی کو اختیار نہین کاش وہ ایسا کرین تو باطل متصور ہو اور معاملہ حق پر ہم مع اپنے بیٹون کے علیمراد کیطرف ہونگے اور بہ نسبت سرحد سندر بیلی کے جسطرح چیر امرا لوگ تصفیہ کردیوین ہم میر علیمراد کو دخل دیوینگے اور ہم خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ ہذا مین کسیطرحکا فرق نہوگا اور نہ ہے—

رستم مقیر تالپور | میر علی اکبرخان تالپور | میر نصیرخان تالپور

محررۂ ۹ شعبان ۱۲۵۸ ہجری

علیمراد سے کیا اور اوسنے بہی ایسا ہی کیا اور چندے بعد یہ خبر ہوئی کہ اوسنے خود پگڑی سرداری سے مستعفی ہوکر اپنے چھوٹے بھائی پر رکھا اور استعفا لکھکر قرآن پر مہر کر دیا چنانچہ ترجمہ اوسکا درج حاشیہ ہے —

انتخاب ترجمہ عہدنامہ نونہار کہ جو قرآن شریف سے منتخب ہوا ہے

میر صاحب میر رستم خان تالپور نے مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کیا کہ جو کہ دربارہ سرحد سندر بیلی کے باہم علیمراد خان و نصیر خان کے نزاع ہوئی اور اوسمین دست درازی میر نصیر خان کی سرکار ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکھوکھا روپیہ صرف کرکے میر نصیر خان سے جنگ کیا اس اثنا میں بنظر رفع شر فساد کے و بخیال صرف نقد و جنس جو کہ مراد علیخان کا اس لڑائی میں ہوا میں نے مواضعات کھنوا میں اپنا حصہ دیری گھرگنا زیبا پلیجا برضامندی اپنے اور موضع دوہو اور پرگنہ مہلا برضامندی اپنے اور میر نصیر خان کے علیمراد خان کو بخش دیا —

ترجمہ استعفا جو میر رستم نے دیکر میر علیمراد پر پگڑی سرداری کی رکھی حسب ذیل ہے

ہم میر رستم خان اس ایام حکومت سرکار انگریزی میں شروع فصل خریف سنہ [illegible] فصلی سے بخوشی و رضامندی اپنے بموجب قاعدہ اور دستور سرداران حیدرآباد کے میر علیمراد خان کو جو قابل سرداری کے ہے پگڑی سرداری و یگانگت کی مع حکومت اپنی کل ریاست کے یعنی حاصلات محصول وغیرہ سرشماری اور میر بحری یعنی محصول دریا اور حیا یعنی دیگر قسم کے جملہ محصول اور جو سوائے قوم اسلام کے اور لوگوں سے لیا جاتا ہے ہر قسم کی آمدنی پر سپرد کیا اور لکھدیا کہ حین حیات ہمارے گدی سرداری پر بیٹھکر ریاست مندرجۂ ذیل کو بالکل اپنے قبضہ میں لاوے اور میرا بیٹا خواہ میرا بھتیجا کسیطرح پر اوس ملک اور پگڑی میں کہ جسکو میں نے بخوشی و رضامندی اپنے عطا کیا دست اندازی نہیں کر سکتے ہیں اور اگر کوئی کسیطرح کا دعوے کرے تو بالکل باطل متصور ہووے —

واضح رہے کہ جملہ انتظام حکومت فوج و معاملات باہم سرکار انگریزی کا بالکل دار و مدار اوپر مرضی میر علیمراد خان کے ہوگا اور خدا اور قرآن شریف کو درمیان دیکر قسم کھاتا ہوں کہ اسمیں سرمو کا بہی فرق نہ پڑیگا —

تحریرہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ [illegible] ھ مطابق ۲۰ دسمبر سنہ [illegible] ء

واضح رہے کہ قبل از دینے استعفا کے میر رستم نے بنظر پرورش اپنی ذات خود اپنے لڑکوں اور بھتیجوں کے علی مراد سے ایک اقرارنامہ کہ جسکا ترجمہ حاشیہ مین ہے تحریر کروالیا

تفصیل ریاستہائے مذکورہ بالا

پرگنہ سدکوکن پرگنہ گمند باراع جیرپور و لہاری پرگنہ نوشیر یا پراز لھو لیرا چھوٹ الیریا دھترا

پرگنہ اوبرا کھیرپور پرگنہ دیگر قلعہ سرداس گڈہ قلعہ شاہ گڈہ ریگستان رین اور ناره پرگنہ میرپور مہلاس و گنتورکی

پرگنہ روپا پرگنہ شکارپور موراہی پرگنہ مرکاکا سیرل اور پرگنہ اور برا پرگنہ بھونگ پرگنہ اماموا

پرگنہ بل بدکا پرگنہ چک مرزگا چک کسمور ایک ثلث —

مین میر مراد علی تال پور نے میر رستم علی سے بباعث اسکے کہ وہ ضعیف اور کمزور ہیں اس امر کا استدعا کیا کہ پگڑی سرداری اور تمام ملک ہمکو کہدے اور ہم سرکار انگریزی کے ہر طرح پر جواب دہ اور ذمہ وار رہین گے چنانچہ میر صاحب موصوف امر مذکورۂ بالا پر یعنی بہ نسبت دیدینے پگڑی سرداری و نیز تمام ریاست و قلعہ ہائے وغیرہ کے راضی ہوئے اور مجھسے قبل از سپرد کردینے پگڑی سرداری اور تمام ملک کے چاہا کہ ایک اقرارنامہ متضمن چار دفعات پر کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے دستخط کرون چنانچہ مین نے ویساہی کیا —

دفعہ ۱ کہ بموجب اشتہار کے ملک سمت اوترا وربی کے سرکار انگریزی کا ہے —

دفعہ ۲ فلان فلان ملک بقبضہ میر مبارک خان —

دفعہ ۳ ایضاً بقبضہ میر رستم خان —

دفعہ ۴ میرا یعنی خرچ ذاتی میر رستم خان —

چنانچہ مین دفعات متذکرۂ بالا پر راضی ہوا اور کل ذمہ داری اپنے سر پر لیا اور اسباب کا اقرار کرتا ہون لہذا لکھدیتا ہون کہ اگر سرکار انگریزی نسبت اس امر کے شکایت خواہ مطالبہ کرین کہ ملک سمت اوترا وربی کو تمنے علیمراد کو کیون دیا تو اسکا جواب دہ مین ہونگا اور سرکار انگریزی کو راضی کرونگا کاش وہ دعوی ملک کا کرین تو ہم فوراً چھوڑ دینگے اور میر رستم خان پر کسیطرح پر نوبت خفگی نہ پہونچیگی پسران میر رستم خان کو کہ جنکو مین اپنا بہائی خاص سمجھتا ہون اونکی جاگیر بحال کرونگا اور اوسمین کسیطرحکا فرق نہین ہوگا اور اونکی جاگیر سے ایک بالشت زمین کا لینا بھی روا نہین ہے اونکی جاگیر پر ہمارا کچھ دعوے نہین یہ اونکا حق ہے اور اونکو ملنا چاہیے جاگیر پسران میر مبارک خان کو بھی ہم نہین لین گے کاش سرکار انگریزی سے لے اس نظر سے

جب سر چارلس نپیر نے خبر اس استعفا کی سنی اوسنے میر رستم کی ملاقات چاہا مگر امیر موصوف
اوسکی انتظاری نکر کے سمت جنگل کے بھاگ گیا اور سر چارلس نپیر صاحب نے علی مراد
کو سرداری خیرپور کی عطا کی —

واضح رہے کہ بحالی میر رستم کی اوپر اون حقوق کے کہ جنسے وہ لاچاری سے محروم ہوا تھا
دوبارہ دستخط کرنے اقرارنامہ تجویز شدہ کے ایک شرط خاص تھی جسکو امیرون نے ٹھیرایا
تھا میجر اوٹرم صاحب کمشنر انگریزی مجاز بھر بحث کرنے اوپر اس معاملہ کے نہ تھے آخرکار
۱۴ - فروری کو جملہ اُمرا نے سوا ے نصیرخان والی خیرپور کے عہدنامہ نمبری ۱۵ اپر دستخط کیا
اور حقوق میر رستم کو تحقیقات آیندہ پر چھوڑ دیا دوسرے روز اُمرا کی فوج کے آٹھہ ہزار
آدمیون نے میجر اوٹرم صاحب کے مسکن پر حملہ کیا خیر بعد مقابلہ کے اپنی فوج مین آملے
واضح رہے کہ میانی اور دبا کی لڑائیون کے باعث سے تمام ملک سندہ سواے ملک مقبوضہ
علیمراد کے کہ سردار خیرپور بجاے میر رستم کے بلحاظ حق وراثت دیگری حکومت کے تھا
اور جو اراضی کہ اوسکا حق تھا اور اوسپر بوقت لڑائی کے قابض تھا بہ تحت حکومت سرکار
انگریزی کے آگیا —

جو کہ تمام ملک سندہ کو سواے حصہ علیمراد کے سرکار انگریزی نے ضبط کرلیا اسلیے خواہ نخواہ

سرپرست ہم اپنے قبضہ مین لاتے ہین بعد ازان پھر اونکو واپس کردینگے ہمکو اونکے ملک پر کچھ دعوی
نہین اور اونکے ملک کی ایک بالشت زمین بھی ہمارے لیے ناجائز ہے اور اونکا حق ہے اسلیے اونکو
پانا چاہیے میر رستم خان کی اور اوسکے خاندان نوکر غلام وغیرہ سب کی پرورش کرونگا خواہ زر نقد دونگا خواہ
اراضی غرضکہ کسی بات کی کمی نہین ہوگی اور ہم اوسکی خدمت حسب مرضی اوسکے کرینگے اسلیے یہ چند کلمہ بطریق
اقرارنامہ کے لکھدیا کہ وقت پر کام آوے اور خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اسمین کسیطرح کا فرق
نہوگا محررہ ۱۰ - ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۸۴۲ع

تمت

میر رستم خان تعلقہ خیرپور پر حین حیات اپنے قابض رہین — مرقومہ تاریخ مذکور الصدر منظور کیا -

مہر میر علیمراد

علیمراد کو

علیمراد کو فائدہ بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ ملک خیرپور مین جسقدر چاہین اپنا حق بڑہالین چنانچہ اس منظر سے اوسنے ارادہ تبدیل کردینے اوس عبارت عہدنامہ نونہار کا کہ جسکے روسے دو گانون نصیرخان کے اوسکو ملے تھے کیا اور بجاے اون چھوٹے چھوٹے گانون کے بھاری بھاری نام کرنے چاہا لیکن وہ صفحہ قران شریف کا کہ جسپر وہ عہدنامہ لکھا تھا خراب ہوگیا بعدازان عہدنامہ دوسرے ورق پر حسب مطلب مفید مرادعلیخان کے لکھا گیا اور وہ ورق نکال لیا گیا الا یہ جعلسازی ظاہر ہوگئی اور سنہ ۱۸۵۰ع مین اوسکی تحقیقات ہوئی اور علی مراد کو سزا دی گئی یعنی عہدۂ ریاست خیرپور سے معزول ہوا اور کل علاقہ سواے اون علاقون کے کہ جو اوسکے باپ نے اوسے بذریعہ وراثت نامہ کے دیے تھے چھین لیے گئے —

واضح رہے کہ اب علیمراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا علاقہ ہے اوسکی بسر اچھی طرح ہوتی ہے یعنی اختیار اوسکا بھاری بھاری مقدمات فیصل کرنے اور سزا دینے سواے قوم انگریزون کے اور دیگر مجرمان کے ہے —

بعد فتحیابی کے امراء معزول شدہ سندہ سے نکالدیے گئے اور سرکار انگریزی کے جانب سے وثیقے مقرر ہوگئے —

واضح رہے کہ سواے شیر محمد والی میرپور کے کل اور امرا مرگئے مگر اونکے خاندان کو خوب وثیقہ ملتا ہے —

مخفی نرہے کہ خاندان تالپور مین اکثرون کو اجازت واپس آنے سندہ کی ملی تعداد وثیقہ جواب اونکو ملتا ہے حسب ذیل ہے یعنی خاندان حیدرآباد یک لکھ ..... سالانہ

خیرپور	میرپور	[illegible]
یک لکھ ستر ہزار سالانہ	ماہانہ	اسی ہزار سالانہ

نمبر ۱

پروانجات وغیرہ شاہ سندہ جو سنہ ۱۷۵۹ع مین جاری ہوئی

نمبر ۱ — نقل پروانہ غلام شاہ عباسی مرقومہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۷۵۸ع دستخطی قاضی محمد ...

جملہ افسران فوج وملکی وفقراو کاشتکاران وباشندگان دورات لاری بندر اور گگا بندر
گرانچہ درا جا جوانترہ ماسوتک نکاس برہندی گالاجار اگر گوزیہ راجہ گنشہ
جوہی بار سرکار رچاگوم چرکارہلو ناسی پور ہول کانڈہی سرکار سوولسیٹن کودیچ
سرکار نوہری ا.لی وغیرہ مواضع ہاے عملداری سرکار پر واضح رہے کہ سمپٹن صاحب
گماشتہ سرکار کمپنی انگریزی نے آج ہمکو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دیا کہ جملہ اسباب کہ
جو صاحب موصوف واسطے سرکار کمپنی موصوف کے خرید کرکے بمبئی کو روانہ کرتے ہین بنرخ بازار
ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ دستوری نہین دیتے چنانچہ ہم اوسکو منظور کرکے حکم دیتے
ہین کہ صاحب موصوف سے سواے رقم معمولی کے زیادہ ایک حبہ نہ لیا جاوے
مگر اون اسباب ولایتی پر کہ جو بمبئی سے کودایچ ولاری وٹھٹہ وغیرہ کو روانہ ہوتے
ہین اوس سے کہ جو تجار ملتان دیتے ہین نصف محصول دوان ٹوف کنا وغیرہ لیا جاوے
کاش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتانی کبہی نہین لیجاتے اوسکی دستوری وغیرہ معلوم
نہین ہوسکتی تو ایسی صورت مین انگریزون سے صرف نصف اوسقدر کا لینا چاہیے کہ جو
ہماری تجار اوس قسم کی جنس پر دیتے ہون مگر احتیاط اس امر کی رہے کہ اونسے اوس سے
زیادہ نہ طلب کیا جاوے اور نیل وغیرہ پر بہی کہ جسکو وہ کبہی پیشتر نہین لائے بشرح
متذکرۂ بالا دینا ہوگا اور اگر وے خود خواہ کوئی اور واسطے اونکے شورہ عملداری سرکار
مین یا اور کسی مقام مین خرید کرین اوسی صورت مین بہی بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے دینا ہوگا مگر
خوب خیال بہ نسبت اس امر کے رہے کہ کوئی عہدہ دار خواہ کاشتکار وغیرہ کسی حالت
مین شرح متذکرۂ بالا سے زیادہ طلب نہ کرین اور کسیطرح کی مزاحمت اونکے کار تجارت
مین نہ کرین اور یہ بہی حکم دیا جاتا ہے کہ کاش بوجہ عدم فروختگی کے کوئی جنس واپس لیجانی
چاہین تو اوسمین کسیطرح کا محصول نہین پڑیگا اور نہ کوئی جنس از قسم کہانے پر جو بمبئی سے منگا
اپنے جہاز پر کسی مقام سے روانہ کرین محصول پڑیگا اور اونکی باغ کے لیے بہی کچہ مطالبہ
نہ کرین اور نہ کوئی باغبان کشتی یا جہاز وغیرہ پر کسیطرح کی مزاحمت کرین خواہ اونکو کسی
کار سرکار پر بہیجین اور یہ بہی حکم ہوتا ہے کہ اونکے کپڑے کی صندوق بہی کسیطرح نہ کہلیے

اور نہ اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی دست اندازی ہو کیونکہ خلاف قاعدہ ہے اور بعد چندے کوئی نیا محصول اونپر نہ لگایا جاوے اور نہ کسیطرح کی دقت اونکو خواہ اونکے لوگون کو ہووے اونکو اختیار ہے کہ وہ کوئی جنس از قسم غلہ اور کوئی جنس انگریزی جس بھاؤ سے چاہین بیچین اور گھی اور تیل وغیرہ کے کپون پر اور نیز اجناس کے صندوقون اور برتنون پر محصول بموجب وزن برتنون وغیرہ کے لگایا جاویگا اور دوبارہ پھر وزن نہین ہوگا اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی کے ہوگا اور کاشن سمپٹن صاحب کوئی مکان اورنگا بندر خواہ ٹھٹھا مین خرید کرین یا بناوین تو ایسی صورت مین ہمارے نائبین کو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو صاحب موصوف کو مدد دیوین تاکہ عمارت مطلوبہ مین زیادہ صرف نہو غرض کہ ہر طرح کی دلجوئی اور دلاسا صاحب موصوف کا اونکے کار تجارت مین کہ جس سے نہایت بہبودی سرکار کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر کوئی دیگر انگریز کو مکان وغیرہ نہین دینا چاہیے اور چونکہ انگریزون کو خوش رکھنا اور اونکی دلجوئی کرنا ہر طرح سے مناسب ہے اسلیے حکم یہ ہے کہ کارروائی حکمنامہ کی بلا انتظاری ایک حکم جدید ہر سال کے بخوبی ہوا کرے —

نمبر ۲ — ترجمہ پروانہ غلام شاہ والی سندہ مشعر محصول وغیرہ بہ سرکار کمپنی بمقام سندہ مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ء —

جملہ فقرا یعنی جملہ کسان از قوم شاہی باشندگان اپر سندہ زمینداران متصدیان جوکہ اب تحکمہ جوگیون مین موجود ہین خواہ آیندہ آوین خواہ بہ تحت سرکار خواہ ہیٹکہ ورتھہ لاری بندر اورنگا بندر کراچی وراجا چوارہ مسوٹی نکاس باربندی گلاچہ خواہ مکان محصول غلہ یعنی اگر گزر راجہ گنتھہ جوہی بار سرکار کچلن چارکار ہو سرکار ناسی پور ہو لکانڈی سرکار سودیشن کو دابیج روری اور جملہ مقامات تحت سلطنت ہمارے کو واضح رہے کہ صاحب دولت صاحب صداقت صاحب ایمان مشفق مہربان سمپٹن صاحب کارندہ سرکار کمپنی نے یہ درخواست کی ہے کہ سرکار موصوف بمبئی اور ہندوستان کی

جملہ اشیاسے سوداگری آمدنی خواہ رفتنی خرید خواہ فروخت پر بموجب اصل قیمت اول
مقام سے کے ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاوسے چنانچہ ہمنے اوسکو منظور کیا اور ا
اسکے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوتی ہے کہ گماشتہ موصوف کو جملہ اشیاسے پر
جو وہ ادہر اودہر سے لاکر کودا بادروری وملتن وغیرہ کو روانہ کرتے ہین ایک پٹہ
یعنی اجازت نامہ ملنا چاہیے اور جو اسباب کہ وہان پر وہ خرید کرین اوسپر بہی شرح
متذکرۂ بالاسے زیادہ نہ لیا جاوسے اور اجناس مندرجہ ذیل پر لوشٹہ یعنی محصول راہ پر
اجناس از قسم راوداری دیرہ داری ننکٹ نٹ فرہت نگنا دستیوہا سے دوانہ
ہوتا جو بمقام کودا باد کرکاواری دولی مین ہوتی ہین و دیگر شل نوسم کالسی دوانہ
پسیاری جواب خانہ وغیرہ پر نصف اوسقدر کا لیا جاوسے جو سوداگران ملتن سے دیتے
ہین اور واضح رہے کہ اسپر خوب احتیاط چاہیے اور جس مقام پر کہ کوئی شرح معینہ
واسطے سوداگران ملتن سے کے نہو تو ایسی صورت مین اوسکا نصف لینا چاہیے جو اور بڑے
بڑے سوداگرون سے لیا جاتا ہے اور کسیطرح پر اون سے زیادہ نہ طلب کیا جاوے
اور کماشس کارندہ موصوف کوئی جنس مثلاً از قسم ہینگ یا نیل وغیرہ تلنا سے
لے آوے یا لے جاوے کہ جسکو وہ پیشتر کبہی نہ لایا ہو اور نہ لے گیا ہو اور نہ جسکے
لیے کوئی شرح معین ہو تو ایسی صورت مین مہتمم محصول دوانہ وغیرہ کو بموجب شرح
متذکرۂ بالا کے لینا چاہیے ہ اور اسے اسکے اگر گماشتہ موصوف کسی مقام موقوعہ علداری
ہماری مین شورہ بناوین یا کسی دوسرے سے خرید کرین تو ایسی صورت مین اوپر اصل
قیمت مقام خریدنے کے ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ محصول لینا چاہیے ہمارے متصدیان و
مہتمم محصول دیرہ دار رذاور گذربان وغیرہ جملہ ملازمان مجاز تحصیل کرنے محصول
کشتیون مرلیسیر یا چیٹ وغیرہ اور محصول معمولی کسیطرح سے دیگر کسی مقام موقوعہ
علداری ہماری مین نہین ہے اور نہ کسیطرح کی مزاحمت کرین اور گماشتہ موصوف
بہرحال اپنی تجارت وکاروبار بلاروک ٹوک حسب دلخواہ اپنے کرے اور اجناس
متذکرۂ بالا سواسے صاحب موصوف اور کوئی نہ لیجانے پاوے اور جو اسباب بباعث

عدم فروختگی کے صاحب موصوف واپس لیجاوین تو اوسکو کسیطرح کی مزاحمت
نکیجاوے اور نہ اونسے محصول طلب کیا جاوے —

اور بروقت پہونچنے جہاز کسی بندرگاہ ہماری کے اگر صاحب موصوف کوئی جنس
واسطے آسایش ہمراہیان جہاز از قسم بیل گاے بھیڑی بکری وغیرہ کی از مقام تاتا
اور کہین خرید کرکے جہاز مین لیجاوین تو اون سے اوسپر محصول نہین طلب کرنا چاہیے
اور نہ باغ وغیرہ پر جو بنظر آرام اونکے کے ہے محصول لیا جاوے اور اونکے
باغبانون کو کسیطرح کی تکلیف ندیجاوے —

تمکو واضح رہے کہ ہمنے اونکو ان سب باتون سے بری کیا اور اونکے پہننے کے کپڑے
کی صندوق وغیرہ جو وہ لیجاوین تو کسیطرح پر کھولی نجاوین اور نہ کسیطرح کا دعوی
واسطے دیکھنے اونکے کے کیا جاوے۔ اور نہ موری ومصری وغیرہ پر جو وہ لیجاوین
محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکے ملازمان اور زیرپناہ اونکے سے بھی کسیطرح
کا محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکو کسیطرح کی تکلیف بسبب کسی محصول کے
جو ہمارے حکم سے لیا جاتا ہو یا بموجب دستور جدید کے آیندہ کو لیا جاوے دیجاوے
اور نرگانہ یعنی محصول چادر جو مقام تاتا مین یا نیگانہ مین فروخت ہوتا ہے اور نہ روئی
پر جو ادہر اودہر سے لاتے ہین کسیطرح کا محصول طلب کیا جاوے اور تنیل
یا گھی کے لیے بشرح معین واسطے فی کپّہ کے حسب معمول حساب کرکے محصول لیا جاوے
اور خواہ کپّہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو فی کپّہ آٹھہ من قائم ہونا چاہیے اور لوہشند یعنی ٹکڑے
ہاتھی دانت پر بشرح لعہ سیکڑا اوپر قیمت خرید کے لیا جاوے اور اس سے زیادہ
نہ لیا جاوے اور کاش گماشتہ موصوف بمقام تاتا یا اورنگا بندر مین کوئی مکان واسطے
کارخانہ اپنے کے بنایا چاہین تو ایسی صورت مین بہ تعمیر اوس مکان کے تم لوگون کو
بخوبی مدد دینا چاہیے تاکہ مکان بکفایت تمام طیار ہو کہ جس سے ہمارے ملک مین خوب
جمکر کار تجارت کا حسب دلخواہ اپنے کرین کہ جس سے ترقی مالگذاری اور بہبودی ملک
ہمارے کی متصور ہے اور واضح رہے کہ کسی دوسرے انگریز کے ساتھ ایسی عنایت

نہ کیجاے اور نہ اونسے حسب رضامندی اونکی محصول اونکے کارخانجات کا لیا جاے جو کہ حضور کو رکھنا دوستی انگریزون کے ساتھ منظور ہے اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ سند ہذا پر بخوبی لحاظ رہے اور اسناد جدید کی کچھ حاجت نہین ہے —

محررہ ۱۰ محرم ۱۲۲۴ھ یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۰۹ء بمقام احمد آباد ملک سندہ —

چٹھی مرسلہ غلام شاہ صوبۂ سندہ بنام مسٹر رابرٹ سیٹن صاحب کارندۂ سرکار انگریزی نمبری ۳ مرقومہ ۱۱ دسمبر ۱۸۰۸ء مضمون ذیل بھیجی گئی —

واضح رہے کہ ہمنے اپنے جملہ ملازمان مقیمان شاہ بندر کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت کیا ہے کہ کسی اسباب پر جو تجار بادشاہی شاہ بندر کو لے آوین کچھہ محصول نہ لیا جاوے بجز اوسکے کہ جو وہ یہان سے لیجاوین کہ جسپر بھی بموجب شرح مقیدکے لیا جاوے اسلیے ہم آپکو اطلاع دیتے ہین کہ آپ بدلجمعی تمام شوق سے جو اسباب جہان سے چاہیے خرید لاکر یہان تجارت کیجیے اور امید ہے کہ آپ کسی شخص کو واسطے پسند کرنے کوئی مقام بنابر طیاری مکان واسطے کارخانہ کے بھیجیے گا —

حکمنامہ نمبری ۴ مرسلۂ غلام شاہ صوبہ سندہ بنام متاد کستم داس مرقومہ ۱۰ دسمبر ۱۸۰۸ء مہرکردۂ قاضی صاحب مضمون ذیل ہے —

تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ سیٹن صاحب سے کسی اسباب پر جو باہر سے لے آوین محصول نہ طلب کرو اور نیز جس مقام پر صاحب موصوف واسطے بنانے مکان کارخانہ کے تجویز کرین بنانے دو اور طیاری مکان مذکور مین بخوبی مدد دو اور صاحب موصوف سے یگانگت حاصل کرو تاکہ وہ بآسایش تمام اسباب سوداگری کا لاوین کہ جس سے بہتری لنگرگاہ کی متصور ہے —

نمبر ۵ نقل پروانہ غلام شاہ عباسی محررہ ۱۰ محرم یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۰۹ عیسوی

مہری قاضی محمد یحیی

جملہ کمائیران و افسران و باشندگان مقامات دورات لاری بندر اورنگابندر گراانچیر وراجا جاوترا مسوئی لکاس بوبندی گلابجر گذر راجہ گنتہ جوہی بار سرکار چلپن چارکار ہلو سرکار ناسی پور ہلکا انڈی سرکار سوونشن کوداجج سرکار بورا وغیرہ اور جملہ مقامات متعلق سرکار کو واضح رہے کہ مسٹر سمیتھ صاحب گماشتۂ سرکار انگریزی نے ازجانب گورنر سرکار موصوف ملک ہندوستان و بمبئی کے اطلاع بنسبت اس امر کے کیا ہے کہ جملہ اشیاسے یہ جو صاحب موصوف ازجانب سرکار ممدوحہ کے خرید یا فروخت کرین تو حسب نرخ بازار بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے محصول دیتے ہین چنانچہ ہم اوسکو منظور کرکے لکھتے ہین کہ شرح مذکورہ بالا سے یعنی جو صاحب موصوف دیا کرتے ہین اوس سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور اون اجناس ولایتی پر جو بمبئی سے اسطرف کو آتی ہین اور یہان سے کوداجج اور لاری وملتن وغیرہ کو بھیجی جاتی ہین یا وہان سے آتی ہین اوسقدر کا نصف لینا چاہیے کہ جو تجار ملتن سے بنسبت محصول لاہی لگاہی اور دوان ٹوٹ اور کنا اور چوکی وغیرہ سکے جو لیا جاتا ہے — اور کاشش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتن کبھی نہ لائے ہون اور جسکی شرح دریافت کرنا ممکن نہو تو ایسی صورت مین انگریزون سے نصف اوسقدر کا لینا چاہیے جو عموماً اور تجار عظیم اس قسم کے اجناس پر دیتے ہون مگر کسیحالت مین اوس سے زیادہ مطالبہ نہ کیا جاوے اور ہینگ ونیل وغیرہ پر بھی جو ہنوز کبھی پیشتر نہین آیا بشرح مذکورہ بالا کے محصول لیا جاسے اور شورہ پر بھی جو وہ خود لادین یا اونکے لیے اور کوئی دوسرا عملداری سرکار یا اور کہین سے لاوے بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جائیگا اور کوئی شخص اوس سے زیادہ نہ طلب کرسے اور اونکے کار تجارت مین کسیطرح کا مخل نہو — اور واضح رہے کہ اجناس مذکورۂ بالا کے خرید کرنے کا کوئی شخص مجاز نرہے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ کوئی چیز جو بباعث عدم فروختگی کے واپس لیجاوین واجب المحصول نہوگی اور نہ کسی چیز از قسم کہانے وغیرہ پر جو تانا وغیرہ سے لیجاوین بنظر آسائش اپنی کے محصول

عائد ہوگا اور اونکے باغ یا باغبانان وغیرہ سے کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے۔
اور اونکی کشتی باربرداری وغیرہ سے کسی طرح کی مزاحمت نہین کرنا چاہیے اور نہ اونسے
کام سرکار ہذا کا لینا چاہیے اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اونکے صندوق ہاے محمولہ کپڑا
وغیرہ کھولی نجاوین اور نہ اونکی آمد ورفت مین کسیطرح کی دست اندازی کیجاے کیونکہ
یہ بات خلاف قواعد سرکار ہذا کے ہے اور کوئی طریقہ جدید مضر اونکے بجز شرح ہاے
اور قواعد سابق کے اختیار نکیا جاوے۔
مخفی نرہے کہ اونکو اختیار ہے کہ کوئی چیز از قسم غلہ خواہ اور کوئی جنس ولایتی جس شرح پر
چاہین فروخت کرین۔
اور محصول برتن محمولہ گھی اور تیل وغیرہ پر و نیز صندوق و دیگر ظروف ہاے محمولہ جنس پر
بموجب وزن ظروف کے محصول لیا جاوے گا اور حاجت وزن کرنے دوبارہ کی نہین
ہے اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی بشرح مجوزہ شاہ محمد مراد کی لیا جاویگا
کاش گورنر موصوف کوئی مکان واسطے کارخانہ مقام اورنگابندر یا تاتا بندر کے خرید کرین
یا تعمیر کرین تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان ممالک مذکورۂ بالا کو مدد دینا صاحب موصوف
کو چاہیے تاکہ سرانجام تعمیر مکان بہ کفایت تمام ہو اور صاحب موصوف کو ہر طرح دلجمعی
بیچ کارروائی تجارت کے کہ جس سے بہتری سرکار ہذا کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر اور
کسی قوم کلاہ پوش کو اسطرح کی اجازت حاصل نہین اور چونکہ ہمکو سرکار انگریزی کو خوش
کرنا ضرور ہے اسلیے حکم ہوتا ہے کہ پروانہ ہذا کی بلا انتظاری حکم ثانی کے تعمیل
بخوبی عمل مین آوے۔

نمبر ۲

تین پروانجات شاہ سندہ جو ۱۷۶۱ع مین جاری ہوئے۔
ترجمہ پروانۂ اول جو غلام شاہ شاہ سندہ نے ۲۲- اپریل ۱۷۶۱ عیسوی کو ارقام
فرمایا حسب ذیل ہے۔
جملہ فقرا و حاکمان خواہ دیگر عہدہ داران موجودہ حال اور نیز جو آیندہ محکمۂ محصول

تاتا شاہ بندر اور رنگا بندر کراچیر یا اوراجا وغیرہ علاقان محکمہ محصول مویشی وغیرہ یعنی لکاسر
ونیز غلہ وچرسا وغیرہ وگات جو ایر سرکار کلین چرکار ہلو سرکارناسی پور وغیرہ ہدکاندہی
سرکارسو ولستن کوڑا بادروری وجملہ مقامات بیچ قلمرو سرکار ہذاکو واضح رہے
کہ مسترارسکن صاحب آیر رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقام سندہ دیارہمارے مین آکر
واسطے مستحکم کرنے کار تجارت اپنے افسران اعلی کے درخواست کیا چنانچہ بہ نظر بہت
دوستی باہم سرکار ہذا و آنریبل کمپنی کے درخواست مذکورہ کو ہمنے منظور کیا اور حکم دیتے
ہین کہ سواے انگریز کے اور کوئی قوم ولایتی اجناس سوداگری ملک سندہ یا صوبہ تاتا
اور بچور مین خواہ اور کسی بندرگاہ متعلقہ سرکار ہذا مین سے آنے خواہ لے جانے
کا مجاز نہ ہووے گا۔
واضح رہے کہ کوئی اسباب سوداگری متعلقہ کمپنی مذکورہ بالا خواہ کسی رعایا کمپنی موصوف
کا کہ جو کسی بندرگاہ موقوعہ ملک ہمارے سے روانہ ہو تو مستوجب ادای محصول
حسب الاجازت نامہ سابق نہوگا اور نہ اون سے کسیطرح کا مطالبہ کیا جاویگا اور جو
اسباب کسی بندرگاہ سے بعد دینے محصول بشرح سابق کے مقام تاتا مین لے آوین
تو ایسی صورت مین اونکو سارٹیفکٹ دینا چاہیے اور کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے
تاکہ کار تجارت ایا اطمینان اور آسایش سے کرین اور جو اجناس کہ کسی بندرگاہ سے اور
کہین لیجاوین تو اوس صورت مین حسب مضمون پروانہ سابق بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑا
محصول لیا جاوے اور درحالیکہ اجناس تاتا سے خرید ہوکر روانہ کیجاوین تو اسصورت
مین بجز بشرح قرارداد سابق کے اور زیادہ محصول کا مطالبہ نکیا جاوے اور مخفی نرہے
کہ سواے صاحب رزیڈنٹ موصوف کے اور کسی سوداگر کو اختیار خریدگی وروانگی
شورہ جو مقام سندی یا اور کسی مقام موقوعہ علداری ہماری مین پیدا ہوتا ہے حاصل
نہین اور اگر کوئی سوداگر ایسا کرے یعنی خرید کرکے روانہ کرے تو اوسکی سزا ایسی
کیجاے گی کہ آیندہ کو ایسی دست اندازی سے باز آوے اور جو شورہ رزیڈنٹ کمپنی
موصوف کسی مقام موقوعہ علداری ہماری مین لیجاے خواہ کسی سوداگر سے خرید کرکے

تو ایسی صورت مین اشخاص محکمہ محصول بشرح قرارداد ہ سابق کے محصول لین تاکہ اہالیان کمپنی موصوف اپنا کار تجارت بدلجمعی تمام کرین اور اونکی ڈونگی وکشتی وغیرہ کو بعد حاصل کرنے اجازت کے کسیطرح کی روک ٹوک نہو اونپر اونکے جہاز سوداگری کو کہ شاہ گڈہ ہوکے جاوین جہازان گارد نرو کین غرض کہ کسیطرح کی وقت واقع نہونے پاوے۔ خدانخواستہ کوئی جہاز وکشتی وغیرہ اونکی ریت پرآ جاوے خواہ کسیطرح پرہماری سرحد پر شکست ہوجاوے تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان سرکار کو لازم ہے کہ بخوبی مدد دین اور جو کچھ اسباب وغیرہ متعلق ایسے جہاز کا بچ جاوے تو وہ فوراً سپرد رزیڈنٹ مذکور کردیا جاوی اور صاحب صوف واسطے جانفشانی اور محنت کے کہ جو بیچ بچانے جہاز کے ظہور مین آئی ہو انعام معقول دینگے کاش رزیڈنٹ موصوف ارادہ تعمیر کسی مکان پختہ خواہ بانچہ کا مقام شاہ بندر مین کرین صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ جو مقام پسند کرین وہان تعمیر مکان مطلوبہ کی کرین اور اہالیان سرکار ہذا کو لازم ہے کہ صاحب موصوف کی مدد کرین تاکہ تعمیر مکان کی جلد ہوجاوے اور واضح رہے کہ اسناد سابق کسیطرح پہ باطل نہین متصور ہیں اونکی کارروائی بلاعذر ہوتی رہتے جو کہ ہمارا منشار راضی رکھنے سرکار انگریزی کو ہے نظر بران حکم ہوا کہ تعمیل مضمون پروانہ ہذا کی بخوبی احتیاط رہے از سر پروانجات جدید کی انتظاری نرہے محررہ ۱۶۔ رمضان ۱۲۲۴ ہجری یعنی ۲۲۔اپریل ۱۸۰۹ء۔

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ محررہ ۲۳۔اپریل ۱۸۰۹ء۔

جملہ اہالیان محکمہ محصول خواہ ٹھیکہ داران مالگذاری مقام شاہ بندر وکھرالی کو واضح ہے کہ مستر ارسکن صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی سندہ نی آج بہ نسبت اس امر کے درخواست کی کہ وہ جو فی جہاز پر موری سابق مین امام کو دیا جاتا تھا بہ نسبت اونکے جہازون کے معاف کیا جاوے چنانچہ ہمنے درخواست مذکورہ بالا منظور کرکے روپیہ محصول موری تعدادی مذکورہ بالا کا معاف کرکے تمکو لکھتے ہین کہ اونسے مطالبہ موری کا

نکرو اور واضح رہے کہ کاش سابق مین ۵عسہ سے زیادہ فی جہاز کے لیے دیا گیا ہو تو ایسی صورت مین جسقدر زیادہ دیا گیا ہو پھر واپس کیا جاے تاکید مزید جانو مورخہ ۱۷- رمضان ۱۲۷۷ھ مطابق ۲۳-اپریل ۱۸۶۱ء

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ مرقومہ ۲۲-اپریل ۱۸۶۱ عیسوی کا ترجمہ حسب ذیل ہے

جملہ فقرا حاکمان و دیگر عہدہ داران کو جو سررشتہ تحصیل محصول خواہ ٹھیکہ محصول سمند سے مقام راری تک یا اور مقامات اور عملداری سرکار ہذا مین تعینات ہین یا آیندہ کو ہون واضح رہے کہ ارسکن صاحب رزیڈنٹ انریبل کمپنی سرکار ملک سندہ و توابعین صاحب موصوف کی کشتیان و شتر محمولہ اسباب سوداگری ہماری سلطنت مین روانہ کرتے ہین اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ بفور ورود پروانہ ہذا محصول معمولی موری و مصری یا گذربانی یا سونکا اونسے نہ لو اور نہ کسیطرح پر اونسے اپنا کام لو اور نہ کوئی ہمارے توابعین اونکو کسیطرح پر ایذا پہونچاے خواہ اونکی کشتیان یا شتر وغیرہ سے کسیطرح پر مزاحمت کرے تاکہ وہ اپنا کاروبار بآسایش تمام کرین کہ جس سے ترقی آمدنی محصول کی متصور ہے تاکید مزید جانو اور اسمین کسیطرح کا اعتراض نہو—

محررہ ۱۶-رمضان ۱۲۷۷ھ یعنی ۲۲-اپریل ۱۸۶۱ء

نمبر ۳

دستخط پرائیوٹ سکرٹری

دستخط بیلیک سکرٹری

دستخط میر فتحعلیخان

دستخط منشی

دستخط اکونٹنٹ

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ حال و آیندہ مقام کرانچی کو واضح رہے کہ آج اِن کو صاحب انگریز وکیل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و بصورت از جانب سرکار ملکہ معظمہ انگریز کمپنی بہادر نے یہان پہونچکر درخواست مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام کرانچی کے

ونیز تعین کرنے شرح محصول اوپر جملہ اشیاے سوداگری آمدنی و روانگی عملداری ہماری
خواہ بیرونجات و خرید و فروخت عملداری سندھ و آمدنی و روانگی کے کیا اسلیے بلحاظ دوستی
مابین سرکار ہذا و انریبل کمپنی موصوف کے حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ اشیاء سوداگری سرکار
انگریزی پر محصول معمولی جو اور سوداگرون سے لیا جاتا ہے اوسکا یک ثلث لیا جاویگا
تاکہ سوداگر انگریزی باطمینان تمام اپنے کار سوداگری و نیز آمدنی محصول کی ترقی کرنے مین
مشغول ہون اور احتیاط بنسبت اس امر کے رہے کہ رزیڈنٹ صاحب کے اسباب
کی صندوق کے دیکھنے کے لیے یا کسی اسباب کے وزن کرنے کے لیے کسیطرح
کی مزاحمت نکیجاوے بلکہ صرف زبان اور بیجک صاحب موصوف پر اعتبار کرنا چاہیے
مخفی نرہے کہ اجناس خورد و نوش جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہوا و نیز محصول بنسبت
اونکے سواے جہاز ڈونگی وغیرہ بشرح مروجہ جو سوداگران دیگر سے لیا جاتا ہے حساب
کیا جاویگا کاش کسی اتفاق ناگہانی سے کوئی جہاز یا ڈونگی انگریزی جو سندھ سے
لدی ہوئی جاتی ہو حد کراچی مین ڈوب جاوے یا شکست ہو تو ایسی صورت مین ہمارے
تابعین متعینہ کراچی کو اوسکی بحالی اور برآمد کرنے مین نہایت مدد کرنا چاہیے اور بعد
برآمد ہونے کے فوراً اونکے حوالہ کر دینا چاہیے اور جو کچھ صرف اوس امداد مین ہوگا
صاحب رزیڈنٹ موصوف دینگے اور یہ بھی واضح ہے کہ تابعین صاحب رزیڈنٹ
موصوف سے کوئی کام سرکار ہذا کا بزور زبردستی نہ لیا جاوے اور نہ اون سے کوئی
اسباب متعلقہ سرکار ہذا کا زبردستی خرید کرایا جاوے رزیڈنٹ صاحب موصوف کو
ایک چک زمین واسطے تعمیر مکان کارخانہ انگریزی و نیز علاوہ بیگہ زمین باہر قلعہ کراچی
واسطے باغیچہ کے بالگان دیا گیا اور یہ حکم ہوتا ہے کہ جہان کہین صاحب موصوف
پسند کرین بشرطیکہ وہ آباد نہو اور نہ کوئی شخص دعویدار قبضہ کا ہو اراضی دیجاوے
اور تمکو چاہیے کہ بہ تعمیر مکان مطلوبہ کے بخوبی مدد دو جو تصرف صاحب رزیڈنٹ موصوف
کے ہوگا مستر سجاپانند کلکٹر حال کو لازم ہے کہ جملہ اشیاے سوداگری انگریزی پر اور نیز
اونکے جہاز وغیرہ پر حسب مضمون پروانہ ہذا کے باستثناے باغ مذکورہ بالا کے وصول کیا کرے

اور واضح رہے کہ پروانۂ ہذا ناطق ہے مورخہ ۱۶ - ربیع الاول ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۷۹۹ء عیسوی

مکرر یہ کہ جملہ محصول وفیس وغیرہ بشرح معینہ کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے لیا جاوے

شرح جملہ اشیاے آمدنی وروانگی بذریعہ جہاز کے ۳ روپے سیکڑہ شرح محصول قیمت بازار اوپر اشیاے آمدنی ددو روپیہ سیکڑہ اوپر اشیاے روانگی منجملہ اوسکے صرف ایک ثلث بابت چونگی کے منہائی کیا جاسے —

اورفی صندوق اسباب روانگی ازمقام تاتا پر بشرح ۵ لوازمہ کھرئی موری اوپر جہاز ہرقسم محمولہ اسباب کے آمدنی پر ۸ روانگی پر ۸ خروارہ اوپر گندم چاول وجوار کے ۸ رہنوار جو ودھان پر ۸ رہنوار دیگر اجناس ازقسم غلہ ۸

یہ تفصیل دستوری کی ہے

فیس زردستوری پر فی روپیہ ایک پیسا مواجد دریہ

قیمت خرید پر ۸ روپیہ سیکڑہ موجداری روپیہ

دستوری ومحصول جملہ اشیاے آمدنی وروانگی

ازراہ خشکی دستوری وفیس جو تجاران ٹہین

سے کیا جاتا ہے —

دستوری

قیمت فروختگی وخریدگی پر بحساب ۱ سیکڑہ

فیس

قیمت فروختگی وخریدگی پر ۸ سیکڑہ براتن روپیہ

دستوری فی روپیہ ایک پیسا مواجد دریہ

نٹ فی اونٹ ڈھائی پیسا

دستوری مقام کراچی اوپر جملہ اشیاے آمدنی بشرح

۱ سیکڑہ —

اوپر اشیاے آمدنی کے اگر للعہ سے زیادہ قیمت ہو تو فی روپیہ تین پیسا
اور اگر اس سے کم ہو تو بموجب قیمت بازار اشیاے روانگی پر عاہ سیکڑہ
واضح رہے کہ جملہ اشیاے پر بجز غلہ کے اسی شرح سے لینا چاہیے ۔

فیس

جملہ اشیاے آمدنی خواہ روانگی پر بموجب قیمت بازار ایک روپیہ سیکڑہ
براتن روپیہ لینا چاہیے ۔

ہر شتر غلہ آمدنی یا روانگی پر ۱۰ر نٹ لینا چاہیے ۔

ڈہائی پیسا فی شتر دیگر اجناس روانگی خواہ آمدنی پر ۔

اور ایک پیسا مواجد دریہ فی روپیہ دستوری پر ۔

ڈیٹر توبا ڈیرہ سیر اور ۲ر بھرپے رہندار غلہ پر بشرطیکہ کسی اور جگہ سے
آوے اور فوراً کشتی پر لد جاوے ۔ ۴۲۰ر یونگی فی رہنوار پر بشرح مذکور بالا

شرح

نیل کی فی شتر بڑے پر ۵ر اور چھوٹے پر پندرہ جو خراسان سے واسطے روانگی
کے آوے ۔

اسافیدہ پر جو خراسان سے واسطے روانگی کے آوے اوس پر فی
آٹھ منی للوہ ۵ ۔

علاوہ اسکے جملہ اشیاے پر جو اطراف سے آتی ہین اور فوراً روانہ
کی جاتی ہین عاہ سیکڑہ ۔

فیس

شیشہ اور لوہا جو کراچی مین خرید ہوتے ہین فیس کلکٹر ۵ر من
اوپر شیشہ کے ۔

اور ۸ر من لوہے پر ۔ فقط

دستخط

دستخط پرائیوٹ سکرٹری	دستخط میر فتحعلیخان	دستخط پبلک سکرٹری
دستخط منشی		دستخط اکونٹنٹ

جملہ جاگیرداران صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر و ٹھیکہ داران وغیرہ متعینہ شہر تا شاہ بندر متوجہ مالک سندہ و لار کو جو عملداری سرکار ہذا کی ہے واضح رہے کہ آج ان کر و صاحب وکیل عالی مرتبت صاحب عقل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت نے از جانب سرکار کمپنی معظمہ بہادر کے حضور مین اگر درخواست مشعر تصفیہ ہونے معاملات کار تجارت واسطے اپنے رفا ہ سے گذرانا اسلیے بنظر قائم رکھنے دوستی ساتہ کمپنی معظمہ مدوحہ کے ہنے ایک ہدایت نسبت محصول جملہ اشیاے سوداگری آمدنی و روانگی ممالک بیرونجات و نیز خرید و فروخت ممالک سندہ عملداری سرکار ہذا کے جاری کیا ہے اور حکم دیتے ہین کہ تحصیل محصول جملہ اشیاے تجارت آمدنی و روانگی نیز خرید و فروخت کے بشرح مندرجہ جیسا کہ بعہد غلام شاہ راٹھورہ متوفے کے ہوتی تہی ہواکرے اوس مین کسیطرح کی تبدیلی واقع نہو اور سواے رزیڈنٹ کمپنی موصوف کے اور کوئی دوسرا شخص از قوم یورپ مجاز نے آسنے یاسے جاسنے اشیاے تجارت کا نہوگا واضح رہے کہ جنس شورہ قلمی و آبی کو اگر انگریز یہ عملداری ہذا مین بنایا چاہین تو اوسکا محصول بہی اوسیطرح سے لیا جایگا جو بعہد میر غلام شاہ راٹھورہ کے لیا جاتا تھا اور للعہ بیگہ اراضی بلا لگان صاحب موصوف کو واسطے طیاری باغ کے دی گئی اور نسبت اس امر کے بخوبی احتیاط رہے کہ صاحب موصوف کے دلال مودی دہوبی پینہر بڑہئی انیٹ پز اور صراف وغیرہ یعنی جملہ ملازمان گو دام سے کوئی کام سرکار ہذا کا نہ لیا جاے بلکہ اونکو اوسیقدر رعایت کا مستحق سمجہنا چاہیے جو کہ بعہد شاہ مذکور کے تہا اور نہ واسطے خریدنے کسی اسباب کے اونسے زبردستی کیجاے تاکہ کارندگان انگریز باطمینان تمام و اعتبار تمام

سے کے ترقی اپنے کار تجارت و آمدنی محصول سرکار ہذا بدل مشغول ہون اور اس امر کی بھی احتیاط
رہے کہ بنظر معاینہ سند و قبالے محمولہ کپڑا رزیڈنٹ صاحب خواہ وزن کرنے کسی کے
کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نکیجاوے بلکہ صرف بیجک اور بات پر صاحب موصوف
کے کاربند ہونا چاہیے ــ
بہ تعمیر کسی مکان واسطے کارخانہ کہ جو بصرف زر سرکار انگریزیہ کے ہوگا ہمارے تواہین کو لازم
ہے کہ کارندہ انگریز متعینہ کو بخوبی مدد دین اور نسبت مطالبہ محصول اوپر اجناس از قسم
کھانا وغیرہ جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہو و نیز محصول حوری جہاز و کشتی وغیرہ کی نسبت
وہی قواعد جاری رہینگے کہ جو میر غلام شاہ کے عہد مین تھے ــ
کاش باتفاق ناگہانی کوئی جہاز کشتی یا ڈونگی انگریزی بوقت آنے یا جانے ملک سندہ سے
مع اسباب کے سمندر یا دریا مین شکست ہوجاوے یا ڈوب جاوے تو ایسی صورت مین
جہانتک ممکن ہو اوسکے بچانے مین مدد دینا چاہیے کہ جسکا صرف رزیڈنٹ انگریزی کے
طرف سے دیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ جو اسباب بباعث عدم فروختگی کے واپس
جاوے تو اوسمین طریقہ مجوزہ بعہد غلام شاہ راٹھور اپر کاربند ہونا چاہیے اور ازین
کسیطرح کا فرق نہوگا ــ
واضح رہے کہ جملہ اشیاے تاتا پر محصول بشرح مجوزۂ میر غلام شاہ راٹھورا حسب رپورٹ
دستخطی شیخ بیگ محمد اور ابسرداس کلکٹران سابق کے لینا چاہیے ــ
۱۰ من سے ۱۰۰ من تک اسباب پر جو شاہ بندر سے تاتا گھاٹ کو آوے ۱۰ سیر یکصد شش شمرہ
تاتا لینا چاہیے ــ
اور ۱۱ سے ۱۰۰ من تک للہ ــ
اور ۱۰۰ سے ۱۰۰ من تک ــ
اور ۱۰۰ من سے کم بشرح ۵ ر من ــ
واضح رہے کہ یہ شرح واسطے اون اشیاے کے ہے جو براہ تری کے آوین اور ۲ من
واسطے اون اسباب کے جو براہ خشکی کے آوے اور کوٹ ہما فینڈہ شال وغیرہ و دیگر اشیاء

الیضاً

شمالی پر روانگی اور آمدنی کے لیے اوپر اصل قیمت مقام تاتا کے ڈیڑہ روپیه چهنی لیا جاویگا
اور اونی کپڑا جو شاہ بندر سے آتا ہے اوسپر بشرح آٹھ آنہ فی من کے لینا چاہیے اور نسبت
اون اشیاء کے جو تاتا سے شاہ بندر کو یا اور کسی شہر موقوعہ ملک سندہ مین بھیجی جاتی
ہین شرح مجوزہ غلام شاہ ٹھورا یا تحصیل شیخ حسین راہدار مرعی متصور ہے اور تشخص
اونکی بموجب دستور دیگر سوداگران کے کیجاے اور محصول اوپر مهر کرنے پیسون کے
چهہ روپیہ من چهنی روپیہ لینا چاہیے قیمت ہاتھی دانت پر تشخص خرید کنندہ سے بشرح
لعہ چهنی فی سیکڑہ تاتا روپیہ لیا جاویگا —
اوپر غلہ قسم اول بشرح ۱۲ ار فی رهنوار اور رواقع نگاری فی ۳۰۰ رهنوار پر ۱۲ ار اور قسم دوم
پر ۶ ر فی رهنوار اور رواقع نگاری ۱۲ ار فی ۳۰۰ رهنوار — واضح رہے کہ جو غلہ تاتا سے خرید ہوکر
روانہ ہو اوسپر فی رهنوار ۔۔ تاتا محصول اور فیس صندوق وغیرہ ۸ٖ۔ اور چنگی فی رهنوار
۱۸ ہوگا —
واضح رہے کہ اجازت نامہ براے خریدگی غلہ اور روانگی شاہ بندر کے لیے قسم اول
فی رهنوار بشرح عہر تاتا کے اور قسم دوم پر بشرح ۱۲ ار فی رهنوار کے لینا چاہیے —
فیس چٹی سلامتی اور نذرانہ آمدرفت جہاز کا اوسی شرح سے لیا جاویگا جو اور سوداگرون
مین مروج ہے —
اور چھوٹے چھوٹے غلہ پر جو شاہ بندر سے روانہ ہوتے ہین اصل قیمت پر للعہ چهنی سیکڑہ
کے لیا جائے گا —
واضح رہے کہ اون اسباب پر جو باہر آوین انگریزون سے بشرح ڈیڑہ روپیہ چهنی کے
اوپر قیمت کے دستوری لینا چاہیے اور شورہ قلمی و آبی پر بشرح عہر تاتا کے اوپر کل
قیمت کے لینا چاہیے —
اور کشتیان محمولہ اسباب پر جو اور جگہ سے تاتا مین آوین ایک روپیہ اور ۳۰ پیسا لینا چاہیے
کرایہ کی کشتیون پر مالکان کشتی سے بشرح رائج الملک کے مودی لینا چاہیے اور کشتی
انگریزی پر ایک روپیہ تاتا —

شتر اور گھوڑے اور بیل اور دیگر مویشیان پر بشرح ۱۲؎ اوپر کل قیمت کے جملہ لینا چاہیے —

اور اجناس از قسم خوانچہ یا صندوق وغیرہ پر اصل قیمت پر ۸؎ سیکڑہ تاتا لینا چاہیے
پھل و ترکاری وغیرہ پر اوسی شرح سے دینا چاہیے جو اور رعایا ملک سے لیا جاتا ہے
گھاس خشک پر جو خرید کیجاے بشرح ایک روپیہ ٹینی فی ۱۲۰ گٹھہ کے لیا جاے —
سرنی پر بشرح ایک روپیہ فی چھ من کے لیا جاے اور ۲ من بھونکے ہوئے چونہ پر جو بطور نج طیار کیے جاتے ہین لیا جاے —
گوند پر جو باغ مین پیدا ہو کر زکی دار کے ہاتہ فروخت کیا جاتا ہے اوسی شرح سے لینا چاہیے جیسا کہ کسان سے لیا جاتا ہے اور لکڑی وغیرہ پر جو بہ تعمیل عمارت مستعمل ہوتی ہے بقدر نصف اوسکے لینا چاہیے جو پیشتر سے معین ہے اور واضح رہے کہ جنس جو بر اور رمبی بنی بشرح ایک روپیہ تاتا فی کشتی لدی ہوئی آمدنی ورفتنی پر لیا جایگا اور فی کشتی کرایہ پر موری بشرح ۸؎ کے لیا جایگا —
سوم تا نونگو اوپر جملہ اشیاے جو از راہ تری کے جاتے ہین بشرح ذیل ہے یعنی
۱۰ من سے ۲۰۰ من تک ۱۲؎ تاتا —
۳۰۰ من سے ۵۰۰ من تک ۸؎ —
۱۰۰۰ من سے ۳۰۰۰ من تک ۸؎ — اور ٹھوکا بر نبڈی و چوبار بموجب شرح رائج الوقت غلام شاہ کے قائم رہنا متصور کرنا چاہیے اوپر کل تعداد کم از ۱۰۰ روپیہ کے تین پیسا ٹینی فی روپیہ گذر سو بھی لینا چاہیے افسوس ہے کہ محرر جو اسکے بارہ مین زیادہ تفصیل بیان کر سکتا تھا مر گیا اور واضح رہے کہ دستوری میر غلام شاہ ٹھورا کی بھی تحصیل کرنا چاہیے اور زر معینہ جو سابق مین نکیس بعد کلکٹری چیندی رام کے گودام انگریزی سے بطور خیرات کے پاتے تھے وہ اب شمول بہ مالگذاری سرکار ہو گیا اور اوس کا صرف حسب تجویز سرکار کے ہوگا —
ممنوں نہ ہے کہ حساب آمدنی محصول شاہ بندر موقوعہ پرگنہ رکاہی کے اوسیطرح ہونا چاہیے

(۱۹)

جیساکہ بعہد غلام شاہ رتھورا بموجب نقل شرح معینہ دستخطی و مہری شیخ بیگ محمد و انسرداران
زکی داران سابق کے ہوتا تھا۔

واضح رہے کہ جس اشیاے آمدنی سمندر پر محمد مراد الیجان نے محصول معین کیا تھا اور بعد ازان
میر غلام علیشاہ نے معاف کر دیا تھا وہ ابھی معاف متصور ہونگے۔

جو اجناس کہ تاتا سے شاہ بندر کو روانہ ہوتے ہین اونپر بموجب اصل قیمت خرید مندرجہ بیجک
کے ساڑھے سات آنہ تاتائی سیکڑہ چٹھی پر لیا جائیگا غلہ اور گھی پر جو پرگنہ رکرا سے خرید ہوکر روانہ
ہوتا ہے بشرح عہ سیکڑہ تاتا روپیہ لینا چاہیے اجناس جو اور ملک سے تاتا ہوکر جائین
اونپر بموجب تعداد معینہ اوس مقام کے بشرح عہ سیکڑہ تاتا کے بوقت روانگی لینا چاہیے
لوازمہ پیمائی پر بشرح ایک تریا فی رہنوار کے لینا چاہیے ابونت ہاتھی دانت پر ۸۰ رہنوار
پر ۱۲ر لینا چاہیے ابونت مسلمانی پر ۱ر تاتا فی رہنوار لینا چاہیے اور فی گٹھر حریری پر جو روانہ ہوتی ہین اار تاتا
لینا چاہیے لوازمہ پنگی فی ۱۰۰ من چونیا روانگی پر ایک ندلینا چاہیے اور فروختنی ہاتھی دانت پر عہ سیکڑہ اصل قیمت تاتا روپیہ لینا چاہیے

تفصیل محصول اون اجناس کا جو گوداموں سے براہ خشکی یا تری تاتا کو بھیجی جائین۔

کشتیان محمولہ اسباب تبعداد زائد از ۱۰۰ من پر لعہ تاتا اور ۲ر من اوپر اسباب محمولہ گاڑی
اور غلہ پر جو رکرا سے خرید ہوکر تاتا کو روانہ کیا جاے اوسپر اول قسم پر ۲ پیسا فی رہنوار
اور قسم دوم ۵ پیسا اور پیمالی ایک تریا فی رہنوار کے لینا چاہیے۔

محصول زمیداری شاہ بندر کا حسب متذکرہ بالا بموجب قاعدۂ مجاریۂ العہد خام وسیر
کے قائم رہے۔

اور واضح رہے کہ جملہ اشیاے روانگی پر بموجب چالان انگریزی سوا روپیہ سیکڑہ اور اشیاے
آمدنی پر ۱۲ر سیکڑہ لیا جاے۔

لوازمہ منزلانہ فی کشتی للعہ تاتا لیا جاے اور فی من اربار برداری خشکی پر لیا جاے۔
اور ہاتھی دانت پر جو نصیر پور اور ہتی کانڈی کو روانہ ہوتا ہے اوپر اصل قیمت کے
بشرح ۱۰ر سیکڑہ تاتا روپیہ کے لیا جاے اور رسوم قانونگو رکرا لا کا بموجب شرح
رائج الوقت کے قائم رہے۔

لوازمہ ہاتہی دانت روانگی و آمدنی پر ۸۰ رہنوار پر ہر تاتا لینا چاہیے بشرطیکہ وزن مین آٹھ سیر ہو ورنہ بموجب قیمت فی ۱۰۰ ارہنوار کے لینا چاہیے ۔

لوازمہ مسلمانی پر بشرح ۰ر فی رہنوار کے لینا چاہیے ۔

چونکہ کل شرح معینۂ عہد میر غلام شاہ رٹھورا کے دستیاب نہین ہوسکتی اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ تحصیل محصول جملہ مقامات موقوعہ سندہ و فار عملداری سرکار مین بموجب مضمون نقل پروانہ زمانۂ سابق کے کہ جو پاس انگریزون کے موجود ہے کیجاوے یعنی تاتار وپیہ ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ محصول اور فیس ہاے معمولی کا نصف اون سے لیا جاوے پس چاہیے کہ مین ترچندی اہتمم محصول تاتا و شاہ بندر و فار عمل و تاآن عمل کلکٹران سندہ اور تاتا بموجب اسکے بلا اعتراض کاربند ہون ۔

تحریرۂ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۱۴ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۹۹ء ۔

بموجب حکم شاہی کے لکہا جاتا ہے کہ تعمیل مضمون سند ہذا کی از تاریخ سند رجہ ہو

مہر شاہ
میر فتحعلیخان

مہر میر
شاہ مذکور

کلکٹران وٹھیکہ داران موجودہ و آیندہ مقام کراچی کو واضح ہو کہ آج مسٹر کرو صاحب وکیل عالی القاب اہل فراست آنریبل جانثن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت از جانب معظمہ سرکار انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر دربار ہذا مین تشریف لائے جو کہ صاحب گورنر موصوف نے دربارہ قائم کرنے دوستی مابین دونون سرکارون کے ازبس سرگرمی و توجہی ظاہر کی اسلیے ہمنے بنظر آسایش وخوشی کمپنی موصوف کے تجویز کیا کہ اونسے منجملہ فیس فوجداری کے ایک ثلث یعنی ڈیڑہ روپیہ سیکڑا اوپر کل قیمت اشیاے سوداگری کے معاف کرین اور فیس سواجدو یہ کا تمام وکمال معاف کردیا اور نیز دو کہیپ جہاز محمولہ اسباب جو اور ملک سے آوے سال مین دو کہیپ کا سوہی کل کشتیون وجہاز وغیرہ کا معاف کردیا

اسلیے بذریعہ پروانہ ہذا انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب اسکے تاریخ مندرجہ سے کاربند ہو اور دو ثلث فیس فوجداری اور دو ثلث محصول بموجب مضمون سند سابق کے وصول کرکے جمع خرچ کیا کرو۔

محررہ ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۲۔ اپریل سنہ ۱۸۳۰ء۔

مہر شاہ میر فتح علی

پروانہ مجاریہ حضور

جو کہ ہم مسٹر کرو صاحب کو منجملہ اپنے دوستان خیرخواہ کے تصور کرتے ہین اسلیے بنظر منزلت صاحب موصوف اوا اونکے آقا رکے تم قلعداران اور افسران متعینہ قصبۂ کراچی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ اگر صاحب موصوف اندر خواہ باہر قلعہ کے پھاٹک ہوکر مسلحہ جائین تو کسیطرحپر صاحب موصوف سے روک ٹوک نہ کرو بلکہ نہایت محبت اور اخلاق کے ساتھ پیش آؤ تاکید جانو۔ مورخہ ۱۹۔ ذیقعدہ یعنی ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۸۳۰ء

نمبر ۴

عہدوپیمان جو باہم سرکار انگریزی اور امرا سندہ کے بتاریخ ۲۲۔ اگست سنہ ۱۸۰۹ء عیسوی کو قرار پایا۔

مہر غلام علی عالیشاہ

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ یعنی میر غلام علی و میر کریم علی و میر مراد علی کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

ضمن ۲

مابین دونون سرکارون کے کبھی نفاق نہین ہوگا۔

ضمن ۳

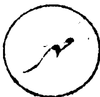
آمدورفت وکلاے ہردوسرکار یعنی سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے ہمیشہ جاری رہے گی۔

ضمن ۴

سرکار سندہ قوم فرانسیس کو ملک سندہ مین قیام نہین کرنے دینگے فقط محررہ ۱۰۔ رجب المرجب ۱۲۲۴ھ یعنی ۲۲۔ اگست ۱۸۰۹ء ۔

واضح رہے کہ تصدیق عہدنامہٴ مذکورہٴ بالا کی رایٹ انربیل گورنر جنرل نے بمقام فورٹ جارج سنے تباریخ ۱۶۔ نومبر ۱۸۰۹ء کو کیا ۔

دستخط ان ۔ بی ۔ ایڈمنسٹن



سکرٹر

نمبر ۵

عہدنامہ جو مابین انربیل ایسٹ انڈیا کمپنی و امرای سندہ کے تباریخ ۹۔ نومبر ۱۸۲۰ عیسوی سے قرار پایا ۔

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کے قضیہ باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے و نیز مستحکم کرنے دوستی باہم دونون سرکار ہاے موصوف کے میر اسمعیل شاہ واسطے کرنے عہد و پیمان ازجانب سرکار سندہ ساتہ انربیل گورنر بمبئی کے مجاز کیے گئے ہین اور ضمیمہ مندرجہٴ ذیل بالاتفاق ہر دو فریق کے قائم کیے گئے ہین ۔

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی ایکطرف اور میر کریم علی میر مراد علی طرف ثانی کے ہمیشہ دوستی قائم رہیگی

ضمن ۲

آمد و رفت ہر دو سرکار کی بذریعہ وکلاے فریقین آپس مین قائم رہے گی ۔

ضمن ۳

امرار سندہ کسی اہل یورپ یا امریکہ کو اپنی سلطنت مین قیام نکرنے دینگے

اور کاشس کوئی رعایا منجملہ ہر دو سرکار کا ایک سرکار کو چھوڑکر دوسری سرکار کی عملداری مین جاوسے تو ایسی صورت مین بشرطیکہ آدمی نیک چلن ہو اوس عملداری مین آباد ہوسکیگا

اور اگر شخص مفرور کسی بلوہ وغیرہ کا مجرم ہو تو ایسی صورت مین اوس سرکار کو کہ جسکی عملداری مین جاکر بسے نکالے لازم کہ مجرم کو گرفتار کرکے سزا دے اور اپنے ملک سے نکال دے ۔

ضمن ۴

امرا سندہ کو لازم ہے کہ قوم خساس کی غارتگری کو و دیگر اقوام کو اپنی سرحد مین روکین اور نیز حکومت انگریزی مین کوئی چڑہائی نہونے دین ۔

مہر ایسٹ انڈیا کمپنی

مرقومہ ۹ نومبر ۱۸۲۰ء دستخط ایم الفنسٹن

واضح رہی

کہ عہد و پیمان ہذا باہم میرے یعنی میر اسمعیل شاہ وکیل میر کریم علی خان رکن الدولہ و میر شاہ مراد علیخان امیر الدولہ ایکطرف و مسٹر الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے بروز پنجشنبہ ماہ صفر ۱۲۳۶ ہجری مین قرار پایا انشاء اللہ تعالے اسمین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا ۔

مہر اسمعیل شاہ

واضح رہے کہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو سپریم گورنمنٹ نے ۱۰ فروری ۱۸۲۱ء کو منظور فرمایا

نمبر ۶

عہدنامہ ساتھ میر رستم خان سردار خیرپور کی ۔

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن ۴ دفعات باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر رستم خان تالپور سردار خیرپور کے بمعرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب وکیل از جانب سرکار انگریزی کہ جنکو رایٹ انریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنک صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ دوسری ذیقعد ۱۲۴۷ھ یعنی ۴ اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ء کو بمقام شملہ زبان انگریزی و فارسی مین بمضمون ذیل کے تحریر ہوا ۔

دفعہ اول باہم ہر دو سرکار دوستی دوامی رہیگی ۔

دفعہ ۲ ہر دو سرکار اقرار اس بات کی کرتے ہین کہ پشت در پشت ایکدوسرے کی حکومت اور اختیار پر طمع نہین کرین —

دفعہ ۳ حسب الدرخواست سرکار انگریزی مشعر جاری رکھنے دینے راہ دریاے سندھ اور دیگر راستہ ہاے سندھ واسطے سوداگران ہندوستان وغیرہ کے سرکار خیرپور اپنی سرحد مین مراتب درخواست کردہ کو اون شرطون کو کہ جو سرکار حیدرآباد یعنی میر مراد علیخان تالپور کے ساتھ طے پاوے منظور کرتی ہے —

دفعہ ۴ سرکار خیرپور ایک نوشتہ نقشہ دربارۂ ٹھیک اور واجبی محصول بہ نسبت جملہ اشیاے کے کہ جو از روے عہدوپیمان ہذا کے آیا جایا کرے سرکار انگریزی کو دینا قبول کرتی ہے اور بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتی ہے کہ کسی تاجر پر کسیطرح کی روک ٹوک دربارہ اونکے کارخانجات کے نہین ہوگا —

مہر آنریبل کمپنی — دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ — مہر گورنر جنرل

نمبر ۷

عہدوپیمان جو ساتھ سرکار حیدرآباد کے سندھ مین ہوا —

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن بہ دفعات ۷ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی از جانب سرکار انگریزی کہ جنکو رایٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنک صاحب بہادر جی سی بی نے اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ ۱۸ ذیقعد مطابق ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۳۲ع کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ع کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا —

دفعہ ۱

دوستی ہر دو سرکار مندرجہ عہدنامجات سابق بیزوال رہے گی بلکہ عہدنامہ مذکور مین بوجہ درمیانی ہونے لفٹنٹ کرنیل پاٹنجر صاحب ایلچی کے چند باتین مفید باین نظر شامل کی گئی ہین

کہ دوستی باہم ہر دو سرکار مذکورۂ بالا کے میر مراد علی کے خاندان مین نسلاً بعد نسل قائم رہے ۔

دفعہ ۲

ایک سرکار دوسرے سرکار کے ملک کو نظر طمع سے نہ دیکھے ۔

دفعہ ۳

سرکار انگریزی نے دربارۂ آمدرفت تجاران ہندوستان ازراہ خشکی و تری سندہ کے و نیز آمدرفت جملہ اشیاے سوداگری کے ایک ملک سے دوسرے ملک کو سرکار حیدر آباد سے درخواست کیا اور سرکار موصوف نے درخواست مذکور کو بشرائط ذیل منظور کیا ۔

شرط اول کوئی شخص راستہ ہا اور دریای مذکورۂ بالا سے کوئی اسباب لڑائی کا نہ لیجاے ۔

شرط دوم کوئی جہاز یا کشتی مسلح دریاے مذکور سے نجاے ۔

شرط سوم کوئی سوداگر انگریزی ملک سندہ مین قیام نہ کرنے پاویگا مگر اونکو اختیار ہے کہ بوقت ضرورت آوین اور بعد فارغ ہونے اپنے کام سے ہندوستان کو واپس چلے جاوین ۔ فقط

دفعہ ۴

جب کسی سوداگر کا ارادہ آنے ملک سندہ مین ہو تو اوسکو سرکار انگریزی سے ایک نوشتہ حاصل کرنا چاہیے اور اوس نوشتہ کی اطلاع سرکار حیدر آباد کو بذریعہ رزیڈنٹ متعینہ کچھ یا اور کسی عہدہ دار سرکار انگریزی کے ہونا چاہیے ۔

دفعہ ۵

سرکار حیدر آباد نے جملہ اشیاے سوداگری پر جو اوس راستہ سے آیا جایا کرین ایک شرح محصول کا معین کیا ہے کہ جس شرح معینہ مین کسیطرح کی کمی یا بیشی نہین ہوگی تاکہ کسی طرح کا ہرج یا روک ٹوک بیچ کار تجارت کے نہوا ور نیز جملہ افسران محصول و مالگذاری سرکار سندہ کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوگئے ہے بحیلۂ انتظاری دربارۂ صدور احکام جدید واسطے تحصیل محصول کے کسیطرح پر سوداگران کو روک نہ رکھین اور سرکار موصوف ایک فہرست یعنی نارخ محصول کے جو ہر قسم کی شے پر معین ہو سرکار انگریزی کو دین فقط ۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ عہدنامجات سابق کے وے اجزا جو کسیطرح پر عہدنامجات جدید مین تبدیل نہین ہوئے ہین اور نیز شرائط قرارداد بحال بلازوال اور مرعی متصور ہین اور انشاءاللہ تعالی اسمین کسیطرح کا فرق واقع نہوگا ــــ

دفعہ ۷

واضح رہے کہ آمدورفت وکلاے ہر دو فریق کی درحالیکہ بنظر کاروائی کسی حقیقت یا بہ ترقی دوستی کی اونکا بھیجا جانا مصلحت معلوم ہو ہوا کریگی ــــ

دستخط ڈبلیوسی بنٹنگ

مہر گورنر جنرل

مہر آنریبل کمپنی

تتمۂ عہدنامہ جو ساتھ گورنمنٹ حیدرآباد کے ملک سندہ مین ہوا ــــ

واضح رہے کہ دفعات مندرجۂ ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق محررۂ ۲۰۔ اپریل ۱۸۳۲ع کے باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مرادعلیخان تال پور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی از جانب سرکار انگریزی کے کہ جنکو رزیڈنٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنگ صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہندنے اختیار دیا تہا بتاریخ ۲۲۔ اپریل ۱۸۳۳ع کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹۔ جون ۱۸۳۳ عیسوی کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا

دفعہ ۱

واضح رہے کہ عہدنامۂ سابق کی پانچوین دفعہ مین لکہا ہے کہ سرکار حیدرآباد سے سرکار انگریز کو ایک فہرست بہ نسبت محصول کے دی گئی کہ جس فہرست کو سرکار انگریز کے عہدہ داران متعلق کار تجارت وغیرہ جانچینگے درحالیکہ فہرست مذکور بدانست افسران مذکورۂ بالا صحیح اور مناسب معلوم ہوگی تو بعد منظوری کے جاری ہوگی اور اگر شرح اوسکی زیادہ معلوم ہو تو ویسی صورت مین میر مرادعلیخان بعد مطلع ہونے بذریعہ کرنیل پاٹنجر صاحب

شرح مندرجۂ فہرست مذکور کو تخفیف کرینگے۔

دفعہ ۲

جوکہ یہ امر مثل روشنی چاندکے روشن ہے کہ انسداد غارتگری یا رکھر ڈہل وغیرہ کے ونیز تنبیہ اونکی کسی سرکار واحد سے دشوار ہے اور جوکہ ہر دو سرکار کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کی خوشی و محافظت مین کوشش اور مدد کرے اسلیے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ شروع سال بارش مین کہ جسکی اطلاع میر مراد علیخان بروقت دینگے سرکار انگریز سرکار سندھ و جودہپور متفق ہوکر غارتگران مذکورۂ بالا پر بمراد مذکور الصدر حملہ کرین۔

دفعہ ۳

جوکہ ایک عہدنامہ قرار دادہ سابق مین ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار خیرپور یعنی میر رستم نے عہد و پیمان بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ جوکچہ انتظام بہ نسبت جاری کرنے راستہ دریاے سندہ کا حیدرآباد مین ہووے اوسپر ہر دو فریق کاربند ہووینگے اسلیے لازم ہے کہ نقول عہدنامہ کو از جانب ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریز و حیدرآباد کے پاس میر رستم خان کے واسطے ہدایت و رضامندی کے بہیجی جائین۔

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

مہر آنریبل کمپنی

مہر گورنر جنرل

نمبر ۸

عہدنامجات درباب کار تجارت جو باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار حیدرآباد کے ملک سندہ مین بتاریخ ۲- جولائی ۱۸۳۴ع کو قرار پایا۔

جوکہ تتمۂ عہدنامۂ قرار دادہ باہم آنریبل ایسٹ اندیا کمپنی اور سرکار حیدرآباد بتاریخ ۲۲- اپریل ۱۸۳۲ع مطابق ۲۰- ذیقعد ۱۲۴۷ھ کے دفع اول مین مندرج ہے کہ سرکار حیدرآباد سرکار انگریز کو ایک نقشہ دربارۂ شرح محصول وغیرہ کے دیگی کہ جو نقشہ بشرط ہونے صحیح اور واجب بدانست حکام سرکار انگریز کی منظور ہوکر جاری کیا جاویگا اور کاش بدانست افسران مذکورۂ بالا شرح مندرجۂ نقشۂ مطلوبہ کے زیادہ ہوگی تو ایسی صورت مین میر مراد علیخان بعد

مطلع ہونے از جانب سرکار انگریز معرفت کرنیل پانجر صاحب کے شرح مذکور کو کم کر دیگر اسلیے بعد طے کرنے جملہ مراتب تحقیقات ہر دو سرکار اقرار نامہ متضمن بدفعات ذیل پر راضی و متفق ہوتے ہین ـ

دفعہ ۱

واضح رہے کہ بعوض محصول مندرجۂ دفعہ ۵ عہدنامہ سابق بہ نسبت اون اشیاے کے کہ جنکی آمدرفت دریاے سندھ سے ہوتی ہے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ درمیان سمندر اور روپر کے ہر کشتیون پر بشرح [illegible] تاتا فی تاتا خرار کے لیا جایگا اور منجملہ اوسکے نصف سرکار حیدرآباد و خیرپور لین گے اور نصف سرکارہاے دیگر کہ جنکی سرحدین دریا واقع ہے یعنی بہاول خان و مہاراجہ رنجیت سنگہ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی لیا کرینگے ـ

دفعہ ۲

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کی دقت یا تردد بروقت آمد و رفت سوداگران اور نیز رفع کرنے شبہہ اور قضیہ کہ جسکی باعث سے توقف اور ہرج آمد و رفت مین واقع ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شرح مذکورۂ بالا بمقدار کشتیان ۳۰ تاتا خرار پر معین کیا گیا ہے اور خواہ کشتی چھوٹی ہو یا بڑی ہو خواہ پانچ خرار ہو یا سو خرار ہو مگر شمار اوس کا تیس ہی خرار مین کیا جاویگا اور محصول بہی اوسی شرح سے لیا جاویگا ـ

دفعہ ۳

واضح رہے کہ شرح مذکورۂ بالا ملک سندھ مین کہ جو زر تاتا مین تعدادی مال فی کشتی کی ہوگا اوسی مقام بندر پر وصول کیا جاویگا کہ جہان سے اسباب کشتی پر لادا جاوے اور بعد ازان سرکارہاے مذکورۂ بالا مین حسب رسد سرکارہاے حیدرآباد و خیرپور کے تقسیم ہووے ـ

دفعہ ۴

بنظر مددہی دربارۂ وصول محصول کے و نیز واسطے رفع قضیہ وغیرہ جو سوداگرون و ملاحون وغیرہ سے دربارۂ تحصیل کرنے زر محصول اور حفظ رکھنے دوستی باہم سرکارہاے مذکورۂ بالا

کے یہ تجویز ہوا کہ ایک کارندہ از جانب سرکار انگریزی کے لفٹننٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل ہند کی ماتحتی مین واسطے امورات سندہ کے مقرر کیا جاوے اور وہ از قوم یورپ نہو اور کارندہ مذکور کا قیام اوس مقام بندر مین ہوگا کہ جہان سے اسباب ایک کشتی سے دوسری کشتی پر منتقل کیا جاتا ہے اور سرکار انگریزی اس امر کا عہد کرتی ہے کہ کارندہ مذکور نہ کار تجارت کریگا اور نہ کسیطرح سے دیگر معاملات ملکی سرکار سندہ مین دست اندازی کریگا اور کاش کوئی ضرورت واقع ہو تو ایسی صورت مین اجنٹ گورنر جنرل اس امر کے مجاز ہونگے کہ واسطے تدفیہ کرنے کسیطرح کی حجت کے جو واقع ہوئی ہو اپنے کسی ماتحت کو بندر مذکورہ بالا مین بھیجے سے کہ بعد طے کرنے حجت موقوعہ کے متعلقہ کو واپس آویگا۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ بنظر تکمیل عہدنامۂ ہذا کے یہ امر بھی صاف مندرج کیا جاتا ہے کہ کاش کوئی اسباب سوداگری یا جزو اوسکا کشتی سے اوتر کر واسطے فروخت کے خشکی مین لایا جاوے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای زر محصول مروج الوقت اوس سرکار کے ہوگا کہ جسمین یہ امر واقع ہوا اور شرح معینہ کشتی کا دیگر محصول ہا کو جو سرکار ہاے متفرق مین معیز ہین مستر د نہین کر سکتی بلکہ بوجہ ادای محصول کے ہر طرح کی حفاظت ضروری اونکی کیجاویگی مخفی نرہے کہ اس دفعہ پانچ سے صرف یہ غرض نہین ہے کہ صرف محصول معینہ کشتی کا مطالبہ کیا جاویگا بلکہ یہ غرض ہے کہ علاوہ اوس مطالبہ کے اون اشیا سے پر محصول لیا جاویگا کہ جو کشتی سے اوترکے خشکی مین اگر فروخت کی جاتی ہین بلا لحاظ تعداد کے ۔

محررہ ۲۔ جولائی ۱۸۳۲ء مطابق ۳ ماہ صفر ۱۲۴۸ھ

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

فریڈرک ایڈم

ڈبلیو ماریسن

ایڈ آئی ریسائڈ

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکور کو جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے بتاریخ ۲۔ستمبر ۱۸۳۲ء کو

بمقام اوٹکامنڈ کے منظور فرمایا

دستخط ولیم ہی مکناٹن صاحب

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۹

مراتب امور سوداگری جو باہم سرکار حیدرآباد ملک سندھ کے اور کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل امورات سندھ حسب الاختیار عطیہ رایٹ انریبل لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند کے باجلاس کونسل طے ہوئی حسب ذیل ہے

جواب اول	امر اول
منظور نشانیان کنارہ دریا پر بنائی جاوین اور پانی مین لنگر ڈالا جاوے اور حسب ضرورت تبدیل کیا جاوے	چونکہ ترائی سندھ اونچی نہین ہے اور نہ اسمین کوئی پہاڑی وغیرہ نشانی ہے ایسی نشیب ہے کہ بعض وقت مسافر دریا پر پہنچنے کا راستہ نہین پاتے [illegible] اس امر کے طلب ہے کہ پانی مین لنگر وغیرہ نیز دیگر نشانیان بطور علامت راستہ کے خاص مقامون پر ڈالے جاوین اور وہ علامت ہر وقت واقع ہونے کو [illegible] تبدیل کیے جاوین
جواب دوم	امر دوم
منظور اور عند الدرخواست ایک کشتی اور کشتیبان مطلوبہ دیے جاوین	بعض وقت ایسا ہوا کرے گا کہ باعث تندی ہوا جہاز وغیرہ دریا مین نہ آسکین گے تو ایسی صورت مین حاجت پکڑنے پناہ کی کسی لنگرگاہ کی ہوگی اسلیے جملہ لنگرگاہ و کنارہ دریا متعلقہ کچھ اور سندھ کے مقرر ہوتے

کیاڑی بکر

کرانچی تک کہ معائنہ کیے جانے کا حکم ہوا ہے اسیلیے درخواست یہ ہے کہ حضور اپنے توابعین کو ہدایت اِس مضمون کی کر دیوین اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی کے مصروف امر کام مین نہ کیے جاوین اور جب لنگر گاہ کرانچی کا معاینہ کیا جاے کہ جسکا معاینہ از وقت اسمتھ صاحب یعنی ۱۲۲۱ ہجری سے نہین ہوا ہے افسر تعینہ معرفت اجنٹ کے مشعر حاصل کرنے ایک پروانہ بنام نواب کرانچی دربارۂ مرحمت ہونے ایک چھوٹی کشتی و دو تین کسان واقف کار کے واسطے مدد دہی کے درخواست کرینگے۔ فقط

امر سوم

جو کہ محصول کشتیان یعنی مہوری کشتیان لگر پر بموجب قدا و سکے کے تبدیل و تغیر ہوا کرے گا اسیلیے بنظر رفع کرنے قضیہ و نیز بڑہانے حوصلہ سوداگران اوس بندر و نیز بندرہاے دیگر کا دربارۂ آمد و رفت سوداگران کے اس امر کی سفارش کیجاتی ہے کہ محصول مذکور تخفیف ہو کر محدود کیا جاوے تاکہ اسکی اطلاع سوداگران متعلق کو کیجاے۔

جواب سوم

تصفیہ اس امر کا منحصر اوپر راے کرنیل پاٹنجر صاحب کے ہے اور افسران سرکار ہذا یعنی حیدرآباد کو حکم دربارہ تحصیل کرنے محصول لبشرح معینہ کرنیل صاحب موصوف کے دیا جاویگا۔

کرنیل پاٹنجر صاحب نے یہ تصفیہ کیا علاوہ شرح معینہ اوپر کشتی کے کہ جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے فی کشتی سے نصف روپیہ ادا کیا جاوے۔

امر چہارم

جواب چہارم

جو کہ سید عظیم الدین حسین از جانب گورنر جنرل واسطے رہنے کے لنڈ کا ہون سکے ڈپٹی اجنٹ مقرر ہو کر ہمارے ساتہ آئے ہین اور اوس مقام متعینہ کو روانہ ہونگے اسلیے حضور سے یہ درخواست ہے کہ اپنے توابعین کو حکم بہ نسبت اس امر کے دیجیے کہ سید مذکور کے ساتھ بہ توجہ عنایت پیش آوین اور بر وقت واقع ہونے کسیطرح کا قصہ درباب محصول کشتیان یا دیگر امورات مندرجہ عہدنامہ کے اجنٹ مذکور سے اطلاع کرین اور سواے محصول مندرجہ عہدنامہ اور کسیطرح کا مطالبہ ممنوع رہے —

منظور افسران سرکار ہذا یعنی حیدرآباد و کوتباب بہ نسبت اس امر کے کیجاوے —

امر پنجم

جو کہ ابھی فصل واسطے بہیجنے اشیاء کے راہ تری سے ایسے وقت مین واقع ہوتی ہے کہ جسوقت مین اونکی آمدنی ازراہ سمندر نہین ہو سکتی اسلیے اس بارہ مین بہی کوئی بندوبست کرنا ضرور ہے نظر بران یہ تجویز ہے کہ جملہ اشیا جو واسطے روانگی ازراستہ دریا کے آتی ہین مقام تاتا یا گگڑ مین اوتار کر مکان کارخانہ مین بہ مہر ڈپٹی اجنٹ تا آنے فصل روانگی ازراستہ دریا کے رکہی جاوین اور واضح رہے کہ اگر کوئی جز واوس اشیا کا

جواب پنجم

منظور اخباس حسب تجویز صاحب موصوف کے گگڑ یا تاتا کے گودام مین رکھا جاوے

کسیوقت مین فروخت ہو جاویگا تو محصول
معینہ ازروے عہدنامہ سابق کے واجب
ہوگا اور بلا اجازت نیوز اجنٹ مذکور کے
کوئی گٹھہ اسباب کا کھولا یا روانہ کیا جاویگا
ورنہ پورا محصول دینا پڑیگا فقط —

امر ششم

صاحب گورنر جنرل کی یہ مرضی ہے کہ ایک
سالانہ میلہ مقرر ہو کہ جسمین ہر قوم کے
سوداگر اپنا اسباب لیکر فروخت کرین یا
تبدیل کرین اور اسطرح پر سوداگران بلخ
و بخارا ترکستان و کابل وغیرہ کی اپنے
ملک کی پیدا وار چیزون کو لاکر یورپ
اور ہندوستان وغیرہ کی چیزون سے
جو کہ سوداگران سندہ اور ہندوستان
کے اوینگے بدلین گے اور اگر سرکار
سندہ اس امر مین مدد دے اور ایک میلہ
اپنے ملک مین بھی معین کرے تو ترقی
دولت رعایا و آمدنی سرکار کی ہو گی اسلیے
یہ تجویز ہوتا ہے کہ ایک میلہ بہ تحت مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے بہ مقام مٹن کوٹ کے
یا اور کسی مقام متصل مین ہوا کرے اور
اگر امرا سندہ منظور کرین تو ایک میلہ اوسی
قسم کا ہر سال تاتا مین ہوا کرے۔ فقط

جواب ششم

منظور ایک میلہ تاتا یا کگڑ مین ہوا کرے

امر ہفتم

حسب الہدایت گورنر جنرل ... شد ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ گرانٹ ... مزاریون کا اوپر ہر طرح کی روکاوٹ کرتے ہیں کہ کوئی تدبیر سوجھتی نہین آتی کاش ہماری مصلحت مطلوب ہو تو ہم طیار ہین —

جواب ہفتم

تنبیہ دنیا اور چشم نمائی کرنا مزاریون کا منحصر اوپر اختیار سرکار ہذا یعنی حیدرآباد و ... کے ہے اور بعد نکل جانے فوج سکنہ کے مزاریون کے مخل ہونے کشتیان روکنے ملک ہذا مین خواد روکنے اونکے مین کیا مجال خیر اسکی ذمہ دار سرکار ہذا ہے — فقط

امر ہشتم

سرکار حیدرآباد صاف صاف کہ نسے کہ آیا وہ بہ نسبت جملہ مراتب دریا وغیرہ کے جواب سے طے ہوا ہے واسطے اقرار نامہ امیر ... کے جواب دو ... یا نہین کیونکہ اگر نہو تو اونسے علحدہ عہد و پیمان کیے جاوین کہ جواب اب تک باعث ... کے نہین کیا گیا —

جواب ہشتم

سرکار ہذا یعنی حیدرآباد جواب دہ اس امر کی ہے —

امر نہم

واضح رہے کہ منجملہ ان چھوٹے انتظامون کے امیر صاحب کی منظوری دربارہ کٹوانے جنگل کنارہ دریا جہان پر فقط آسائش روانی کشتیان کی ضرورت معلوم ہو طلب ہے

جواب نہم

منظور باستثناء اون حصہ کنارہ دریا کی کہ جسمین امیر کا شکارگاہ ہے اور جسکے درخت و جنگل کٹ جانے سے حرج متصور ہے اور جملہ درختہا جو پانی مین ہین اور جسکے باعث سے حرج آمد و رفت کشتی کی ہے منظور ملازمان سرکار ہذا کے کٹوا دیئے جاوین مگر سرکار ہذا اسکی خرچ کٹوائی سے بری رہیگی فقط

امر دہم

بدانست گورنر جنرل و نیز کرنیل پانجر صاحب کے بنظر مستحکم کرنے دوستی مدد اور ملاپ باہم سرکار انگریز اور سندہ کے اور نیز واسطے تصفیہ وغیرہ اور رکھنے نوشت و خواند کی ایک افسر انگریز کا مقرر رہنا بطور ریزیڈنٹ کے مناسب معلوم ہوتا ہے ـ فقط

جواب دہم

اس امر کا تصفیہ عہدنامہ سابق مین ہو چکا ہے اسلیے ایک انگریز حسب ضرورت مقرر ہو کر آوے اور دو تین مہینے ٹھہرے اسمین کسیطرح کا عذر نہین ہوگا فقط ـ

امر یازدہم

واضح رہے کہ سرکارہاے مذکورۂ بالا انتظام قرارداد سے شروع کرنے مین کسیطرح بوجہ کسی دشواری ظاہر کے باز نہ آوے کیونکہ آغاز ہر امر عظیم کا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر بعد چند سے کوشش و پیروی سے کل مشکلات رفع ہو جاتی ہین فقط ـ

جواب یازدہم

دو دل یک شود بشکند کوہ را ـ پراگندگی آرد انبوہ را ـ یعنی جہان پر دوستی یکی ہوتی ہے وہان پر کسیطرح کی مشکل نہین ہو سکتی ـ

محررہ ۱۸ شعبان ۱۲۵۲ھ ہجری مطابق

۲۸ - نومبر ۱۸۳۶ع مقام حیدرآباد فقط

نمبر ۱۰

عہدنامہ جو باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امراے سندہ معرفت کرنیل ہنری پانجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل واسطے امورات سندہ ایک طرف اور میر نور محمد خان اور میر نصیر محمد خان طرف ثانی کے تاریخ ۲۰ - اپریل ۱۸۳۸ع کے قرار پایا ـ بمضمون ذیل ہے ـ

دفعہ ۱

بلحاظ دوستی قدیمہ جو باہم امراے سندہ اور سرکار انگریزی کی چلی آتی ہے گورنر جنرل کا ارادہ بابت اس امر کے ہے کہ اوس نفاق کو جو باہم امراے سندہ اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے

چلاآتا ہے بدل وجان کوشش تمام رفع کرین تاکہ مابین ہر دو سرکار ہاے کی دوستی اور صلح قرار پاوے ۔

دفعہ ۳

تبنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی سرکار سندھ اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتمد وزیر از جانب انگریزی کے دربار حیدرآباد مین رہیگا اور اُمراے سندھ کو بھی اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریز مین بھیج دین اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عندالمناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ مین ایک گارد تبعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

واضح ہے کہ عہدنامہ ہذا پر بتاریخ ۲۰ - اپریل ۱۸۳۸ء مقام شملہ مین منظوری ایٹ انریبل گورنر جنرل صاحب بہادر کی ہوئی —

دستخط اکلینڈ صاحب

نمبر ۱۱

عہد وپیمان جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ۔

دفعہ - ۱

واضح رہے کہ مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان تالپور اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے دوستی نسلاً بعد نسل رہے گی اور ایک فریق کا دوست اور دشمن دوسرے فریق کا دوست اور دشمن متصور ہوگا ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ دارالسلطنۃ اور ملک خیرپور کو ہمیشہ محفوظ رکھیگی

دفعہ ۳

میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشین باتفاق راے سرکار انگریزی کے کام کرینگے اور سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرینگے اور کسی دوسری سرکار یا سردار سے تعلق نہین رکھینگے

دفعہ ۴

امیر مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینیان بلا وقفیت اور منظوری سرکار انگریز کے کسی دوسری سرکار یا سردار سے کسیطرح کا عہد وپیمان نہ کرینگے لیکن نوشت وخواند دوستان اور قرابت مندان کی جاری رہے گی ـ

دفعہ ۵

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینیان کسی پر ظلم نہ کرینگے اگر باتفاق ناگہانی کسی سے کوئی تنازعہ ہو تو انفصال اوسکا سرکار انگریزی کریگی ـ

دفعہ ۶

عندالضرورت امیر سرکار انگریز کو فوج واسطے مدد کسی لڑائی کے اور نیز ہر طرح کی کوشش دربارہ رکھنے امن اون ملکون مین جو سندھ کے اوس پار ہین کہ جسمین خوف فساد ہی دینگے لیکن سرکار انگریزی دامی باد ہوسی ملک مقبوضہ امیر اور اوسکے ورثا پر اور نہ قلعہ ہاے موقوعہ اسطرف یا اوسطرف دریاے سندھ کے کسیطرح کی لالچ کرے گی

دفعہ ۷

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینیان حاکم مطلق اپنے ملک کے رہین گے اور اونکے ملک مین حکم احکام سرکار انگریزی کی مداخلت نہین ہوگی اور کسیطرح کی نالش جوانب خادمان توابعین قرابت مندان یارعایا امیر کے بہ نسبت امیر موصوف کی ہوسنی جاوے گی

دفعہ ۸

بنظر ترقی آمدورفت سوداگران از راستہ دریاے سندھ کے میر رستم خان وعدہ کرتے ہین کہ ہر طرح صلاح ومشورت کرکے فکر اور کوشش دربارہ پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت از راہ سندھ کے کیا ویگی ـ

دفعہ ۹

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی باہم سرکار خیرپور اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتبر وزیر از جانب سرکار انگریزی کے دربار خیرپور مین رہے گا اور امیر کو بھی

اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریزی کو بھیجدیوین اور وزیر متعینہ ازجانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عندالمناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ مین ایک گارد تبعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا متضمن بدفعات ۹ دستخطی اور مہری لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ صاحب ایلچی ازجانب رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر رستم خان سردار خیرپور ازجانب خود طرف دیگر کے قرار پایا اور اندر ۴۵ روز تاریخ ہذا سے منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی فقط محررہ ۲۴۔ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۶۔ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور —

دستخط الگزنڈر برنس ایلچی خلعت
منظور شدہ ازجانب انریبل گورنر جنرل
ہند بتاریخ ۱۰۔ جنوری ۱۸۳۹ء مقام
لشکرگاہ بھاگاپرانا دستخط ایچ ٹارنس
قایمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہمراہی
لشکر گورنر جنرل —

ضمیمہ عہدنامہ

جوکہ سرکار انگریزی نے در بارہ حفظ رکھنے سرکار خیرپور کو جملہ دشمنان موجودہ و آیندہ سے اپنی ذمہ داری کی ہے و نیز اقرار کیا ہے کہ اونکے قبضہ خواہ قلعجات ہو تو نہ اسطرف دریا سندھ و یا طرف دیگر کے کسیطرح کی طمع نہین کریگی اسلیے میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشینان یہ اقرار کرتے ہین کہ بوقت لڑائی کے اگر گورنر جنرل صاحب بہادر قلعہ بکر کو واسطے رکھنے خزانہ اور میگزین کے اپنے قبضہ مین رکھنے چاہین تو امیر کو کسی طرح عذر نہین ہوگا —

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ ایلچی ازجانب

بابت

رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند او رمیر رستم خان سردار خیرپور کے ازجانب خود ثبت کی گئی او منظوری اسپر رایٹ انریبل گورنر صاحب کی از تاریخ تحریر اندر ۴۵ روز کے ہوگی — محررہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۳۸ عیسوی مطابق ۶ - شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور —

دستخط ﷲے برنس صاحب ایلچی خیرپور

نامہ گورنر جنرل بنام میر رستم خان والی خیرپور جو از مقام بھاگا بورانا بتاریخ ۱ - جنوری ۱۸۳۹ء لکھا گیا مضمون ذیل ہے —

واضح رہے کہ بفضل الٰہی بباعث عمدہ درمیانی تمہارے دوست سر ﷲے برنس صاحب جو کہ ایک صاحب قدردان اور ذی لیاقت اجنٹ سرکار ہذا کے ہین اور بالفعل آپکے ہمراہ ہین باہم سرکار ہذا اور آپ کے دوستی قائم ہوکر عہدنامہ بشرایط مستحکم اور پایدار قرار پایا — یقین ہے کہ بباعث اوس ذمہ داری کے جو سرکار انگریزی نے بحق آپ کے کیا ہے آپکو بہت مدد ہوکہ جس سے تقویت آیندہ کی او ربفضل الٰہی بہبودی ملک آپ کی ہمیشہ کے لیے متصور ہے او رہم بھی بباعث اون فوائد کے جنکی تمہاری دوستی ستے اور نیز مدد اوس لڑائی کے جو عنقریب ہونے والی ہے ہونیکی امید ہے نہایت خوش ہین —

جوکہ عہدوپیمان ساتہ آپ کے اور سرکار ہذا کے صدق دلی اور ایمانداری کے ساتہ قرار پایا ہے پس اوسوقت مین ہمکو ملال ہوگا جب کوئی جانشین ہمارے یا آپ کو یہ خیال ہوگا کہ عہدنامہ کسی مطلب خاص کے لیے بارادہ کینہ یا فریب کے تحریر ہوا ہے —

ظاہرا اوسقدر عبارت عہدنامہ سابق کی جو دربارہ اس امر کے ہے کہ انگریز لوگ گاہ گاہ سندہ مین واسطے چندروز کے دخیل رہین گے اوس خیال ناپسند کے پیدا کرنے والی معلوم ہوتی ہے —

اسلیے بنظر رفع شک جو ہمارے صدق ارادون مین پیدا ہوتا ہے اوس عبارت کو کاٹکر ہم آپکو دوستانہ اوس اقرار علیحدہ کی عبارت صاف صاف لکہتے ہین یعنی صرف بروقت لڑائی وسامان لڑائی مثل حال کی قلعہ بکر بہ ملکیت اونکے دوست میر خیرپور بقبضہ انگریز کے

اب امید ہے کہ اس اطمینان دوبارہ سے آپ کا اطمینان بخوبی ہو جاویگا اور بباعث دینے آپکو ایک اقرارنامہ تحریری مضمون مذکور کے آپ مطمئن اور خاطر جمع ہو جائینگے اور دستاویز مذکور آپکے دفتر مین بطور ثبوت صداقت سرکار انگریزی کے رہیگی —

دستخط اکلینڈ صاحب

اقرارنامہ جو ساتھ میر مبارک خان والی خیرپور کے ہوا مضمون ذیل ہے —

جو کہ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار خیرپور ہو توعہ سندھ کے عہدنامجات دربارہ دوستی مستحکم اور صدق دلی کے تحریر ہوئی ہین اسلیئے حسب الدرخواست میر رستم خان تالپور اور واسطے اطمینان میر مبارک خان تالپور کے یہ چند کلمہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے بطریق تتمہ اقرارنامہ کے معرفت لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ صاحب اجنٹ ایلچی ازجانب گورنر جنرل کہ جنکو رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے پورا اختیار دیا ہے قرار پایا —

سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سندھ مین میر مبارک خان کے قبضہ کی مالگذاری مین سے ایک حبہ کی بھی طمع نہین کریگی اور نہ کسیطرح پر اوس کے انتظام مین دخل دیگی —

سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ میر مبارک خان ممدوح اور اوسکی نسل پر اوسیقدر دوستی رکھیگی کہ جیسا ازروے شرائط اوس عہدنامہ کے جو میر رستم خان کے ساتھ قرار پایا ہے میر رستم خان موصوف سے رکھتی ہے —

محررہ ۲۸ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۰ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور

دستخط اے برنس

منظوری گورنر جنرل ہند

مرقومہ ۱۶ جنوری ۱۸۳۹ء

بمقام لشکرگاہ ڈنولہ

دستخط

دستخط ایچ ٹارنس قائم مقام سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہی لشکر گورنر جنرل

واضح رہے کہ اقرارنامجات بنام میر محمد خان اور میر علی داد خان کے بھی مضمون بالا تحریر ہوئے ہین فقط۔

نمبر ۱۲

اقرارنامہ دربارۂ تفویض کرنے کراچی بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے جو بتاریخ ۷۔۲ فروری ۱۸۳۹ء کے تحریر ہوا ہے مضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ آج بتاریخ ۳۔ فروری ۱۸۳۹ء کو حاصل بن بچہ خان صوبہ دار گورنر قلعہ اور قصبۂ کراچی و نیز کمانیر سابق قلعہ موقوعہ مہانہ بندر کا ازجانب گورنر موصوف یعنی خیر محمد اور پرکشتی انگریزی ملقب ولیسلی پر ہمراہ سینا خان ملازم میر نور محمد کے کہ جسکو علے رکھے نے اوسی کام کے لیے بھیجا تھا سوار ہو کر ازجانب سرکار واسطے تفویض کرنے قلعہ موصوف اور قصبۂ کراچی کے بہ تحت حکومت حکام انگریزی کے جانب سرکار ہذا روانہ کیا گیا تھا۔

آج باہم حاصل بن بچہ خان و سینا خان مذکور الصدر ازجانب ہر دو گورنران مذکورۂ بالا ایکطرف اور عالی القاب صاحب خطاب سر فریڈرک لیوس ملٹلینڈ صاحب کمانڈر نچیف افواج سرکاری ایسٹ انڈیا اور برگڈیر تماس ولینٹ صاحب کے ایچ کمانیر فوج انگریزی مقام سندھ ازجانب آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرف دیگر اقرارنامہ مضمون ذیل تحریر ہوا۔

دفعہ ۱

آج گورنر موصوف نے قلعہ اور قصبۂ کراچی کو افواج انگریزی کے تحت حکومت کر دیا۔

دفعہ ۲

آج یا مابعد یعنی جسوقت برگڈیر صاحب کو منظور ہو فوج انگریزی متعینہ سابق کہ جو بہ تحت برگڈیر ولینٹ صاحب موصوف کے تھی قریب قصبہ مذکور کے خیمہ زن ہو اور جسقدر کشتی و شتر وغیرہ دیگر باربرداری کی فوج انگریزی مین ضرورت ہوگی وہ ازجانب سرکار ہذا بشرط ادے زر کرایہ وغیرہ مہیا کر دی جاوے گی اور جسقدر رسد وغیرہ کی ضرورت واسطے فوج مذکور کے

ہونگی وہ بھی بشرط اداے زرقیمت بموجب شرح مروج الملک کے بہم پہونچادیئگے ۔
واضح رہے کہ بوجہ پوری ہونے ان شرائط کے حکام انگریز مذکورہ بالا از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقرار کرتے ہین کہ باشندگان قلعہ اور کراچی کے کل اسباب بطور امانت کے ہے یعنی ہملوگ اوسمین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور باشندگان مذکور کو اختیار ہر کہ مثل سابق کے اپنے کاروبار مین مصروف رہین اور اونکے جہاز سوداگری بندرگاہ مین آنی پاوینگے غرض کہ اونکے کاروبار معمولی مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوگا اور ملکی کام قصبہ کراچی کا حکام مقیمہ قصبہ مذکور کیا کرینگے ۔
اسلیے یہ عبارت بشہادت اسکے آج بتاریخ ۳- فروری ۱۸۳۹ء کے جہاز سرکار انگریزی ملقب ویسلی پر بمقام کراچی کے تحریر کیا ہے ۔

دستخط فریڈرک لیوس میٹلینڈ صاحب
ریر انڈمیرال اور کمانڈر ان چیف
افواج جہازی سرکار انگریز مقیمہ ہندوستان
دستخط ٹی ویلیٹ صاحب برگیڈیر جنیر
فوج رزرو مقیم ہندوستان

علامت + حاصل ابن یحیی
علامت + سیتا خان

واضح رہے کہ ہم امور تصفیہ کردہ اپنے ملازمان کو تسلیم کرتے ہین اور اوسپر اپنی رضامندی قرار دیتے ہین ۔

علامت + خیر محمد
علامت + سٹلے رکے

گواہ

مرقومہ ۷، فروری ۱۸۳۹ء
دستخط جی گری افسر
متعینہ دسوین رجمنٹ

دستخط ٹی پوسٹن

لفٹننٹ اور مترجم رزیڈنٹ

نمبر ۱۳

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریز و امرائے حیدرآباد یعنی میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان کے ۱۸۳۹ء مین قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

جوکہ وقتاً فوقتاً عہدنامجات دوستی اور رفاقت کے باہم سرکار انگریزی و امرائے سندہ کے قرار پائے ہین اور حال مین چند امور ایسے واقع ہوئے ہین کہ جس سے عہدنامجات سابق کو تصحیح کرنا ضرورت معلوم ہوتا ہے اور ایک عہدنامہ علیحدہ باہم سرکار انگریزی و میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پاچکا ہے اسلیے ہم اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات مذکورہ ذیل کو قائم کرتے ہین۔

دفعہ اول

مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان امرائے حیدرآباد کے ایک دوستی اور ملاپ مستحکم قائم رہے گا۔

دفعہ ۲

ملک سندہ مین ایک فوج انگریزی بمقام تاتا یا اور کسی مقام موقوعہ جانب غروب از دریائے سندہ کے جہانکہ گورنر جنرل ہند پسند فرماوین مقیم رہے گی اور تعداد اوس فوج کی حسب تجویز گورنر جنرل کے تعین ہوگی اور پانچہزار کس جنگی سے زیادہ نہین ہونگے۔

دفعہ ۳

میر محمد خان اور میر نصیر محمد خان اور میر پیر محمد خان وعدہ کرتے ہین کہ فی کس ایک ایک لاکھ روپیہ یعنی ہمگین تین لاکھ روپیہ سکہ کمپنی یعنی بکر دیا تیموری کا واسطے خرچ فوج انگریزی کے سالانہ دیا کرینگے اور میر صوبہ دار خان اخراجات فوج سے بری ہے۔

دفعہ ۴

سرکار انگریزی اس امر کی ذمہ داری اوپر اپنے لیتی ہے کہ ملک مقبوضہ امرائے حیدرآباد کی

چڑھائی یا حملہ بیرونجات سے محفوظ رکھے گی۔

دفعہ ۵

چار امرا مندرجہ عہدنامہ ہذا اپنے اپنے ملک کے حاکم مطلق رہین گے اور اونکے ملک میز مداخلت سرکار انگریزی کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کسیطرح کی شکایت یا نالش جوازجانب رعایاے امرا بحق اونکے ہوسنین گی۔

دفعہ ۶

جوکہ ازروے دفعہ ماقبل کے چاروامرا اپنے اپنے قبضۂ موجودہ پر مستحکم ہوئے اسیلیے بروقت واقع ہونے کسیطرح کے فساد ساتہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جنرل کے اونکا درمیانی ہوکر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کرنے کا پیرو کار ہوگا۔

دفعہ ۷

درحالیکہ ایک امیر کی رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرح کی طمع کرے اور وہ امیر کہ جسکی رعایا ظلم کرتی ہے بباعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکی بغاوت مین ہے انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اس امر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جنرل پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد وہی دربارہ سر کرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوینگے۔

دفعہ ۸

امراے سندہ کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتہ بلا واقفیت ومنظوری سرکار انگریزی کے کسیطرح کا عہد وپیمان نہین کرینگے اور نوشت وخواند اونکے دوستداران اور رشتہ داران کی جاری رہے گی۔

دفعہ ۹

واسطے امن وامان کے امراے سندہ بصلاح سرکار انگریزی کے کاربند رہین گے اور عندالضرورت واسطے کام سرکار انگریز کے فوج تعدادی تین ہزار پیدل وسوار کی امراے سندہ دینگے اور یہ فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج انگریزی سرکار کے رہے گی اور جب فوج مذکور باہر سرحد

سندہ کے جاویگی تو اوسحالت مین اوسکا خرچ خزانہ سرکار انگریزی سے ملیگا۔

دفعہ ۱۰

جو کہ سکہ تکر و یاتیموری رائج الملک سندہ اور سکہ آنریبل کمپنی کا بقیمت برابر ہی اسلیے ملک سندہ مین سکہ سرکاری کا چلن ہوا اور کاش افسران سرکار انگریزی ملک امرای مندرجہ عہدنامۂ ہذا مین ایک ٹکسال معین کرین کہ جسمین سکہ تکر و یاتیموری بنا وین تو اوسصورت مین بعد اختتام لڑائی افغانستان کے امرا مستحق پانے رسوم سکہ زدی بموجب رواج ملک کے ہونگے۔

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر موقوعہ از جانب شمال دریاء سندہ سے دریار مذکور ہو کر ملک امرای حیدرآباد مین آتی جاتی ہین محصول نہین لیا جاویگا۔

دفعہ ۱۲

گر کوئی اسباب سوداگری جو اثناء راہ مین اوسی کشتی سے اوتر کر بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای محصول معمولی کے ہوگا مگر اس امر کا لحاظ رہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تیھر مین مستوجب ادای محصول نہونگی۔

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران دریای دہانہ سندہ یعنی گورہ باری پر فصل معقول مین لاوین اور وہ اسباب تا آنے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان پر مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین باستثناے بارہ تیھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادای زر محصول کے ہونگے۔

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامۂ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند بکطرف اور امرا میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر میر محمد خان و میر صوبہ دار خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہذا اور ورثا و جانشینان امرا مذکور کے جاری رہے گا مخفی نرہے کہ

عہدنامجات سابق کہ جو بمنشاء عہدنامہ ہذا کے منسوخ نہین ہوئی ہین جاری رہین گے
واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات ۱۴ پر چار پرت نقل ہوکر رایٹ آنریبل جارج
لارڈ اکلنڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ع کو بمقام بسی کے
دستخط کیا اور یہ چارون پرت منجملہ چار والیان امیر مندرجہ عہدنامہ ہذا کے فی کس ایک
ایک بہ معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد میاپنی
عہدنامجات کے بعد دینے ایک اقرارنامہ مہری اور دستخطی اپنا رزیڈنٹ انگریزی
متعینہ سندہ کے تقسیم کیی جاوین گے ـــ

دستخط اکلنڈ صاحب محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ع

نمبر ۱۴

عہدوپیمان متضمن بدفعات ۴ جو باہم سرکار انگریزی و امیر مذبور یعنی میر شیر محمد خان
کے قرار پایا

مضمون ذیل ہے

جو کہ عہدنامجات مشعر دوستی و رفاقت مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امرای
حیدرآباد کے قرار پائے ہین اسلیے اوسی مضمون کا ایک علیحدہ اقرارنامہ
مضمون مندرجہ دفعات ذیل برضامندی ہردو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی اور میر شیر محمد خان والی مذبور کے قرار پایا ہے ـــ

دفعہ ۱ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر شیر محمد خان امیر مذکور کے دوستی
اور رفاقت مدام رہی گی ـــ

دفعہ ۲ ہرسال بتاریخ یکم فروری میر شیر محمد خان سرکار انگریز کو واسطے خرچ
فوج مقیمہ سندہ کی پچاس ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینے کا وعدہ کرتے ہین ـــ

دفعہ ۳ سرکار انگریزی دربارہ محفوظ رکھنے ملک مقبوضہ امیر
مزبور کی حملہ بیرونجات سے اپنی ذمہ داری کرتی ہے ـــ

دفعہ ۴ میر شیر محمد خان اپنی ملک کا حاکم مطلق رہیگا اور اوسکی ملک مین مداخلت سرکار انگریزی

کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کی کسی طرحکی شکایت یا نالش ازجانب رعایا امرا بحق اوسکی ہوسکی گی —

دفعہ ۵ چونکہ ازروی دفعہ ماقبل کے امیر مذکور اپنے قبضہ موجودہ پر مستحکم ہوا اسلیے بروقت واقع ہونے کسیطرح کا فساد ساتھ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جیف کے اوسکا درمیانی ہوکر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کردیگا فقط

دفعہ ۶ تصفیہ اون ملکون کا کہ جسکی بہ نسبت باہم میر شیر محمد خان اور امرا حیدرآباد کے بالفعل تنازع واقع ہے منحصر اوپر فیصلہ پنچان قرارداده ازجانب فریقین و ثالث قرارداده از صاحب رزیڈنٹ پر منحصر ہے —

دفعہ ۷ درحالیکہ ایک امیر کا رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرحکا ظلم کرے اور وہ امیر کہ جسکا رعایا ظلم کرتا ہے بباعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکے بغاوت مین ہین انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اُس امیر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جیف پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد دہی دربارہ سبکرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوین گے —

دفعہ ۸ — امیر مذکور کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتھ بلا واقفیت و منظوری سرکار انگریز کے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کریگا اور نوشت و خواند اوسکی رشتہ داران اور دوستداران کا جاری رہے —

دفعہ ۹ — امیر مذکور واسطے امن وامان کے بصلاح سرکار انگریز کے کاربند رہیگا اور عندالضرورت واسطے کام سرکار انگریز کے کسی قدر فوج بطور کمک کے اوسوقت دیا کریگا جب دیگر امرا دین گے اور رہیگی فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج سرکاری کے رہی گی اور جب فوج امیر کی باہر سرحد سندہ کے

جاوے گی اور اوسی دولت مین اوسکا خرچ حصہ سرکار انگریزی سے ملیگا —

دفعہ ۱۰

جو سکہ ٹنکرو یا تیموری رائج الحال ملک سندہ کا قیمت مین سکہ انریبل کمپنی سے برابر ہو اسلیے سکہ کمپنی موصوف کا امیر مذکور کے ملک مین چلن پاوے —

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر سو قوعہ از جانب شمال دریاے سندہ سے دریای مذکور ہو کر امیر مذکور کی ملک مین آتی جاتی ہین محصول نہین پڑیگا —

دفعہ ۱۲

مگر کوئی اسباب سوداگری جو اثنا راہ مین اوسی کشتی سے اوترکے بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب اداے زرمعولی کا ہوگا مگر اس امر کا لحاظ ہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تھہر مین مستوجب اداے محصول نہونگی —

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران بیچ یہمانہ سندہ یعنی گورہ باری بر فصل معقول مین سے آوین اور وہ اسباب تا آنے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان کے مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین علاوہ بارہ تھہر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب اداے زرمحصول کے ہونگے فقط —

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامہ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر نصیر محمد خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہند اور ورثا و جانشینان امیر مذکور کے جاری رہیگا —

دستخط اکلینڈ

محررہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸ جون ۱۸۳۹ع —

۱۶ اگست سنہ ۱۸۴۳ء کو عہدنامہ مذکورۂ بالا پر منظوری اور دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند بمقام فورٹ ولیم یعنی بمبئی کے ہوئی۔

دستخط ٹی ایچ میڈک صاحب

سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۵

مسودہ ایک عہدنامہ جو باہم امرائے حیدرآباد اور سرکار انگریزی کے قرار پایا مضمون ذیل ہے

دفعہ ۱

امرا حیدرآباد اون جملہ خرچ کے دینے سے بری کیے جاتے ہین جو بموجب اقرارنامجات موجودہ کے ۱/جنوری سنہ ۴۳ء کے بعد سرکار انگریزی کو پانا چاہیے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ پہلی جنوری سنہ ۴۵ء سے ممالک امرائے حیدرآباد مین صرف سکہ کمپنی اور وہ سکہ کہ جسکا ذکر نیچے سے کیا جاویگا چلے گا۔

دفعہ ۳

جو سکہ کہ سرکار انگریزی واسطے امرائے حیدرآباد کے وقتاً فوقتاً عندالضرورت کے بناوے گی او سپر ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ حسب تجویز سرکار انگریزی کے رہیگا اور طرف دیگر سرنامہ یا عبارت حسب تجویز امرا کے رہیگا۔

دفعہ ۴

واضح ہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امرا کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی برابر سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر مہتمم ٹکسال متعینہ ازجانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرینگے اور افسر متعینہ تاریخ یافتنی چاندی یا بل مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امرا کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارۂ سکہ زدنی کے امرا سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی خود گوارا کرے گی۔

دفعہ ۵

بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدنی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرین گے ۔

دفعہ ۶

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دہوان کش جو دریای سندھ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امرا کے ملک مین دریای سندھ کے ہردو جوانب کے سنوستہ گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کی مجاز ہوگی مگر چونکہ سرکار انگریزی کو ایسا امر کرنا منظور نہین کہ جو ناگوار خاطر امرا کے ہو اسیلیے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانے کی دیدیا کرین توسرکار انگریزی اس مداخلت سی باز آویگی ۔

دفعہ ۷

مقامات ذیل یعنی کراچی اور تاتا سرکار انگریزی کو ہمیشہ کیلیے اون شرائط پر دیے گئے جو حسب تجویز میجر جنرل سر چارلس نیپیر صاحب کی ضرور معلوم ہوا ور نیز حق آمدورفت بلا محصول اوپر ممالک امرا موقوعہ مابین کراچی اور تاتا کے اور نیز اوسکی سرحد مین جہان میجر جنرل موصوف تجویز کرین اور اوس حد مین صرف حکومت افسران سرکار انگریزی کی رہیگی ۔

دفعہ ۸

جملہ حقوق اور قواعد امرا یا امیر کے جو سبزل کوٹ و نیز کل ملک موقوعہ مابین سرحد حال بہاولپور اور روڑی کے ہے واسطے دوام کے نواب بہاول پور کو جو خیر خواہ اور دوست قدیم سرکار انگریز کا ہے عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۹

واضح ہے کہ میر صوبہ دار خان کو کہ جو ہمیشہ خیر خواہ سرکار رہا بعوض اوس تاوان کے کہ جو اوسکو بباعث انتقال کراچی کے بتحت حکومت سرکار انگریزی کے ہوگا اور نیز بہ جلدوے خیر خواہی کے ملک جاگیر حصہ ... روپیہ مالگذاری کے عطا کیے جاتے ہین ۔

دفعہ ۱۰

صاحب کمشنر کہ جسنے میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب واسطے تکمیل اس عہدنامہ کے متعین کرینگے بعد استفسار چند امرا سے ہر نسبت اس امر کے تصفیہ کرین کہ تا بہ ید سند رجہ مضمون دفعہ ما قبل کے کونسی اراضی میر صوبہ دار خان کو جاگیر مین دیجاویگی۔

دفعہ ۱۱

جو کہ املاک جسے امرا نے از روی منشار عہدنامہ ہذا کے دیدی ہے بجمیع متفرق ہے اور تعداد خراج بھی جواب امرا کو دینا پڑتی ہے یکسان نہین ہے اسلیے کمشنر متعینہ بعد استفسار از امرا درباب جمع سالانہ اراضی عطیہ کے یہ امر ظاہر کریگا کہ کسقدر زر نقد یا اراضی بعوض اوسکے امرا دینگے اور مخفی نرہے کہ بعوض اراضی بیش قیمت کی اراضی کم قیمت کی نہین لیجاوے گی تاکہ قیمت اراضی جسکو سوای میر صوبہ دار خان کے اور امرا نے چھوڑ دیا ہے قریب تعداد خراج کے کہ قبل اسکے ہر امیر دیا کرتے تھے ہو۔

دفعہ ۱۲

باقی خراج جواب دیجاتی ہین کہ جسکا معاوضہ اسطرح پر یعنی دیدینے اراضی بقیمت برابر اوسکی کے نہین کیا جائیگا اسلیے اسکا تصفیہ باختیار سرکار انگریزی کے ہوگا اور اسمین سرکار ذرہ بھی واسطے اپنے نہین رکھے گی۔

مقام شملہ مورخہ ۴۔ نومبر ۱۸۴۶ء۔

مسودہ عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و امرا خیرپور کے قرار پایا ہے۔ بمضمون ذیل ہر

دفعہ ۱

واضح ہے کہ پرگنہ بھونگ بھارہ اور ایک ثلث ضلع سبزل کوٹ کا وموضع گوٹکی و ملاڈھی و چونگا وداد ولہ و عزیز پور و دیگر مواضعات امرا خیرپور کے جو مابین حکومت حال نواب بہاولپور اور قصبۂ ضلع روری کے واقع ہین ہمیشہ کے لیے نواب ممدوح کو عطا کیے گئے۔

دفعہ ۲

قصبۂ سکر بپابندی شرائط جو میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی دانست مین ضرور ہوا ور جزیرہ بکر و دیگر جزیرہ ہاے متصل سکے اور قصبہ روری کا بشرائط مذکورۂ بالا ہمیشہ کے لیے

سرکار انگریزی کو عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۳

کمشنر جو از جانب میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی واسطے تکمیل اس عہد و پیمان کے و نیز اوس عہد نامہ کے کہ جو باہم امرا حیدرآباد کے قرار پاویگا تعین ہوا ہے تحت خراج کو کہ جسکو ازروے اوس عہد نامہ کے امرا حیدرآباد بری ہونگے خواہ بعوض اوسکے اراضی بقدر قیمت ضروری کے دیوینگے اول تو بجاؤن امرا خیرپور کا ہے کہ جو سواے میر رستم خان اور میر نصیر خان کے ازروے عہد نامہ ملک دین اور بعد اسکے باعث مقدار قیمت سالانہ اراضی واگذاشت گذشتہ کے کہ جو اونھون نے ازروی عہد و پیمان ہذا کے کیا ہے فائدہ میر رستم خان و میر نصیر خان کا بھی متصور ہے خرچ کرینگے ۔

دفعہ ۴

جو کہ امرا خیرپور نے ازروی عہد نامہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ء کے دربارہ مشورہ کرنے دیگر حاکمان سے نظر پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت اور آمد و رفت جہاز ازراستہ سندھ کی اور نیز امراے حیدرآباد نے ازروے عہد نامہ قرارداد ۱۸۳۹ء کے دربارہ نہ لینے محصول اوپر اون کشتیون کے جو دریاے سندھ مین اوس سمندر سے جو از جانب شمال دریاے موصوف سے اندر ملک اوسکے آتی جاتی ہین باستثنا سے لیے جانے محصول اون اشیاے سوداگری جو اون کشتیون سے اوترکر سواے خیمہ گاہ سرکاری یا گورنمنٹ یعنی بارہ ٹھہر کہ جو بری الادا محصول سے ہونگے اقرار کیا ہے اسلیے امرا خیرپور بھی مضمون مذکورہ بالا پر قائم ہوکر اقرار کرتے ہین کہ جملہ مراتب مندرجہ اوس عہد نامہ کے جو ۱۸۳۹ء مین قرار پایا قبول ہین ۔

دفعہ ۵

یکم جنوری ۱۸۴۵ء سے حکومت امرا خیرپور مین صرف سکہ کمپنی کا اور نیز وہ سکہ کہ جسکا ذکر پیچھے ستے ہوگا جاری رہیگا ۔

دفعہ ۶

سرکار انگریزی واسطے امرا خیرپور کے وقتاً فوقتاً بتعداد مطلوبہ سکہ بنا کر اور اوس سکہ پر

ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ جو سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً تجویز کرے اور طرف دیگر سنہ یا تعینہ حسب تجویز امراسکے رہیگا۔

دفعہ ۷

واضح رہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امراکے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی مثل سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر مہتمم ٹکسال تعینہ از جانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر کو جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرین اور افسر متعینہ تاریخ یافتنی چاندی یا مال مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امراکے کردیا کریگا اور اوسیطرح کا خرچ دربارۂ سکہ زدی کے امراسے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی اوسکو خود گوارا کریگی۔

دفعہ ۸

بلحاظ عہدنامۂ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرینگے۔

دفعہ ۹

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دہوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امراسکے ملک مین دریای سندہ کے ہردو جوانب تلو تلو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینیکے مستحق تھے مگر چونکہ سرکار انگریز کو ایسا امر کہ جو ناگوار خاطر امراکے ہو کرنا منظور نہین ہے اسلیئے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانیکے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سے باز آویگی۔

دفعہ ۱۰

سرکار انگریز اون مطالبون سے جو ابتک میر مبارک خان متوفی اور اوسکے بیٹے میر نصیر خان خواہ دیگر از نسل میر مبارک خان متوفی سے دربارہ نذرانہ بحق شاہ شجاع متوفی کے سالانہ خراج لیا جاتا تھا مع سود اور بقایا کے باز آئے۔

محررہ ۱۳ نومبر ۱۸۴۲ء مقام شملہ۔

خلعت

واضح رہے کہ ملک برہوئی خانہای خلعت کا کنارہ مکران سے قریب چار سو میل تک بجانب شمال کو ہے اور قریب اوسیقدر تفاوت سے بجانب غروب صوبہ کچگوڑ و کیچ کے سرحد سندہ سے ملحق نہ ہے کہ خان سے بیرونجات کے صوبہ مین اطاعت براے نام ہے کیونکہ اونکی سردار اپنے ارادہ کے قائم کرنے مین موقع پاکر دریغ نہین کرتے تھے۔

عبد اللہ خان پہلا خان تھا کہ جو خانون مین مشہور تھا کہ جسنے ابتداے سنہ ۱۷۱۹ع مین سلطنت دہلی سے آزاد ہوکر کئی صوبون کو بہ تحت حکومت اپنے کرلیا اور اوسکے بیٹے نہال خان کے عہد مین نادر شاہ نے ہندوستان پر چڑہائی کرکے بالکل ملک موقوعہ بجانب غروب دریای سندہ کے اپنی سلطنت مین ملالیا اور بعد وفات نادر شاہ کے یعنی بروقت متفرق ہونے سلطنت فارس کے خلعت ایک جزاون ملکون کا ہوگیا کہ جسمین احمد شاہ دُرانی نے اپنی حکومت قائم کی محابت خان کہ جو اپنے سرداران پر مہربانی سے پیش نہین آتا تھا احمد شاہ نے حکومت سے نکال دیا اور بجاے اوسکے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان کو مقرر کیا۔

واضح رہے کہ اوسیوقت سے تا وقتیکہ وہ عزم موقوفانہ جو سرکار انگریزی نے بنظر تبدیل کرد سلسلہ تخت نشینی کے بعد لڑائی افغانستان کے کیا حکومت خاندان چھوٹے مین رہی۔

منجملہ خاندان خلعت کے نصیر خان نہایت مشہور آدمی تھا اور اوسکی حکومت زور آور تھی اور اوسکی تدبیر نے جو اوسنے دربارہ ملانے قوم بلوچ کے کی اسقدر اوسکی حکومت کو مضبوط کیا کہ اوسنے اپنے کو قابل کرنے بغاوت ساتہ احمد شاہ کے کہ جنہون نے اضلاع سال اور ٹنک کو اوسے چھوڑ دیا کافی اور قوی پایا۔

واضح رہے کہ باعث فتحیابی پنجگوڑ اور کیچ کے اوسکی حکومت جانب غروب کو بڑہ گئی سنہ ۱۷۹۵ع مین اوسکا بیٹا محمود خان اوسکا جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ع مین محراب خان بیٹا محمود خان کا جانشین ہوا اور اوسکی وقت مین سرکار انگریزی اور خلعت کے ساتہ ملاپ شروع ہوا۔

نصیر خان کے عہد سے سرداران خلعت فرمانبرداری کامل مین پایداری ثابت سے اپنی حکومت ملکی مین وے کاربند بمشورت سرداران سراون و جہلاوان کے کہ جو شیر کا موروثی

سے تھے رہے ۔

واضح رہے کہ عہدہ وزارت کا بھی موروثی تھا محراب خان باوجودیکہ ہوشیار تھا لیکن کارحکومت مین کمزور تھا مخفی نرہے کہ باعث دینے زیادہ رسوخ داود محمد کو اپنی حکومت مین کہ جو ایک شخص از نسل ذلیل تھا کہ جسکے لیے اوسنے فتح محمد وزیر موروثی کو قربان کیا تھا اوسکے سرداران برہم ہوئے مگر فتح محمد خان کے بیٹے نائب ملاحسین نے داود محمد مذکور کو مار کر پھر اپنے عہدہ وزارت موروثی پر بحال ہوا اگر صدمہ جو اوسکے باپ نے اوٹھایا اس شخص کے خیال سے ہرگز نہین بھولا اور جسقدر آفتین بعد ازان محراب خان پر لاحق ہوئین وہ بہ باعث بدلہ فریبانہ جو ملاحسین نے کیا متصور ہین ۔

واضح رہے کہ بروقت عدم کامیابی پہلے حملہ کے جو شاہ شجاع نے اپنی حکومت واپس کرنے کے لیے ۱۸۳۳ء مین کیا بادشاہ نے برابر چندے قبل از واپس آنے مقام لودہیانہ مین بطور جلاوطن کے خلعت مین پناہ لی جب عزم لڑائی واسطے بچانے حکومت شاہ کے ۱۸۳۸ء مین ہوا اوسوقت ایک افسر انگریزی لفٹنٹ لیچ صاحب نامے مقام خلعت کو واسطے کرنے مشورہ ساتھ محراب خان کے کہ جسکے ملک مین ہوکر فوج جانے والی تھی بھیجا لیکن ملاحسین نے باہم خان اور لفٹنٹ لیچ صاحب موصوف کے نفاق پیدا کرنے کی فکر کی چنانچہ لفٹنٹ صاحب کو بلا حصول مراد مطلوبہ کے واپس آئے اور اس دغاباز کو یہ بھی معلوم ہوا کہ خان نے واسطے فوج سرکار انگریزی کی غلہ جمع کروایا تب اوسنے احکام از جانب خان بلا واقفیت اوسکی رعایا پر اس مضمون کا جاری کیا کہ بروقت روانگی فوج سرکار انگریزی کے اونکو تکلیف دیویں اور لڑین اوسنے سر الگزنڈر برنس صاحب واسطے ٹھنڈھی کرنے مخالفت خان کے وغیرہ قائم کرنے ایک عہدوپیمان جسکا ذکر حاشیہ مین ہے ساتھ اوسکے مقام خلعت کو بھیجے گئے ۔*

---

* بنام عہدوپیمان قرارداد باہم سرکار انگریز اور
محراب خان سردار خلعت کے حسب ذیل ہے

جو کہ ایک عہدنامہ براے قائم رکھنے دوستی کے باہم سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے قرار پایا ہے اور محراب خان سردار خلعت اور اوسکے متقدمان نے ہمیشہ تابعداری خاندان بادشاہت صدوزیون کے ۲

مقام خلعت

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا پر دستخط خلاف مرضی باطنی ملا حسین کے ہوا ور خان رسنے مقام کوئیٹہ کو واسطے ملاقات شاہ شجاع کے جانا چاہا چنانچہ سو اسے برنس صاحب قبل اسکی روانہ ہوئے کیا ہے اسلیے حسب رائے اور رضامندی شاہ کو محراب خان اور اوسکی اولاد نسلاً بعد نسلٍ عہد وپیمان متضمن دفعات ذیل کو قبول کرتے ہین اور جبتک کہ خان خیر خواہ رہین گے دفعات ذیل کی تکمیل اور لحاظ بخوبی ہوگی ۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ نصیر خان اور اوسکی اولاد اور اوسکی قوم اور فرزند جسطرح بعہد احمد شاہ در انی کے ملک خلعت کچھی کہورستان پیکرن کیچ بیلا اور لنگرگاہ سونمیانی پر قابض رہی اوسیطرح آئندہ کو بھی رہین گے ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی معاملات خان اوسکی رعایا اور توابعین مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور خاطر کرکے شاہ نواز فتح خان اور نسل خاندان مہترزئی کو مدد نہین دین گے بلکہ سرکار موصوف درپے رفع کرنے بُرائی اوسکے خاندان کے رہیگی درحالیکہ شاہ صاحب خان خلعت سے ناخوش ہون گے تو ایسی صورت مین سرکار انگریزی یہ تدبیر مناسب اور پسندیدہ شاہ و مطابق حقوق خان کے اوس نارضامندی کے دفع کرنے کے درپے ہوگی ۔

دفعہ ۳

جبتک کہ فوج سرکاری ملک خراسان مین مقیم رہیگی اوسوقت تک سرکار انگریزی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سکہ کمپنی تاریخ تحریر اس اقرارنامہ سے بہ قسط ششماہی محراب خان کو دیا کرینگے ۔

دفعہ ۴

اور چونکہ خان شاہ کے فرمانبردار اور انگریز کے دوست ہین اسلیے بعوض اوس روپیہ کے ہرطرح کی کوشش دربارہ مہیا کرنے رسد و باربرداری اور تعینات کرنے پہرہ واسطے حفاظت رسد و غلہ وغیرہ جو شکارپور سے کچلک کو ایک سرحد سے دوسری سرحد تک ازراہ روزان دادر بولن کے شال ہوکر آوین کرنیکو قبول کرتے ہین

دفعہ ۵

جو رسد و باربرداری وغیرہ معرفت خان کے دستیاب ہو اوسکی قیمت فوراً دیجاوی ۔

اور اثنا سے راہمین چند کسان کہ جسکو ملا حسین سنے تعینات کیا تھا حملہ کر کے مسودۂ عہدنامہ
دستخطی خان کو چھین لیا اور سرکار انگریز کے دل مین اس امر کا بخوبی یقین ہوگیا کہ یہ واقعہ
حسب اشارہ خان کے ہوا ہے اور ملا حسین سنے خان کو کوئٹہ کے جانے سے باز رکھا اور اوسکو
یہ خوف دیا کہ سرکار انگریز کا ارادہ اوسے قید کرنے کا ہے پس واضح رہے کہ مخالفت خان
کی نسبت اب بدلائل مکمل ظاہر ہوئی اور سرکار انگریز نے عندالموقع اوسکی سزادہی
کا ارادہ کیا —

چنانچہ جسوقت کہ جنرل ولٹب شاہر صاحب کا لشکر ۱۸۳۹ء مین کابل سے واپس آیا تھا
اوسوقت ایک گروہ خلعت واسطے سزادہی خان کے روانہ کیا گیا اور ۱۳ نومبر کو قصبہ پر
حملہ کیا محراب خان مارا گیا اور اوسکا بیٹا حسین خان بھاگ گیا بعد ازان اون کاغذات سے
جو کہ قلعہ سے برآمد ہوئے تھے ملا حسین کی نمک حرامی بخوبی ثابت ہوئی اسلیے وہ قید ہوگیا
واضح رہے کہ ہمراہ فوج انگریزی کے شاہ نوازخان نامے ایک شخص کہ جو تخمیناً ۱۸ برس
کی عمر کا تھا اور یکے از نسل محابت خان کہ جسکو احمد شاہ سنے نکال دیا تھا اور اس جوان اور
اوسکے بھائی فتح خان کو محراب خان سنے قید کیا تھا مگر یہ کسی حکمت عملی سے بھاگ گئے تھے
موجود تھا چنانچہ سرکار انگریزی سنے شاہ نوازخان مذکور کو خان خلعت کا مقرر کیا مگر صوبہ مستونگ
اور کچھ اور گنڈاوا شمول سلطنت شاہ کابل کے ہوگئے چندے بعد جلوس شاہ نوازخان کے

دفعہ ۶ اسبات پہ بخوبی اعتبار اور یقین کرنا چاہیے کہ محراب خان سنے جسقدر دوستی بباعث خیرخواہی اور اطاعت
صدوزی خاندان کے سرکار انگریز کے نزدیک ظاہر کی تھی اوسیقدر ترقی دوستی باہم اوسکے اور سرکار انگریزی
کے ہوگی —

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا قرار پا کر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الکسندر برنس نایٹ صاحب ایلچی از جانب رایٹ
آنریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور محراب خان والی خلعت کی از جانب خود اونپر ہوئی
اور اوسپر منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی —

محررہ ۲۸ مارچ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲ محرم ۱۲۵۵ھ

دستخط اے برنس ایلچی خلعت

ایک بلوہ ہوا کہ جسکا سرغنہ نصیر خان نامے بیٹا محراب خان کا تھا اور انجام اوس بلوہ کا یہ ہوا کہ شاہ نواز
حکومت سے نکال دیا گیا اور وکیل سرکار انگریزی متعینہ خلعت مارا گیا غرض کہ باہم نصیر خان اور
سرکار انگریزی کے علانیہ لڑائی تھی جو کہ سرکار انگریز نے ملک کا چھوڑ دینا ہی صرف موجب نصایحت
اور یادگاری بحق بیچارہ محراب خان مقتول کے مناسب سمجھا اس نظر سے انتظام موجودہ کو رد کر کے
نصیر خان کو حاکم خلعت کا مقرر کیا اور اضلاع مشمولہ سلطنت کابل کو پھر اوسکی حکومت مین قائم کیا
اور بعد ازان ۶ – اکتوبر ۱۸۴۱ء کو ایک عہدنامہ ساتھ اوسکے قرار پایا۔

واضح ہے کہ بعد واپس جانے فوج انگریزی کے ملک کابل سے عہد و پیمان ہذا کہ جسکے رو سے خلعت
کابل کا ملک قرار دیا گیا تھا بطور ایک خط لاوارثی کے ہوگیا غرضکہ ۱۸۵۴ء مین ایک تتمہ عہدنامہ
باین مضمون کہ بعوض مدد فوج کے زر نقد لیا جاوے گا کیا گیا مگر اوسکی تکمیل نہین ہوئی ۱۸۵۴ء
مین جب خوف جنگ باہم انگلستان اور روس کے ہوا تو اوسوقت مین زور سرکار انگریزی کا
سرحد مغربی پر مضبوط کرنا پڑا چنانچہ ایک عہدنامہ جدید نمبری ۱۷ کہ جس سے عہدنامہ سابق
۱۸۴۱ء کا منسوخ ہوا ساتھ خان کے قرار پایا اور اقرار نامہ ہذا باین شرائط کہ جو دربارۂ مقابلہ کرنے
خان کے جملہ دشمنان سرکار انگریزی سے ونیز باطاعت سرکار انگریزی کے کاربند ہونے کے
اور نہ کرنے عہد و پیمان کسی دوسری سرکار سے بلا مرضی سرکار انگریزی کے اور نیز عند الضرورت
فوج سرکاری اپنے ملک مین رہنے دینے کے نسبت سے از سر نو قائم ہوئے مخفی نرہے کہ از رو
عہد و پیمان ہذا کے سرکار انگریزی نے خان کو ۵۰۰۰۰ روپیہ باین شرط دینے کو قبول کیا کہ خان
اپنی رعایا کو کرنے ظلم و بدعت اندر ملک زیر حکومت سرکار انگریز یا قریب حکومت اوسکے مانع ہو
نیز حفاظت سوداگران کی کرے اور محصول معینہ سے کسیطرح زائد نہ لینے دین۔

۱۸۵۷ء مین نصیر خان نے جان بحق تسلیم کی اور بعد ازان یہ معلوم ہوا کہ اوسکو کسی نے
زہر دیا سلطنت کے تین شخص دعویدار ہوئے یعنی اعظم خان بھائی محراب خان اور اوسکا
لڑکا اوسی نام کا اور خداداد خان سوتیلا بھائی سردار متوفی کا خداداد خان کو کہ شخص بیعقل
تھا سرداران نے واسطے سلطنت کے پسند کیا چنانچہ جلد اوسنے سرداران کے ساتھ فساد کیا
مخفی نرہے کہ اوسکو فتح خان بھائی شاہ نواز خان کہ جسکی مدد آزاد خان والی خاران نے دی تھی

لڑائی کرتا تھا مگر بباعث مدد سرکار انگریزی کے وہ اپنے اختیار حکومت پر قائم رہ سکا بابت زورنگ ۱۸۵۹ء مین سرکار انگریزی نے خان کو پچاس ہزار روپیہ ازروی عہدنامہ قرارداده کے براے اخراجات باغیان مری کے جو سرحد سرکار انگریزی پر ہنگامہ کرتے تھے سر کرنے مین صرف ہو دیا اور یہ روپیہ چار برس تک برابر دیا گیا مگر چندان فائدہ نہین ظاہر ہوا بعدازان سرداران خلعت نے خداداد خان کے خلاف بندش کر کے ۱۷ - مارچ ۱۸۶۳ عیسوی کو اوسکے چچازاد بھائی شیردل خان کو اپنا حاکم مقرر کیا چنانچہ قصبہ اور قلعہ خلعت کا باغیان کے ہاتھ مین پڑا اور ظاہرا کوئی صورت بچاؤ کی نہین معلوم ہوتی تھی مئی ۱۸۶۴ء مین شیردل خان مارا گیا اور خداداد خان پھر سردار سلطنت کا مقرر ہوا خداداد خان مذکور کو سرکار انگریزی نے بھی خان خلعت کا قرار دیکر دینا اوس خراج تعدادی ۵۰۰۰۰ روپیہ کا جو ازروے عہدنامہ قرارداده ۱۸۵۴ء کے تعین ہوا تھا اور جسکا دیا جانا بباعث فساد ملک کے ملتوی ہو گیا تھا پھر جاری ہوا ۱۸۶۲ء مین ایک عہد و پیمان نمبری ۱۸ - ساتھ خداداد خان کے قرار پایا کہ ازروے جسکے خان مذکور نے بشرط ادائے تعدادی ۵۰۰۰ روپیہ سرداران کو مکران کی تاربرقی موقوعہ عملداری سرداران جھگڑالو کے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور سرکار انگریزی کو مجاز کرنے انتظام بطور خود واسطے تنبیہ کرنے اوسکے سرکشان کو کیا واضح ہے کہ کارروائی عہدنامہ ہذا کی اوسوقت مین جاری ہوئی کہ جب ملک خلعت مین گڑبڑ واقع ہوئی۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ مابین گورنمنٹ ہند اور میر نصیر خان سردار خلعت ـ بمضمون ذیل ہے

جو کہ میر نصیر خان بیٹا محراب خان متوفے نے اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اسلیے سرکار انگریزی و بادشاہ شجاع الملک نے نصیر خان مذکور اور اوسکے خاندان کو خلعت نصیر پر حسب شرائط مندرجۂ ذیل کے سردار مقرر کیا۔

دفعہ ۱

نصیر خان اور اوسکی نسل اپنے کو شاہ کابل کی رعیت اوسیطرح پر قرار دیتے ہین جسطرح سے کہ اونکے بزرگان شاہ کابل کی رعیت تھے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ منجملہ اون قصبون کے جو محراب خان کے وفات پانے کے بعد نکال لیے گئے تھے یعنی کچھی مشتنگ وشال کے یعنی کچھی اور مشتنگ بعنایت شاہ شجاع الملک کے پھر نصیر خان کو دینگے -

دفعہ ۳

کاش کسی فوج سرکار انریبل کمپنی یا شاہ شجاع الملک کے ملک خلعت کے کسی مقام مین رہنی کی ضرورت معلوم ہو تو ایسی صورت مین جہان اونکا رہنا مناسب معلوم ہو رہ سکتے ہین -

دفعہ ۴

افسر سرکار انگریزی متعینہ دربار میر نصیر خان ہمیشہ میر نصیر خان اور اوسکے ورثا و جانشینان کو ہدایت کیا کرینگے -

دفعہ ۵

راستہ آمدرفت سوداگران افغانستان مین دریاے سندھ سے لنگر گاہ سومیانی تک کی حفاظت میر نصیر خان بخوبی کرینگے اور کسی آدمی پر لوٹ پاٹ ہونے دیوینگے اور نہ سواے اوس محصول معینہ کے جو باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان کے تعین ہو زیادہ محصول لیا جاویگا -

دفعہ ۶

میر نصیر خان اقرار کرتا ہے کہ وہ خود اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا رضامندی سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے کسی صوبہ یا سرکار اجنبٹ سے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کریگا اور ہر حال مین پابند اوپر راے سرکار انگریزی اور شاہ موصوف کے رہیگا مگر نوشت و خواند مابین دوستان و قرابتمندان کے جاری رہیگی -

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی غنیم میر نصیر خان پر حملہ کرے یا کسی طرح کی مخالفت مابین اوس کے اور کسی صوبہ اجنبٹ کے پیدا ہو تو اوس حالت مین سرکار انگریزی حسب مناسب وقت کی دربارہ بچاؤ ... موصوف کے اونکی مدد بخوبی کرینگے -

دفعہ ۸

میر نصیر خان شاہنوازخان کی خورد و نوش کے لیے خواہ کچھ وثیقہ کہ جو معرفت سرکار انگریزی کے مشتہر رہنے اوسکے ملک انگریزی مین دیا جایا کرے مقرر کرینگے یا کچھ جاگیر ملک خراج مین جیسا کہ سرکار انگریزی بعد اوسکے تجویز کرے دینگے —

محررہ ۶ - اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۵۷ھ

دستخط اکلینڈ (مہر) دستخط میر نصیر خان (مہر)

واضح ہے کہ آج تباریخ ۱۰ جنوری ۱۸۴۲ء اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل بمبئی کے ہوئی —

دستخط ٹی ایچ مینڈ ھک سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۷

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و نصیر خان سردار خلعت کے معرفت میجر جان جیکب صاحب سی بی از جانب سرکار انگریز کہ جسکو عالی مرتبت موسٹ نوبل مارکس ول ہوسی کے ٹی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا ایک طرف اور میر نصیر خان سردار خلعت طرف دیگر کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے —

جوکہ بنظر مناسب ایک عہدنامہ جدید باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان سردار خلعت کے قائم ہونا چاہیے اسیلیے ہر دو سرکار ہاے مذکورۂ بالا کے مابین عہد و پیمان مندرجہ دفعات ذیل قائم ہوا —

دفعہ ۱

ازروے عہد و پیمان ہذا کے وہ عہدنامہ جو باہم میر نصیر خان اور سرکار انگریز کے ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ء کو معرفت میجر اوٹرم صاحب کے قرار پایا تھا منسوخ متصور ہو —

دفعہ ۲

باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان سردار خلعت اوس کے ورثا اور جانشینان کے ہمیشہ دوستی رہے گی —

دفعہ ۳

میر نصیر خان اور اوسکے ورثا و جانشینان دشمنان سرکار انگریز سے مقابلہ کرینگے اور ہمیشہ سرکار موصوف کی راے پر کاربند ہونگے اور بلا رضا مندی سرکار موصوف کسی دوسری سرکار کے ساتھ کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کرینگے۔

دفعہ ۴

کاش خلعت کے کسی ملک مین سرکار انگریزی کو اپنی فوج رکھنا مناسب معلوم ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف حسب تجویز اپنی جس مقام پر مناسب جانے اپنی فوج رکھے۔

دفعہ ۵

میر نصیر خان وعدہ کرتے ہین کہ ہم خود اور ہمارے ورثا اور جانشینان اپنی رعایا کو کرنے غارتگری بیچ ملک سرکار انگریز خواہ قریب اوسکے سے باز رکھین گے اور نیز آمد و رفت سوداگران کی مابین حکومت سرکار انگریز و افغانستان کے براہ شاہراہ یا لنگر گاہ سومیانی یا اور کسی لنگرگاہ بنکر سکے ہو حفاظت کرین گے اور علاوہ اوس محصول کے جو باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان کے تعین ہو کر درج عہدنامہ ہذا ہوا اور کچھ زیادہ نہین لین گے۔

دفعہ ۶

بنظر ہمدردی و بارہ تکمیل شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کے بشرط کاربند رہنے ساتھ ایمانداری کے سرکار انگریز میر نصیر خان اوسکے ورثا اور جانشینان کو ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینا قبول کرتے ہین۔

دفعہ ۷

اگر کسی سال مین از جانب میر نصیر خان مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے تعمیل شرائط مندرجہ کی بایمانداری تمام نہو تو ایسی صورت مین ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ مذکورہ بالا سرکار انگریز نہین دین گے۔　　محررہ ۱۴ مئی ۱۸۵۴ع　　مقام مستونگ

دستخط جان جیکب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر ایر سندہ۔

ہذا ضمیمہ نسبت شرح محصول اشیائے سوداگری جنگل آمد و رفت براہ ملک خان خلعت کے ہوتی ہے کہ جسکا ذکر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر دستخط اور مہر میجر جان جیکب صاحب سی بی کی ازجانب سرکار انگریز ایکطرف اور میر نصیر خان کے ازجانب خود طرف دیگر ۱۴ مئی ۱۸۵۵ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۲۷۱ھ کے مقام مستونگ مین ہوا اور ایک نقل اوسکی منظور شدہ بخدمت میر نصیر خان موصوف کے تاریخ حال سے اندر دو ماہ کے مرسل ہوگی۔

دستخط ڈا، ہوسی

جی ڈارن جی لوجی

پی گرانٹ بی پی کاک

۲ جون ۱۸۵۵ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۸

عہد و پیمان جو باہم خداداد خان خان خلعت اور بلوچستان اور سرکار انگریزی کے درباره پھیلانے تار برقی اپنی عملداری کہ ان مین درمیان سرحد غربی حکومت جام بیلا اور یورپ سرحد ملک گوادر کے قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

خان خلعت تار برقی موقوعہ مابین سرحد مغرب حکومت جام بیلا اور سرحد مشرقی ملک گوادر کے اور نیز ملازمان متعینہ طیاری اوسکی کی بخوبی حفاظت کرین گے۔

دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا مین مندرج ہے۔

فی اونٹ جو سرحد شمالی سے سمندر کراچی یا اور بندرگاه کو جاتے ہین بلالحاظ قیمت چھ روپیہ سکہ کمپنی لیا جاویگا

فی " جو سرحد شمالی سے شکارپور کو جاتے ہین صہ " لیا جاویگا۔

اور یہی محصول اون اشیاے سوداگری پر بھی فرض کرنا چاہیے جو اور اطراف سمندر سے خواہ سندہ سے ملک خلعت کو آتے جاتے ہین۔

دستخط جان جیکب میجر پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر متعینہ سرحد اپر سندہ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اون مقامات پر جہان اونکو موقع معلوم ہو چوکیہا یعنی اسٹیشن تاربرقی کے مقرر کرنے کے مجاز ہین -

دفعہ ۳

لوازمہ تاربرقی کا جس لنگرگاہ موقعہ ملک خان مین آسایش معلوم ہو بلا مطالبہ محصول کے اوتارا کرے -

دفعہ ۴

قیمت اسباب برقی او مزدوری اور اوتارائی و رسد وغیرہ کا صرف بذمہ سرکار انگریز کے ہوگا اور سرکار انگریز دربارہ اپنی رسد وغیرہ کے انتظام معقول حسب تجویز اپنے کرینگے او خان وعدہ کرتے ہین کہ کسیطرح کی روک ٹوک راستہ مین نہین کیجاے گی بلکہ ازجانب خان کے ہرطرح مدد اور حفاظت کی جاوے گی -

دفعہ ۵

واسطے حفاظت تاربرقی مذکور اور اوسکے ملازمان کے سرکار انگریز سے صنف ۵ ہزار روپیہ سالانہ ملا کریگا اور سواے زر مذکور کے اور زیادہ صرف ازجانب خان خلعت کے نہین ہوگا -

دفعہ ۶

بذریعہ رزیڈنٹ سرکار انگریز کے خان نسبت اس امر کے اطلاع دینگے کہ کس کسقدر روپیہ مندرجہ زر مذکور کے کن کن سرداران متفرق کو کہ جنکی تحت حفاظت مین تاربرقی کے دینا چاہئیے مخفی نرہے کہ یہ روپیہ اونہین سرداران کو دیا جاویگا کہ جنکے ملک مین ہو کر تاربرقی جاتی ہے اور بروقت ملنے اجازت خان کے زر مذکور معرفت رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے اشخاص مندرجہ کو تقسیم کر دیا جاوے گا -

دفعہ ۷

واضح رہے کہ زرسالانہ مذکور کا دینا اوسوقت سے شروع ہوگا کہ جب افسران متعینہ طیاری تاربرقی بہ نسبت اس امر کے اطلاع کرینگے کہ پچاس میل تک طیار ہو گئی ہے اور اوس پچاس میل تک

کے لیے بندوبست کافی کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸

جس باہم افسران تاربرقی اور رعایا خان خلعت کی کسیطرحکا تنازعہ ہو کہ جسکا تصفیہ بخوبی معرفت اجنٹ خان مذکور کے نہو سکے تو ایسی صورت مین اس امر کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ تعینہ خلعت کو دیا جاوے گا۔

دفعہ ۹

بوجہ مزاحمت یا کسیطرح کے نقصان تاربرقی کے اقرارنامۂ ہذا از جانب سرکار کسیوقت باطل ہوسکتا ہے۔ مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۸۶۳ء

دستخط ام گرین میجر
قائمقام رزیڈنٹ تعینہ دربار
خان خلعت مقام کشمور۔

تتمۂ دفعہ ۱۰ ایک عہدنامہ کا

جو باہم خان خلعت اور سرکار انگریزی کے دربارۂ تاربرقی کے جو اوسکے ملک مکران مین ہوکر جاتی ہی قرار پایا مضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱۰

خان خلعت نظر جلد طیار ہونے تاربرقی کے نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریز کو اختیار ہے رعایا مکران سے اپنے طور پر بندوبست کرے

چونکہ ملک خلعت مین کسی مقام پر بلا خان کی رضامندی تاربرقی نہین قائم ہوگی اسلیے جہان کہین ملک مذکور مین مکانات واسطے تاربرقی کے تعمیر ہونگے وہ عملداری سرکار خلعت مین منظور رہ کر تعمیر کیے جائین گے۔

از جانب سرکار انگریز
دستخط ام گرین میجر
رزیڈنٹ تعینہ خلعت

دستخط خداداد خان حاکم قلات (مہر) مقام جکو باد موقوعہ ایرسنده

تاریخ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۶۳ع

بیلا یعنی لس

واضح ہے کہ صوبہ لس کا کسی بزرگ جام بیلا کو بجلدوے خیرخواہی لڑائی کے ازجانب عبداللہ خان والی قلات کی عطا ہوا تھا اور شرائط اوسکے یہ تھے کہ جام اطاعت خان کی قبول کرے اور کچھ فوج اس نظر سے رکھے کہ بروقت ضرورت کے کام آوے اور بعد وفات عبداللہ خان کے مہابت خان نے جام علی کو کہ جسکی نسل سے جام میر خان سردار موجودہ حال ہے اوس عطاے کو مستحکم کیا۔

سنہ ۱۸۳۰ع مین جام حال۔ نے اپنے باپ جام میر علی کی جانشینی کی سابق مین اونھون نے اطاعت خان سے منحرف ہونے کی اور اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی اوسکے ملک کی آبادی تخمیناً ۲۰ ہزار آدمی کی ہے اور قریب ۵۰ ہزار یعنی ۲۰ ہزار روپیہ محصول سمندر اور ۳۰ ہزار روپیہ اراضی کاشتکاری کی آمدنی ہے۔

دربارہ حفاظت کرنے اوس جز تاربرقی مکران کے جو لس ہوکر جاتی ہے ایک عہدنامہ نمبری ۱۹ دسمبر ۱۸۶۱ع مین ساتھ جام میر خان کے قرار پایا اور ۲ ہزار روپیہ سالانہ اوسکو دینا واسطے اس حفاظت کے تعین کیا گیا اور بعد ازان ۳ ہزار روپیہ اور بیشی کرکے ۵ ہزار روپیہ تعین ہوا فقط۔

نمبر ۱۹

ترجمہ عہدوپیمان کا جو ساتھ جام بیلا کے

تاریخ ۲۱۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے

قرار پایا ــــــــــ مضمون ذیل ہے

جو کہ اب نوشت وخواند دربارۂ قائم کرنے تاربرقی کانسٹنٹی نوبل اور بغداد سے کراچی تک ازراه فارس اور بلوچستان کے مابین سرکار انگریزی اور دیگر سرکارہاے عظیم یورپ اور ایشیا کے

شروع ہوا اور بنظر تکمیل اس مطلب مفید کے تدبیر حفاظت تار برقی مذکور کی ضرور متصور ہے اسلیے سرکار بمبی نے میجر ایف جی گولڈاسمتھ صاحب کو خاص کر واسطے کرنے عہد و پیمان سات اون سرداران کے کہ جنکی عملداری مابین کرانچی اور گوادر کے ہو بھیجا۔

جو کہ دریاے ہب سے کھوش کلمت یا قریب اوسکے یک پٹہ تفاوت ۱۵ میل کے اندر جام میل خان سردار لس بیلا کے واقع ہے اسلیے میجر ایف جی گولڈاسمتھ صاحب حسب رضامندی خداداد خان حاکم شاہ خلعت جو دوست و محب سرکار انگریزی کا ہے از جانب سرکار موصوف کے جام میل خان مذکور کے ساتھہ واسطے طیاری اور حفاظت تار برقی موقوعہ مقامات مذکور کے عہد پیمان مضمون ذیل کرتے ہین۔

دفعہ ۱

اشیاے طیاری تار برقی مذکور کا جس جگہ سرکار چاہین مابین دریاے ہب اور کھوش کلمت کے اوتر سکتے ہین اور در باب اوسکی حفاظت اور آسایش طیاری کے بخوبی مدد دیجاویگی بشرطیکہ زر تصرف اور قیمت اون اشیا کی جو خرید ہون ملے۔

دفعہ ۲

اسٹیشن ٹیلی گراف کے واسطے دفتر کے ایک بمقام سومیانی اور دوسرا بمقام اورمارا کے تعمیل ہوگا

دفعہ ۳

اون اشخاص کی جو واسطے طیاری کے متعین ہین بیچ طیاری اور جاری کرنے اوسکے مین و نیز حفاظت کرنے مین بخوبی مدد دیجاویگی تاکہ اونکی کارروائی مین کسیطرح کا حرج واقع نہو اور راہ جرت وغیرہ از جانب سرکار انگریز دیجاویگی۔

دفعہ ۴

بروقت یہ معلوم ہونے کے کہ جام بیلا نے اسقدر آدمی بشرح اسقدر ماہواری کے واسطے حفاظت اور نیز مدد دہی کے جو وقتاً فوقتاً افسران تار برقی مقیمہ اوس سرحد کو مطلوب ہوے ہزار روپیہ سالانہ معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے جام بیلا کو دیا جاویگا۔*

* واضح ہے کہ دین زر سالانہ کا منحصر اوپر ضرورت کے ہے اسلیے اوسکا تشخیص آئندہ پر موقوف رہی مگر بدا ست دیکھنا

دفعہ ۵

واضح رہے کہ اگر کسیوقت بین بنسبت اس امر کے اطلاع صحیح ہو کہ اسقدر ملازم خود بیلا نے تعینات کیا ہے کافی نہین ہے اور اسقدر ضرر تار برقی کو پہونچا کہ جس سے عدم تندہی کا دربارہ محافظت از جانب جام بیلا کے گمان ہو تو ایسی صورت مین صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلعت مجاز اس امر کے ہونگے کہ جام بیلا سے اوسقدر روپیہ اور لین کہ جو کل تعداد زرمعینہ سے زائد نہو۔

دفعہ ۶

دین سالانہ جام مذکور کو اوسوقت سے شروع ہوگا جب کہ یہ معلوم ہووے کہ یہ میل تک تار برقی درست ہوگئی اور دین جزویات بموجب اجرت و قیمت اشیاے خرید شدہ حسب مندرجہ بالا کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۷

نالش وغیرہ جو بہ نسبت کسی اشخاص متعینہ تار برقی کے ہو یا قتی کہ جسکا تصفیہ حسب دلخواہ نہوسکے تو اوسکی اطلاع رزیڈنٹ متعینہ خلعت کو کیجاوے گی مقدمات ضروری خواہ از قسم نالش ہو یا اور کسیطرح کی شکایت نسبت اون شخصون کے ہو وہ پاس مجسٹریٹ یعنی کمانیر پولیس متعینہ کراچی کے دائر ہوا کرین گے۔

دفعہ ۸

مخفی نرہے کہ سرکار موصوف درصورتیکہ کسیطرح کی روک ٹوک یا حرج طیاری تار برقی مذکور مین ہو کسیوقت مجاز منسوخ کردینے اقرارنامہ ہذا کی ہے۔

عہد و پیمان ہذا اوسوقت مین واجب التعمیل متصور ہوگا کہ جب سرکار بمبئی کی منظوری اوسپر ہوجاوے
واضح ہو ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۲ع کو اقرارنامہ مذکور پر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کی ہوئی

بیان پیچ

زرتنخواہ محافظ مندرجہ سے دوچند ہوگا مثلاً تنخواہ محافظ تعدادی ۸۰ماہواری یعنی ۹۶۰ سالانہ کی ہے
[illegible] کا دوچند یعنی ۱۹۲۰ ادا ہوا غرض کہ تخمیناً [illegible] ہزار روپیہ ہوگا۔

[illegible]

واضح رہے کہ یہ مجملہ صوبہ ہاے خراج دہندہ خلعت کے مغربی صوبہ ہے حالانکہ بباعث بار ہا ویران کیے جانے افواج خلعت سے اسکی اطاعت صرف براے نام باقی رہگئی بالفعل فقیر نور محمد نامے یکے از قوم بزنجو نائب کیچ کا ہے ۱۸۶۱ع مین ایک عہد و پیان نمبری ۳۰ اوسکے ساتھ کہ جسمین اوسنے بشرط پانے کچھ زر سالانہ کے تار برقی مکران کو جو اوسکی عملداری مین ہوکر جاتی ہے حفاظت کرنے کو قبول کیا چنانچہ سمبلغ ۶۰۰۰ ہزار روپیہ کہ منجملہ اکبر ہزار سینی کو متاہی ازجانب سرکار انگریزی کے تعین ہوا۔

نمبر ۳۰

خلاصہ ترجمہ عہد و پیان کا کہ جو فقیر نور محمد بزنجو نائب کیچ نے میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ سے تباریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ع کو کیا۔ مضمون ذیل ہے۔

حسب الہدایت خان خلعت کے فقیر محمد بزنجی نے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ کے حاضر ہوکر جملہ انتظام جو دربارۂ طیاری تار برقی کے قرار پایا سنا اور بمقابلہ افسر مذکور اور رئیس رحمت اللہ خان اجنٹ خان مذکور کے یہ اقرار کرتا ہے کہ اگر سرکار انگریز کا ارادہ ترائی مکران مین تار برقی بنانے کا ہو تو اوس صورت مین ہم بدل وجان مقام کلمت بندر سے گوادر بندر تک اوسکی حفاظت کے اور نیز بہم پہونچانے مزدوران وغیرہ کے کوشش کرینگے اور اس کام کے لیے حسب منظوری خان کے جسقدر روپیہ سرکار موصوف تجویز کرے معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے فقیر نور محمد خان کو ملا کریگا اور فقیر نور محمد خان مذکور دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تار برقی کے اسطرح پر مدد دیگا کہ جسمین حج کا رواقع نہو مخفی نرہے کہ جملہ اشیاسے کی قیمت جو کسان متعینہ تار برقی خرید کرین ازجانب خرید کنندہ کے دیا جایا کریگا۔

واضح رہے کہ ذمہ داری مذکور صرف بوجہ اوسکے عہدۂ نیابت کیچ کی اوسپر فرض ہے۔

بعد تحریر امور مذکورۂ بالا کے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ۔ اسسٹنٹ کمشنر سندہ اور رئیس رحمت اللہ اجنٹ خان کے تباریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ع کے دستخط فقیر نور محمد خان کے ہوئے۔

مگر چند عبارت روبرو و فقیر نور محمد خان نائب کیچ کے لکھی گئی کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے اور اوسپر دستخط رئیس رحمت اللہ خان کے تباریخ یکم فروری ۱۸۶۱ع کے ہوئے۔

لفظ گوادر بندر سے جملہ علاقۂ موقوعۂ اندر سرحد گوادر کے متصور ہے ۔

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا ۱۹ اگست ۱۸۶۲ء عیسوی کو منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی ۔

بیان فارس

ابتدا سنہ ۱۶۰۰ صدی یعنی ہنگام حکومت شاہ عباس کے انگریزون نے پہلے کارتجارت کا فارس مین مقرر کیا پہلے دو دلیر انگریز یعنی سر انتھنی شیرلی صاحب مع اپنے بھائی اور چند ہمراہیان دربار کے فارس کو گئے اور وہان لوگ اون سے بہت اخلاق کے ساتھہ پیش آئے اور بعد ازان سر انتھنی صاحب موصوف از جانب شاہ عباس کے واسطے کرانے عہد وپیمان ساتہ بادشاہان یورپ کے نسبت پامال کرنے قوم ترک کو و اجازت ملنے سوداگران انگریز کو واسطے کرنے کارتجارت ساتہ فارس کے بطور ایلچی واپس گئے ۔

چنانچہ شاہ عباس کی عنایت سے قوم انگریز فرانسس اور ڈنمارک کے کارخانجات بمقام گون ٹرون مین کہ جسکا نام بادشاہ فارس نے بعد ازان بندر عباس کہ جو اب تک مشہور ہے رکھا تعین ہوئے ۔

واضح رہے کہ شاہ عباس کی اجازت بہ نسبت پوٹگیز کے جنہون نے سنہ ۱۵۰۷ء مین ماتحتی البوقرقی کے جزیرۂ ہرمز موقوعۂ دہانۂ خلیج فارس کو کہ جو مقام گون ٹرون سے چندان فاصلہ پر نہین ہے فتح کر کے دخل کر لیا تھا کمتر تھے اور اونکے نکال دینے کا ارادہ کیا اور اس عزم مین انگریز جو اوندنون مین مشغول لڑائی ساتہ پوٹگل کے تھے شریک شاہ عباس کے ہوئے اور سنہ ۱۶۲۲ء مین شاہ عباس موصوف نے ایک اقرارنامہ مندرجۂ حاشیہ درباب دینے نصف مال لوٹ جزیرہ مذکور کا و نیز نصف محاصل آیندہ گون ٹرون اور ہرمز کے ساتہ انگریز کے قرار دیا چنانچہ قوم پوٹگیز نکال دیے گئے اور وعدہ شاہ فارس کا وفا ہوا ۔

مضمون اقرارنامہ مذکورۂ بالا کا کہ جو مندرج باب ۱ مین ہے حسب ذیل ہے ۔

اول

یہ کہ جب تک قوم انگریز خوش نہولیوین سپاہیان فارس کسی قسم کی لوٹ مین یعنی جواہر اور سونا و چاندی وغیرہ و بجبور

واضح ہے کہ کارخانہ گون ترون کا ۱۶۶۴ء تک بہ تردد اور نقصان تمام جاری رہا آخر کار بباعث ظلم گورنر لار کے اوٹھہ گیا —

واضح رہے کہ وفات شاہ عباس سے کہ جو ۱۶۲۹ء مین واقع ہوئی جلد تر خاندان شفادین کو پایہ اختتام کو پہونچا یا چار بادشاہان کمزور اوس خاندان کے متواتر تخت نشین ہوئے اور اونکے عہد حکومت مین ترکون نے سلطنت فارس کے عمدہ عمدہ صوبہ مغربی کو الگ کر لیا حاکم عرب متعینہ مسکٹ نے جزیرہ ہاے موقوعۂ خلیج فارس کو بقبضہ اپنے کیا اور افغانان از قوم ابدلی نے اپنے کو برات اور جبلجس موقوعۂ قندہار مین آزاد قرار دیا ۱۷۲۲ء مین یعنی اندر ایک صد سال بعد وفات شاہ عباس کے محمود والی قندہار نے اصفہان کو گھیر لیا اور شاہ حسین نے اپنا تاج اوسکو چھوڑ دیا —

واضح رہے کہ خاندان افغان تھوڑے روز تک رہا ۱۷۲۵ء مین محمود خفقانی ہوکر مر گیا اور ۱۷۳۰ء مین اوسکا بھتیجا بروقت بھاگنے نادر قلی خان یعنی مشہور نادر شاہ کے جنگل مین مارا گیا اور جانشین اشرف چھوڑ دینے تاج شاہ حسین کے اوسکا بیٹا تاماسک نے خطاب شاہی کا پایا اور ہمیشہ کرنے کوشش ناتوان دربارہ پھر حاصل کرنے تاج سے باز نہین آتا تھا چنانچہ اوسنے پادشاہ روس سے ایک عہد و پیمان متضمن دیدینے کل علاقۂ فارس موقوعۂ کاسپین سمندر پر بشرط نکال دینے قوم افغانان کے اوسکے ملک سے اور پھر ملنے تاج اوسکے قائم کیا

دوم

آمدنی بندر عباسی سالانہ یعنی گون ٹرون سے نصف انگریز کو تقسیم ہو جایا کریگی اور جو جہاز انگریزی بندرگاہ سے ہوکر جاوے اوسپر خراج معاف ہے

سوم

ہر سال بیس راس اسپ کہ منجملہ جنکے دو مادین ہون گے اونکے پاس بھیجے جاوین —

شرط اول کہ دو مردمان سپاہی ہمیشہ واسطے حفاظت خلیج کے تعینات رہین —

دوم انگریز قلعہ ہاے پورتگل کو شاہ فارس کے قبضہ مین دیدین کہ جس سے انگریز شاہ فارس کے دوست شمار کیے جاوینگے

شرط اخیر شاہ مذکور کو اول چوکی اجلاس کونسل مین ملا کرے اور اونکے تواجنیون کے مرتبہ کا لحاظ رہے فقط —

اور اوسی مراد سے اوسنے ایک عہدنامہ ساتھ ترکون کے بھی جنکی سلطنت سمت مغرب و شمال کو بڑھتی جاتی تھی کیا اور بلاچند سے غور بنجاطر تہماسپ کے دربار ہاے سنٹ پیٹرس برگ اور کانسٹنٹی نوپل نے ایک عہدنامہ کہ جسکے رو سے ملک فارس کو آپس مین تقسیم کردیا ۱۷۲۴ عیسوی مین قرار دیا۔
مخفی نرہے کہ صرف بوجہ لیاقت اور کارگذاری نادرقلی خان کے کہ جنہون نے اپنی جوانمردی اور دلیری کے لیے بڑی شہرت پائی تھی نصیب تہماسپ کا پھر چمکا ۱۷۲۷ع مین نادرقلی تہماسپ کی چھوٹی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور تمام خراسان سے شاہ حسین کے بیٹے کو قتل کروایا اور آخر ۱۷۲۹ع مین حاکمان افغان ملک فارس سے نکال دیے گئے اور اونکے بہت سے ہمراہیان تلوار سے مارے گیے غرضکہ ایک مرتبہ اور بباعث شاہ تہماسپ کے تخت خاندان شفاوین مین آیا شاہ تہماسپ نے بعوض خیرخواہی کے نادرقلی کو ملک خراسان میزن ڈران سیستان اور کرمن کا دیدیا۔
تہماسپ شاہ نے صرف براے نام دو برس تک سلطنت کیا اور بعد اوسکے نادرقلی نے اوسکو تخت سے اوتار کر بنج کمال تمام تاج قبول کیا بعدہ نادرشاہ سلطنت فارس کی چندروز تک اپنے جلال سابق پر پہونچ گئی تھی اور واضح رہے کہ نادرشاہ نے نہ صرف اون ملکون کو کہ جسکو ترکون اور روس والون نے فتح کیا تھا بلکہ ملک سندہ قندہار کابل بلخ اور تمام ملک موقوعہ ناپار اکشس اور سمندر کسپین تابع کر کے اپنی فوج دہلی کو لایا اور مغلون کی دارالخلافت مین قتل اور لوٹ کرا کر شاہ دہلی سے تمام ممالک موقوعہ جانب غروب دریاے سندہ اپنے لیے چھوڑ والیا ۱۷۴۷ع مین نادرشاہ مارا گیا اور اندر چند روز بعد اوسکی وفات کے وہ قوت سلطنت کہ جو اوسکو ازسرنو پیدا کی تھی پراگندہ ہوگئی اور احمد خان ابدالی نے اپنے کو افغان کا بادشاہ قرار دیکر قندہار اور ہرات کو لے لیا اور بنیاد ایک سلطنت کی جو بباعث اوسکی فتوحات کے کہ نادرشاہ سے زیادہ تر تیز تھی بڑہ گئی تھی ڈالا اور شاہ رخ اندھا پوتا نادرشاہ کو صرف صوبہ خراسان کا ملا تھا اور صوبہ مذکور کو احمد خان نے اوسکو بطور قبضہ ارادیہ کے عطا کیا تھا مگر جلد بعد بہت سے قصبہ اوسمین قائم کیے گئے دکھن اور پچھم صوبہ لار کے فارس اور عراق اور بختن اور سیرن ویڑان کو کریم خان کہ ایکے از قوم زند تھا فتح کیا اور شاہ اسمعیل نامے ایک شاہزادہ خاندان شفادیان کا جو شاہ حسین کا ہمشیرزادہ تھا بہانجا بادشاہ مقرر ہوا اور واضح رہے کہ وہ صرف بطور ایک تیلہ کے تھا اور اخیر کو

بقیہ ہو گیا

قید ہوگیا اور باگ حکومت سلطنت کی بدست کریم خان کے رہی کریم خان ایک حاکم عادل اور عقلمند
تھا چنانچہ اوسنے دربارہ پھیلانے اور ترقی دینے کار تجارت کے بڑی جانفشانی کی اور اوسکی
عہد مین انگریزون نے کہ جنہون نے کہ سابق مین گون برون کو چھوڑ دیا تھا ایک فرمان نمبری
۱۲ مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام بشایر اور خلیج فارس کے ۱۷۶۳ء مین حاصل کیا۔
۱۷۷۹ء مین کریم خان بعد حکومت قوی ۲۶ برس کے مرگیا وضح رہی کہ اوسکی تواون بیٹون جدید کہ جسمین ظلم شدید
ہوئے اور جسمین کریم خان کے چار دن بیٹون کے ہاتھ پاؤن ظلم سے کاٹ لیے گئے یہی علامت
تھی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ آغا محمد خان یکے از قوم کجر دبانی خاندان حال کا تھا اوپر تخت
فارس کے ۱۷۹۵ء یعنی بروقت اختتام بلود کے بیٹھا۔
۱۷۸۸ء مین جعفر خان بھتیجا کریم خان کا جو خاندان رند سے سب سے پچھلا تھا عہد حکومت
مین مختصر انگریزون نے کہ جو بلوہ مسطورہ بالا مین مبتلا چند فتوحات۔ کے ہوئی تھی معرفت اونکے
سردار مقیمہ بصرہ کے دوسرا فرمان نمبری ۲۲ دربارہ جاری رہنے کار تجارت ملک فارس مین
بلا روک ٹوک کے حاصل کیا۔
واضح رہے کہ آغا محمد خان جو بہت روز تک بادشاہت فارس مین ایک صوبہ عظیم کا حاکم تھا
مگر ۱۷۹۵ء تک آزاد نہین قرار دیا گیا تھا بروقت لڑائی روس کے بمشکل تمام اپنی قوت اصلی
کو پہونچا ہراکلیس ولی گورگیانی پریشانی ملک فارس کو اپنا موقع غنیمت اور مفید متصور کرکے
۱۷۸۳ء مین تابعداری فارس سے نکل کر کیتھراین ثانی کی اطاعت قبول کی اور کیتھراین موصوف
نے اوسکو اپنی پناہ مین لیکر اوسکے ملک پر اوسکو بحال رکھا ۱۷۹۵ء مین آغا محمد خان نے
عزم سزا دہی قوم گورگیان کی بباعث اونکے فرمانبرداری کے کیا اور بوجہ اضطراب کوچ کی
ولی مذکور کو ملک روس سے مدد نہ مل سکی چنانچہ سوائے کسان نوجوان اور خوبصورت کے
کہ جنکو وہ قید کرلایا باقی جملہ باشندگان پر قتل عام کا حکم دیا بعد ازان فارس پر فوراً ایک روسی فوج
نے حملہ کیا اور فتح کرکے طہران کو جاتی تھی مگر بباعث وفات شاہزادہ کے جو ۱۷۹۶ء مین واقع
ہوئی وے اس کام سے باز رہ کر واپس آئی سال آیندہ مین آغا محمد خان جو نہایت شوخ اور قاتل
منجملہ بادشاہان فارس کے تھا مارا گیا اور اوسکا بھتیجا فتح علیخان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکے عہد مین

زیادہ تر دوستی باہم انگریز اور فارس کے بباعث خوف لڑائی افغان کے اوپر ہندوستان کے وعزم لڑائی فرانسس کے اوپر ممالک یورپ عملداری انگریز کے وبغرض قوی کرنے زور انگریزون کے طہران مین شروع ہوئی ۔

واضح ہے کہ اوس فتح کے باعث سے کہ جو ہندوستان پر بباعث چڑہائی نادرشاہ اور احمد شاہ ابدالی کے ہوئی بہ نسبت اس امر کے یقین ہوگیا کہ ہندوستان پر وقت ملنے موقع کے کسی حاکم افغانستان کی چڑہائی ہوگی ۔

۱۷۹۶ء مین جمال شاہ پوتا احمد شاہ ابدالی بہ ارادہ رہا کرنے خاندان تیمور کو اطاعت مرہٹون سے اور بحال کرنے اونکو اوپر حکومت اونکی کے لاہور کو چلا مگر بباعث فساد موقوعہ خود اوسکی عملداری کے اوسکو دوسرے سال مین واپس آنا پڑا مگر سامان لڑائی ہذا اور لڑائی فرانسیسیون کا اوپر ہندوستان کے اور فرستادگی خفیۃً ایک ایلچی کا از جانب نپولین کے بغرض تعین کرنے اپنا زور اوپر ملک طہران کے انگریزون کو بہ نسبت کرنے تدبیر دربارہ حفظ رکھنے اپنی حکومت ہندوستان کو مجبور کیا چنانچہ کپتان ملکم صاحب از جانب انگریز بطور ایلچی کے ملک فارس مین واسطے کرنے عہد وپیمان دوستی اور تجارت کے روانہ ہوئے اور اونھون نے ۱۸۰۱ء مین وزیر فارس سے دو عہد وپیمان کہ جنکی منظوری بادشاہ کے بذریعہ فرمان کے ہوئی قایم کی اور ازروے مضمون شرائط عہد نامہ نمبری ۲۳ کے بادشاہ فارس نے وعدہ دربارہ خراب وخستہ کردینے ملک افغانستان کے درصورت اونکی چڑہائی اوپر ملک ہندوستان کے اور نیز قیام نہ پکڑنے دینے قوم فرانسیس کو ملک فارس مین کیا اور درصورت واقع ہونے لڑائی مابین فارس اور فرانسیس خواہ افغان کے انگریز بادشاہ کی مدد مع سامان لڑائی کے کرین گے مخفی نرہے کہ عہد نامہ نمبری ۲۴ کی رو سے جو دربارہ کار تجارت کے تھا جملہ حقوق کارخانجات تجارت سابق کے بحال ہوئے بلکہ اور چند امور ایزاد کیے گئے اور محصول جو خریدکنندگان سے لیا جاتا تھا تخفیف ہوکر ایک روپیہ سیکڑا تعین پایا ۔

۱۸۰۴ء مین یعنی ہنگام لڑائی باہم فارس اور روس کے کہ جسکا آغاز چڑہائی جارجیا سے ہوا بادشاہ فارس عہد اوٹھانے بہت سی انقلاب اور بخوف لیے جانے بدلا قتل سپہ سالار روسیون کا

جو از جانب روسیون کے ہونے والا تھا اپنے کو نپولیون کے پناہ مین کہ جو اوسوقت نہایت فی بقدرت تھے کیا اور اونسے دربارہ ملاپ فرانسیس کے التجا کی —

واضح ہے کہ اوسکو مطلب عہدنامہ ۱۸۰۱ع کا جو از جانب انگریز ہوا تھا اور اونکے انکار درباب دینے مدد بمقابلۂ روس کے کہ جسکا ازروے عہدنامہ مذکور کے وہ دعویدار تھا اور بخیال جسکے اوسنے معرفت اپنے ایلچی آغا محمد نبی خان کے دوستی فرانس کی چھوڑ دینے کا اقرار کیا تھا بہت ملال ہوا فرانسیسون کا ارادہ یہ تھا کہ روسیون سے اون صوبون کو جو فارس سے چھین لیے گئے تھے پھر بحال کرا دین اور نیز یہ کہ بادشاہ کو اسباب لڑائی اور افسران لڑائی واسطے درست کرنے فوج بطریقۂ انگریزی کے دین تاکہ ہندوستان ہوکر افغانستان پر چڑھائی کرے اور فوج فرانسیس اپنے ملک ہوکر ہندوستان پر چڑھائی کرے چنانچہ یہ عہدنامہ ساتھ صلح کے باہم نپولین اور بادشاہ سکندر کے بمقام تلست کے قرار پایا لیکن اسکے باعث سے انگریزون نے کوشش دربارہ پھر حاصل کرنے رسوخ دربار طہران مین اور نیز بچانے اپنی حکومت ہندوستان کو بذریعہ کرنے سلسلۂ دوستی جملہ سرکارہاے سرحد مغربی کے کیا چنانچہ امراے سندہ رنجیت سنگھ اور سرکار کابل کے پاس پیغام بھیجے گئے اور سرجان ملکم صاحب موصوف بطور ایلچی کے ملک فارس مین پھر بھیجے گئے ناگاہ سرہارفورجونس صاحب از طرف بادشاہ انگلستان کے بلا مشورہ سرکار ہندوستان کے اور بلا واقفیت تدبیرات قرار دادہ کے بطور وکیل مطلق کے بھیجے گئے چنانچہ یہ ماجرہ آخر کو برا پیدا ہوگیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ہردو سرکار کی ہنسی فارس والون کے نزدیک ہوئی سرجان ملکم کو ہنگام پہونچنے سرہارفورجونس صاحب کے بمقام بمبئی کے جو فارس کو جاتے تھے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ وہ بنظر قائم کرنے دوستی ساتھ پاچا اور دیگر سرداران خرد عرب کے بغداد کو بطور ایلچی کے جاوین اور سرہارفورجونس صاحب مذکور کو واسطے کرنے عہد پیمان کے طہران مین چھوڑ دیوین مگر بہ نسبت اور سب امورات کے فارس کا جانا مقدم تھا نظر بران اوسکا جانا ملک فارس مین بلا توقف پر ضرور تھا چنانچہ سرجان موصوف ملک فارس مین بہ شیراز پہونچے اور بادشاہ کو ہنوز یقین وفا ہونے اوس وعدہ کا کہ جو فرانسیسون نے دل کھولکر کیا تھا کہ جس سے اوسکا دل خوش تھا تھا لیکن مرتبہ سرکار انگریزی کو باعث پیغام سابقۂ فرانس کے

ذلیل سمجھکر چاہا کہ حضور شاہی سے نکال کر ساتہ تو ابعیان متعینۂ سرار کے عہد وپیمان قرار پاوے کہ جس سے سرجان موصوف کو امید دوستی کی نظر نہ آئی نظربران اونہون نے یکایک ملک فارس کو چھوڑکر روانہ کلکتہ کے ہوتے اور لارڈ منٹو صاحب کو واسطے کرنے طیاری براے دخل کرلینے جزیرۂ خزک کو کہ جو خلیج فارس مین ہے کہ جس مقام سے عہد پیمان اور لڑائی ہردو امراز جانب ہردو سرکار ہو سکتا تھا آمادہ کیا اور سرہارفورجونس صاحب کو ہدایت درباره رہنے مقیم مقام بمبئی کے تا معلوم کرنے نتیجۂ پیغام جان ملکیم صاحب کی ہوئی تھی مگر بعد ازان یہ ہدایت ہوئی کہ جسوقت ملکیم صاحب خواه بلا حصول مطلب یا بعد قائم کرنے عہد وپیمان کے واپس آوین یعنی سرہارفورجونس صاحب فوراً فارس کو جاوین اسلیے بروقت واپس آنے سرجان ملکیم صاحب کے وہ فوراً طہران کو روانہ ہووے اور ہدایت درباره ملتوی کرنے پیغام کے اونکے پاس بعد بہت عرصہ کے پہونچی چنانچہ وہ طہران مین اوسوقت پہونچا کہ جب بادشاہ کو بالکل اعتبار قول فرانسیسون کا جو باعث صلح ساتہ فارس کے اور عداوت انگریز کے پورا نہ کرسکے جاتا رہا تب اوسکو درباره قائم کرنے عہدنامہ کے کچہ دشواری نظر نہ آئی چنانچہ ایک عہدنامہ نمبری ۵۴ قرار پایا اور ازروے اوس عہدنامہ کے جو ۱۲ مارچ اور بعد ازان کچہ تبدیل ہوکر ۱۵ مارچ ۱۸۰۹ء کو قرار پایا تھا جملہ عہدنامجات جو سابق مین ساتہ بادشاہ اور حاکمان یورپ کے ہوتے تھے منسوخ ہوگئے اور یہ اقرار کیا کہ فوج یورپ کو اپنے ملک ہوکر ہندوستان کیطرف نہین جانے دینگے اور انگریزون نے درباره کرنے مدد فوج کے اوسحالت مین کہ جب فارس پہ کوئی فوج یورپ کی چڑہائی کرے وعدہ کیا اور یہ بہی وعدہ کیا کہ درصورت واقع ہونے کوئی لڑائی مابین فارس اور افغانستان کے سواے کرنے بیچ بچاؤ کے اور کسیطرح کی طرفداری نہین کرینگے اور عہدنامہ ہذا کو بشرطا اون تغیرات کے جو مابعد مناسب معلوم ہون لارڈ منٹو صاحب نے منظور کرکے سرایچ جونس کو ہدایت درباره واپس آنے از ملک فارس کے کی اور بعد ازان سرجان ملکیم صاحب کو بطور ایلچی کے درباره کرنے اور انتظام کے بادشاہ کے پاس بہیجا اس اثنا مین سرایچ جونس کو حکم نسبت اس امر کے انگلستان سے آیا کہ تا پہونچنے دوسرے وکیل مطلق یعنی سرگور اوسلی صاحب کے کہ جسکی رسائی سرایچ جونس اور سرجی ملکیم دونون سے زیادہ تہی

وہ ملک طہران مین ہے چنانچہ ۱۴ - مارچ ۱۸۱۲ء کو ایک عہدنامہ نمبری ۲۶ از جانب سرگور اوسلی صاحب کے بربنا عہدنامہ قرارداد ۱۸۰۹ء کے قرار پایا مگر انگلستان مین چند تبادلات اوس عہدنامہ مین ہوئین غرض کہ ۱۸۱۴ء مین عہدنامہ نمبری ۲۷ - قرار پایا۔

واضح رہے کہ بعہد حکومت فتح علیشاہ کے ملک فارس گردشون سے محفوظ رہا مگر باعث لڑائی روسیون کے بڑی سختی رہی صوبہ جارجیا میگریلیا داغستان سروان وکاراباغ اور تالش کے اوسمین سے نکل گئے اور سرکار انگریز کی جس کاروائی سے فوج روسیون کی آگے نہ بڑھ سکی اکتوبر ۱۸۱۳ء مین گلستان مین صلح ہوئی اور ایک عہدنامہ دربارہ قائم کرنے سرحد مابین سلطنت روس اور فارس کے کہ جسکا ٹھیک تصفیہ منحصر اوپر فیصلہ کمشنران کے رہا قائم ہوا واضح رہے کہ کچھ روز تک براے نام صلح رہی مگر دربارہ سرحد کے اکثر نزاع اور قباحت ہوئی روسیون نے گوکچا کو جسے فارس والے اپنا قرار دیتے تھے اپنے قبضہ مین کرکے اوسکے چھوڑنے سے منکر ہوئے غرض کہ ۱۸۲۶ء مین پھر مخالفت شروع ہوئی اور پہلا حملہ از جانب عباس مرزا شاہزادۂ فارس کے ہوا بروقت شروع ہوے لڑائی کے فارس والون نے ازروے شرط مندرجہ دفعہ ۴ عہدنامۂ ۱۸۱۴ء کے سرکار انگریز سے مدد زر نقد یا فوج کی طلب کی مگر بعد چندے تحقیقات انگریزون نے دینے مدد سے اس بنا پر انکار کیا کہ مخالفت پہلے از جانب فارس کے شروع ہوئی اور اسکا تصفیہ بذریعہ عہدنامہ کے ہو جانا چنانچہ یہ تصفیہ سرکار انگریز کا بادشاہ فارس کو کہ جسکو یہ خیال ہوگیا تھا کہ روسیون کا گوکچا پر قابض ہونا ہماری سلطنت پر ظلم کرنا متصور ہے ناگوار ہوا واضح رہے کہ اس لڑائی مین فارس والون کا بہت نقصان ہوا لیکن آخرش کو باعث بیچ بچاو ایلچی انگریزی کے ایک عہدنامہ صلح کا ۲۲ - فروری ۱۸۲۸ء کو بمقام ترکومنچائی کہ جسکے رو سے فارس والون نے صوبہ اریوان اور نقشیوان کا روس والون کو چھوڑ دیا اور نیز اخراجات لڑائی کے دینے کو قبول کیا قرار پایا اور شاہ روس نے عباس مرزا ولیعہد کو وارث اور جانشین تخت فارس کا مقرر کرنے کا اقرار کیا۔

واضح رہے کہ عہدوپیمان مذکورۂ بالا کے قائم ہونے پر ایلچی انگریز کو موقع واسطے خرید کرلینے منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامۂ قرارداد ۱۸۱۴ء کا بدین دو لاکھ روپیہ سکہ تومانی یعنی خراج

ایکسلا کا بذریعہ قائم کرنی ایک عہدنامہ جدید نمبری ۹ کا کیونکہ دفعات مذکور بہت سخت اور تردد پیدا کرنیوالی
تہین بلکہ ساتہ سرکار فارس کے مقابلہ کی، باعث تہین دفعات سوم وچہارم کی منسوخی کی باعث سے
دفعات ۶ و ۷ بہی منسوخ ہوئین —

اکتوبر ۱۸۳۳ء مین فتح علی شاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا مرزا عباس بہی ایکسال پیشتر مرگیا تھا
بزور روس اور انگلستان کے محمد شاہ بیٹا مرزا عباس کا باوجود مقابلہ چند شاہزادگان خاندان
شاہی کے تخت نشین ہوا بعد بلاپ یوروپ کے ۱۸۱۵ء مین اور نیز رفع ہوجانے اون خطرون
کے کہ جسنے دوستی فارس کو مبالغہ کردیا تہا کوئی تدبیر در بارۂ قائم رکھنے رسائی کونسل ہاے
فارس کے کہ جسکو انگریزون نے بذریعہ عہدوپیمان ۱۸۱۴ء کے جو بمقام طہران کے قرار پایا
محفوظ رکھا تھا نہین کی گئی بلکہ خلاف اسکے بہت سی باتین بنظر دلشکنی کرنے شاہ کے اور
نیز اس امر کا خیال دلوانے اوسکے دل مین کہ انگلستان کو ہماری سلطنت کا امن رہنا ناگوار ہے
کی گئین واضح رہے کہ انتقال انتظام یعنی بہیجدیا جانا قرابت سندان فارس کا گورنمنٹ ہند کو
اور بجاے اونکے بہیجا جانا ایک ایلچی گورنر جنرل کا بطور وکیل مطلق کے جو ۱۸۲۳ء مین واقع ہوا
باعث رنج کا ہوا اور شاہ نے کہ جسکو یہ گمان ہوا کہ اس انقلاب کے باعث سے نہ صرف زوال
ہمارے مرتبہ کا ہے بلکہ خطرہ ہماری حکومت کا بہی ہے بہت افسوس سے اوس تغیر کو قبول
کیا مخفی نرہے کہ اوس لڑائی نے جو دربارۂ پیغام ۱۸۲۶ء کے باہم تاج اور سرکار ہندوستانی
کے ہوئی تہی اوسکی عزت کو بنظر سرکار ہندوستانی کے ہیٹہی کردیا تہا اور اوسکو یہ بہی یقین ہوا
کہ اون کارروائیون کی باعث سے جو سرکار ہندوستانی نے بمقابلہ ڈاکوان متعلقہ خلیج فارس
کے ۱۸۱۹ء مین کیا تہا اوسکی حکومت پر ظلم ہوگا واضح رہے کہ دربارہ ترقی دوستی ساتہ فارس
کے چندان فکر نہین کی گئی یہانتک کہ بعد عہدوپیمان ترکومانچائی کے اور منسوخی عہدوپیمان
۱۸۱۴ء کے ایک تدبیر کہ جسے شاہ نے صرف بخیال اوس تردد زرنقد کے جو باعث دینے
تاوان روسیون کے ہوا تھا قبول کیا اور اس امر مین عجب نہین ہے کہ طہران مین روسیون
کے سامنے سرکار انگریزی کا زور کم ہوجاتا —

کئی برسون تک شاہ نے دربارۂ تبدیلی عہدنامہ ۱۸۱۴ء اور بعوض دفعات منسوخ شدہ کے اور

قائم

قائم کیے جانے ایسی شرائط محافظت کے کہ جس سے صاف ثابت ہو کہ سرکار انگریزی کی مرضی
خفظ رکھنے آزادی فارس کی ہے عذر معذرت کیا مگر کوئی تدبیر نسبت پوری کرنے امید شاہ کی
نہین کی گئی اور اخیر کو بعد مدت کے ۱۸۳۳ء مین سرکار انگریز نے اپنے حکام متعینہ فارس کو بابۂ
تبدیل کرنے عہدنامہ کے عہد و پیمان کرنے کی اجازت دی اور واضح رہے کہ اونکے غلبہ کے
باعث سے روس والون کو بالکل جگہ مل گئی اور عہد و پیمان ۱۸۳۶ء تک جاری رہا حالانکہ یہ
نتیجہ نہین ہوا ۔ برس تک سوداگران انگریزی کو ملک فارس مین کوئی عہد و پیمان دربارۂ حفاظت
سوداگری کے چلتا نہین نظر پڑا سوائے اوسقدر کے کہ جو بذریعۂ دوستی عام باہم ملک انگلستان
اور فارس کے ہوئی تھی اور نیز ایک فرمان نمبری ۲۹ جو دربارۂ منسوخی محصول گھوڑون کے
تہا جاری ہوا ۱۸۳۶ء مین دوسرا فرمان نمبری ۳۰ دربارہ اجازت ہونے سوداگران انگریز کو
بنسبت دینے اوسیقدر محصول کے جو سوداگران روس سے لیا جاتا ہے جاری ہوا واضح رہے
کہ منشاء عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کا یہ تہا کہ بعد اسکے ایک عہدنامہ دربارۂ کار تجارت کے بہی قرار پاوے
مگر اوسکی تعمیل نہین ہوئی اور سرکار فارس نے بیان کیا کہ از روے عہدنامۂ اقرار خراج ۱۸۱۴ء
کے عہد و پیمان تجارت کہ جسکو سابق مین سر جان ملکم صاحب نی قرار دیا تہا منسوخ ہوگیا
اور حکام انگریز یعنی مسٹر ایلیس صاحب اور مسٹر ماریر صاحب نی ۱۸۱۴ء مین ایک ضابطہ کا خط
بنام شاہ کے بامضمون بہیجا تہا کہ عہدنامۂ ۱۸۰۹ء کے نیچے دربارہ قائم رہنے سوداگری کے
بہی تحریر کیا جاوے مگر شاہ نے اس امر کو قبول نکیا چنانچہ ۱۸۴۱ء تک یہ ماجرا اسیطرح پر اختلاف
مین رہا اور سنہ مذکور مین ایک عہد و پیمان تجارت نمبر ۳۱ کہ جسکے رو سے سوداگری انگریز اور فارس
کی اوسیطرح پر قائم کی گئی کہ جسطرح پر اور مقرر قومون کے ساتہ ہوئی تہی قرار پایا اور بمنشاء عہد و پیمان
مذکور کے کارخانہ جات تجارت بہی دو ملکون مین تعین کرنا قرار پایا۔
۱۸۴۴ء مین ایک فرمان نمبری ۳۲ مشعر اختیار کرنے کارروائی بنظر بچا لینے سوداگران کے در حالت
مفلسی یا دیوالہ کے قرار پایا۔
۱۸۴۸ء مین جسوقت کہ سرکار انگریزی نہایت کوشش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان افریقیہ
کی کر رہی تہی ایک عہدنامہ نمبری ۳۳ از جانب شاہ مشعر امتناعی آمد غلامان کے ملک فارس میں بذریعۂ

براہ سمندر کے قرار پایا واضح رہے کہ خادم دین غسوخی سوداگری غلام مین نہایت برخلاف ہوا اور شاہ نے ازکو انکے مقابلہ کے لائق نپایا کہ جس سے وہ صاف صاف ممانعت بہ نسبت آمد غلامان بیچ حکومت اپنی کے کرتا مگر جو کہ گذر براہ خشکی کے ممکن نہین ہے صرف اس خیال سے اوسنی نسبت اونکی آمدنی ازراہ سمندر کے ممانعت کی اور ۱۸۵۱ء مین ایک فرمان مشعر گرفتاری و تلاشی اون جہازون کے کہ جنہین شبہہ سوداگری غلامان کا ہو جاری ہوا۔

واضح رہے کہ پھر فتح افغانستان کی خاقان کیمکرو کہ جنہون نے اپنے حقوق حکومت اوس ملک کے اوسیقدر پائے کہ جیسے زمانہ بادشاہان شغادین کے تھے ہمیشہ ایک اچھا خواب و خیال رہا۔

واضح رہے کہ جو روسیون نے پہلا کام بعد مصالحہ ۱۸۲۸ء کے کیا سو یہ تھا کہ فتح علی شاہ کو اوسکی حوصلہ نسبت فتحیابی شرقی کے جرات دی اور اسکو ایک وسیلہ دربارہ غیر واجبی قائم کرنے اپنا اختیار دریاے سندھ تک سمجھا فتح علی شاہ نے دو چڑھائیان عدم فتحیاب اوپر افغانستان اور شہر ہرات کے جو کہ پچھی ملک ہے کین اور اوسکے بیٹے محمد شاہ نے جو ہمیشہ سے دوست روسیون کا اور دشمن انگریزون کا رہا منصوبہ اپنے باپ کو زندہ کیا اور ۲۳۔ نومبر ۱۸۳۷ء کو ہرات کو ساتھ فوج کثیر کے گھیر لیا وہ اس امر سے آگاہ اور مطلع تھا کہ کسی جنبش مخالفانہ سے جو ہرات پر کیجاوے سرکار انگریزی کو ناگوار ہوگا اور باعتبار مدد روس کے اوسنے جملہ عرض جو دربارہ تصفیہ کرنے قصہ ساتھ شاہ کمران والی ہرات کے بذریعہ عہد و پیمان دوستانہ کے ہوا تھا انکار کیا اور پیغام سرکار انگریزی کو بہت حقیر کیا کہ جس سے ایلچی نے مجبور ہو کر جھنڈا اینچا کر دیا اور اخیر کو دوستی فارس کی قبول کی واضح رہے کہ بنظر بازگردانی شاہ کو اوسکے ارادہ حوصلہ مند سے جزیرہ خرک موقوعہ خلیج فارس مین دخل کر لیا گیا کہ جسکے باعث سے بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین اوسکی ساری کوششین دربارہ لینے شہر کے بباعث جانفشانی اور لیاقت ایلدرڈ پوٹنجر صاحب ایک جوان افسر انگریزی توپخانہ کے پامال ہوگئین تھین اوسکو ہرات سے ہٹ آنا پڑا واضح رہے کہ بعد واپس آنے افواج انگریزی ملک افغانستان سے شاہ کمران کو اوسکے وزیر یار محمد خان نے کہ جسنے اپنے کو ظاہرا تابع مین شاہ فارس کے قرار دیا تھا مگر فی الحقیقت آزاد

آزاد رہا مار ڈالا فقط ۔

اگست ۱۸۴۸ عیسوی مین محمد شاہ مرگیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا نصیر الدین جو اب بادشاہ ہے تخت نشین ہوا ۱۸۵۱ء مین بعد وفات یار محمد خان والی ہرات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جانشین ہوا سید محمد خان نے اپنے کو قوت مین کم پاکر اور بخوف دھمکی امیر کابل کے اور کوہندل خان والی قندہار کے فارس سے عذر خواہی کی اور شاہ فارس نے ایک فوج ظاہرا بنظر تہ و بالا کرنے ترکون کے لیکن باطن مین واسطے دخل کرنے اوپر ہرات کے بھیجی ایلچی انگریزی متعینہ طہران نے اس امر پر اونکو نصیحت کی اور چاہا کہ سرکار فارس صاف صاف ظاہر کرین کہ اونکا کیا ارادہ ہے چنانچہ ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء کو سرکار فارس نے ایک عہدنامہ نمبری ۴۵ پیشتر بھیجنے اپنی فوج اوپر ملک ہرات کے تا وقتیکہ کوئی دوسری فوج حملہ نکرے و نیز نہ کرے کسیطرح کی دست اندازی کسی امر مین بجز اوس مقدار کے کہ جو بیچ حیات یار محمد کے ہوتی تھی دستخط کیا واضح رہے کہ اس مداخلت سے جو اوس ارادہ مین ازجانب سرکار انگریز کے ہوا سرکار فارس کو برا معلوم ہوا اور بہت سی علامتین خفگی اور ناخوشی کی ظاہر ہوئین کہ جنکے باعث سے سچی دوستی سات ایلچی سرکار انگریز کے جاتی رہی اور از سر نو فساد کا باعث ہوا ۱۸۵۴ء مین مرزا ہاشم خان کہ جو نوکری شاہ سے برطرف ہوا تھا واسطے پیغام انگریزی کے مقام شیراز مین ایجنٹ مقرر ہوا انگریز سرکار فارس نے اوسکی تقرری پر عذر کیا اور اوسکو دھمکایا کہ اگر تم اپنے کام پر جاؤ گے تو قید کر لیے جاؤ گے بعد اسکے اوسکی جورو کو قید کر لیا حالانکہ جملہ عذرات و صلاح وغیرہ کو شاہ فارس ضد کر کے انکار کرتے تھے اسلیے ایلچی متعینہ طہران نے اپنا جھنڈا اوکھاڑ کر عملداری فارس سے چلا گیا بعد ازان ایک اشتہار بہ نسبت اس امر کے ازجانب سرکار فارس کے باشاعت جاری ہوا کہ اوس مقدمہ مین فایدہ ایلچی سرکار انگریزی کا بباعث سازش جورو مرزا ہاشم خان کے ہوا اس عرصہ مین محمد یوسف پوتا فیروز کے از برادران شاہ شجاع نے سید محمد خان حاکم ہرات کو مار کر شاہ فارس کو واسطے مدد کے درخواست کی تھی اور دسمبر ۱۸۵۵ء مین ایک فوج خلاف مضمون عہدنامہ قرار دادہ ازجانب سرکار فارس کے بھیجی گئی محمد یوسف قید ہوا اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو ہرات کو لے لیا جو کہ ہر طرح کی کوشش

درباره زیاده کرنے سرکار فارس کو بہ نسبت رفع جھگڑا ونیز کرنے خوشامد سرکار انگریزی کے واسطے ذلیل کرنے اونکے پیغام کے کی گئی مگر کارگر نہوئی اسلیے بمبئی سے ایک فوج واسطے دخل کرنے جزیرہ خرک کے روانہ ہوئی اور پہلی نومبر ۱۸۵۶ء کو لڑائی قرار پائی مگر بعد ایک لڑائی مختصر کے مخالفت طرفین نے بذریعہ ایک عہدنامہ نمبری ۳۶ جو ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین قرار پایا تھا اختتام پایا واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا نے بحر عہدنامہ جو درباره بند کرنے تجارت غلامون کے خلیج فارس مین اگست ۱۸۵۱ء مین قرار پایا تھا کہ جو ازروے دفعہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۶۲ء تک ملکہ اور آینده تک یعنی جبتک کہ کوئی فریق خاص کہ منسوخ نکرے جاری رہیگا اور کسی عہدنامجات سابق کو جو بباعث لڑائی منسوخ ہوگئے تھے زنده نہین کیا —

۱۸۶۱ء مین تجویز درباره کرنے ایک عہدوپیمان باہم سرکارہاے ہندوستان اور فارس کے متعلق تیاری تاربرقی سرحد ترکستان سے بندر عباس تک ملک فارس ہوکر تاربرقی انگلستان سے ہندوستان تک کے حصہ کے لیے ہوئی بعد چندے ۲۵ - اپریل ۱۸۶۲ء کو سرکار فارس نے شرائط قرارداده سے انکار کیا اسلیے تاربرقی ازراه فارس کے نہین بنی اور تاربرقی ترکستان اور ہندوستان کی خلیج فارس مین شامل ہوئی بعد ازان شاه فارس نے ایک تاربرقی اپنی سرحد مین مقام خانقین سے سرحد ترکستان پر جو دوسری تاربرقی سے مقام بشیر پر جاکر ملے طہران اصفہان وشیراز ہوکر بنوانے کا قصد کیا نظر بران ایک عہدنامہ نمبری ۳۷ متعلق تیاری تاربرقی مذکور کے باہتمام ایک انگریز کے اور نیز خرید کرنے لوازمات سرکار انگریزی سے اور اجازت دینے سرکار انگریز کو بہ نسبت استعمال کرنے اوس تاربرقی کے بشرط دینے اجرت معینہ کی دسمبر ۱۸۶۳ء مین قرار پایا —

نمبر ۳۸

دفعات عہدنامہ جو ساتھ شیخ شادوم والی بشایر کے ۱۲ - اپریل ۱۸۶۳ء مین قرار پایا تھا مضمون ذیل ہے: —

دفعہ ۱

انگریزون سے اشیاے ادنی باردانگی پر کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور اوسیطرح پر

اون سوداگرون سے جو انگریزون کے ساتھ خرید فروخت کرتے ہین صرف اتنی شرح سے محصول لیکر
کے لیا جاوے گا ٭

دفعہ ۲

ادنی اور کبری اشیاے اونکی بالکل بدست انگریزون کے رہینگی اور اگر کوئی شخص کچھ اشیاے
اونکی چھپ کرلا دے گا تو ایسی صورت مین انگریز لوگ مجاز اونکی گرفتاری کے ہونگے
واضح رہے کہ تاریخ ہذا سے چار مہینے کے بعد دفعہ ہذا جاری متصور ہوگی ٭

دفعہ ۳

تاوقتیکہ انگریز یہان پر اپنا کارخانہ رکھین کوئی قوم یورپ کی مقام بندر مین قیام نہین کرنے پائیگی

دفعہ ۴

ملازمان و دیگر کسان متعلق کاروبار انگریزون پر بالکل حکومت اور محافظت انگریزون کی
رہیگی اور شیخ اور اوسکی توابعین کسیطرح پر اونسے مزاحمت نکرین اور نہ اونکے معاملات
مین دخل دیوین —

دفعہ ۵

درحالیکہ کوئی باشندہ کہ جو انگریزون کا قرضدار ہوا اور دینے سے انکار کرے شیخ اونسے
حسب رضامندی انگریزون کے دلوا دیوینگے —

دفعہ ۶

ایک ٹکڑہ زمین کا حسب پسند انگریزون کے واسطے تعمیر مکان کارخانہ کے دیا جاویگا
اور ہر طرح کی آسائش درباره قائم کرنے اونکی تجارت کے بطرف شیخ واسطے تعمیر مکان
کارخانہ کے ہوگی اور اوسپر انگریز لوگ اپنا نشان کرینگے اور اکیس ۲۱ ضرب توپ واسطے
سلامی کے رہے گی فقط —

دفعہ ۷

ایک ٹکڑا اراضی کا انگریزون کو واسطے طیاری ایک باغیچہ اور ایک قبرگاہ کے دیا جاویگا —

دفعہ ۸

انگریزون سے اور نیز اونکے توابعین سے اونکی مذہب امین کسیطرح کی مزاحمت نہین کیجاویگی

دفعہ ۹

جو سپاہی یا کچھی نوکر یا غلام وغیرہ انگریز کے بھاگ جاوین تو شیخ اونکو پناہ ندے اور نہ نوکر رکھی بلکہ اونکو پاس انگریزون کے واپس بھیجے —

دفعہ ۱۰

اگر کوئی جہاز کی اسباب سوداگران ملک موقوعہ کارخانہ سے دور خرید یا فروخت کرین تو ایسی صورت مین ہر دار وقت کے پاس جو از جانب سرکار ہو حساب اوسکا بھیجا جاویگا اور منتظر اسکے ایک آدمی اوسکا ہر وقت وزن اور سپردگی اون اشیا کے جنکی فروختگی اسطرح عمل مین آوے گی ہمراہ موجود رہے گا اور یہ فروختگی اور سپردگی محصول گھر مین ہوا کریگی —

دفعہ ۱۱

اگر اتفاقاً کوئی جہاز انگریزی ملک شیخ مین کنارہ سمندر پر آجاوی تو اس امر کی احتیاط رہی گی کہ کسیطرح پر لوٹا نجاوے بلکہ شیخ انگریزون کو ہر طرح کی مدد جو اوسکے امکان مین ہے دربارہ بچائی جہاز اور اوسکے اسباب کے دیگے اور صرف اوسکا از جانب سرکار انگریز کے ہوگا —

دفعہ ۱۲

شیخ اپنی رعایا کو بہ نیت خرید کرنے کوئی اسباب کسی جہاز انگریزی راستہ مین سوا کنارے کے اجازت نہین دینگے —

مہر شیخ

شادودم

بادشاہی گرانٹ یعنی عطیہ نامہ جو از جانب کریم خان بادشاہ فارس کے سنہ ۱۷۶۳ء مین جاری ہوا حسب ذیل ہے —

جو کہ خدا نے اپنے فضل سے کریم خان پر فتح بخش کر اوسکو کل بادشاہت فارس کا حاکم اعلی مقرر کیا اور اوسکی تخت مین بادشاہت مذکور کی امن اور صلح بذریعہ اوسکی فخمند تلوار کے سونپا ہے اسلیے اب ہمارا یعنی کریم خان کا منشا یہ ہے کہ کل سلطنت زیر حکومت ہمارے خوب رونق پاوے اور رعایا بلندی سابق پر باعث ترقی کار سوداگری و عدل کی بہر ہو سکے

واضح رہے کہ ہمکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی ہے کہ رایٹ وارشپ فل ولیم ایندرو پیرالیس صاحب بہادر گورنر جنرل انگریز متعینۂ خلیج فارس باختیار تعین کرنے ایک کارخانۂ تجارت کا مقام بشایر مین پہونچے ہین اور حسب الہدایت گورنر جنرل صاحب موصوف کے مستر نجمن جر وس صاحب رزیڈنٹ نے ہمارے پاس مستر ٹامس ڈرن فورڈ صاحب اور اسٹیفن ہاربیٹ کو واسطے حصول کرنے ایک عطانامہ دربارۂ اونکے حقوق سابق کے جوان ملکون مین تھے بہیجا ہے اسلیے ہم برضامندی اپنی اور بوجہ رفاقت ساتھ قوم انگریز کے گورنر جنرل موصوف کو بحق اوسکے بادشاہ اور کمپنی کے حقوق مندرجۂ ذیل کو کہ جسکی بخوبی احتیاط ہوگی اور باپایداری تمام تعمیل کیجاویگی عطا کرتے ہین۔

اول

بشایر مین یا اور لنگرگاہ موقوعہ خلیج مین جہان کہ جسقدر زمین سرکار انگریزی کمپنی پسند کرین واسطے تعمیر ایک کارخانۂ تجارت کے دیجاوے اور اوسپر جسقدر توپ چاہین جو چہہ منی سے بڑی نہو اوسپر چڑہاوین اور ملک کے جس مقام پر چاہین مکانات تجارت کی تعمیر کرین۔

دوم

کسی اسباب آمدنی یا روانگی انگریزون پر جو بشائر یا اور کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین ہو محصول نہین لیاجاویگا بشرطیکہ وہ اپنے نام سے دوسرے شخص کا اسباب نہ لایا جایا کرین اور انگریز لوگ اپنا اسباب تمام ملک فارس مین بے محصول لیجا کرین اور اون اسباب پر بمقام بشائر یا اور کہین فروخت ہون اوسپر شیخ یعنی گورنر صرف بشرح سے سیکڑہ محصول معینہ اوپر اسباب روانگی کے لیا کرینگے۔

سوم

سوا اسکے کمپنی موصوف کے اور کوئی قوم یورپ یا اشخاص دیگر خلیج فارس کے کسی بندرگاہ مین اشیا سے اونی لانے نہین پاوینگے اور کاش کوئی مخفیۃً ایسا کرے تو اوسکا اسباب گرفتار ہوکر ضبط ہوجاویگا۔

چہارم

درحالیکہ کوئی سوداگران فارس یا دیگر انگریزیون کا قرضدار ہو تو ایسی صورت مین شیخ یعنی گورنر مقام اوس قرض کو دلوا دیگا اور کاش اوس سے نہ ہوسکے تو سردار انگریز مجاز کرنے اپنی تدبیر دربارۂ وصول کرنے زر قرضہ کے ہین —

پنجم

تمام ملک فارس مین انگریز لوگون کو اختیار ہے کہ جس سے مناسب سمجھین خرید یا فروخت کرین اور اسمین کسی مقام کے گورنر یا شیخ اون کے اسباب کی آمدرفت مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کرینگے —

ششم

جب کوئی جہاز انگریزی کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین پہونچے تو کوئی سوداگر بلا رضامندی اور آگاہی سردار انگریز مقیمہ اوس جگہ کے حقیقۃً نہ خرید کرے —

ہفتم

کاش کوئی جہاز انگریزی کسی مقام خلیج فارس مین آکر شکست ہو جاوے تو ایسی صورت مین گورنران متعینۂ مقامات متصل کو لازم ہے کہ بلا دعوے کرنے کسیطرح کے حصۂ جہاز شکست شدہ مین حتی الامکان انگریزون کو دربارہ بچانے جہاز اور اسباب محمولہ کے بخوبی مدد دین گے —

ہشتم

انگریزون سے خواہ اونکے تابعین سے جو کسی سمت مین ملک فارس کے ہون کسیطرح کی دست اندازی اونکے مذہب مین نہین کیجاوے گی —

نہم

کاش کوئی سپاہی ماتحتی یا غلام انگریز کا بھاگ کر فارس کے کسی ملک مین جاوے تو اوسکو پناہ اور روا رکھنا نہین چاہیے بلکہ اوسکو انگریزون کے پاس حاضر کردینا چاہیے لیکن پہلے اور دو تحیے تصور کے لیے سزا نہین ہونا چاہیے —

دہم

جس مقام موقوعۂ ملک فارس مین انگریزون کا کارخانہ ہووہان پر اونکے دلال مہاجن اور جملہ توابعین ہر قسم کے محصول وغیرہ سے بری رہینگے اور اونکی حکومت اور انصاف مین بلا دست اندازی کسی کے رہین گے ۔

۱۱ یازدہم

انگریز لوگ جس مقام پر کہین کچہ اراضی واسطے قبرستان کے یاوین گے اور اگر کچہ اراضی واسطے باغیچہ کے چاہین تو بشرطیکہ وہ اراضی بادشاہ کی ہے تو وہ اونکو مفت ملیگی اور اگر کسی رعایا کی ہے تو بشرط دینے قیمت واجبی کے ملے گی ۔

۱۲ دوازدہم

جو مکان کہ کمپنی موصوف کا سابق مین بمقام جراس کے تہا وہ مع باغیچہ اور تالاب کے ہم اونکو دیتے ہین ۔

دفعات تجویز شدہ از جانب خان حسب ذیل ہے ۔

اول

انگریز لوگ حسب رواج سابق اون اشیاے کو جو قابل بہیجنے ولایت یا ہندوستان کے ہون بشرط رضامندی بر نسبت قیمت واجبی کے سوداگران فارس سے خرید کیا کرین مگر فارس سے کل قیمت اپنے اسباب فروخت شدہ کی زر نقد مین نہ لیجایا کرین ورنہ بادشاہت خالی از دولت ہو جاوے گی ونیز نقصان کار تجارت مین ہوگا ۔

دوم

جہان کہ انگریز مقیم ہون قوم مسلمان سے بدسلوکی نکرین ۔

سوم

جو اسباب کہ انگریز لوگ ملک فارس مین لاوین اونکی بکری حسب تصفیہ سوداگران عظیم و مردمان معتمد کے ہوا کرے ۔

چہارم

کسی رعایا باغی پادشاہ کو انگریز لوگ پناہ نہین دینگے اور نہ سلطنت کی باہر لیجا وین گے

بلکہ جو بھاگ کر اونکے پاس جاوین اونکو پھر سپرد کردیوین اور اونکی سزا پہلے اور دوسرے قصور کے لیے نہین ہوگی۔

پنجم

انگریز لوگ دشمنان بادشاہ کو کسیطرح ظاہر یا باطن مدد نہین دیوین گے۔

ششم

جملہ ہمارے گورنران متعینہ صوبہ لنگرگاہ و دیگر قصبہ جات کو تاکید نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ ان احکام پر بخوبی کاربند رہین ورنہ موجب ہماری نارضامندی کا ہوگا اور واسطے عدول حکمی و غفلت کے مستوجب سزا ہونگے۔

مورخہ ۲۳ سرموخا سنہ ۱۱۷۶ مطابق ۲ جون سنہ ۱۷۶۳ء مقام جرانش ۔

نمبر ۲۲

ترجمہ فرمان جعفر خان

بعد تسلیمات کے مدعا طراز ہے کہ جو ہمارا ہمیشہ سے یہ منشا ہے کہ سوداگران و قافلان جو ہمارے ملک کے اطراف مین آیا جایا کرتے ہین ایسی حفاظت پاوین کہ وہ امن و امان سے سویا کرین اور حتی الامکان ہم لوگون کے وے اپنے کار تجارت مین بلاخرچہ و دقت مصروف رہین اسلیے فرمان شریف شعر تاکید بنام جملہ گورنران و کمانیران ہمارے قصبہ اور قلعجات اور نیز بنام جملہ سرداران اور رعیت داران کے جو راستون مین محصول لیا کرتے ہین اس نظر سے جاری کیا گیا ہے کہ جملہ اشخاص ست جو از جانب قوم انگریز ہمارے ملک مین واسطے کار تجارت کے تعینات ہین آمدنی و روانگی مین بہر صورت اونکے ساتھ مہربانی تمام پیش آوین اور ہمیشہ اونکی محافظت کے پیرو کار رہین اور ہمارے ملازمان مذکورہ بالا پر یہ بھی واضح ہو کہ وہ کسیطرح جنس ہای قوم انگریز سے کسیطرح دستوری یا تحایف یا روپیہ طلب کرین بلکہ اونکے ساتھ اسطرح پیش آوین کہ وہ ہمہ اعتبار رکھکر اور بلاکسی طرح کی ذلت یا دقت کے ہمارے ملک مین چارون طرف آمد و رفت کرکے کار تجارت کا بخوبی کرین اور جب وہ اسباب سوداگری کا جو بیچنے کو لائے ہون بیچ چکین تو اونکو اختیار ہے کہ جسوقت چاہین واپس جاوین پس ضرور ہے کہ ہمارے نہایت معزز

دوست انگریز بلیس صاحب کو جو بمقام بصرہ مین ہین بخوبی واضح رہے کہ اسطرح پر ہماری دوستی حسب ضابطہ مندرج وارادہ اونکے کے ظاہر ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بنظر آزمایش کے اپنی قوم کو ملک فارس مین واسطے کرنے تجارت کے بخوبی تقویت دیوین اور ہم مکرر وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے کار مین بآسایش اور محافظت تمام رہین گے مخفی نہ ہے کہ جو اسباب سوداگری قوم انگریز واسطے بکری کے لاوینگے اوسکی بکری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہ کیجاوے گی بلکہ بعد اختتام فروخت جسوقت وہ عزم واپس جانے کا کرینگے اوسوقت اونکی ہر طرح کی محافظت کیجاوے گی اور ہم بزبان شاہی قسمیہ کہتے ہین کہ اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ دیجاوے گی اور کاوش بیشتر اسکے کسیطرح کی تکلیف قوم انگریز کو ملک فارس مین دی گئی ہو تو ہماری مرضی یہ ہے کہ ان سے وہ سب باتین بالکل درگذر ہوکے فراموش ہوجاوین اور بباعث دوستی عہد قدیم اپنے نہایت معزز دوست بلیس صاحب موصوف کے ہم اس امر کے تکلیف دہ ہین کہ صاحب موصوف اون تحائف کو جو بصرہ مین دستیاب ہون فوراً خرید کرکے قیمت سے مطلع کرین تاکہ کسی بردہ کو قیمت اوسکی دلوادیوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ہمارا دوست مذکور ہماری دوستی اور حفاظت مین ہمیشہ مطمئن رہکر اپنی مرضی اور ضروریات سے ہر نوع ہمکو اطلاع بخشا کرین اور یقین ہے کہ یہ قول وقرار ہمیشہ کو باہم ہمارے رہیگا —

محررہ ۸ ربیع الثانی ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۷۶۳ء —

نیازمند جعفر
بنیا محمد صادق

نمبر ۲۳

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہد وپیمان شمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم ازجانب بادشاہ فارس ازروے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب ازجانب سرکار انگریزی ازروے اختیار کے وموسٹ نوبل مارکس ویلسلی صاحب کے پی گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا —

حسب ذیل ہے —

فرمان



ہمارے عالیقدر احکام جاری ہوئے ہین کہ عہدہ داران اور بڑے بڑے حاکمان و افسران و بحران لنگرگاہ کنارہ سمندر و جزائر موقوعہ صوبہ فارس و خوزستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ عنایات شاہی سے اونکی قدر و منزلت خاص کر کی گئی جو کہ زمانہ حال مین باہم وزراے سرکار فارس و وزراے سرکار عالیہ روشن آفتاب آسمان بادشاہ قدردان بزرگ بادشاہ ممالک انگلینڈ اور ہندوستان کے دوستی اور راہ و رسم نے پایہ داری سے ترقی پائی اور قبل اسکی چند عہدنامجات دربارہ قیام و استحکام دوستی مذکور و نیز میل ملاپ کی قرار پائے ہین اس لیے حکم ہذا از جانب تخت جلال کے بنظر کیجانے تعمیل جاری کیا جاتا ہے کہ تم لوگ بدیانت تمام مطالب اوسکا سمجھکر بخوبی تعمیل کرو اور اگر کوئی شخص از قوم فرانسیس تمہاری بندرگاہ یا سرحد مین ہو کر جانے کا یا اپنے کو کنارہ سمندر یا سرحد پر مقیم کرنے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت مین تم اونکے نکالنے اور اوکھاڑ دینے کی فکر کرنا اور ہرگز اونکو کسی مقام پر قدم رکھنے نہ دینا بلکہ تم اونکے ذلیل اور قتل کرنے کے مجاز ہو اور قوم انگریز کے بلکہ سوداگران و عہدہ داران کی مدد کرنا اور اونکے ساتھ دوستانہ پیش آنا گویا تمہارا ایک خاص کام منصوبہ ہے اور اونکو کو بادشاہ کا معزز تصور کرنا چاہیے اور تمکو چاہیے کہ موجب شرائط مشمولہ جو باہم حاجی ابراہیم خان معتمد سرکار عالیہ اور نامور سرکار اور کپتان مہربان جان ملکم صاحب عالیمرتبت کے قرار پائے ہین کاربند رہو تاکید مزید جانو۔

محررہ ۱۲ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ء 

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے از جانب وزراے متذکرہ ذیل کے ہے۔









مہر مرزا رضی

مہر مرزا احمد

مہر مرزا مرتضی قلی

مہر مرزا فیض اللہ

مہر مرزا یوسف

عہد و پیمان مشمولہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کی کہ جسنے فرمایا کہ تم جو یقین کرتے ہو اپنے قول کو پورا کرو اور جیسا تم خدا کے ساتھ قول کرتے ہو تو اوسے پورا کرو اور بعد تقویت اوسکی کے اوسکو نہ توڑو بعد بلند ہو حمد اللہ تعریف اور حمد خدا کے اور ظاہر ہونے دماغ کے ہونے ولیون پیغمبرون سے کہ جنکا جلال اور سلامتی ہمیشہ رہے کہ جنکی مدد مین چڑے خوش آہنگ یعنی فرشتہ کہ جنکے دو تین اور چار جوڑے پر کی موجود ہین اور جو آسمان پر نہایت اونچے درجہ پر بیٹھے ہین کہ جنکے لیے نہری ہے اون لوگون کا مکان بہشتی راگ بہشتی بحق قادر مطلق یعنی خدا اور ایسے لوگ اون لوگون کی نظر مین جو بہشت مین رہتے ہین جلال سے معزز معلوم ہوتے ہین صاف مطلب عہدنامہ کا یعنی بنا اوسکے تعین ہونے کی صفحہ ہذا مین بیان کی گئی ہے اور یہ شرعاً جائز ہے کہ اس دنیای فانی اور پر مصیبت مین اور اس پیدائش اور ملاپ مین کوئی امر زیادہ تر اس سے بہتر انسان کے لیے نہین ہے کہ آپس مین میل دوستی اور محبت کرین —

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ مابین عالی مرتبت بلند اقبال ناصح مشفق والا اقتدار وزیر اعظم صاحب معتمد خیرخواہ سرکار صاحب اختیار آراستہ جلال حاجی ابراہیم خان حسب الاجازت و اختیار عطیہ ازجانب بادشاہ عالی کہ جسکی — عدالت مثل سلیمان کے ہے پناہ دنیا علامت قدرت خدا جو انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارہ سلطنت ابدی خوبصورتی بادشاہت بادشاہ دنیا مثل کیخسرو رحیم و عادل صاحب تقدیر کامیاب بادشاہ زورآور مثل سکندر کہ جسکی ثانی کوئی بادشاہ زیر گردون نہین ہے ایک عکس خدا سے ایک آفتاب کہ جسکا زین ماہتاب مین اور جسکی رکاب ماہتاب جسکا

ایک بادشاہ عالیمرتبہ کہ جسکے سامنے سورج چھپ گیا کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ اشخاص طریقہ ازجانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شناہ بادشاہی لنگر جہاز فتح جہاز سمندر جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلینڈ اور ہندوستان سکے کہ ہمیشہ خدا ازراہ وسکے جلال اور اوسکے حکم سمندرون پر مضبوط کرے اور ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اون کا اختیار اوپر بندگان خدا کے دراز کرین حسب طریقہ مندرجہ اسناد کہ جسپر وسے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبہ جلال وامارت وآرایش دنیا وپورا کرسنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر ملک ہند کی مہر ثبت ہے ——

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا باہم دونون سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دو سرکار کاربند رہینگے ——

دفعہ ۱

جبتک کہ دوست کی گردش رہیگی اور روشنی سورج کی اوپر حکومت ہر دو سرکار اور تمام دنیا کے رہیگی تب تک حسن دوستی کا قائم رہیگا اور تاگا عداوت اور نفاق کا کٹ جاوے گا اور باہم ہر دو سرکار شرائط مددوہی باہمی کے قائم ہونگے کینہ اور دشمنی کے بالکل موہبات انکا لذیذ ہاوینگے

دفعہ ۲

اگر بادشاہ افغانستان کا ہندوستان پر کہ جوزیر حکومت عالی مرتبت بادشاہ انگلینڈ کے ہے ارادہ چڑھائی کا کرین تو ایسی صورت مین ایک فوج زبردست مع جملہ سامان لڑائی کے ازجانب سرکار عالی القاب صاحب اقتدار شاہ فارس کو واسطے تہ و بالا کرنے اور نیست و نابود کرنے سلطنت افغان کے مقرر کیجاوے گی اور ہر طرح کی کوشش دربارہ نیست و زیر کرنے قوم مذکورہ بالا کے کیجاوے گی ——

دفعہ ۳

کاش بادشاہ افغان کبھی ارادہ جاری کرنے دوستی ساتھ بادشاہ فارس کے کہ جو عہدہ میں مثل سلیمان اور مرتبہ مین مثل جمشید سایہ خدا کا کہ جسنے زمین پر رحم اور مہربانی کی ہے کرے

تو ایسی صورت مین بروقت قائم ہونے عہد و پیمان دوستی اس امر کا بہی اقرار لیا جاویگا
کہ شاہ افغان یا اوسکی فوج ارادہ چڑہائی اوپر حکومت بادشاہ مذکورۂ بالا یعنی بادشاہ انگلنڈ ترک کرینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ کوئی بادشاہ افغان خواہ کوئی شخص قوم فرانسس سے ساتہ بادشاہ فارس کے لڑائی کرے تو ایسی صورت مین عہدہ داران سرکار انگریز کے کہ جنکا دربار مثل آسمان کی ہے جسقدر گولہ اور سامان لڑائی کا ممکن ہوسکے مع سامان ضروری وہمراہیان و اسپکٹران وغیرہ کے بہیج دیوین اور یہ اسباب کسی لنگرگاہ فارس مین کہ جسکی سرحد واقع ہے افسران اعلی بادشاہ فارس کے سپرد کیے جاوینگے۔

دفعہ ۵

کاش کبہی ایسا ہو کہ کوئی فوج قوم فرانسس بہ نیت دغا قیام کرنے اپنے کا کسی جزیرہ یا کنارہ سمندر ملک فارس کے ارادہ کرین تو ایسی صورت مین ہر دو سرکارہائے مذکورۂ بالا کی فوج شرکت مین مشورہ کاربند ہو کر اونکے نکالنے اور اوکہاڑ دینے اونکی بغاوت کی بنیاد کے پیروی کرینگے اور شرط یہ ہی کہ جب ایسا امر واقع ہوا ور فوج فتحیاب فارس کی کوچ کرے تو ایسی صورت مین افسران متعینہ از جانب سرکار بادشاہ انگلنڈ کہ جنکی قدرت مثل آسمان کے ہے کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے جسقدر ضروریات سامان لڑائی اور رسد وغیرہ ممکن ہوسکے لادکر اونکے پاس بہیجین اور کاشکہ کبہی کوئی شخص از قوم فرانسس اپنی مرضی دربارۂ حاصل کرنے ایک مقام واسطے قیام اور رہنے اپنے کے کسی جزیرہ یا کنارۂ ملک فارس مین ظاہر کرین تو ایسی درخواست یا اظہار سرکار عالی عادل سرکار فارس مین منظور نہ کیجاویگی اور نہ اونکو اجازت واسطے قیام کرنے کے دیجاوے گی واضح رہے کہ جبتک دنیا قائم ہے مضمون عہدنامہ ہذا کا اور کاربندی عہدنامۂ ہذا جو مندرج اس صفحہ مین ہے ہوتی رہیگی۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر کپتان جان ملکم صاحب

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

نمبر ۲۴

ترجمہ فرمان فتح علیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہدوپیمان مشمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم ازجانب بادشاہ فارس ازروے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب ازجانب سرکار انگریزی ازروے اختیار کے جو موسٹ نوبل مارکس ویلزلی صاحب کے پی گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا حسب ذیل ہے۔

فرمان

احکام ہاے علیم ازجانب ہمارے اس نظر سے جاری ہوتے ہین کہ عالیمرتبت بلند اقبال پناہ اختیار اور جلال صاحب اختیار شرافت پناہ سرداران ولایت اور گل برگ وحاکمان وتابنیان اور متصدیان بادشاہت ہماری کو واضح رہے کہ اسوقت عالیمرتبت قدردان صاحب لیاقت کپتان جان ملکم صاحب کہ جسکو گورنر جنرل ہندوستان نے ازجانب سرکار بادشاہ ولایت کہ جسکا دربار مثل آسمان کے ہے اور جسکا مرتبہ شاہانہ مثل سکندر کے ہے اور جسکا اختیار کرۂ زمین پر ہے جو جلال بزرگی اور لیاقت سے آراستہ اور ریاست اقتدار اور عدل سے پیراستہ ہماری ڈیوڑھی عادل پر پہونچے اور بعد سرفراز ہونے بحضور بادشاہ پرجلال کے ارادہ نسبت قائم کرنے بنیاد دوستی باہم ہردو سرکار کے ظاہر کرکے بیان کیا کہ ہردو سرکار آپس مین دوست اور متفق رہین اور ہمیشہ اون مین دوستی اور اتفاق قائم رہے اسلیے ہمنے بخوشی ورضامندی اپنی درخواست اور ارادہ عالیمرتبت مذکورہ بالا کو منظور کرکے ایک عہدنامہ مہری وزیر اعظم کہ جسپر ہمارا اعتبار ہے صاحب موصوف کو دیا ہے اور تم معززان سلطنت پر ضرور اً فرض ہے کہ بعد مطلع ہونے حکم شاہی سے تم سب ملکر مطابق شرائط مندرجہ عہدنامہ جو باہم عالیمرتبت معزز سلطنت جلال قدرت نزدیکی تخت معتمد شاہی حاجی ابراہیم خان اور عالیمرتبت کپتان جان ملکم صاحب ایلچی کہ جسکا القاب اوپر تحریر ہوچکا ہے قرار پایا ہے باحتیاط تمام کاربند رہو اور کوئی شخص خلاف حکم ہذا کے خواہ مضمون عہدنامہ مشمولہ کے کاربند نہوویں اور اگر ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ کسی ادراسنے خلاف شرائط عہدنامہ ہذا کے کوئی کارروائی کی ہو یا کسی شخص کی جانب سے غفلت یا کوتاہی بیچ تعمیل اوسکی کے ظہور مین آوے گی تو موجب ناراضگی

اور غضب شاہی کا جو مثل آگ کی ہے متصور ہو کر سزایاب ہوگا تاکید جانو۔

محررۂ ماہ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ء

مہر حسب نمونۂ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے ازجانب وزرای متذکرۂ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی

مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی

مہر مرزا احمد

مہر مرزا مرتضی قلی

مہر مرزا یوسف

مہر مرزا فیض اللہ

عہدنامہ شمولۂ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کو کہ جسنے فرمایا ہے کہ اپنا عہد پورا کرو اور واسطے پورا کرنے عہد کے تمہاری پرستش کیجاوے گی جو کہ قائم کرنا دوستی مابین بالکل مخلوقات کے خدا کی طرف سے کہ کارنیک ہے اور یہ عمل نہایت اچھا اور قابل تعریف کے ہے کہ جس سے خالق راضی رہتا ہے اور نیز اوسکے مخلوقات کی خوشی اور امن اس سے متصور ہے اسلیے اس زمانہ جسوقت مین ایک عہدنامہ مابین عالیمرتبت معزز سلطنت صاحب نصیب صاحب اقتدار عالی شان وزیر اعظم معتمد وخیرخواہ سرکار زور آور آراستہ بزرگی جلال اختیار شوکت اور نصیب حاجی ابراہیم خان کے حسب الاختیار عطیہ لنگرگاہ بادشاہ عظیم کہ جسکا دربار مثل سلیمان کے ہے اور پناہ دنیا علامت قدرت خدا جوہر انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارۂ سلطنت ابدی فضل خوبصورتی بادشاہی بادشاہ دنیا مثل کا چلپر من کے بہشت رحمت وعدالت چشمۂ خوش بخشی دوام کامیاب بادشاہ ذوالقرنین مثل سکندر کہ جسکا ثانی اور کوئی بادشاہ نہین ہے ساتہ قادر مطلق ایک آفتاب کہ جسکا زمین

مہتاب ہے اور جسکا رکاب ایک ماہتاب جدید ہے ایک بادشاہ بڑے جلال کا کہ جسکے مقابلہ مین سورج شرمندہ ہے اور کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ مستحکم طریقہ از جانب صاحب تخت پناہ دنیا جو ہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح و جہاز سمند جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلنڈ اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا اوسکے جلال اور اوسکے حکم کو سمندرون پر مضبوط کرے ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اونکا اختیار اوپر بندہ خدا کے دراز کرے حسب طریقہ مندرجہ اسناد کہ جسپر وے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبۂ جلال و عمارت و آرایش دنیا و پورا کرنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کی مہر ثبت ہے ۔

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا باہم دونون بڑی سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دو سرکار کاربند رہین گی ۔

دفعہ ۱

سوداگران ہر دو سرکار کے دونون قومون کی عملداری مین بحفظ اور اعتبار تمام اپنا کاروبار تجارت کا کرتے رہین اور حکامان و گورنران کل شہرون کے اونکے مویشی اور اسباب وغیرہ کی حفاظت کرنا اپنا خاص کام متصور کرین ۔

دفعہ ۲

سوداگران بادشاہت انگلستان یا ہندوستان کے کہ جو ملازم سرکار انگریز کے ہین دربارۂ قیام کرنے کسی لنگرگاہ یا شہر سلطنت غیر محدود فارس کہ جسکو خدا آفت سے بچاوے حسب پسند اپنی اجازت پاوین گے اور اون اشیا پر کہ جو فی الواقع مال سیکے از ہر دو سرکار کا ہے کسیطرح کا محصول ٹکس کا مطالبہ نہین کیا جاوے گا ایسے اشیاؤن پر صرف خرید کنندگان سے محصول معمولی لیا جاوے گا ۔

دفعہ ۳

کاش ایسا واقع ہو کہ مردمان یا اسباب سوداگران پر کسیطرح جبر بباعث چورون یا ڈاکوون کے ضرر پہنچے یا لیجاوے تو ایسی صورت مین دربارہ سزا دہی مجرمان اور برامدگی مال کے

نہایت کوشش کیجاوے گی اور اگر کوئی سوداگر فارس دربارہ ادائے قرضہ کہ جو سرکار انگریزی کو دینا ہو یا حیلہ و حوالہ یا توقف کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ جسطرح مناسب سمجھین وصول کر لین لیکن احتیاط اس امر کی رہے کہ ایسی بارہ مین بموقعیت اور صلاح حاکم موقع کے کہ جسکا کام ایسے موقع مین مدد دینے کا ہے کارروائی کیجاوے اور کاش کوئی سوداگر فارس کا ملک ہندوستان مین کار تجارت مین مصروف ہو تو ایسی صورت مین افسران سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین مزاحمت نکرین بلکہ اونکی مدد کرین اور اونسے ساتھ مہربانی کے پیش آوین اور دربارہ وصول کرنے زر قرضہ ان سوداگرون پر بھی وہی رواج اور قانون مرعی متصور ہے کہ جو بنسبت سرکار انگریزی کے حسب متذکرہ بالا ہے —

دفعہ ۴

کاش کوئی شخص سلطنت فارس مین سرکار انگریزی کا مقروض ہو کر مر جاوے تو ایسی حالت مین حاکم مقام کو چاہیے کہ کوشش کرکے قبل ازادائے قرضہ دیگر اشخاص کے سرکار انگریزی کا مطالبہ پورا کرا دین ملازمان سرکار انگریزی متعینہ فارس مجاز مقرر کرنے باشندگان اوس ملک کے بسبب ضرورت اپنی واسطے کاربار تجارت کے ہین اور نیز مجاز دربارہ سزادہی واسطے بدوضعی اون شخصون کے حسب طریقہ کہ جو اونکی دانست مین مناسب معلوم ہووین بشرطیکہ سزا بہلاکت زندگی کی یا قریب اوسکے کے نہو کیونکہ ایسے مقدمون مین حاکم یا گورنر مقام اوسکی سزا دیگا —

دفعہ ۵

سرکار انگریزی مجاز اس امر کی ہے کہ ملک فارس کے کسی لنگرگاہ یا شہر مین جہان وہ چاہین کرین مکانات وغیرہ بنا وین کہ انکو وہ جسوقت چاہین فروخت کر ڈالین یا کرایہ مین دیدین اور کاش کبھی ایسا اتفاق ہو کہ کوئی جہاز سرکار انگریزی کہ کسی لنگرگاہ فارس مین یا کوئی جہاز فارس لنگرگاہ انگریزی مین ٹوٹ جاوے تو ایسی صورت مین سرداران و حاکمان ہر دو سرکار دربارہ مدد کرنے اور مرمت کرنے ایسے جہاز کے اپنا خاص کام متصور کرین اور اگر کاش ایسا بھی ہو کہ ہر دو سرکارون مین سے کسی سرکار کی قوم کا جہاز کسی لنگرگاہ متعلقہ عملداری کسی از ہر دو سرکار مین یا قریب اوسکے ڈوب جاوے یا ٹھوکر کھا جاوے تو ایسی صورت مین جسقدر مال بچکر

واسباب جو وہ اسکے مالک یا وارث کو دیا جاوے اور جن لوگون کے باعث سے وہ برآمد ہو انکی اجرت واجبی مالک سے لیجاویگی ۔

دفعہ اخیر

جب کوئی باشندہ انگلنڈ یا ہندوستان کا کہ جو بملازمت سرکار انگریزی کے ہے اور فارس مین مقیم ہے ارادہ چھوڑنے اوس ملک کا کرے ایسی صورت مین اوسکی کوئی شخص روک ٹوک نہین کریگا بلکہ اوسکو اختیار رہیگا کہ وہ اپنے مع مال واسباب کے چلا جاویگا ۔

واضح رہے کہ دفعات عہدنامہ ہذا کا باہم ہر دو سرکارہا کے قرار پاکر تعین ہوئی ہین اور جو کہ خدا سے پھرتا ہے وہ اپنی روح سے پھرتا ہے ۔





دستخط کپتان جان ملکم صاحب ایلچی

تتمہ دفعہ ۶

یہ بھی بصداقت تمام تحریر کیا جاتا ہے کہ [illegible] نبات و دیگر اشیا جو کہ خاص [illegible] انگریزی کا ہے سوا [illegible] جو خریدکنندگان سے لیا جاوے گا [illegible] سے نہ لیا جاوے اور جو [illegible] وغیرہ اسوقت فارس اور ہندوستان مین تعین [illegible] قائم رہینگی [illegible] نہ کیا جاوے اور بسبب تفتیش اور امورات متعلقہ کار تجارت [illegible] مالی مرتبت [illegible] لیا جاوے ۔





دستخط کپتان جان ملکم صاحب

نمبر ۲۵

[illegible] مین ایلچی جلیل القدر سر ہارفورڈ جونس صاحب بیرونٹ ممبر [illegible] امپیریل [illegible] آرڈر [illegible] بمقام شہر شاہی طہران مین [illegible] کے ازجانب ملک معظم بادشاہ انگلستان

ملکہ معظمہ کے اور ماموریٔ اختیار درباره ہونے مجاز بہ نسبت قوی کرنے دوستی اور نہایت ملاپ
باہم سرکارہاے عظیم انگلستان و فارس کے آئے ہین اسلیے بادشاہ فارس نے بذریعہ
فرمان کے جوایلچی موصوف کو دیا گیا ہے نہایت بڑے اور امیر نیسان یعنی میرزا محمد شفیع ملقب
بخطاب معتمد الدولہ وزیر اول و حاجی محمد حسین خان صاحب ملقب بخطاب امین الدولہ کیے
وزراسے دفتر کو اپنی جانب سے واسطے کرنے ساتھ ایلچی بادشاہ انگلستان کے بحث بہ نسبت
جملہ امورات دوستی اور ملاپ و نیز کرنے تصفیہ و قائم کرنے اونکے واسطے فائدہ ہر دو
بادشاہون کے بطور وکیل مطلق مقرر کیا کہ تعمیل جسکے بعد مباحثہ اور گفتگو کے وکلاے مذکورہ
بالا نے بنظر مفید ہر دو سرکارہا کے و نیز واسطے احتیاط آیندہ کے دفعات ذیل قائم کی ہین۔

دفعہ ۱

چونکہ درباره قائم کرنے ایک عہدنامہ محدود نسبت دوستی و ملاپ ہر دو سرکارہا کے کچھ وقت
چاہیئے اور بنظر دو بنیاد دوستی بلا توقف کسی امر کا قائم کرنا ضرور ہے اسلیے ہم یہ منظور کرتے ہین
کہ دفعات ہذا کو بطور ابتدائی کے قائم کرکے اونہین بنیاد پر عہدنامہ محدود دوستی اور ملاپ صدق
جو مابعد اسکے قائم ہوگا مستحکم کرنا چاہیئے اور یہ بھی باہم اتفاق کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور پر
جو ہر مطلب اور فائدہ ہر فریق کے ہوگا دستخط اور مہر وکلاے مذکورہ بالا مہر کی ثبت ہوگی اور
بعد ازان ہر دو فریق اوسپر کاربند ہونگے۔

دفعہ ۲

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ جو بصفائی اور ایمانداری سے
قرار پایا ہے تبدیل یا تغیر نہونگے بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان اور
اونکے ورثا اور جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ کے قائم رہیگی ہوتی جاویگی۔

دفعہ ۳

بدانست شاہ فارس کے اس امر کا ظاہر کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ قائم ہونے
ان دفعات سے جملہ عہد و پیمان یا اقرارنامہ جو از جانب بادشاہ مذکور کسی اور حاکم یورپ
سے قرار پایا ہو منسوخ اور باطل متصور ہے اور بادشاہ مذکور کسی فوج یورپ کو ملک فارس میں کسی

نہ ہندوستان کی طرف اور نہ کسی لنگرگاہ موقوعہ اس ملک کی طرف گذرنے دیوین گے

دفعہ ۴

درصورتیکہ عملداری فارس مین کوئی فوج یورپ چڑہائی کرے یا کی ہو تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان بادشاہ فارس کو ایک فوج بالعوض اُسکے مع سامان لڑائی یعنی توپ و بندوق وغیرہ و افسران اسقدر کہ جو دربارہ نکال دینے فوج چڑہائی کنندہ کے واسطے ہر دو سرکار کے مفید ہووین گے دینگے —

اور مقرر ہے کہ تعداد اس فوج کی خواہ میگزین وغیرہ کی عہدنامہ محدود مین یا بعد اسکے مندرج ہوگا اور کاشش بادشاہ انگلستان اوس فوج یورپ چڑہائی کنندہ سے صلح کرلین تو ایسی صورت مین بادشاہ ممدوح کو دربارہ کرنے عہد و پیمان اور کرانے صلح باہم سرکار فارس اور چڑہائی کنندہ کے نہایت کوشش کرنا چاہیے ہے اور اگر خدانخواستہ اونکی کوشش بیکار گئی یعنی صلح نہ قرار پاوے تو ایسی صورت مین فوج سرکار انگریزی کہ جسکی تعداد عہدنامہ محدود مین مندرج ہوگی تا وقتیکہ افواج یورپ چڑہائی کنندگان عملداری فارس سے نکل نجاوین خواہ باہم شاد اور اونکے صلح نہ قرار پاوے بادشاہ فارس کی ملازمی مین قائم رہیگی اور یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ جس وقت واقع ہونے کسیطرح کی لڑائی یا حملہ اوپر عملداری بادشاہ انگلستان کے ہندوستان مین ازجانب افغان یا کسی فسادی قوم کے بادشاہ فارس حسب شرائط مندرجہ عہدنامہ محدود کے فوج واسطے حفاظت کرنے عملداری سرکار معروف کے دینگے —

دفعہ ۵

اگر کوئی فوج یورپ کا خلیج فارس مین پہونچ کر برضامندی شاہ فارس کے جزیرہ کرک یا اور کسی لنگرگاہ فارس مین اوترے تو اون مقامات پر وہ اپنا قیام نہین کرسکتے بلکہ تاریخ اون دفعات کے رو سے فوج مذکور کہ جسکی تعداد عہدنامہ محدود مین مندرج کیجاوی گی بحکم حکومت شاہ فارس کے ہٹیگی —

دفعہ ۶

اگر فوج مذکور حسب الاجازت بادشاہ فارس کے مقام کرک یا اور کسی لنگرگاہ خلیج فارس مین

مقیم رہے گی تو ایسی صورت مین گورنر موقع اونسے بعنایت تمام پیش آوینگے دوستانہ اور بنام جملہ گورنران فارستان کے احکام بدینمضمون جاری ہونگے کہ رسد وغیرہ مطلوبہ بشرط اداے قیمت واجبی فوج مذکور کو دیجاوے —

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی حالت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تاوقتیکہ فریقین در بارۂ کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرین —

دفعہ ۸

ہملوگ اون دفعات پیش ردی کے مضمون کا اچھا ہونا تسلیم کرتے ہین اور اس امرکا بھی اقرار کرتے ہین کہ تجبتک دفعات ہذا جاری رہین گی تب تک بادشاہ فارس کسیطرح کا عہدوپیمان خلاف بادشاہ انگلستان یا مقر سلطنت انگریزی موقوعۂ ملک ہندوستان کے نہین کرینگے اور ہردو فریق نے عہدنامۂ ہذا کو بامید اسکے ہمیشہ قائم رہنے کے قرار دیا ہے تاکہ اسکے باعث سے ہردو بادشاہان عظیم کی دوستی مین خوشنمایہل پہلی اور شہادت اسکی ہم وکلاے مطلق متذکرۂ بالا نے اپنی مہر ودستخط آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۰۹ عیسوی مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۲۲۴ھ کے بمقام دار الخلافت طہران ثبت کیا —

مہر محمد شفیع

مہر محمد حسین

مہر ہارفورڈ جونس صاحب

منظوری فتح علیشاہ کی عہدنامہ بہ نسبت رسمی کے ساتہ انگلستان کے قرار پایا — مضمین ذیل ہے —

واضح رہے کہ یہ خوشوقت اور عمدہ سند عہدنامہ پیش رو ہے کہ جسکا قرار پا

باہم وزرا سے ہر دو سرکار ہاے عظیم کے عالیخاندان مرزا ابو الحسن خان نے انگلستان کو بہیجا تہا اب ہمارے صادق خیر خواہ سر گور اوسلی صاحب برونٹ ایلچی سرکار معظمہ انگلستان نے ایک نقل عہدنامہ مذکور کی کہ جسپر منظوری اور مہر روشن مانند آفتاب ہمارے بہائی جوہر سلطنت مرتبہ مین سیارون سے اونچے بادشاہ انگلستان اور ہندوستان کی ہے لاکر ہمارے سامنے پیش کیا چنانچہ ہم بہی عہدنامہ پیش روکو منظور کرکے اپنی مہر کامل اوسپر کردی اور دفعات قرارداد مندرجہ اوسکی اوسطرح کی ہین جسکا بیان خوب تفصیل وار عہدنامہ محدود مین کیا جاویگا۔

نمبر ۲۶

حمد ہے خداے کافی اور شافی کو — واضح رہے کہ یہ خوشنما ورق باغیچہ بے خار دوستی کا کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے چنکر اپنے ہاتہ سے ایک عہدنامہ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیز ہین ایک گلدستہ ہی۔

قبل اسکے عالیمرتبت سرہارفورڈ جونس صاحب برونٹ دربارہذا مین بنظر قائم کرنے دوستی کے تشریف لائے اور بشمول وکلاے فارس یعنی عالی القاب مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان صاحب کی ایک عہد وپیمان پیش ہوکہ جسکی تفصیل ایک عہد وپیمان محدود مین ہوگی قرار دیا۔

اب عالیمرتبت وخیر خواہ عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کہ جسکو بادشاہ انگلستان نے بطور ایلچی کے دربار ہذا مین مقرر کرکے مجاز قائم کرنے ایک عہد وپیمان محدود باہم ہر دو بادشاہان ممتاز کے کیا ہے تشریف فرما ہوئے چنانچہ وکلاے دربار ہذا نے بشرکت عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کے مشورہ کرکے عہد وپیمان محدود کو مشعر دوستی کے شرائط متضمن بہ دفعات ۱۲ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے قائم کیا ہے واضح رہے کہ امورات متعلق کار تجارت وسوداگری اور دیگر معاملات کے نسبت ایک عہد وپیمان تجارت کا قائم کیا جاویگا۔

دفعہ ۱ بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامہ محدود ہذا کے جملہ عہدنامجات ساتھ کو جو ساتھ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پائے ہون باطل اور منسوخ گردانا چاہیے اور نیز اس امر پر قائم رہنا کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہو کر طرف ہندوستان یا کسی لنگرگاہ موقوعہ اوس ملک کے نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ جاری زن یا تورستان بخارا وسمرقند یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑہائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمان وراجون اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑہائی کے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر اوبھارین گے ۔

دفعہ ۲ درحالیکہ بوقت چڑہائی ہونے ملک فارس پر از جانب کسی قوم یورپ کی سرکار فارس انگریزون سے درخواست مدد کی کرے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز بشرط امکان اور موقع کے درخواست سرکار فارس کی مشغر بھیجنے فوج مطلوبہ ہندوستان سے قبول کرینگے اور کاش وجوہات معاملات ہندوستان کے باعث سے فوج کا بھیجنا ممکن نہووے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز تا قیام لڑائی بادشاہ فارس کو دو لاکھ روپیہ سکہ تومان سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ یہ داد فی الحقیقت منتظر کھڑا کرنے اور سکھلانے ایک فوج کے ہوگی اسلیے اسپر اتفاق کیا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی نگران بہ نسبت اس امر کے رہین گے کہ روپیہ مذکور مطلب مقصود مین صرف کیا جاوے ۔

دفعہ ۳ کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے بادشاہ فارس کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہو ساتھ سرکار انگریزی کے صلح کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف دربارہ کرانے ملاپ

باہم سرکار فارس اور اوس حاکم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے کاش سرکار انگریز اپنی کوشش مین کامیاب بمطلب نہون تو ایسی صورت مین واسطے مدد بادشاہ فارس کے تاقیام لڑائی یا ہونے صلح باہمی کے ایک فوج ہندوستان سے حسب تصریح مندرجہ دفعۂ اخیر کے خواہ دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان کے واسطے مدد کے دیا کرے گی اور سرکار انگریز اپنے قول فارس سے اسبارہ مین پورا کرینگے اور کاش باہم سرکار انگریز اور اوس قوم یورپ کے کہ جس سے فارس سے لڑائی ہو رہی ہو تو صلح ہو تو سرکار انگریز تاقیام لڑائی بنظر سکھلانے قواعد فوج فارس کو اپنی طرف سے افسران فوج حسب حاجت کے دینگے اور کاش بعد ہونے صلح کے بادشاہ فارس مدد افسران مذکورہ بالا کے واسطے کار متذکرہ بالا کے طلب کرین تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بہ شرط عدم تردد ی کے دینگے۔

دفعہ ۴

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج کو ششماہی تنخواہ دینی کا ہی اسیلئے انچی سرکار انگریز بھی الوام زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۵

کاش افغان ساتہ سرکار انگریز کے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بہیجنے ایک فوج بمقابلہ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ از جانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاویگا

دفعہ ۶

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۷

کاش بادشاہ فارس کسی مقام کسپین سمندر پہ لوازمہ طیاری جہاز کا بناوین اور ارادہ

واسطے مقرر کرنے ایک فوج جہازی کا کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ ہندستان انگریزی
خلاصیان غوطہ خوران و بڈہی وغیرہ کو لندن و مبئی سے ملک فارس مین اگر بادشاہ
فارس کی نوکری کرنے دینگے کہ جنکی تنخواہ ازجانب سرکار فارس موجب اوس شرح
کے دیجاوے گی کہ جو ایلچی سرکار انگریزی معین کردین —

دفعہ ۸

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے علداری سرکار انگریز مین
پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاع یابی ازجانب سرکار فارس اوسکو
اپنے ملک سے نکالدین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے
ملک فارس مین بھیجدین اور اگر قبل ازپہونچنے اوس شخص بھگوڑے کے علداری سرکار مین حاکم
ضلع کو بعین اوسکا بھاگ جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اوسکی سے مطلع ہو
تو اوسکو گھسنے ندین اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص بضد اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر موصوف
اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین —

دفعہ ۹

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط
آسایش او ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکی مدد کریگی اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار
فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازان مذکور سوا اون لنگرگاہوں کے کہ جہان سرکار فارس
تجویز کرے اور کہین بشرطیکہ کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ افسران ترتیب کنندگان قواعد وغیرہ کہ جو فوج فارس کی ترتیب کیلیے
ازجانب سرکار انگریز بھیجے جاوینگے سرکار موصوف کیطرف سے طلب پاوینگے مگر سرکار فارس
کی یہ مرضی نہین کہ کوئی شخص جو اونکی خدمت کرے اونکے قواعد دانی وقت سے محروم ہو
اسلیے سرکار موصوف بھی اپنی طرف سے حسب شرح مندرجہ ذیل اونکو دیوے گی —

تفصیل جو بادشاه فارس عهده داران تعینه از جانب سرکار انگریز کے سالانه ونگاه سکه تومان

لفتنت جنرل — میجر

[illegible] — [illegible]

برگیڈیر — توپخانه

[illegible]

کرنیل — لفتنت کرنیل

[illegible] — [illegible]

میجر — کپتان

[illegible] — [illegible]

لفتنت

[illegible]

انجینران — پیدل و توپخانه

کرنیل — لفتنت کرنیل — کرنیل — لفتنت کرنیل

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

میجر — کپتان — میجر — کپتان

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

لفتنت — لفتنت

[illegible] — [illegible]

نارس انگریزی — پیاده

سارجن میجر — سارجن — سارجن میجر — سارجن

[illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible]

کارپرل — کارپرل

[illegible] — [illegible]

واضح رہے کہ افسران و سازخیان وغیرہ کہ جو فارس میں ہیں آیندہ کو ہون موجب شرح مذکورہ بالا کے پاوینگے لیکن افسران کلان یعنی افسر کہ بہر کسی عہدہ کا بحساب نصف جو اوسکے عہدہ پر لکہا ہے اور زیادہ اسے تنخواہ کم نہیں پاویگا اور جو انمین سے اگر کوئی شخص اپنے کام مین غفلت کرے گا تو ایسی صورت مین بعد مطلع کرنے ایلچی کو سرکار فارس کی ملازمت سے موقوف کر دیا جاوے گا۔

دفعہ ۱۱

جو کہ ہر دو بادشاہان عظیم کی کمال آرزو ہے کہ اونکے خاندان مین یہ دوستی ہمیشہ برقرار قائم رہے اسلیے متفق ہو کر یہ اقرار کرتے ہین کہ وارث تخت ہر دو بادشاہان کا دفعات عہدنامہ کو محفوظ رکھینگے اور کاش وارث تخت ان ہر دو سرکار کے اوسی قسم کی مدد کہ جو مندرج عہدنامہ ہذا مین ہے مانگے تو ایسی صورت مین وہ مدد حسب دیانت ... مطلب اوس سرکار کے جو طالب مدد ہو دیجاوے گی باقی مدد ... حسب شرائط ... مندرجہ دفعات مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے وارثان ہر دو سلطنت پر جاری اور مرعی رہینگے

دفعہ ۱۲

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا سے نیت ہر دو سرکار کی یہ ہے کہ وہ تدبیرین ایک دوسرے کی مدد کرین کہ جس سے اونکی سلطنت قوی اور مضبوط ہو اور اونکا اختیار اور حکومت دشمنون پر فتحیابی کے لائق بڑہ جاوے۔

اور جو کہ سرکار انگریزی کی نیت صدق دربارہ اس امر کے ہے کہ سرکار فارس کی حکومت زیادہ تر مضبوط اور مستحکم ہو کہ جسکی باعث سے کوئی اجنبی قوم فارس پر چڑہائی کرے اور اوسکی مدد سے ترقی عملداری اوسکے کی ہو اسلیے سرکار انگریزی کسی نزاع مین جو بعد اسکے بادشاہزادگان امیر یا سرداران فارس کے ہو تا وقتیکہ بادشاہ وقت فارس اونکی مدد نہ مانگے دست اندازی نہین کریگی اور کاش کوئی فریق جھگڑالو بنظر حاصل کرنے مدد کے ملک فارس کا کوئی حصہ سرکار انگریز کو عطا کرے تو ایسی صورت مین اوسکو سرکار موصوف قبول نکرے گی اور نہ اوسکو صوبہ ... فارس کو اپنے قبضہ مین لاویگی چنانچہ دفعات متذکرہ بالا بخوشی قائمی کی گئی

او یقین ہے کہ یہ خوشنما اور خوشوقت عہدنامہ قائم رہکر نہایت انجام مفید اور خوشتر پید آئیگا
و ضح رہے کہ ہم وکلاے سرکارہاے عظیم نے کہ جنکے دستخط ذیل مین درج ہین اس عہدنامہ
خوشوقت کو بصدق دل دوستی اور ملاپ سے کے متضمن بدفعات ۱۲ کہ جسکا ذکرا و پر ہوچکاہی
قایم کرکے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۱۲ء مطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۲۲۷ھ کے بمقام دارالخلافت
طہران کے اپنی مہراوپر اوسکے کی —

مطابق ورق فارسی

ل س	ل س	ل س
دستخط محمد شفیع	دستخط محمد حسین	دستخط گوراوسلی

مطابق ورق انگریزی

ل س مہر گوروسلی	ل س مہر محمد حسین	ل س مہر محمد شفیع

نمونہ منظوری کا جو کہ فتحعلی شاہ نے عہدنامہ مجدد دیرساتھ انگلستان کے کیا —
اس عہدنامہ مجدد خوشوقت سے کہ جسکو تین وکلا ہر دو سرکار عالیہ نے بدست صداقت
قائم کیا ہے کہ جسکے مضمون مثل کرن سورج کے دل عالی اور جلیل بادشاہ کو روشن کیا آپ
منظوری اوسکے جلال کی حاصل کی ہی الیہ دفعات ذیل کی ہمیشہ مستعدی تمام تعمیل کیجاویگی

نمونہ منظوری کا جو کہ مرزا عباس نے عہدنامہ مجدد دیرساتھ انگلستان کے کیا —
جو کہ اوسکے عظیم اور زور اور جلال پناہ دنیا نے مجہ غلام مخلوقات کو وارث تخت کا مقرر کیا
ہے اسلیے مین بفرمانبرداری اوسکے احکام کے بفضل و شان آلہی جسپر مین ہمیشہ جانثار
ہون اوسی عہدنامہ قرارداده پر اتفاق کرتا ہون اور آج سے اخیر وقت اپنی حکومت
اور حکومت ورثا کی نسلاً بعد نسل تک دربارہ تعمیل اور لحاظ رکھنے اوپر شرائط پاک کہ جو باہم
سرکارہاے عظیم کے ازروے عہدنامہ ہذا کے قرار پایا ہے وعدہ کرتے ہین اور بفضل
باری تعالے یہ دوستی ساتھ گریٹ برٹن یعنی سرکار انگریز کے ہمیشہ قائم رہیگی اور بمرضی آلہی
کوئی امر خلاف اسکے واقع نہین ہوگا —

نمبر ۴

حمد ہے خداے کافی اور شافی کو یہ خوشنما ورق باغچہ بہار دوستی کا کہ جسکو وکلاے
ہر دو سرکارین معظمہ نے چنکر اپنے ہاتہ سے ایک عہدنامۂ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین
دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیزش مین ایک گلدستہ ہی ۔

واضح رہے کہ قبل اسکے عالیمرتبت سر ہارفورجونس صاحب برونٹ ازجانب سرکار انگریزی
ایلچی مقرر ہو کر بنظر قائم کرنے ایک دوستی کے دربار ہذا مین رہی اور بشرکت وکلای فارس عالی القاب
یعنی مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان کے ایک عہد و پیمان پیشیرو کہ جسکی تفصیل ایک
عہد و پیمان محدود مین ہونے والی تہی قائم کیا اور عہدنامۂ مذکورۂ بالا پر منظوری سرکار
انگریزی کی ہوئی بعد ازان عالی القاب سر گور اوسلی صاحب بطور ایلچی ازجانب سرکار انگریز
اس دربار نامی بنظر پورا کرنے مراتب دوستی باہم ہر دو سرکار کی آئے اور صاحب موصوف
کو ازجانب سرکار اونکے اختیار کلی دربارۂ تصفیہ کرنے جملہ مراتب عظیم دوستی کے حاصل تہا
چنانچہ بصلاح اور مشورہ ایلچی موصوف کے وزراء اس سرکار نیکبخت نے ایک عہد و پیمان
محدود متضمن دفعات معینہ اور شرائط قرارداده پر قائم کیا مگر عہد و پیمان مذکور مین بعد رسل
ہونے سرکار انگریزی مین چند تبدیلات اوسکی دفعات اور مضمون مین کہ جو نسبت
دوستی کے مناسب معلوم ہوئین کی گئین چنانچہ ہنری الیس صاحب بذریعہ ایک خط مشعر
تبدل ہاے مذکورۂ بالا کے دربار ہذا مین آئے اسلیے عالی القاب مرزا محمد شفیع وزیر اعظم
و مرزا بزرگ کیانیان و مرزا عبدالوہاب سکرتر اعظم مقرر ہو کر مجاز کرنے عہد و پیمان ساتہہ
وکلاے سرکار انگریز یعنی جمس ماریر صاحب وزیر حال متعینۂ دربار ہذا و ہنری الیس صاحب
متذکرۂ بالا کے کیا اور وکلاے مذکورۂ بالا نے شرائط موافق دوستی ہذا کو متضمن بدفعات
قائم کیا واضح رہے کہ نسبت تجارت وغیرہ کے ایک علحدہ عہدنامہ تجارت کا قرار پاویگا ۔

دفعہ ۱

بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامۂ محدود ہذا کے جملہ عہدنامجات سابق کو
جو ساتہ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پایا ہو باطل اور منسوخ گردانتا اور نیز اس امر کا قرار کرتا

کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہوکر طرف ہندوستان کے کسی لنگرگاہ موقوعہ او ملک
نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا کہ جسکا ارادہ چڑھائی ہندوستان کا
ہو خواہ مخالف سرکار انگریز کا ہو فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے
اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ خاریزن تاتورستان بخارا سمرقند
یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑھائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس
امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمون اور راجاؤن اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑھائی
سے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر آمادہ کرینگے ۔

دفعہ ۳

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ خوشنمائی اور ایمانداری سے
قرار پائی ہین تبدیل یا تغیر نہونگی بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ جو ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان
اوا نکے ورثا جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ پر قائم رہے گی ہوتی جاوے گی اور سرکار
انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ کسی تنازعہ مین جو مابعد اسکے باہم شاہزادۂ امرا اور سرداران
فارس کے واقع ہو کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور اگر کوئی فریق جھگڑا لو بنظر حاصل
کرنے مدد کے کوئی صوبہ فارس کا سرکار انگریز کو دے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف
اوس صوبہ کو قبول نہ کرے گی اور نہ اپنا قبضہ اوس صوبہ موقوعہ ملک فارس پر کرینگے

دفعہ ۴

مراد عہدنامۂ ہذا کی نہایت مفید ہے اور خاص مراد اسکی یہ ہے کہ مدد باہمی سے دونون
سرکارون کو قوت اور استحکام حاصل ہوگا اور عہدنامۂ ہذا صرف بغرض نکالنے ظلم دشمنان
کے قائم کیا گیا ہے اور مطلب لفظ ظلم کا عہدنامۂ ہذا مین حملہ سے جو دوسری سرکار کے
ملک پر کیا جاوے ہی واضح رہے کہ سرحد عملداری ہر دو سرکار روس اور فارس کی تنقیح بموجب
حسب تصفیہ گریٹ برٹن فارس اور روس کے کیجاوے گی ۔

دفعہ ۵

جو کہ بنسبت اس امر کے عہدنامۂ پیش رو کی ایک دفعہ مین قرار پا چکا ہے کہ درحالیکہ

کوئی فوج از قوم یورپ ملک فارس پر چڑھائی کرے اور بادشاہ فارس سرکار انگریزی کی مدد چاہے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز حسب استدعا بادشاہ فارس کے فوج مطلوب مع افسران و میگزین وغیرہ سامان لڑائی کے خواہ بعوض اوسکے واسطے خرچ سرکار فارس زر سالانہ کہ جسکی تعداد ایک عہد و پیمان محدود مین کہ جو باہم ہر دو سرکار کے قرار پاوے گا مندرج ہو بھیج دیوین گے چنانچہ خرچ مذکور کہ تعداد دو لاکھ روپیہ سالانہ سکہ تومان کا قرار پایا ہے مخفی نرہے کہ زر مذکور اوس حالت مین ندیا جاوے گا کہ جب بنا لڑائی بباعث زیادتی از جانب فارس کے شروع ہوئی ہو اور چونکہ روپیہ مذکور صرف واسطے ترتیب اور قائم کرنے ایک فوج کے دیا جاوے گا اسلیے یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ وزیر سرکار انگریز نسبت اِس امر کے نگران رہیگا کہ اوسکا صرف کار مقصود مین کیا جاوے۔

دفعہ ۵

کاش سرکار فارس کا ارادہ جاری کرنے قواعد ولایتی اپنی فوج مین ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف مجاز ہے کہ افسران انگریز کو اوس کام کے لیے مقرر کرے بشرطیکہ وہ عہدہ دار از قسم دشمنان سرکار انگریز کے نہو۔

دفعہ ۶

کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے سرکار انگریز سے دوستی ہو شاہ فارس سے لڑائی کرے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز دربارۂ کرانے دوستی باہم بادشاہ فارس اور اوس قوم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے اور کاش اوسکی کوشش کارگر نہو تو ایسی صورت مین شاہ انگلستان بشرط حاجت تعمیل کے شرائط مندرجۂ دفعات ماسبق کے ہندوستان سے ایک فوج بالعوض اوسکے دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان شاہ فارس کے پاس تاوقتیکہ لڑائی ختم نہووے خواہ صلح باہمی قرار پاوے واسطے مدد اوسکی فوج کے بھیجتے رہینگے

دفعہ ۷

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج مین ششماہی تنخواہ پیشگی دینے کا ہے اسلیے ایلچی سرکار انگریز حتی الوسع زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۸

کاش افغان سرکار انگریز سے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بھیجنے ایک فوج بمقابلۂ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ ازجانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاوے ملیگا۔

دفعہ ۹

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو اس صورت مین سرکار انگریز کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۱۰

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاعیابی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکال دین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدیوین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص جگیٹر و کے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کو جسمین اوسکا بھاگ جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اوسکے سے مطلع ہو تو اوسکو گھسنے ندیوے اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص برلعیند اپنے ارادہ کا ہو تو گورنمنٹ مذکور اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدے۔

دفعہ ۱۱

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسائش اور ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکو مدد دیوینگے اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازان مذکور سوا اون لنگرگاہون کے کہ جہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین شرطا کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے۔

واضح ہے کہ ایک عہدنامہ محدود سابق مین باہم ہر دو سرکار کے متضمن بدفعات ۱۱ کے قائم ہوا تھا اور بعد ازان کئی امور جو خلاف دوستی کے تھی تبدیل کرنا ضرور ہوا

واسطے رسم و کلاے ہر دو سرکار بین مندرجہ ذیل عہدنامہ مذکور کو بدفعات ۱۱ قائم کر کے اپنی مہر و دستخط آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۱۴ع کے مطابق ۱۲ ذالحجہ ۱۲۲۹ ہجری کے بمقام طہران کے دستخط کیا ہے

ل س جیمس ماریر صاحب

ل س اس علی

عبدالوہاب ل س

محمد شفیع ل س

ل س ہنری ایلس

نمبر ۲۸

ترجمہ ایک دستاویز کا جو عباس مرزا شاہزادہ فارس نے لفٹنٹ کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی سرکار انگریز کو دیا بمضمون ذیل

کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی انگریزی متعینہ دربار ہمارے کو واضح رہے کہ ہم وارث تخت فارس ازروے اختیار عطیہ از جانب شاہ دربارہ ہونے تعلق دوستی سرکارہاے دیگر سے ہم اقرار اور وعدہ کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریز دربارہ وصول کرنے دو لاکھ روپیہ تومان کہ جو ہمارے ذمہ روسیون کا بنسبت تاوان کے واجبی ہے مدد دی تو آیندہ سے عہدنامہ محدود قرارداد باہم ہر دو سرکار کی دفعات ۳ و ۴ کو کہ جنٹ ایلس صاحب نے قائم کیا تھا منسوخ متصور کرینگے اور حکم بادشاہی اوسپر حاصل کر لینگے محررہ ماہ شعبان مطابق مارچ ۱۸۲۸ع فقط

رقم بادشاہ وارث تخت دربارہ منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد ساتھہ انگلستان کے حسب ذیل ہے جو کہ دربارہ دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد باہم انگلستان و فارس کے کہ جسکو ایلس جنٹ نے بموجب اقرارنامہ قرارداد ابتے مشعر دینے جانے دو لاکھ سکہ تومان کے روسیون کو بعوض تاوان لڑائی کے مہینہ ذالحجہ ۱۲۴۳ ہجری مین قیام کیا تھا ہم وارث تخت نے

بموجب اختیار عطیۂ معاملات ملکی قوم ہذا کے یہ اقرار کیا ہے کہ ہر دو دفعات مذکورۂ بالا کو منسوخ کردینگے اسلیے سند ہذا کہ جو بدست مبارک ہے بحضور آپ کے ارسال کیا ہے —
واضح رہے کہ ماہ ذیقعد ۱۲۴۳ھ ہجری مین بروقت جانے ہمارے واسطے انتظاری بادشاہ سلامت کے بمقام طہران کے حسب خط مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے جو حضور کے پاس مرسل ہوا تھا ہم مختار مطلق ازجانب بادشاہ اسمقدمہ مین مقرر ہوئے تھے اور اختیارات غیر محدود سے ممور ہوئے تھے اور جو کہ سرکار انگلستان نے بذریعۂ درمیانی کرنیل میکڈانل صاحب کے ہماری مدد دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان سے کیا ہے اسلیے ہم یگانہ بادشاہ نے تاریخ ۱۴ ماہ صفر مطابق ۲۴ - اگست کے ہر دو دفعات مذکورۂ بالا کو عہدنامۂ سابق سے منسوخ کردیا ایلچی سرکار انگریز دربارۂ اون دونون دفعات کے دستاویز ہذا کو بطور منظوری کے سمجہین اور کسی کیفیت کو ازجانب وزراے وزارت شاہی کے لائق طلب ہونے کے نسمجہین —

مہر عباس مرزا ولیعہد

ترجمہ فرمان مرسلۂ بادشاہ بنام کرنیل میکڈانل صاحب
ایلچی سرکار انگریز متعینۂ ملک فارس کے —

بعد تسلیمات کے کرنیل میکڈانل صاحب ایلچی سرکار کو واضح ہووے کہ ہمارے صاحبزادہ نے اس امر کا اظہار ہمسے کیا ہے کہ اوسنے درباره دو دفعات عہدنامۂ قرارداده سات انگلستان کے کوئی اقرار حال مین کیا ہے اسلیے ہم آپ کو لکہتے ہین کہ اس معاملہ مین جو کچہ ہمارے صاحبزادہ مذکور نے اندوی اختیار مطلق جو اوسکو ہمارے فرمان کے ذریعہ سے ملا تہا کیا ہے ہمکو بخوشی ورضامندی منظور ہے اور ہم آپ کی کوشش کی جو سنہ گذشتہ مین ظہور مین آئی کہ موجب رضامندی شاہ کی ہوئی نہایت تعریف کرتے ہین نسبت سکۂ تومان مطلوبہ واسطے رہائی کہوراکے کہ جواب درپیش ہے ولیعہد عباس مرزا نے دو لاکہہ تومان محمد مرزا سے لینے کی ہدایت کی ہے اور ماوراے اسکے ہمنے ہدایت نسبت اس امر کے کی ہے کہ ایک لاکہہ تومان براے بہیجے جانے آپ کے پاس مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے حوالہ کیا جاوے

اسلیے آپ فرمان ہذا کو بطور دستاویز کے متصور کر کے ادا ے زر مذکور کا ذمہ داری خود لیجیے
کہ جو روپیہ آپکو ما بعد اسکے عالی القاب مرزا ابو الحسن خان واپس دیدین گے ہمیشہ اپنے
حالات اور ارادہ سے مطلع کرتے رہیے۔

مہر فتحعلی شاہ

نمبر ۲۹

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ فارس بنام عالی القاب
حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس۔

فرمان ہذا واسطے اطلاع عدیم ہمارے معزز اور نامی بیٹا حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس کے
بہیجا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی متعینہ دربار ہذا نے ہمارے وزرا سے بیان کیا ہے
کہ افسران محصول فارس اور لنگرگاہان نے اون گھوڑون پر جو قوم انگریز فارس مین
اپنے ملک مین لیجانے کے لیے خرید کرتے ہین محصول جاری کیا ہے اور اونکے بیان
سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین یہ محصول نہین تھا جو کہ بلحاظ دوستی باہم ہردو سرکار ہا کے
کہ جسکی باعث سے اونکے قواعد غیر ممکن الجدائی ہوئے ہین ہماری یہ مرضی ہے کہ ہر طرح
دوستی موجودہ ترقی پاوے اسلیے ہم اپنے عزیز و بیٹے کو یہ حکم دیتے ہین کہ وہ بہ نسبت
اس امر کے ہدایت دین کہ سواے محصول تجارتیۂ السابق کے اور کسیطرح کا محصول اوپر گھوڑی
یا اور اجناس رعایا سرکار انگریزی پر نہین لیا جاوے گا اور تمپر بہی فرمان ہذا پر توجہ کرنا
فرض ہے اور نہ صرف رعایا سرکار انگریزی کو نا انصافی اور مزاحمت سے محفوظ رکھنا چاہیے
بلکہ اونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا چاہیے۔

مہر بادشاہ
فتحعلی شاہ

ترجمہ صحیح ہے۔
دستخط جارج ول الگ صاحب

ماہ ذیقعد ۱۲۳۶ھ مطابق جولائی و اگست ۱۸۲۱ء

نمبر ۳۰

جو کہ دوستی اور ملاپ باہم روز بروز عالی مرتبت سرکارہاے فارس اور انگلستان کے او پر بنیاد قوی کے قرار پائی ہے اور بادشاہ کی یہ راے ہے کہ دوستی نوا روز بروز ترقی پاتی جاوے کہ جس کی باعث سے فائدہ طرفین کا متصور ہے اسلئے اس خوش بخت سال مین اور اب سے آگے کو از روے اس اشتہار مبارک کی ہم سوداگران قوم انگریز کو اس امر کی اجازت اور اختیار دیتے ہین کہ وہ اپنا اسباب سوداگری عملداری فارس مین لاکر بامن و امان بیچین اور افسران سرکار کو اوسی قدر محصول سرکاری دیوین گے جو سوداگران روس کو دیتے ہین محررہ بماہ محرم سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۳۶ء مہر گواہان ذیل مین ہے

نمبر ۱۳

عہدنامہ سوداگری جو ساتھ شاہ فارس کے

سنہ ۱۸۴۱ء مین قرار پایا

دیباچہ

جو کہ بفضل قادر مطلق کہ جسکا فیض بے انتہا ہے از قائم ہوئی دوستی باہم سرکارہاے جلیل فارس اور گریٹ برٹن سے نامی اور عادل بادشاہ ہر دو سرکارہاے پایدار نے روز بروز اور ہر وقت شرایط مند رجہ عہدنامہ مذکور کی بخوبی توجہ اور اسکی تعمیل کی کہ جسکی باعث سے ہر دو سرکار کی رعایا کو جملہ فوائد سواے قایم ہونے ایک عہدنامہ سوداگری کے ملے کہ جو ہر دو سرکار نے سنہ ۱۸۱۴ء کے عہدنامہ مین قائم کرنے کا قرار کیا تھا مگر کسی وجہ سے ملتوی اور ناتمام رہگیا ہوئی ہین اسلئے اس خوش بخت سال مین منظر پورا ہونے جملہ شرایط عہدنامہ خوش بخت کے شاہ فارس نے عالی القاب حاجی مرزا ابوالحسین خان سکرٹر سرکار معاملات بیرونی کو وکیل مطلق مقرر کیا اور ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور بادشاہ ہندوستانی سر جان میکنیل صاحب نائٹ گرینڈ کراس موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ ایلچی متعینہ دربار فارس کو اپنا وکیل مطلق مقرر کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے

متضمن دو دفعات پر ایک عہدنامہ تجارت کا قائم کرکے شامل اصل عہدنامہ کے کیا
تاکہ بفضل الٰہی باہم ہر دو سرکارہا کے دستور آئندہ کا لحاظ رہے کہ جس سے فائدہ رعایاے ہر دو
سرکار کا متصور رہے ۔

دفعہ ۱

ہر دو سرکارہا کی رعایا کو اجازت اور اختیار رہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے ملک
مین ہر قسم کی اجناس اور اسباب لایا جایا کرین اور آپس مین ایک دوسرے کے ملک مین
جہان چاہین بیچین یا تبدیل کرین اور اشیاے آمدنی و روانگی پر صرف محصول چونگی کا
لیا جاوے گا یعنی بروقت داخل ہونے ملک کے ایکمرتبہ وہی محصول چونگی سب سے لیا جاوے
جو نہایت معزز سوداگران یورپ سے اسباب آمدنی پر لیا جاتا ہے اور بروقت روانہ ہونے
کے اوسیقدر محصول چونگی کا لیا جاویگا جو سوداگران معزز قوم یورپ سے لیا جاتا ہی سواے
اسکے اور کسیطرح کا مطالبہ کسی حیلہ پر سوداگران ہر دو سرکارہا سے ایک دوسری کی عملداری
مین نہین کیا جاویگا ۔
اور سوداگران یا اشخاص متعلق یا رعایا کوئی کیسے از ہر دو فریق کی مدد اور پرورش آپسمین
اوسیطرح پر کیجایگی جسطرح پر کہ اور قوم عزیز کی رعایا کے ساتھ کیجاتی ہے ۔

دفعہ ۲

جو کہ بنظر توجہ کرنے معاملات سوداگران طرفین کے از جانب ہر دو سرکار کارندگان
سوداگری کے مقامات مخصوص مین تعین ہونا ضرور ہے اسلیے یہ قرار پایا ہے کہ دو کارندہ
از جانب سرکار انگریز کے رہین گے ایک دارالخلافت مین اور دوسرا بمقام تبریز کے
رہیگا اور اون مقامون مین مستحق مراتب کنسل جنرل کا وہی شخص ہوگا جو بمقام تبریز کے
رہیگا اور چونکہ سرکار انگریز کیطرف سے کئی برسون تک ایک رزیڈنٹ بمقام بوشایر مین
مقیم رہا ہے اسلیے سرکار فارس نسبت اس امر کے اجازت دیتے ہین کہ رزیڈنٹ مذکور
آیندہ کو بھی رہے اور اسیطرح پر دو کارندگان سوداگری از جانب سرکار فارس کی تعینات
ہوکر ایک بمقام پایۂ تخت لندن اور دوسرا لنگرگاہ بمبئی مین مقیم رہیگا اور دے لوگ

اونھین حقوق اور مراتب کے مستحق ہونگے جیسا کہ کارندگان سرکار انگریزی ملک فارس میں ہونگے
واضح رہے کہ ہم وکلاے مطلق ہر دو سرکارہا نے عہدنامۂ سوداگری ہذا کو منظور کیا ہے
اور بصداقت اسکے کہ اوسپر اپنا ہاتھ رکھکر بمقام دارالخلافت طہران کے آج تباریخ ۱۱
اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۲۵۷ھ کے مہر کی ۔

دستخط جان میکنیل

مہر مرزا ابوالحسین خان وزیر فارس واسطے معاملات بیرونی

نمبر ۳۴

ترجمہ فرمان نسبت مفلسی یا دیوالہ کے ازجانب سرکار فارس واسطے حفاظت سوداگران انگریزی کے جو بدرخواست کرنیل شیل صاحب مہتمم معاملات طہران متعینہ ازجانب ملکہ معظمہ کے بماہ جمادی الاول ۱۲۶۰ ہجری مطابق ماہ مئی و جون ۱۸۴۴ عیسوی کے جاری ہوا۔ حسب مضمون ذیل ہے ۔

حسین خان عالی مرتبہ جنت ہستی وگورنر صوبہ آزد عزیز القدر کو واضح ہو کہ وزراے سرکار انگریز نے یہ اظہار کیا ہے کہ نسبت اسکے کہ اسباب دیوالیون اور مفلسون کا اونکے قرضخواہون کو بقدر حصہ بانٹ دینا چاہیے رعایا سرکار ممتاز فارس اور سرکار انگریزی کی اسبارہ مین کسیطرح کی تفریق نہین ہوتی ہے اور نہ کسیطرح کی مہربانی اونپر ثابت ہوتی ہے بمعرفت عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے درخواست دربارہ قائم کرنے چند دفعات معقول کے جو خلاف مذہب اسلام کے نہو بنظر محفوظ رہنے سوداگران رعایای سرکار انگریزی کو جملہ امورات فریب اور دغا اور ندینے دغاباز دیوالیون سے جاری کیا جاوی ہے اور سرکار فارس کی یہ بھی راے ہے کہ غیر قوم اور سوداگران زیر حفاظت شاہ بھی فریب دیوالیون کے دینے سے محفوظ رہین نظر بران انتظام سوداگری جو باہم وزراے سرکار فارس اور عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے قرار پاکر خوشوقت منظوری بادشاہ کی حاصل کی ہے واسطے اطلاع عہدی عالی مرتبت حسین خان کے سند ہذا کی ذیل مین مندرج ہے ۔

دفعہ ۱

دفعہ ۱

واضح رہے کہ آج سے جملہ کاغذات خرید و فروخت دستاویزات وغیرہ جو گورنر صوبہ کے یہاں سے بعد ثبت کیے جانے مہر کے واپس آتے ہیں رجسٹری دیوانخانہ مین ہو کر دفتر مین رکھی جاتی ہیں اور دفتر مذکور مین جملہ دعوی بشرح تاریخ و شمار نمبر کے مندرج کیے جائین گے اور اقرار نامہ کے رو پر نمبر اور تاریخ مندرجہ رجسٹر تحریر ہوگی ورق کتاب ہائے دفتر پر نمبر شمار لکھا جاویگا اور احتیاط اس امر کی رہے کہ ورق مذکور مشکوک نہووے اور نہ وہ چھیلا جاوے۔

دفعہ ۲

جس اقرارنامجات کی بڑے دفتر مین رجسٹری ہو چکی ہو وہ مکرر دیوانخانہ مین بترتیب حرف مع نام فریقین کے لکھے جاوینگے اور ایک فہرست کاغذات بڑے دفتر کی مرتب ہوگی۔

دفعہ ۳

درحالیکہ ایک جگہ دو دستاویزین بدعوی روپیہ کے ہون کہ جنکی رجسٹری دیوانخانہ مین کماحقہ ہو چکی ہے تو ایسی صورت مین اوسی دستاویز کی تکمیل پہلے کیجاوے گی کہ جو قبل کی تاریخ کی ہے مگر یہ شرط اوس انتظام کو جو نسبت تقسیم کرنے اسباب دیوالیے کا بوقت دیوالہ کے قرار پایا ہو مستروخ نہین کرتے۔

دفعہ ۴

واضح رہے کہ رجسٹری ان دستاویزات کی بنا د کافی ثبوت کی نہین متصور ہوگی لہذا وہ دستاویز جسکی رجسٹری بموجب اس انتظام کے کماحقہ دیوانخانہ مین ہوگئی ہو نسبت اون دستاویزوں کے کہ جنکی تکمیل ہو کر رجسٹری دیوانخانہ مین ہوئی ہو کافی متصور ہو اسلیے ایسی دستاویزوں کی رجسٹری دیوانخانہ مین اندر ایک سال کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

جو شخص کسی جایداد غیر منقولہ کو فروخت کرے یا رہن رکھے تو ایسی صورت مین شخص خریدکنندہ کو ایک دستاویز بیچاق یا انتقالی کی حاصل کریگا اور اگر روپیہ میعاد قرارداده مین ادا نکر دے تو ایسی صورت مین جایداد مستغرقہ فروخت کیجاوے گی اور دیوانخانہ قبل از کرنے رجسٹری

اور مضبوط کرنے ایسی دستاویز خرید یا فروخت کے اس امر کی تحقیقات کریگا کہ آیا شخص خریدکنندہ کے پاس دستاویز فروخت یا انتقالی ہے یا نہین اور نیز اس امر کی کہ جایداد مندرجہ دستاویز کسی دوسرے شخص کے پاس رہن یا مستغرق بضمانت نہین ہے ۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ ادائے زر مندرجہ دستاویز تاوقتیکہ شخص دہندہ اور گیرندۂ قرض کے دستخط دربارۂ وصول ہونے کل روپیہ کے ثبت نہو ثبوت شدہ متصور نہین ہوگی اور ایسی صورت مین بوقت ضرورت بہ نسبت تعین کرنے تصفیہ زر قرضہ کے اظہار گواہان از روے حلف کے ضرور ہوگا فقط ۔

دفعہ ۷

قرضدار کے وفات کے بعد شخص دہندۂ قرض ورثاے متوفی سے جو قبل از پختگی دستاویز مذکور کے ہون دعوے زر قرضہ کا کرے اور ورثا جایداد متوفی سے مطالبہ قرض کو ادا کرینگے

دفعہ ۸

جو سوداگر کہ اپنی مفلسی ظاہر کرے گا وہ حلفاً یہ بیان کریگا کہ اوسنے کوئی جائداد پوشیدہ نہین کر رکھی ہے اور اپنی مفلسی کو ثبوت کرے گا اور اسیطرح پر اوسکے شریک اور کارندگان بھی حلف بہ نسبت اس امر کے لینگے کہ اون لوگون نے بھی کوئی جایداد اوسکی چھپا نہین رکھی

دفعہ ۹

شخص مفلس تاوقتیکہ وہ ضمانت بہ نسبت اپنی حاضری کے داخل نکریگا اور صاحب محسٹریٹ اسباب دیوالیے اور اوسکے لڑکے اور عورتون کا قرق نکرے رہا نہین ہوگا مگر جبکہ یہ امر ثابت ہوگا کہ بعد ہونے اوسکے مفلس کے کوئی جایداد اوسکے رشتہ داران کی کہ جس سے اس دیوالہ سے کچھ تعلق نہین جو ایک علحدہ تجارت یا پیشہ کا حاصل ہے اور بذریعۂ وراثت اوسکے قبضہ مین آئی ہو یا بطور وثیقہ دختران شوہرانہ اوسکے پاس آیا ہے تو ایسی جایداد قرقی سے محفوظ رہے گی ۔

دفعہ ۱۰

کاشن ویوالہ بباعث کسی امر ناگہانی یعنی آگ لگجانے سے یا شکستگی جہاز سے یا لوٹ لینے

دشمنان سے ہوا ہو تو ایسی صورت مین ضمانت نہین لیجاویگی۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ سزا دیوانی فریبی کی اوسی طرح پر ہوگی جیسے کہ چور اور دروغ گو کی ہوتی ہے اور باستثناے چند باتون کے سزا دہی اونکی صرف باختیار بادشاہ ہے اور دیوانی فریبی تا تحقیقات قید رہیگا اور شاہی قید مین وہ کسی شخص سے بلکہ اپنے خاص گورنران کی پاس بھی بات نہین کرنے پاویگا اوسکا سب اسباب قرق ہوجاویگا اور پھر کام تجارت کا نہین کرنے پاویگا اور نہ کسی کارخانہ مین مباشر کار یعنے گماشتہ ہونے پاویگا مخفی نرہے کہ ایسی سزا اوسکی ہمرازون پر اور نیز اون شخصون پر کہ جھنون نے اونکا مال چھپایا ہو ہوگی۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اگر کوئی اقرارنامہ از جانب مفلس بعد ہونے اوسکی مفلسی کے ہوا ہو تو وہ اقرارنامہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور اسی طرح پر جملہ بخشش نامہ جو بعد مفلسی کے ہوا ہو باطل اور منسوخ متصور ہونگے۔

دفعہ ۱۳ چار مہینے کے بعد جایداد دیوانی کی اوسکے قرضدارون مین تقسیم کیجاوے گی اور منجملہ جایداد دیوانی کے کوئی چیز ایسی ہوگی کہ جس سے نقصان اور خراب ہوجانے کا احتمال ہو مثلاً مویشی اور اجناس خوردنی وغیرہ تو ایسی صورت مین اونکو فوراً بیچ کر روپیہ کھڑا کرلینا چاہیے اور کاش بعد اشتہار اوسکے مفلسی کے پاس دیوالیہ کے کوئی اسباب سوداگری آوے تو وہ اسباب محصول گھر مین قرق ہوکر دیوانخانہ مین بھیجدیا جاوے اور اسی طرح پر ہر طرح کے خطوط بنام دیوالہ مشعر چھوٹے ہونے اونکی مفلسی کے دیوانخانہ مین بھیجے جاوینگے۔

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ تا حینیکہ دیوالیا اون مطالبون کو جو اوسپر ہون ادا نکردے قرضدار متصور ہوگا اشخاص دہندہ قرض کو اختیار ہے کہ اوسکو مہلت واسطے کرنے حساب بقیہ مطالبہ کا دین اور اس عرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین

اسعرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین دیجاویگی —

دفعہ ۱۵

اور کاش کسیطرح کا فرق مابین داخلۂ دفتر اور دستاویز کے واقع ہوا ور دیوانخانہ نے سہواً رجسٹری کردی ہو تو ایسی صورت مین دیوانخانہ زر قرضہ مفلس کا ادا کریگا —

دفعہ ۱۶

دیوالیے فریبیے اشخاص ذیل متصور ہونگے یعنی اول وے شخص جو اپنی مفلسی ثبوت نمیز کر سکتے ہین اور بحساب اوس روپیہ یا اسباب کے جو دوسرے سے لیا ہو دے سکتے ہین

دوم وے لوگ جو خفیتہً یا علانیتاً اپنے مکان پر اسباب سوداگری کا لے گئے ہون —

سوم وے لوگ جو باوجود توقیت اپنی مفلسی کے اوسکے ظاہر ہونے اپنی مفلسی کے بطریجا کے اپنے لیے اور صرف کرنے جایداد اپنے قرضداروں کے شخص دیدین —

چہارم وے لوگ جو ایسی جایداد غیر منقولہ گروی کسی دوسرے کے پاس مستغرق یا فروخت ہوگئی ہو دوبارہ فروخت یا مستغرق کرین —

پنجم وے لوگ جو مال وقت کو چھپن یا دے ڈالین —

دفعہ ۱۷

واضح رہے کہ بادشاہ نے سواے چند مسجدون اور مقامات پاک مثل پولیماس یعنی مکانات کاہنان اور محلات شاہی کہ جو زمانۂ سابق سے مقامات پناہ کے رستے ہین اور جملہ مقامات پناہ موقوعہ مکانات رعایا کو اوٹھا دیا اور یہ حکم دیتے ہین کہ کوئی رعایا سرکار ہذا کی اپنے مکان مین کسی مجرم یعنی چور و دیوالیے وغیرہ کو گھسنے نہ دیوین اور جو شخص کہ ان احکام شاہی سے عدول کریگا وہ خود مستوجب سزا ہوگا —

دفعہ ۱۸

جو کہ واسطے کاروبار معاملات تجارت کے ایک ملک التجار یعنی سردار سوداگران کا ہر مقام مین ضرور ہے نظر بران وزراے سرکار فارس مقام موقوعہ علداری فارس مین کہ جہان کار تجارت کا جاری ہے ایک ملک التجار مقرر کرینگے اور نیز جب سوداگران انگریز کا معاملہ

دیوانخانہ مین آویگا تب ایسی صورت مین دیوانخانہ اوسکا تصفیہ بمقابلہ ایک نائب سرکار کے کرینگے اور اسیطرح یہ کارروائی قرقی جایداد دیوالیہ یا قرضداران توسے کہ جو کسی رعایا از عوام اجنٹ کے ہو بمقابلہ ایک نائب کے ازجانب حکام انگریزی ہوگی اور کارندگان انگریز نسبت مطالبہ زر قرضہ وغیرہ اشخاص قرضدار باشندہ ملک ہذا سے اوسیطرح یہ کرینگے کہ جسطرح رعایا سرکار انگریز سے —

واضح رہے کہ ملک فارس مین تین قسم کے قابض ہین یعنی اول بادشاہ دوم مالک سوم باشندے — اور کاشتکار مالک اپنا گاؤن مستغرق کیا چاہے تو وہ بنظر رفع کرنے قصہ کے پہلے اجازت سرکار بادشاہ اور رعایا کی حاصل کرے واضح رہے کہ یہ نسبت دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا کے یعنی جایداد غیر منقولہ کے عائد ہے —

عالی القاب مذکور الصدر کو چاہیے کہ مراتب مندرجہ بالا کو دیوانخانہ صوبہ تبریز مین حسب ہدایت ہذا مشتہر کرادیوین اور احکام و کارروائیان دیوانخانہ مذکور الصدر کو در بارہ کرنے بخوبی تعمیل احکام مندرجہ اس تعلیم مستاویز کے بخوبی تاکید کردیوین تاکہ اسیطرح یہ امر احکام کی عدولی نہووے اور اسکو وہ اپنا خاص کام متصور کرین —

محررہ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری —

نمبر ۳۳

اقرارنامہ در بارۂ امتناع آمدنی غلامان افریقہ کی ملک فارس مین ازراہ سمندر —

خط کرنیل فارنٹ صاحب بنام حاجی مرزا اغاسی محررہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۴۷ع

عرصہ دراز ہوا کہ دربارہ اوٹھا دینے سوداگران غلامان کو ازراہ سمندر کے وعدہ کیا گیا تھا اور آپ نے حال مین نسبت اس امر کو ہمکو اطلاع دی تھی کہ یہ امر کا مباحثہ عنقریب ہوکر پایۂ اختتام کو پہونچے اور ہمہ عنی الوی یقین ہے کہ چند روز مین یہ سب ہو اب سے یہ خاطر خواہ جیسا کہ اتبک ختم نہین ہوا تھا اگر اس بارہ میں سرکار فارس بیان کو اچھا سمجھی ہوتی تو یقین تھا کہ منظوری اسکی ہوگئی ہوتی مگر ایسا نہین ہوا اسلیے اب ہم آپ سے یہ چاہتے ہین کہ اس بارہ میں ایک صاف اور قطعی جواب مانگتے ہین کہ آیا سرکار فارس ایک حکم مشعر ممانعت آمدنی غلامان کو ازراہ سمندر

جاری کریگی یا نہین اگر ارادہ سرکار فارس کا دربارہ جاری کرنے اس حکم کے ہو تو ہمکو آج اوس سے مطلع کیجیے اور کاش ارادہ نہ جاری کرنے اس حکم کا ہو تو ہمکو فوراً اور صاف جواب دیجیے تاکہ ہم اوسکو واسطے اطلاع دہی کے اپنی سرکار مین روانہ کرین اور آپ سے یہ درخواست ہے کہ دربارہ دینے جواب قطعی اس امر کے اور کسیطرح کا لیت ولعل نہو۔

جوکہ سرکار انگریزی آرزومند بہ نسبت مطلع ہونے ارادہ سرکار فارس کے ہے اسلیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہین کہ آپ براہ عنایت ایک جواب قطعی ہمارے پاس بھیجدیجیے کیونکہ ہماری سرکار اس بارہ مین ہمارے طرف سے کسیطرح کا توقف گوارا نکریگی

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب نے ترجمہ خط بادشاہ بنام

حاجی مرزا آقاسی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۴۸ء مطابق ۱۰ رجب

سنہ ۱۲۶۴ ہجری

حاجی صاحب آپ غلامونکو ازراہ تری نہ آنے دیجیے بلکہ صرف ازراہ خشکی آیا کرین اور یہ صرف بخاطر فارنٹ صاحب یعنی لفٹنٹ کرنیل فارنٹ کے سبب راضی ہون کہ تم اسکو قبول کیا اسبارہ مین گورنران فارس اور عرب کو تحریر کیجیے

واضح رہے کہ صرف باعث نیکی فارنٹ صاحب کے ہمنے اسکو قبول کیا ورنہ چند حجتین باہم ہماری اور سرکار انگریزی کی ہنوز باقی ہین۔ ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ خط حاجی مرزا آقاسی بنام لفٹنٹ کرنیل فارنٹ صاحب مورخہ ۱۲ جون ۱۸۴۸ء

نوشتہ آپکا دربارہ غلامان کے وصول سرشتہ ہوا اور اوسکے مضمون سے بخوبی واقف ہوئے جو کہ درخواست ازجانب آپ کی تھی کہ جو ہمارے مشفق مہربان اور قدردان ہین اور ہم اونپر نہایت شفقت کرتے ہین اسلیے ہم آپ کی خواہش پورے کرنے مین توقف کرنا مناسب نہ سمجھکر یہ کوشش بنظر حفظ رکھنے دوستی قدیم باہم ہردو سرکارہای عظیم فارس اور انگلستان کے آپکی درخواست کو عندالموقع مناسب بحضور بادشاہ دام اقبالہ کے پیش کیا چنانچہ

ایک حکم قطعی کہ جس سے آپکی طرف نہایت شفقت عائد ہوتی ہے اور ہمیشہ ترقی ہوتی جاوگی ازجانب حضور بادشاہ دام اقبالہ کے جاری ہوا ہے اور آمدنی غلامان صرف ازراہ سمندر ممنوع ہے اور اس بارہ مین حکم تاکیدی بنام گورنران فارس اور عرب کے مشعر روکنے آمد و رفت غلامان کے ازراہ سمندر کے صادر ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ معاملہ بنظر منظوری درخواست دوست معزز بشکر الہی و بشفقت تمہاری کے بباعث عنایت بے انتہا حضور بادشاہ عالم کے ختم پایا مگر وزراے فارس کی بھی بنظر صدق دوستی وزراے سرکار انگریز کے یہ التجا ہے کہ جب وے کوئی درخواست کرین تو وہ بھی منظور کیجاوے۔

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام حسین خان گورنر فارس

عالیمرتبہ ستون امارت عزیز القدر حسین خان کنٹرولر معاملات سرکاری اور گورنر فارس کو واضح رہے کہ مدت ہوئی کہ درخواست ازطرف وزراے سرکار انگریزی بنام وزراے و حکام سلطنت ہذا کے مشعر اوٹھادینے تجارت غلامان حبشی آئی تھی مگر ہنوز درخواست مذکور پر ہماری جانب سے کوئی جواب نہین گیا اسلیے بباعث رفاقت جو ہمارے بزرگون وغیرہ یعنی بادشاہان قدیم نے عالیمرتبت صدق خیرخواہ سرکار منتخب الامرا از قوم مسیحی کرنیل فارنٹ صاحب جارج ڈی افیرس یعنی کارپرداز سرکار انگریزی کے کی تھی اور بوجہ اونکے حسن اعمال اور طریقہ کارروائی کے جو ظہور مین آئے اور نیز بباعث اوس قدردانی کے جو ہم اونکی کرتے ہین درخواست مذکور کو منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ اب سے آیندہ کو آپ جملہ سوداگران کو جو ادہر اودہر سے آتے جاتے ہین فہمایش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان حبشی کے ازراہ سمندر کے کردیجیے گا اور اونسے یہ کہدیجیے کہ سواے براہ خشکی کہ جسکے لیے ممانعت نہین ہے اور کسیطرح پر آمد و رفت غلامان کی نہ ہو اور احکام مندرجہ پروانہ ہذا کی تعمیل کے آپ ذمہ دار متصور ہین۔

محررۂ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام مرزا نبی خان گورنر اصفہان او عربیای فارس

عالیمرتبت بزرگ از سپہ سالاران گرامی قدر مرزا نبی خان سردار سیول کورٹ یعنی عدالت دیوانی وگورنر اصفہان و عربستان واضح رہے کہ عالیمرتبت امیر ممتاز گرامی منزلت ستون امرای مسیحی جوہر بزرگان از مقدم یعنی مسیحی خیر خواہ سرکار کرنیل فرانٹ صاحب کارپرداز سرکار عالیہ انگریزی نے کہ بسبب عنایت بادشاہ کہ جسکا ارادہ ہمیشہ اونکے راضی رکھنے کا رہتا ہے بذاتہا سے درخواست دوستانہ از جانب وزراے سرکار عالیہ موصوفہ کے وزراے بادشاہ سے بہ غرض منظور حفظ رکھنے قیام دوستی موجودہ باہم ہردو سرکار عالیہ کے اشتہار شیمہ سخاوت بادشاہ کے مشعر امتناعی آمدنی غلامان حبشی کے ازراہ سمندر صادر ہووے اور یہ تجارت غلامان حبشی کی بند ہو جاوے نظر بران حکم دیا جاتا ہے کہ بعد ملاحظہ فرمان ہذا کے جو شل ڈگری تقدیری کے ہے عالیمرتبت کو لازم ہے کہ جملہ اشخاص متعلق تجارت غلامان کو سخت تاکیدی احکام مشعر مسدودی آمدنی غلامان حبشی ازراہ سمندر جاری کریں اور واضح رہے کہ اب سے آئندہ کو صرف براہ سمندر آمد و رفت غلامان حبشی کے نسبت ممانعت ہے نہ کہ ازراہ خشکی اور کوئی شخص مجاز لانے غلامان کا ازراہ سمندر نہیں ہے ورنہ مستوجب سزا و لعنت کا ہوگا اس بارہ میں آپ احکام تاکیدی حکومت اپنی میں جاری کیجیے غفلت نہو۔

محررہ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ مطابق جون ۱۸۴۸ء۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ جو دربارہ گرفتاری اور تلاشی جہازات فارس کے ازجانب سرکار انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازیون کے باہم کرنیل شیل صاحب یکطرف اور امیر ناظم طرف ثانی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ سرکار فارس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریزی اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر روکنے سوداگری غلامان حبشی ہردو قسم یعنی مرد و عورت کے بارہ برس تک مجاز ہینگے تلاشی جہاز سوداگران فارس کے حسب طریقہ مندرجہ سند ہذا کے

باستثناے اون جہازان کے جو سرکار فارس کے نہین اور جس سے رعایا اور سوداگران فارس سے کچھ واسطہ نہین ہے رہین گے اور جہازان سرکار انگریزی مذکورۂ بالا سے کسیطرح کی دست اندازی نہین کیجاوے گی اور مخفی نرہے کہ سرکار فارس اقرار کرتی ہے کہ کسیطرح سے آمدنی غلامان حبشی کی جہازان سرکار فارس مین نہین ہونے پاوے گی

اقرارنامہ حسب ذیل ہے ۔

اول

اجازت تلاشی جہاز سوداگران و رعایا کی ابتدا سے انتہا تک بمشورہ اور توسط اور آگاہی عہدداران فارس کے کہ جہازان سرکار انگریزی پہ موجود رہین گے ہوا کرے گی ۔

دوم

جہازان سوداگران سواے اوس عرصہ تک جو واسطے تلاشی غلامان کے ضرور اور زیادہ دیر نہین روکے جاوین گے اور درحالیکہ کسی جہاز مین غلام برآمد ہون تو ایسی صورت مین حکام انگریز بلا روکنے جہاز محمولہ غلامان یا کرنے اور کسیطرح کا حرج اوس جہاز کا غلامان کو جہاز سے بکر لے آوین گے اور جہاز کہ جسمین سے غلام برآمد ہوے ہون توسط اور آگاہی حکام سرکار فارس کے کہ جو سرکار انگریزی کے جہاز پہ موجود ہونگے حکام لنگرگاہ فارس متعینہ از جانب سرکار فارس کو سپرد کردینگے اور حکام مذکور کو اختیار سزا دہی اور جرمانہ کرنے مالک جہاز محمولہ غلامان کو کہ جسنے عدول حکم شاہ فارس کا بباعث لانے غلامان کے کیا ہو موافق جرم کے حاصل ہے اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریز کا کسیطرح پر بلا توسط حکام سرکار فارس کے جہازان سوداگری فارس مین دست اندازی نکرین اور حکام سرکار فارس کو لازم ہے کہ اپنے کام مقبوضہ مین کوتاہی نکرین یہ اقرارنامہ ۱۱ برس تک کے لیے مروج رہے گا اور بعد انقضاے میعاد ۱۱ برس کے اگر جہازان فارس سے ایک روز بھی زائد از مدت محدود کے دست اندازی کیجاوے گی تو یہ خلاف دوستی اور حفظ حقوق سرکار فارس کے متصور ہو گا اور سرکار موصوف اسکا مطالبہ کرے گی ۔

کاش کوئی غلام موجودہ ملک فارس اب سے آیندہ کو عزم زیارت مکہ یا جانے ہندوستان کا

ازرہ مسندرجہ کے کرے تو ایسی صورت مین اوسکو لازم ہے کہ باگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مقام لشائر کے حاکم اعلے کے جواز جانب سرکار فارس محکمہ راہداری مین مقام لشائر کے تعینات ہے ایک پروانہ راہداری کا حاصل کرے اور غلام گیرندہ پروانہ مذکور سے کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوگی۔

اور مخفی نرہے کہ میعاد پروانہ راہداری کی بھی کہ بہ آگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ لشائر کے حسب شرائط مندرجہ بالا کے ۱۱ برس تک متصور ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ کارروائی نسبت تلاشی اور تعیناتی حکام فارس کے اوپر جہازان انگریزی کے پہلی ربیع الاول ۱۲۶۸ھ مطابق ۱ جنوری ۱۸۵۲ء سے شروع ہوگی اور آج سے تا تاریخ مذکور بالا کے تلاشی لینا جائز نہین ہوگا۔

چونکہ امورات مندرجہ سند ہذا پر اول سے آخر تک دونون فریق متفق ہوئے ہین اور وزرائے ہر دو سرکار نے بھی منظور کیا ہے اسلیے یقین ہے کہ اسمین کسیطرح کا اختلاف واقع نہین ہوگا۔

محررہ ۱۰ شوال ۱۲۶۷ھ مطابق اگست ۱۸۵۱ء۔

نقل اسکی دو ہیرت ہوکر دستخط مرزا تقی خان امیر نظام سرکار فارس کے بتاریخ مذکورہ بالا کے ثبت ہوئے فقط۔

دستخط جان شیل وزیر سرکار انگریزی وکیل مطلق والچی متعینہ دربار سرکار فارس۔

نمبر ۳۵

اقرارنامہ سرکار فارس دربارۂ ملک ہرات

ترجمہ محررہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء

واضح رہے کہ یہ ترجمہ اصل فارسی سے ۱۸۵۶ء مین ہوا تھا مگر بہ نسبت صحت ترجمہ کے جو ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا کچھ شک واقع ہوا۔

سرکار فارس نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ ملک ہرات مین کسیطرح پر اپنی فوج نہ بھیجے گی الا اوس حالت مین کہ کوئی فوج کابل قندھار یا بیرونجات سے حملہ ہرات پر کرے اور ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ فوج اندر شہر ہرات

کے نہین جاوے گی بلکہ بعد شکست دینے افواج بیرونی کو فوراً اپنے ملک کو واپس آوے گی
اور سرکار موصوف یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ معاملات ہرات مین کسیطرح کی دست اندازی
نہین کرے گی مگر اسقدر دست اندازی جو بعہد ظہیر الدولہ متوفی و یار محمد خان باہم دونون
کے یعنی سرکار فارس اور ہرات قائم تھی اب بھی قائم رہے گی اور کسیطرح کی دست اندازی
دربارۂ قبضہ یا سلطنت یا حکومت کی نہین کرینگے اسلیے سرکار فارس اس امر کا وعدہ کرتی ہے
کہ وہ ایک خط بنام سید محمد خان واسطے آگاہی شرائط ہذا کے بذریعہ ایک شخص منجملہ ملازمان
سرکار انگریزی کے جو مشہد مین ہو پاس اوسکے بھیجدے گی۔

سرکار فارس اس امر کا بھی وعدہ کرتی ہے کہ جملہ مطالبہ سکہ زدی اور خطبہ اور دیگر علامت تابعداری
کی جو ہرات سے فارس کو ادا ہوتی تھی چھوڑ دینگے لیکن کاش حسب طریقۂ مجاریہ الوقت
متوفے اور یار محمد خان متوفے کے وے بخوشی اپنی بنام شاہ بادشاہ کے کچھ روپیہ سکہ زدہ
کروا کر اور بطور نذر کے بھیجین تو اوسکو بلا عذر قبول کر لین گے چنانچہ اس شرط کی اطلاع
سید محمد خان کو دیجاوے گی اور وے اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ پہونچنے سے
۳ مہینے کے بعد عباس قلی خان پیسیان کو واپس بلا لیوین گے تاکہ اوسکا وہان پر قیام
مستحکم نہوا اور اب سے اور آیندہ کو کوئی کارندہ ہرات مین مقیم رہنے پاوے گا بلکہ
حسب دستور مجاریہ الزمانۂ یار محمد خان کے آمدرفت قائم رہے گی اور نہ کوئی کارندہ از جانب
ہرات کے ملک طہران مین مستحکم و مقیم رہے گا اور جملہ تعلقات اور حقوق اوسیطرح پر قائم
رہین گے جسطرح پر بعہد کمران و یار محمد خان متوفے کے تھے مثلاً اگر کسیوقت مین واسطے
شہزادہی ترکون کے یا بوقت واقع ہونے فساد یا بلوہ عملداری شاہ مین ضرورت مدد کی ہو تو اوس
صورت مین ہراتی لوگ سرکار فارس کی اوسیطرح پر مدد کرینگے جسطرح پر یار محمد خان مرحوم کے
کی جانب سے ہوا کرتی تھی اور یہ مدد برضامندی اونکی بطور چندروزہ کے متصور ہے۔

سرکار فارس یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ بلا شرط اور استثناء کے جملہ سرداران ہرات کو جو مقام
مشہد طہران یا اور کسی مقام عملداری فارس مین ہون رہا اور آزاد کرینگے اور آیندہ کو کوئی
شخص مجرم یا قیدی یا شخص مشتبہ کو جو سید محمد خان کے پاس سے بھاگ کر آوے قبول

نہین کرینگے الا ویسے شخصون کو جنکو سید محمد خان نے ہرات سے شہر بدر کر دیا ہو اختیار ہے
کہ اگر چاہین تو ہمارے ملک مین رہین یا نوکری کرین اور اونکے ساتہ مہربانی وشفقت مثل
سابق کے پیش آوین گے اور دربارۂ تعمیل ان شرائط کے احکام قطعی بنام شاہزادہ گورنر
خراسان فوراً جاری ہونگے ۔

واضح رہے کہ چنانچہ شرائط مندرجہ بالا از جانب سرکار فارس کے بخوبی تعمیل اور کارروائی
ہوگی بہ لحاظ دوستی وبنظر خوش کرنے سرکار انگریزی کے یہ اقرارنامہ قرار دیا ہے بشرطیکہ جو
ضلعات ہرات اور اُسکے قصبہ جات متعلق مین کسیطرح کی دست اندازی از جانب سرکار انگریز
کے نہو ورنہ یہ منسوخ اور باطل متصور ہونگی گویا اسکی تحریر کبھی نہین ہوئی تہی اور کاش
کوئی اجنبی سرکار مثلاً افغان وغیرہ ارادہ دست اندازی کا کرے اور ہرات یا اوسکے
قصبہ پر حملہ کرے تو ایسی صورت مین بروقت کیجانے درخواست از جانب وزرای فارس کے
سرکار انگریزی دربارۂ روکنے اونکے اور دینے صلاح دوستانہ کے کہ جس سے آزادی ہرات
کی بحال اور قائم رہے گی دریغ نہین کرے گی ۔

دستخط صدر اعظم

ترجمہ کیا رونلڈ اف ٹامسن

ترجمۂ خط صدر اعظم بنام سید محمد خان حاکم ہرات کے محررۂ ۲۶ جنوری ۱۸۵۳ء ۔ بمضمون ذیل ہے ۔

فرزند من واضح رہے کہ وزراے فارس نے جسوقت سے کہ تمہاری مدددہی اور دستگیری
شروع کی ارادہ کرنے قبضہ یا لینے حکومت اوپر ملک ہرات کے نہین کیا بلکہ آرزو ومند اسامر
کی رہی کہ یہ ہمیشہ آزادرہ کر حملہ اور جہگڑا ہا ہمسایان اجنبیون سے محفوظ رہے اونہون نے کبہی
ارادہ تحصیل اراضی ہرات کا نکیا اور نہ کسیطرح کی جونگی وغیرہ ہرات یا اوسکی رعایا پر قائم
کرنے کا ارادہ کیا اور ان امورات کی اطلاع مفتی یعنی رزیڈنٹ سابق گورنر ہرات متعینہ
دربار شاہ کو درحالت موجودگی اوسکے اوپر اوس مقام کے کی گئی جو کہ اب لشکر الہی اونکے
مقصد پورے ہوئے اسلیے فرزند من مین آپ کو اون اقرارنامجات وغیرہ سے جو وزرای فارس نے

قائم کیا ہے مطلع کرتا ہون اور وے حسب ذیل ہین ۔

یعنی وزراے فارس کا خیال درباره قبضہ حکومت یا عملداری شہر ہرات یا قصبہ جات توابع اوسکے یا اُسکی رعایا پر نہ کبھی تھا اور نہ آئندہ کو ہوگا اور نہ کسیطرح پر کسی معاملات مین دست اندازی کرینگے تاکہ وہ ملک آزاد رہے اور اوسمین کسی شخص متعلق سرکار ہذا یا افغان یا کابل اور قندھار یا اور کسی اقوام بیرونی کی دست اندازی نرہے گی اور نہ کبھی خطبہ بنام بادشاہ کے پڑہے جانے کی خواہش کرینگے اور درباره سکہ زدی کے بھی فرزندمن تمکو آزادی بخشی ہے وے لوگ کبھی اس امر کی خواہش نہ کرینگے کہ سکہ رائج بنام بادشاہ کے ٹھونکا جاوے لیکن کاش حسب رواج عہد کمران اور یار محمد خان متوفے کے تم کچھ روپیہ بطور نذر کے بادشاہ کے نام کھودواکر بھیجو تو اوسکو وزراے فارس بلا عذر قبول کرینگے اور کاش واسطے سزادہی ترکون کے یا بروقت واقع ہونے بلوہ اور فساد عملداری فارس مین مدد دینا ہرات کا فارس کو ضرور ہو تو یہ منحصر اوپر مرضی اور رضامندی ہرات والون کے ہے کہ حسب دستور رائج الوقت یار محمد خان کے فوج بطور کمک کے بھیجین اور یہ کمک چندروز کے لیے متصور ہے ہان بادشاہ فارس بنظر خیرخواہی ظہیر الدولہ متوفے کے اپنے اوپر اس امر کا فرض تصور کرتے ہین کہ جب ملک ہرات پر کوئی فوج بیرونی یعنی افغان وغیرہ چڑھائی کرے تو اوس صورت مین وزراے اس سرکار عالیہ کے واسطے مدد ہراتیون کے فوج بھیجینگے اور وہ فوج باہر قصبۂ ہرات کے فوج ہرات سے جاملے گی اور بعد نکلجانے فوج بیرونی حملہ کنندہ کے ہرات سے پھر ملک فارس کو واپس آویگی کچھ شک نہین کہ جب تم وزراے فارس کی رائے اصل سے واقف ہو جاوگے تو مطابق اونکے کاربند ہوگے ۔

ترجمہ کیا ولیم ٹیلر ٹامسن

ترجمہ فرمان بادشاہ بنام سید محمد خان حاکم ہرات مورخہ ۲۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ عیسوی ۔

عالیمرتبت ظہیر الدولہ سید محمد خان گرامی قدر بادشاہی کو واضح رہے کہ اقرارنامہ از جانب وزراے سرکار ہذا درباره ہرات اور اوسکی آزادی کے مجلس دہمین ہے کہ جو

عالی القاب صدر اعظم نے اوسکو لکھا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ وہ یعنی سید محمد خان اوس سے مطلع ہوکر مطابق اوسکے کاربند ہوگا۔

مخفی نرہے کہ اوپر عنایت شاہی ازلی ہے اور یقین ہے کہ وے ہمارے دعاگو ہونگے

ولیم ٹیلر ٹامسن کا ترجمہ کیا

خط کرنیل شیل صاحب بنام سید محمد خان حاکم ہرات۔

یقین ہے کہ آپ نے اوس تدبیر کو جو ملکہ معظمہ نے دربارہ آزادی ملک ہرات کئی سال ہوئے کہ پسند کیا تہا سنا ہوگا حال آنکہ سرکار ممدوح بوجہ چند امورات کے حال مین کرنے سے تعلق ساتہ قوم افغان کے متعذر رہی لیکن کرنے سرگرمی دربارہ بہتری وبہبودی ملک ہرات کے اور محفوظ رکھنے اوسکی آزادی حکومت افغان سے باز نرہی بلکہ ہنگام جلوس فرمانے آپ سے اوپر حکومت اوس ملک کے ڈیڑہ برس تک واقعات ہرات کی باندیشہ تمام نگران رہے اور آخر کو وزراے سرکار فارس سے بقدر اونکے حصہ کے چند کاغذات متعلق ملک آپ کے کیفیت طلب کرنے اور نیز دعوے بہ نسبت قائم رکھنے ازادی ملک مذکور کے حکومت فارس سے مناسب سمجہا چنانچہ بعد اختتام مباحثہ درپیش کے چند اقرارنامجات ازجانب سرکار ہذا کے کہ جسکی اطلاع آپ کو کرنا مناسب سمجہتے ہین قائم ہوئی اور وہ تین کاغذات مشمولہ ہین جو نقول اصل کی ہین مندرج ہین یعنی ایک سند مہری وزیر اعظم فارس۔ دوسری چٹہی وزیر اعظم بنام حضور۔ تیسرا فرمان شاہی بنام آپ کے دربارۂ منظوری اقرارنامجات صدر اعظم کے۔

اسناد ہذا سے صاف واضح ہے کہ مطلب سرکار انگریزی کایہی ہے کہ ہرات نسبت افغانونکے آزاد رہے حالانکہ اسکا بیان اوسمین مختصر ہے۔

ہمکو یقین کامل ہے کہ وہ وقت آن پہونچا ہے کہ آپکو حاجت لینے مدد سرکار ملک ہذا سے نہین رہےگی بلکہ آیندہ کو آپ اپنے ملک کی امن خود بلامدد کسی کے رکہہ سکینگے اور آپکو اس امر پر یقین کرنا چاہیے کہ جو حاکم غیر کی مدد ڈہونڈہتا ہے وہ اپنی رعایا کی نظر مین حقیر متصور ہوتا ہے اور اطاعت مین بہی خلل پیدا ہوتا ہے بار بار درخواست مدد غیر کا نتیجہ

صرف ایک ہے اور ہمین کچھ شک نہین ہے کہ رضامندی رعایا تمہاری امن سے ہے حکومت
بلا طرفداری ساتھ عدل اور انصاف کے اور نیز پیدا کرنے محبت افغانون سے کہ آپ اپنے
مرتبہ کو جملہ دشمنان سے اوسیطرح پر قائم رکھ سکین گے کہ جسطرحپر آپ کے والد یار محمد خان
متوفے نے فتوحات نامی سے قائم رکھا۔
برندۂ خط ہذا انتظاری جواب حضور کی کرے گا۔

ترجمہ کیا ہوا ولیم ٹیلر ٹامسن۔

نمبر ۳۶

عہد و پیمان جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور بادشاہ فارس کے قائم ہوکر بزبان انگریزی و فارسی ۴۔ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین دستخط کیا گیا کہ جسکی منظوری ۲۔ مئی ۱۸۵۷ء کو بمقام بغداد کے ہوئی۔ بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور اوسکا جلال کہ جسکا جھنڈا آفتاب ہے پاک بادشاہ عظیم بادشاہ مطلق بادشاہان جملہ سرکارہاے فارس نے متفق اور صدق دل ہوکر بارادہ بند کرنے خرابیان لڑائی کے کہ جو خلاف خواہش دوستی کے ہے اور نیز پھر قائم کرنے دوستی جو مدت سے باہم ہر دو سرکار عالیہ بذریعۂ صلح کہ جس سے ہر دو سرکار کا فائدہ متصور تھا بہ بنیاد قوی کے اشخاص مندرجۂ ذیل کو وکیل مطلق دربارہ برلانے مطلب مذکورۂ بالا کے مقرر کیا (یعنی رایٹ انریبل ہنری رچرڈ چارلس بیرن کولی صاحب) امیر سلطنت گریٹ برٹن و نیز پریوی ممبر کونسل ملکہ معظمہ نائٹ گرینڈ کراس آف دی موسٹ انریبل آرڈر آف دی باتھ کہ جو ازجانب سرکار ملکہ معظمہ شاہ فرانس کے دربار مین ایلچی اور وکیل مطلق متعین ہوئے اور عالی القاب پناہ بزرگی عزیز بادشاہ (فرخ خان) امین الملک ایلچی کلان سرکار فارس قابض تصویر شاہی گیرندۂ (سرتلا جوہری) ازجانب بادشاہ فارس کے متعین ہوئے چنانچہ دونون کسان مذکورۂ بالا نے متفق ہوکر دفعات مندرجۂ ذیل کو قائم کیا۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ تاریخ منظوری عہدنامۂ حال سے باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ

اور اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا ایکطرف اور بادشاہ فارس اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا طرف دیگر کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲

جوکہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے صلح بخوبی قرار پائی ہے اسلیے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ افواج ملکہ معظمہ جو ملک فارس مین مقیم ہے چند شرائط پر جو مابعد اسکے قائم ہون گی ملک فارس کو خالی کر دیگی۔

دفعہ ۳

ہر دو فریق باہم یہ اقرار کرتے ہین کہ ہنگام لڑائی کے جملہ قیدیان جو کہ از ہر دو فریق نے قید کیے ہون فوراً چھوڑ دیے جاوین گے۔

دفعہ ۴

بادشاہ فارس نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ بعد منظوری عہدنامہ ہذا کے ہم فوراً ایک اشتہار نسبت معافی جرم اون رعایاے فارس کے کہ جو ہنگام لڑائی وآمد و رفت کے فوج انگریزی کی ساتھ اثناے راہ کیو تھے جاری کر کے مشتہر کرا دین گے کہ بقصور مذکورہ بالا کے کوئی شخص مستوجب سزا نہین ہوگا۔

دفعہ ۵

بادشاہ فارس بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ دربارہ واپس منگوانے افواج فارس اور حکام سرکار فارس کہ جو عملداری ہرات یا اور کسی حصہ افغانستان مین متعین ہون فوراً تدبیر مناسب کرینگے اور یہ واپسی فوج تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا سے اندر تین مہینے کے عمل مین آوے گی۔

دفعہ ۶

بادشاہ موصوف دربارہ چھوڑ دینے جملہ مطالبۂ شہر ہرات اور ملک افغانستان سے اقرار کرتے ہین اور نیز وعدہ کرتے ہین کہ سرداران ہرات یا افغانستان سے کوئی مطالبہ بطور علامت اطاعت کے مثل سکہ زدی یا خطبہ یا خراج وغیرہ نہ کرینگے۔

اور شاہ موصوف اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ سے جملہ دست اندازیان معاملات افغانستان سے باز آوینگے اور بادشاہ موصوف دربارۂ قائم کرنے آزادی ہرات اور تمام ملک افغانستان کے اور نیز نہ کرنے ارادہ دست اندازی کا دربارۂ آزادی اونکے کے اقرار کرتے ہین۔

درحالیکہ باہم سرکار فارس و ملک ہرات و افغانستان کے نفاق واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اسکی اطلاع افسران سرکار انگریزی کو کریگی اور تاوقتیکہ اونسے کوئی تصفیہ قرار واقع نہو مستعد بجنگ نہونگے اور سرکار انگریزی بذمہ داری خود اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سرکارہای افغانستان کو ہمیشہ کرنے ظلم یا اور کوئی امر موجب نارضامندی سرکار فارس سے متعلق تمام روکا کریگی اور بوقت شکل بحالت فریادرسی از جانب سرکار فارس سرکار انگریز بجانفشانی تمام کوشش رفع کرنے نفاق موقوعہ بحفظ قدر و منزلت اور بطریقۂ مفید فارس کے کریگی۔

دفعہ ۷

درصورتیکہ کوئی بلوہ از جانب صوبۂ مذکورۂ بالا کے سرحد فارس پر واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس بشرطیکہ راضی نہون مجاز نسبت کرنے لڑائی واسطے ہٹا دینے اور سزا دہی غارتگرون کے ہوگی۔

مگر مخفی نرہے کہ اس امر کا اقرار کیا گیا ہے کہ جو فوج واسطے کار مذکورۂ بالا کے اوس سرحد سے ہوکر جاوے وہ بعد برآنے مطلب کے فوراً اپنے ملک کو

واپس آوے اونیز اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حق مذکورۂ بالا کی کارروائی از جانب فارس ہمیشہ کے لیے نہین متصور ہوگی اور نہ سرکار فارس کسی قصبہ یا حصہ قصبہ صوبہ جات مذکورۂ بالا کو اپنی عملداری مین شامل کرنے کی مستحق ہوگی +

دفعہ ۸ — سرکار فارس وعدہ کرتی ہے کہ بلا لینے حق آزادی جملہ قیدیان کو جو ہنگام لڑائی فوج فارس نے افغانستان سے قید کیا تھا اور نیز جملہ افغانان جو کسی طرح پر عملداری فارس کے کسی مقام مین قید ہون بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے فوراً رہا کر دینگے بشرطیکہ افغان بھی قیدیان فارس کو جو اونکے قبضہ مین ہین بلا مطالبہ حق رہائی کے چھوڑ دین واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی جانب سے کمشنران واسطے کارروائی منشاے دفعہ ہذا کے بشرط ضرورت تعینات ہونگے

دفعہ ۹ — فریقین اقرار اس امر کا کرتے ہین کہ تقرری کنسل جنرل کنسل وائس کنسل اور کنسلر اجنٹ کی ایک دوسرے کی عملداری مین از قوم معزز عمل مین آویگی اور رعایا و سوداگران وغیرہ فریقین ایک دوسرے کی قدر اور منزلت باحتیاط تمام اوسیطرح کرینگے کہ جسطرح قوم معزز سے کرتے ہین +

دفعہ ۱۰ — بعد منظوری عہد و پیمان ہذا کے ایلچی سرکار انگریزی طہران کو واپس آویگا اور وکلاے فریقین وعدہ کرتے ہین کہ اونکا استقبال حسب طریقہ اور رسومات جو از روے خط محررہ امروزہ دستخطی وکلاے مذکور کے تعین ہوا ہے کرینگے +

دفعہ ۱۱ — سرکار فارس اس امر کا بھی اقرار کرتی ہے کہ بعد واپس آنے ایلچی سرکار انگریزی ملک طہران کو تین مہینے کے اندر ایک کمشنر مقرر کریگی اور وہ کمشنر باشتراک کمشنر متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے جملہ مطالبون کو جو رعایاے سرکار انگریزی کا رعایاے سرکار فارس پر ہو جانچکر فیصلہ کرینگے اور صورت ادائی اون مطالبون کی خواہ یکمشت یا باقساط کہ جسکی میعاد زاید از یکسال تاریخ فیصلہ کرنے سے نہوگی حسب مناسب کرینگے اور کمشنران موصوف مطالبہ رعایاے فارس کو بھی جو سرکار فارس پر ہو یا رعایاے سرکار دیگر کو کہ جو بروقت روانگی ایلچی سرکار انگریزی کے طہران سے سرکار انگریزی کی پناہ مین رہین ہون اور اوسوقت سے خوف نہوگئی ہون فیصل کرینگے +

دفعہ ۱۲ - بجز منشاے مندرجہ اخیر دفعہ ماقبل کے سرکار انگریز آیندہ سے کسی رعایاے فارس کو جو فی الواقع ملازم ایلچی سرکار انگریز یا کنسل جنرل یا کنسل یا وایس کنسل یا کنسلر اجنٹ کی نہیں ہین پناہ نہ دینگے مگر یہ شرط و استخراج کسی صوبہ اجنٹ کے لیے نہین متصور ہے کہ برحال عندالالتجا سرکار انگریزی کی سرکار فارس یہ قبول کرتی ہے کہ فارس مین سرکار انگریز کی رعایا اور ملازم مستوجب اون حقوق آزادی کے ہونگے اور نیز اونکی قدر و منزلت اوسیطرح ہوگی کہ جسطرح پر نہایت معزز سرکار بیرونی اسکی رعایا اور ملازم سے قرار پاتی ہے +

دفعہ ۱۳ - فریقین عہدنامہ قرارداد اگست ۱۸۵۱ء مطابق شوال ۱۲۶۷ ہجری کو مشعر بند کرنے تجارت غلامان حبشی کے خلیج فارس مین از سر نو قائم کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ مذکور بعد منقضی میعاد قرارداد سابق یعنی اگست ۱۸۶۲ء سے ۱۰ برس تک اور مابعد اوسکے اوس مدت تک کہ جب تک کوئی فریق اوسکی منسوخی نکردا نے جاری رہیگا اور واضح رہے کہ بعد گردانیدنے منسوخی کے ایک برس سے قبل منسوخ نہین متصور ہوگا +

دفعہ ۱۴ - واضح رہے کہ بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے افواج انگریزی جملہ حرکات مخالفت سے جو فارس پر کرتی تھی باز آجائینگے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ بعد پورا ہونے شرائط بہ نسبت خالی کردینے ملک افغان و ہرات افواج فارس سے و نیز بہ نسبت استقبال ایلچی سرکار انگریزی کا طہران مین افواج انگریزی فوراً جملہ لنگرگاہ و جزائر وغیرہ موقع ملک فارس سے چلی جائینگی اور سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ اس اثنا مین کوئی حرکت از جانب کمانیر افواج انگریزی کے ایسی قصداً سرزد نہوگی کہ جس سے اطاعت رعایاے فارس کی طرف شاہ کی کمزور ہوجاوے کیونکہ یہ کمزوری اطاعت خلاف اونکی خواہش مستحکم کرنے کی متصور ہے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ موجودگی فوج انگریزی سے کسی طرح کی تکلیف رعایاے فارس پر نہین ہونے پاوے گی اور نیز قیمت رسد وغیرہ کی جو واسطے اون فوجون کے مہیا کیا جائیگا کہ جسکے بارہ مین سرکار فارس اپنے توابعین کو ہدایت دینیکا وعدہ کرتی ہے فوراً کمسریٹ سرکاری سے بہ نرخ بازار دیجاویگی +

دفعہ ۱۵ - واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی بمقام بغداد اندر تین ماہ کے ہوگی

کہ جسکی شہادت مین وکلاے فریقین سنے اپنی مُہر و دستخط کر دیئے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پرس +

واضح رہے کہ اسکی چار پر تین نقل ہو دین +

دستخط کولی +

فرح بعبارت فارسی +

کیفیت علحدہ مندرجہ دفعہ ۱

عہدنامہ مذکورۂ بالا کی دستخطی بزبان انگریزی و فارسی

واضح رہے کہ ہم وکلاے شاہنشاہ فرانسیس اور شاہ فارس بموجب اختیارات عطیہ ازجانب ہر دوسرکار کے اقرار کرتے ہین کہ دربارہ پھر قائم ہونے دوستی بین باہم سرکارہاے گریٹ برٹن اور فارس کی رسوم مندرجۂ ذیل عمل کیجاوینگی اور واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا اوسیقدر مرعی اور قوی متصور ہوگا کہ گویا یہ بھی بشمول عہدوپیمان قرار دادہ امروز باہم مقرر کے ہے +

بیان رسوم

صدراعظم ایک خط ازطرف شاہ بنام مسٹر مری صاحب مشعر رنجیدہ ہونے شاہ کے بباعث والپسی اونکے خط محررہ ۱۹ نومبر اور دو خط وزیر معاملات بیرونی محررہ ۲۶- نومبر کہ منجملہ جسکے ایک دربارۂ تہمت مری صاحب کے اور نیز بہ نسبت اس امر کے تھا کہ کوئی فرمان اوس مضمون کا کہ جسکی نقل حقیقی مین ہے کسی ایلچی بیرونی کے پاس طہران مین نہین بھیجا تھا کہ جوامر خلاف قدر و منزلت وزیر سرکار انگریزی کے ہے لکھین گے +

خط ہذا کی ایک نقل ازجانب صدر اعظم پاس ہر ایلچی بیرونی مقیم ملک طہران کے باضابطہ بھیجی جاویگی اور مضمون اسکا اوس دارالخلافت مین مشتہر کروا دیا جاویگا +

اصل خط بذریعہ کسی عہدہ دار کلان ازجانب سرکار فارس مری صاحب کے پاس بمقام بغداد کے واصل ہوگا اور خط مذکور کے ساتھ ایک نوید بھی ازطرف شاہ بنام مری صاحب کے دربارۂ والپس آنے ملک طہران مین بایں اقرار کہ شاہ فارس اونکا استقبال بقدر و مرتبت

کرینگے جائیگا اور ایک اور عہدہ دار عسکری بطور مہماندار کے تعینات ہوکر ملک فارس
مین اوسکے سفر بہر متعین رہے بروقت پہونچنے دار الخلافت کے مری صاحب کے
استقبال کے لیے عہدہ داران معزز ہمراہ اوسکے تا اوسکے فرودگاہ کے رہینگے اور فوراً اونکے
پہونچنے پر صدر اعظم وہان پہوجاکر مری صاحب کے ساتھ اپنی دوستی کو تجدید کرینگے
اور سکریٹری صوبہ معاملات بیرونی کا اوسکے ہمراہ بادشاہی محل تک رہیگا اور صدر اعظم
مری صاحب کو بحضور بادشاہ لاوینگے +
صدر اعظم دوسرے روز بوقت دوپہر ایلچی مذکور کی ملاقات کرینگے اور مری صاحب اوس
ملاقات کے عوض دوسرے روز قبل از دوپہر صدر اعظم کی ملاقات کرینگے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پیرس +

دستخط کولی

فرج بعبارت فارسی

مشمولہ خط ماقبل

ترجمہ خط شاہ بنام صدر اعظم مرقومہ دسمبر ۱۸۵۵ء

شب گذشتہ کو ہمنے وکیل مطلق وزیر سرکار انگریزی کا خط پڑہا اور اوسکی عبارت اور مضمون
گستاخانہ کریہ بے مطلب اور جہالت پر نہایت متحیر ہوتے اور واضح رہے کہ اوسکا خط
سابق بھی بیہودانہ تھا اور ہمنے یہ بھی سُنا ہے کہ وہ شخص اپنے مکان پر ہماری اور تمہاری
مذمت کیا کرتا ہے مگر ہمکو اسکا اعتبار نہین تھا چنانچہ اب اوسنے ایک خط باضابطہ تحریر کیا
ہے اسلیے ہم اب اپنا مقبولہ بیان کرتے ہین کہ یہ شخص یعنے مری صاحب بیوقوف جاہل اور
خبط الحواس ہے کہ اوسکی جرات اور ہمت ذلیل کرنے بادشاہون مین بھی بڑہتی ہے از ایام
زمانہ شاہ سلطان حسین کہ جسوقت فارس حالت ابتری مین مبتلا تھا اور ایام چودہ برس اوسکی
حیات سے کہ جسمین وہ بباعث بیماری لائق انجام دہی کار سلطنت کے نہ تھا آج تک
کسی طرح کی ذلت از جانب سرکار یا اسکے اجنٹ کی بہ نسبت بادشاہ کے ظہور مین نہین
آئی تھی اب کیا ہوگیا ہے کہ یہ بیہودہ وزیر اس طرح کی حرکت ناشایستہ کرتا ہے معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارے نکلوار عبارت اوس خط سے آگاہ نہین ہین اب لسے مرزا عباس اور مرزا ملکم کو
دے دو کہ وہ اسکو لیکر وزیر فرانسیس اور حیدر افندی کو دکھادین کہ کیسی بیہودہ بن سے
اوسکی تحریر ہوئی اور واضح رہے کہ شب گذشتہ سے اس وقت تک غصہ مین اوقات بسر ہوئی
اسلیے ہم بنظر آگاہی تمہارے لکھتے ہین کہ تاوقتیکہ ملکہ ولایت بہ نسبت گستاخی اپنی اس ایلچی
کی خوشامد معقول ہماری نکرین گی اس وزیر بیوقوف کو کہ جو نہایت احمق ہے ہرگز نہ قبول
کرین گے اور نہ کسی اور وزیر اوس سرکار کو قبول کرین گے اور اس امر کی اطلاع ہماری
اور توابعین سے دیدو +

نمبر ۳۷

عہد و پیمان جو از جانب وزیر فارس معاملات
بیرونی کے دربارہ طیاری تار برقی مقام خانہ
کمین سے بشایر تک قرار پایا ہے مندرج بدفعات
ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار فارس مناسب سمجھتی ہے کہ ایک تار برقی بلا توقف مقام خانہ کمین سے
دار الخلافت طہران تک اور طہران سے لنگرگاہ بشایر تک طیار کرے اور اس امر کا اقرار
کرتی ہے کہ جب کبھی سرکار انگریزی بذریعہ تار برقی مذکور کے نوشت و خواند کیا چاہے
تو وہ مجاز اوسکے کرنے کا معرفت افسران ٹیلی گراف متعینہ از جانب سرکار فارس کے جسطرح
چاہین بشرط ادا شرح محصول جو مابعد اسکے تعین ہوگا کرین +

دفعہ ۲ واسطے طیاری تار برقی ہذا کے اور خرید اون لوازمات کے جو فارس میں
عدم دستیاب ہین یا ولایت مین فارس سے بہتر دستیاب ہوسکتے ہون زر کافی از
جانب سرکار فارس کے تعین کیا جاویگا +

دفعہ ۳ سرکار فارس سرکار انگریزی سے جملہ لوازمات تار برقی جو ولایت مین بہتر
دستیاب ہون خرید کرے گی اور سرکار انگریزیہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے
کہ وہ اونکو بقیمت اوسط دین گے +

دفعہ ۴ — بنظر اسکے کہ تار برقی مذکور بخوبی طیار ہو کر کار برار ہووے سرکار فارس بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتی ہے کہ طیاری اوسکی باہتمام ایک انگریزی انجنیر کہ جسکی تنخواہ از جانب سرکار انگریز کے ملے گی ہوگی اور اس امر کا وعدہ بھی کرتی ہے کہ ایک میعاد معین کرین کہ جس عرصہ مین ہدایت دیجاوے اور کارروائی اوسکی جاری ہووے اور عالی القاب شہزادہ اعتضاد السلطنہ وزیر صیغہ تعلیم اور عالی القاب امین الدولہ کارروای افسر مذکورہ بالا کی تحقیقات کرین گے +

دفعہ ۵ — افسر مذکور کو کلی اختیار دربارہ طلب کرنے کسی شے کے جو کام مذکور کے لیے ضرور ہو حکام فارس پر حاصل ہے اور حکام فارس بجز اوس وقت کے کہ دستیابی شے مطلوب کی ناممکن ہو اور کسیطرح دینے اوسکے سے انکار نکرینگے مگر ایک عہدہ دار فارسی ہر جگہہ اوسکے ہمراہ رہیگا تاکہ اوسکو کارروائی اور قیمت اجناس سے اطلاع رہے اور ہر سہ ماہ مین شاہزادہ مذکورہ بالا اور امین الدولہ اوسکا حساب فیصل کر کے بذریعہ رپوٹ طہران گزٹ مین چھپوادیا کرین گے +

دفعہ ٦ — بنظر ترقی دوستی باہم ہر دو سرکار و نیز بنظر رونق بخشی کار مذکورہ بالا کی سرکار انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ بمنظوری وزیر فارس اشیاے مطلوبہ کار مذکور کو بقیمت واجبی ولایت مین خرید کر کے سرحد فارس تک پہونچوادوین گے اور سرکار فارس قیمت اشیاے مذکورہ بالا کی بعد پہونچنے سرحد فارس کے اندر پانچ سال کے پانچ قسطون مین ادا کردیگی +

تحریر بقلم وزیر فارسی معاملات بیرونی

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا سرکار فارس کو منظور ہے اور اگر سرکار انگریزی کی راے ہو تو از روی شرط مذکورہ بالا کے طیاری تار برقی شروع ہو جاوے +

٦ - فروری ۱۸۶۳ء کو سرکار ملکہ معظمہ نے
اسکو قبول اور منظور فرمایا

فارس ختم شد

بیان ہرات

واضح رہے کہ جب سلطنت درانے کو کہ جسکو احمد شاہ ابدالی نے پیدا کیا تھا اوسکے پوتوں نے کہو دیا اور مابعد اوسکی سلطنت مذکور برادران برکزی مین منقسم ہوگئی تب کمران شاہ نے ہرات مین قیام ناپایدار اختیار کیا مخفی نرہے کہ وہ بیٹا محمود کا تھا اسلیے زمان شاہ شجاع الملک اور فیروزالدین کا بھتیجا اور اخیر اولاد بادشاہان سروری افغانستان کا تھا اور منجملہ کل سلطنت اوسکے خاندان کی صرف ہرات اوسکے پاس باقی رہگیا کابل اور غزنی کا مالک دوست محمد تھا اور اوسکا سوتیلہ بھائی کہن دل خان بشراکت اپنے اور بھائیون کے قندہار مین آزاد حاکم تھا اور اضلاع دیگر پوبندہ خان برکزی کی اور بیٹون کے ہاتہ لگی واضح رہے کہ کمران ایک شخص عیاش ظالم اور فضول خرچ تھا اور کل اختیار یار محمد خان الاکوزی کہ جو نہایت لیق تھا مگر وہ عمر اوسنے زیادہ تہا اور جسنے بباعث قتل کرنے دوسرے سرداران کے اس مرتبہ کو حاصل کیا تھا کرتا تھا ❊

۲۳ نومبر ۱۸۳۷ء کو محمد شاہ بادشاہ فارس نے ہرات کو بارادہ پھر فتح کرنے افغانستان کے گھیر لیا چنانچہ اسی ہنگام مین ہرات پر دس مہینے تک محاصرہ رہا اور جملہ جانفشانیان جو شاہ فارس نے بصلاح و ہدایت افسران سرکار روس کے دربارہ لے لینے اسکے کے کیا تھا ضائع ہوگئین ان حرکات ظلم جو از جانب فارس اور روس کے ہورہی تھین روکنے کے لیے سرکار انگریزی بادشاہ ہندوستان نے دربارہ قائم کرنے دوستی افغانستان مین باہم اونکی سرحد اور فارس کی بذریعہ پھر قائم کرنے خاندان سدوزی کو کابل مین بذات شاہ شجاع کی اور نیز قائم کرنے آزادی ہرات کے بطور ایک صوبہ علیحدہ کے ارادہ کیا واضح رہے کہ عہد و پیمان سہ طرفی مین جو باہم سرکار انگریزی و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے قرار پایا تھا ایک دفعہ دربارہ ذمہ داری امن ہرات کے درج تھی اور بروقت پہونچنے افواج انگریزی کے ملک افغانستان مین الدرڈ پاٹنجر صاحب کہ جسکی لیاقت جنگی اور عقلمندی سے جانفشانیان شاہ فارس کے دربارہ لینے ملک ہرات کے ضائع ہوگئی تعین لفٹنٹ مقرر ہوے یار محمد اوس روکاوٹ سے جو انگریزون نے اوسکے ظلم پر علی الخصوص

سوداگری غلامان کے نسبت کیا از بس جڑ ہا چنانچہ اوسنے خفیتا شاہ فارس اور اون سرداران
قندہار سے کہ جنہون نے فارس مین پناہ لی تھا دربارہ کرنے عہد و پیمان کے نسبت نکال دینے
شاہ شجاع اور افواج انگریزی کو ملک کابل سے التجا کیا دوسرا اجنٹ میجر ڈی آرکی ٹاڈ صاحب
سنہ ۱۸۳۹ء مین بہدایت ایلچی متعینہ کابل کے واسطے قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی
ساتہ شاہ کمران کے ہرات کو بھیجا گیا چنانچہ ۹ جون سنہ ۱۸۳۹ء کو دفعات مندرجہ نمبر ۳۸
دربارہ قائم کرنے اوسکے اوپر وزرات ہرات کے اور نیز قائم کرنے اوسی ذریعہ
دربارہ نوشت و خواند کا ساتہ شاہ کمران کے یار محمد کو دی گئی اور ۱۳ اگست کو ایک عہد و پیمان
نمبری ۳۹ دربارہ ہمیشہ کے صلح اور دوستی کے قائم ہوا اور شرائط اوسکی یہ تھی کہ سرکار
انگریزی انتظام ہرات مین دست اندازی کرنے سے باز آویگی اور بوقت چڑہائی بیرونی
کے شاہ کی فوج اور روپیہ سے مدد کریگی اور شاہ اپنی رعایا کو سوداگری غلامان کی کرنے
سے ممانعت کردین اور نیز بلا رضامندی سرکار انگریزی کے کہ جسکی ثالثی پر چہوڑا قضیہ شاہ
شجاع کے منحصر ہین کسی حاکم اجنٹ سے کسیطرح کی مخالفت پر عہد و پیمان یا نوشت و خواند
دربارہ کارہای ملکی کے نکرین اور نہ کسی شخص از قوم یورپ کو سوائے رعایا گورنمنٹ برٹن کے
اپنی ملازمت مین رکہین اور کار تجارت کو خوب رونق دین چند ہفتہ بعد دستخط ہونے عہدنامہ کے بدنیتی
یار محمد کی بیہ سازش ظاہر ہوئی تھی اوسنے ہرات کو پناہ فارس کے ڈالنی چاہا اور شاہ ہی
عوض بنسبت شریک ہونے سازش مین جو واسطے نکال دینے انگریزون کے افغانستان
سے تھی کیا چنانچہ اوسکے اس سلوک گستاخانہ مین میجر ٹاڈ صاحب کو بنسبت بند کردینے
پچیس ہزار روپیہ ماہواری کے جو ہرات کو دیا جاتا ہے مجبور کیا اور ایلچی متعینہ کابل سے
درخواست مشعر بہیجی جانے ایک فوج کے واسطے سزادہی اس وزیر نمک حرام کے کیا
مگر لارڈ آکلینڈ صاحب نے کہ جسنے میجر ٹاڈ صاحب کی کارروائی کو انکار کیا تھا اوسکو منظور نہیں
کیا چند عرصہ بعد کابل مین وہ آفتین آئین کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ افغانستان خالی ہوگیا واضح رہے
کہ جو نہین یار محمد نے خوف دست اندازی سرکار انگریزی سے فرصت پائی اپنے بادشاہ شاہ
کمران کا گلا گھونٹ کر حکومت ہرات کو چھین لیا اور اپنے تئین فارس کا تابع قرار دیا یہ ماجرا سنہ ۱۸۴۲ء مین وقوع مین آیا

واضح رہے کہ یار محمد کی تدبیر سے فی الواقع اسنے کو آزاد کر لیا تھی مگر ظاہرا
بادشاہ فارس کی خاطر نوازی بھی بذریعہ خالی اقرار تابعداری کے کرتا تھا ۱۸۵۱ء مین بعد اسکی
وفات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جانشین ہوا اس سردار کو ۱۸۵۵ء مین محمد یوسف
پوتا فیروز اور شاہ زمان و شاہ شجاع اور شاہ محمود کا چچا زاد تھا کہ جسکی ذات خاص سے خاندان
سدوزی ایک مرتبہ اور حکومت ہرات مین بحال ہوا نکال دیا اور اس ہنگام مین دوست محمد امیر
کابل نے اپنے بھائیون سے جھگڑا کر کے خلعت غلزی پر قبضہ کر لیا اور جلد بعد یعنی ۶ جنوری
۱۸۵۶ء کو قبضہ قندہار پر کر لیا مخفی نرہے کہ اوسکی خواہش دربارۂ تابع کرنے ہرات کے کہ
جسکو وہ ہمیشہ سلطنت افغان کا ایک حصہ معقول متصور کرتا تہا ہوئی بخوف روانگی دوست محمد کے
محمد یوسف حاکم جدید نے اپنے کو شاہ فارس کے پناہ مین ڈالکر رعیت شاہ کا گردانا اور سکہ اور خطبہ
بنام شاہ کے پڑہا جانا قبول کیا +

واضح رہے کہ بروقت آمد فوج کے جسکی مدد اوسنے مانگی تھی محمد یوسف ہر دو جانب یعنی
پورب او پچھم سے بوجہ کھو دینے اپنے ارادے کے خوف کھا کر ہرات مین جھنڈا انگریزی
کھڑا کر کے اپنے کو رعیت سرکار انگریزی کا گردانا چنانچہ اسکو لارڈ کیننگ صاحب نے از جانب
سرکار ملکۂ معظمہ ایک حرکت گستاخی اور بے ایمانی کی قرار دی بعد چندے محمد یوسف کو ہرات ہی
چند آدمیون نے سرداری علیسی خان کی بندش کر کے نکالدیا اور اوسکو قید کر کے لشکر گاہ فارس مین بھیجدیا
مخفی نرہے کہ ظلم فارس کا اوپر ہرات کے اور ذلت جو ایلچی انگریزی پر طہران مین ہوئی تھی موجب
لڑائی باہم انگلستان و فارس کے ۱۸۵۶ء مین ہوئی چنانچہ تدبیر مناسب بہ نسبت دینے خراج
دوست محمد خان کو اور دینے ہمت اوسکو دربارہ چڑہ جانے بمقابلہ فارسیون کے کی گئی علیسی خان
کو پاس بھی مدد بذریعہ زر نقد کے ہرات مین بھیج دی گئی مگر قبل پہونچنے اوسکے کے وہ فارسیون
کے ہاتھ مین کہ جن لوگون نے ۲۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو شہر پر قبضہ کر کے اوسکو از جانب
شاہ وزیر صوبہ کا مقرر کیا تھا آچکا تھا اور چند ہفتہ بعد ایک غول سپاہیان فارس نے
اوسکو مارڈالا از روی اوس عہد نامہ کے جو باہم انگلستان اور فارس کے ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو
کہ بمقام پیرس مین قرار پایا تھا فارسیون سے مطالبہ خالی کر دینے ہرات کا کیا اور قبل

واپس جانے کے اونہون نے سلطان احمد خان کو کہ جو سلطان خان کر کے مشہور تھا حاکم ہرات کا مقرر کیا اور سرکار انگریزی نے اوسکو حاکم قبول کرنے سے انکار نہین کیا واضح ہے کہ یہ سردار دوست محمد کا بھتیجا اور داماد تھا اور بروقت قبضہ کرنے لینے امیر کے اوپر قندہار کے یہ شخص ملک فارس کو کہ جہان اسکی بخوبی خاطرداری ہوئی تھی بھاگ گیا تھا واضح رہے کہ یہ سرکار انگریزی کا دوست نہین متصور کیا جاتا تھا اور باوجودیکہ فوج فارس کی وہان پر خود نہ تھی مگر علامات ظاہری اطاعت شاہ پر زیادہ لحاظ رکھتا تھا بوجہ ایک جھگڑہ کے جو ساتہ محمد شریف خان گورنر فراہ کہ یکے از فرزندان دوست محمد کا تھا سلطان خان نے فراہ پر حملہ کیا اور ۲۴ مارچ ۱۸۶۲ء کو فراہ کو لے لیا امیر کابل نے فوراً بنظر بدلا لینے اس لڑائی کے اپنی فوج کو اکھٹہ کیا چنانچہ ۲۹ جون کو فراہ کو پھیر لیا اور ۲۸ جولائی کو ہرات کا محاصرہ کیا اور بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین سلطان خان مرگیا امیر نے ہرات کو ۲۶ مئی ۱۸۶۳ء کو چھاپہ ڈالکر لے لیا ۱۱ روز بعد وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا شیر علیخان کہ جسنے اسنے بیٹے محمد یعقوب خان کو حاکم ہرات کا مقرر کیا تھا حکومت کابل مین جانشین ہوا لیس ہرات پھر بشمول حکومت افغان کے ہوا +

نمبر ۴۹

ترجمہ یادداشت چند منشاے اور امید

وزیر یار محمد خان کا جو باہم نجیب اللہ خان ایلچی ہرات ازجانب وزیر یار محمد خان اور میجر ٹاٹ صاحب حسب منظوری ایلچی و وزیر متعینہ دربار شاہ شجاع الملک کی ازجانب رابرٹ انربیل گورنر جنرل ۹ جون ۱۸۳۹ء مین بمقام قندہار کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ عالی القاب یار محمد خان وزیر شاہ کمران والی ہرات اب سے آیندہ کو باہم انگریز اور حکام ہرات کی نوشت وخواند کرنے کے لیے وکیل یعنی درمیانی متصور ہونگے اور جو کوئی وزیر مذکور کے حکم کو نمانے گا وہ گویا خلاف قانون دوستی اور عہدوپیمان ملاپ کے کاربند متصور ہوگا

دفعہ ۲ جسقدر روپیہ ازجانب سرکار انگریز ہرات مین واسطے بحالی بہبودی ملک یا اور کسی کام کے لیے صرف ہو وہ پہلے کل وزیر یار محمد خان کے پاس بھیج دیا جاویگا اور وزیر موصوف اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ زر مذکور کو سوا سے بحاضری یا برضامندی

ومشورہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ ہرات سے اور کسی طرح صرف نہین ہوگا ✤

دفعہ ۳ وزیر اس امر کا بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی معاملکی کارروائی خلاف مرضی اور صلاح رزیڈنٹ متعینہ ہرات کے نہین کرین گے اور جملہ حالات متعلق خیر وعافیت ہردو سرکار ہاے مین ہدایت اور صلاح افسر مذکورۂ بالا کالیا کرین گے اور کاش اجنٹ انگریزی معاملات ہرات مین بلاوقفیت ورضامندی وزیر کی دست اندازی کرے تو وہ گویا باعث خلل اندازی دوستی ہردو سرکار مین متصور ہوگا ✤

دفعہ ۴ رزیڈنٹ متعینہ ہرات بلامنظوری وزیر کے از رعایا افغانستان سوآدمی سے زیادہ ملازم نہین رکھین گے اور نہ منجملہ اون سوآدمیون کے کوئی شخص بشرطیکہ اوسنے یار محمد کی اجازت دربارہ اپنی نوکری کے نہ حاصل کیا ہو قرابت مندان وزیر سے نہون ✤

دفعہ ۵ جسطرحپر حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے خاندان کو عطا کی گئی اوسیطرح عہدۂ وزارت کا بھی یار محمد خان اور اوسکے خاندان کو تاوقتیکہ وے قابل اعتبار ہین عطا کی گئی اور درحالیکہ کوئی شخص اونکے خاندان سے لائق اس عہدہ کا نہو تو ایسی صورت مین ایک شخص ازجانب سرکار انگریزی کے مقرر ہوگا ✤

مہر ای ڈی ای ٹاڈ
اور نجیب الله خان

نمبر ۳۹

ترجمۂ عہد وپیمان دوستی وملاپ جو باہم کمران شاہ والی ہرات ازجانب خود اور میجر آئی ڈی آرسی ٹاٹ صاحب ایلچی گورنر جنرل ہند ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۳ اگست ۱۸۳۹ء مطابق دوسری جمادی الثانی ۱۲۵۵ ہجری کے قرار پایا بدفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ باہم سرکار انگریزی اور شاہ کمران اوسکے ورثا اور جانشینان کی ہمیشہ دوستی اور ملاپ رہیگا

دفعہ ۲ سرکار انگریزی حسب حال کے حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے جانشینان اور ورثاے کو عطا کیا جاتا قبول کیا اور سرکار انگریزی اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ شاہ مذکور کی حکومت پر کسیطرح دست اندازی نہین کریگی ✤

دفعہ ۳ بنظر مضبوط کرنے اتفاق موقوعہ باہم سرکار انگریزی و شاہ کمران کی شاہ موصوف کے دربار مین ایک ایجنٹ انگریزی تعینات رہیگا اور اسی طرح پر شاہ مذکور کو بھی اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھین تو ایک ایجنٹ اپنا دربار گورنر جنرل مین تعینات کردین +

دفعہ ۴ سرکار انگریزی بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ شاہ کمران کو عند الضرورت بنظر حفاظت ملک شاہ موصوف کی مدد روپیہ اور سپاہ سے کریگی اور حقوق اور فوائد شاہ کہ چڑہائیان بیرونی سے حتی الامکان بچائیگی +

دفعہ ۵ بنظر پورا ہونے شرط مندرجہ دفعہ ماقبل کے ازجانب سرکار انگریز اور نیز رفع کرنے شکایات ازجانب دیگر حکام کے شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ کے لیے رسم بھگا لیجانے آدمیون کی بہ نیت فروخت کرنے کے بند کردیجاوے اور اگر کوئی شخص حالت غلامی مین کسی مقام علداری شاہ مین اب ہو کہ جو حسب دستور مذکورہ بالا کے غلام کیا گیا ہو تو شاہ موصوف وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین الا ایسے شخص کی رہائی مین حتی الامکان نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۶ شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ دربارۂ حفظ رکھنے آپس کی علداری کے ہم بمشورہ سرکار انگریزی اور شجاع الملک کے کاربند رہینگے اور شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا رضامندی سرکار انگریزی و شجاع الملک کے کسی ایجنٹ سرکار کے ساتھ مخالفت نہ کرینگے +

دفعہ ۷ شاہ کمران بجانب خود اقرار کرتے ہین کہ کاش کوئی نزاع باہم اونکے اور شاہ شجاع الملک کے دربارہ حدود علداری یا اور کسی بارہ مین آپس مین واقع ہو تو تصفیہ اوس جھگڑہ کا بذریعہ فیصلہ پنچایتی سرکار انگریزی کے ہوگا اور سرکار انگریز ذمہ بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اپنے حتی الامکان اون قضیہ موقوعہ کو یا اور کوئی قضیہ کہ جسکے باہم شاہ کمران اور دیگر حاکمان کے آیندہ ہونے کا احتمال ہو دفع کردیگی +

دفعہ ۸ شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ بلا وقفیت یا رضامندی ایلچی سرکار انگریزی متعینہ دربار اونکی کسی حاکم بیرون سے نوشت و خواند نکرینگے +

دفعہ ۹ بلحاظ ہمیشگی مدد اور دوستی سرکار انگریز کے کہ جسکے فوائد قوم افغان کے ساتھ یکسان ہین شاہ کمران کسی شخص از قوم یورپ یعنی اہل فرنگ کو سوای شخص از قوم گریٹ برٹن یعنی انگلیش کے اپنی ملازمت مین نہین رکھین گے اور نہ اشخاص قوم یورپ کو اپنے ملک مین رہنے دین گے

دفعہ ۱۰ شاہ کمران جملہ مزاحمت بہ نسبت آسایش کار تجارت کے رفع کردین گے اور کار تجارت کی آسایش کی ترقی کرنے کیلیے حسب مشورہ ایلچی سرکاری متعینہ دربار اپنے کے بندوبست معقول کرینگے ❊

دفعہ ۱۱ دس دفعات مندرجہ بالا تاوقتیکہ حکومت ہرات کی خاندان شاہ کمران مین قائم رہیگی ہمیشہ جاری رہین گے ❊

مقام ہرات بتاریخ اور سنہ مذکورۂ بالا
دستخط ای ڈی آر ڈی ٹاٹ صاحب ایلچی ہرات
منظوری گورنر جنرل ہند بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۶۳ء
حصۂ اول ختم شد

حصۂ دوم

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد بابت عرب و ترکستان و خلیج فارس

بیان عرب و ترکستان

واضح رہے کہ تعلق سرکار انگریزی کا ساتھ پشاسن یعنی حاکم حیدر وزہ بغداد کے حاجت زیادہ تر بباعث انگریزی بہ نسبت ہندوستانی کے و نیز بباعث شرائط مندرجۂ عہدنامجات جو باہم گریٹ برٹن اور ترکستان کے قائم ہوئین تصور کیے جاتے ہین اور جسکا بیان وسعت سے باہر ہے لیکن دربارۂ کار تجارت سابق سو قوعہ خلیج فارس کی بہت برسون تک بلا زیادہ لحاظ دوستی کنسٹنٹ نوپل کے باہم گورنران عرب و ترکستان کے آمد و رفت و نوشت و خواند جاری رہا سنہ ۱۶۳۹ع مین معلوم ہوتا ہے کہ لبصرہ مین بماتحتی کارخانہ گورنرون کے ایک کارخانہ انگریزی جاری ہوا بذریعہ فرمانون کے محفوظ رہا سنہ ۱۷۳۹ع مین مسٹر فرٹ صاحب ایجنٹ متعینہ لبصرہ کو بذریعہ فرمان کے اختیار دربارۂ سماعت مقدمات کے جسمین کسی ملازم کارخانہ پر جرم عائد ہو حاصل ہوا اور نیز بہ نسبت تصفیہ دعوے کے جو اوپر رعایاے ملک کی ہو مجاز ہوے اور سنہ ۱۷۳۱ع مین اوسنے ایک دوسرا فرمان مشعر تعین ہونے تین روپیہ سیکڑہ محصول اوپر جملہ اشیاے اجناس انگریزی مقام لنگرگاہ لبصورا کے پایا گر فرمان مذکورہ اولے یعنی نمبر ۱۷۵۹ع مین ازجانب بادشاہ کے ملا تہا واضح رہے کہ کارخانہ لبصورہ پر سنہ ۱۷۶۴ع تک کہ جس سال مین ایلچی متعینہ کنسٹنٹ نوپل نے بمشکل براات[1] نمبری اہم کہ جسے اوسنے حفاظت سوداگری انگریز اور نیز اہل رعایا انگریزی کے ذی بمقام لبصورا مین ایک اچہا وسیلہ سمجہا تہا حاصل کیا سرکار عالی کا چندان خیال نہ تھا +

سنہ ۱۷۶۵ع مین تجویز واسطے تقرری دوام ایک ایجنٹ کے بمقام بغداد کے ہوئی مگر حکام اعلے نے اس تجویز کو نامنظور کیا چنانچہ سنہ ۱۷۸۳ع مین ایک ایجنٹ ہندوستانی مقرر ہوا اور سنہ ۱۷۹۸ع مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا اور خاص کام یہ قرار دیا گیا کہ باہم ہندوستان اور انگلستان کی خبر بہیجا کرے و نیز اون کارروائیون پر کہ جو قوم فرانسیس بشرکت نپولن کے دربارہ چڑہائی کرنے اوپر ہندوستان کے ازراہ مصر اور اہل سندہ کے رہے ہون نگران رہکر مطلع کرے سنہ ۱۸۰۲ع مین یعنے بعد وفات سلیمان پیشہ کے کہ جو بیس برس تک حاکم بغداد کا تھا اور بعد تقرری اوسکے داماد علی پیشہ بجاے اوسکے کے لارڈ الجن صاحب ایلچی ملکہ معظمہ

[1] براات کسی فرمان کا نام ہے +

استمبہ: لفٹنٹ نوبل نے موقع پاکر بابت نمبر ۲ مشعر تقرری رزیڈنٹ بمقام بغداد کے جو تقرری اوسوقت تک ازجانب
سلطان منظور نہین ہوئی تہی حاصل کیا +

واضح رہی کہ بروقت واقع ہونے عداوت باہم انگلستان و ترکستان کے سنہ ۱۸۰۷ع مین سلیمان پاشا کی کہ جو بعد ماری جانے
عجاج علی پاشا کی جانشین اوسکا اوپر حکومت بغداد کے ہوا تہا رزیڈنٹان بسورا اور بغداد کو اپنی پناہ مین لیجاکر اونکو دربارہ وپس
جانی اوس ملک سے وعدہ انکی بعد قرار پانے صلح سنہ ۱۸۰۹ع کی اوسنے بوجوہات نامعلوم رزیڈنٹ البغداد کو انواع قسم کی ذلتین دین
کہ جسکی باعث سے اوسکو واپس جانا پڑا چنانچہ یہ دوستی اوسوقت تک یعنی ۵ ہ جنوری سنہ ۱۸۱۰ع تک کہ حسب شکایت
سرکار بمبئی کی پاشا نی بذریعہ اقرار نامہ نمبر ۵ ہ کی چند شرائط دربارہ نکرنی دست اندازی معاملات رزیڈنٹی کی اور بحال کرنے حقوق
سابق رزیڈنٹ کی قرار پایا پہر آیندہ نہین ہوئی تہے سنہ ۱۸۱۸ع مین رزیڈنٹی بصرہ اور بغداد ایک ہوگئین اور سنہ ۱۸۳۲ع مین
عرب ترکستان مین نام رزیڈنٹی کا تبدیل ہوکر پولٹیکل ایجنٹ نام رکہا گیا واضح رہی کہ سنہ ۱۸۵۱ع مین دو ڈگریان ازجانب
پاشا کی دربارہ روکنے مفروری ملاحان و کاریگران جہاز انگریزی کا بمقام بسورا مین یعنی نمبر ۵۴ اور دوسرا یعنی نمبر ۵۵ دربارہ رہائی
اون باشندگان ہندوستانی کے جو بسورا مین بطور غلامی کی لائی گیے تہے حاصل ہوئین +

حسب الحکم کالنفٹنٹ نوبل کے سلیمان پاشا اپنی عہدہ سے نکالدیا گیا اور بباعث حکم عدولی کی لڑائی مین شکست کہا کر
پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۰ع کو مارا گیا اور اوسکا جانشین عبداللہ پاشا منتقل شدہ ہی عرب سے سنہ ۱۸۱۳ع مین مارا گیا اور سعید بیگ
پاشا گردانا گیا واضح رہی کہ بروقت ورود حکم مقام لفٹنٹ نوبل سے مشعر معزولی اوسکی عہدی سے اوسنی بغاوت کیا مگر شکست
کہا یا گیا اور داود افندی جانشین حکومت ہوا اس پاشا کی چال چلن پولٹیکل ایجنٹ کے ایسی ناشایستہ تہی کہ حد بردا شت سے
باہر ہی یہانتک بسورا مین وتار نا اسباب کا یا واپس نا زر قرضہ کا مہاجنان ہندوستانی سی پانا کر کے ایک امر محال ہوگیا چنانچہ
سنہ ۱۸۲۱ع مین اوس رزیڈنٹی یعنی جای سکونت رزیڈنٹ کو گہیر لیا بعد اوسکے حسب التجا پولٹیکل ایجنٹ کے اپنی حرکت ظلم سی باز آکر
اوسکو ملک سے نکلجانے دیا غرض کہ ملازمان متعینہ بسورا کے نکل گیے جبکہ رشتہ دوستی کا ساتہ پاشا کے ٹوٹ گیا تا وقتیکہ پاشا نے بذریعہ
عہد و پیمان نمبر ۵۶ کی اقرار نسبت بحال کرنے حقوق سابق اور واپس دینی اوسقدر محصول کے جو زائد از محصول متعینہ وصول
کیا ہوا اور نیز دینی قیمت اشیای خراب و ضائع شدہ کا اور آیندہ کو پیش آنا ساتہ ایجنٹ ہای سرکار انگریزی و رجملہ مسافر انکی بعزت تمام نہیں کیا ہوا
۴ ہ جون سنہ ۱۸۳۱ع کو داود پاشا اپنی عہدہ سے معزول ہوا اور حاجی رضا پاشا اوسکا جانشین ہوا بعد جانشینی کی اوسنی ایک
بیورولڈی یعنی حکمنامہ نمبری ۵۷ مشعر منظوری استحقاق رعایای سرکار انگریزی کے جاری کیا سنہ ۱۸۳۴ع مین ایک تدبیر دربارہ
نوشت و خواند براہ خشکی باہم ہندوستان اور انگلستان کے از راہ خلیج فارس و عرب ترکستان ہوکر کے گئے چنانچہ

دو دھوان کش ولایت سے واسطے جاری کرنے راستہ تری اور جہاز چلانے کے لیے دریاے فرات مین بھیجے اور از جانب سلطان ترکستان کے واسطے حفاظت دھوان کشان مذکور کے ایک فرمان نمبری ۸ ۴ جاری ہوا +

۱۸۳۵ء مین پولٹیکل اجنٹ متعینہ عرب ترکستان کہ جو اوسوقت تک ماتحت گورنمنٹ بمبئی کے تھا سوپریم گورنمنٹ کے ماتحت ہوا ۱۸۳۶ء مین اختیارات مشورہ اجنٹ کو از جانب سرکار ملکہ معظمہ عطا ہوئے مخفی نرہے کہ تا وقتیکہ لنگر گاہ ترکستان جہازان سوداگری کے لیے کھولی رہتی تدبیر سرکار انگریزی جو مشعر بند ہونے تجارت غلامان کی تجویز ہوئی تھی اثر پذیر نہوسکتی اسلیے ۱۸۴۷ء مین وزیر ملکہ معظمہ متعینہ کانسٹنٹ نوپل نے ایک فرمان نمبری ۹ ۴ کہ جسمین ہدایات بنام نجیب پاشا کے جو اوسوقت حاکم بغداد کے تھے مندرج تھے حاصل کیا اور از روے اسناد ہذا کے اختیارات دربارہ ضبط کرنے جہازان ترکستانی محمولہ غلامان سوداگری اور نکال دینے غلامان عرب و فارسی کو لنگر گاہ ترکستان موقوعہ خلیج فارس سے اور سپرد کردینے غلامان آزاد کو جہاز انگریزی مین اور بنظر روانہ کرنے اونکو اونکے وطن مین تھے +

اکتوبر ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۵۰ ساتھ عالی پورٹ کے واسطے قیام تاربرقی کے بمقام بسورا سے بغداد تک اور بغداد سے کانکین تک بنظر ملادینی اوسی ساتھ تاربرقی ہندوستان کے براہ خلیج فارس اور نیز اوس تاربرقی کے جو فارس مین ہو کر حد ترکستان تک واقع ہے قرار پایا واضح رہے کہ مانک پیشیہ حال مین گورنر بغداد کے ہین +

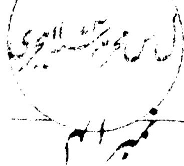
نمبر ۴۰

ترجمہ فرمان عام جو سلیمان پیشہ نے جاری کیا تھا

سرداران سیدان و روس اور معافیداران و آغا مسلم بسورا موجود الوقت دام اقبالہ کو ہمارے احکام ذیل سے وقفیت رہے +

ہمارے عالی سلطان کے شہر بسورا مین ایک انگریزی بلیس یعنے سرداران سوداگران وغیرہ کا مقیم ہے جو کہ اونکی قوم ہمارے عالی پورٹ دام اقبالہ کے دوست ہین اسلیے اوس مقام پر اسکی اس شرائط ہماری عالی پورٹ کے کہ جسکی اطاعت ہر شخص کو کرنا چاہیے اور سارے آدمیونکو

لازم ہے کہ احکام مندرجہ سند مذکورہ بالا کو مانین پس تمکو چاہیے کہ تعمیل اون شرائط عالیہ کی دفعہ بدفعہ خواہ وہ دربارۂ رواج اوس ملک کے ہو یا بہ نسبت اور کسی امر کے ہو خواہ وہ دربارۂ تعظیم و تکریم مدد و حفاظت انگریزی ئبلبس مذکور اور اسباب کی ہو بموجب مندرجہ احکام ہمارے سلطان عظیم کی کرو اور بہر نوع اونکو مانو اور کسی طرح پر اوسکے خلاف کاربند نہون اور حکم ہذا خاص اسی غرض سے تمہارے پاس بھیجا جاتا ہے اور بروقت پہونچنے اس حکم کے تم جانب سے ہماری ہدایت بہ نسبت اس امر کے کہ مطابق اقرارنامہ مذکور کے کہ جسمین احکام سلطان اعلی کے درج ہین مدد کرنا ئبلبس مذکور کی اور حفاظت کرنا اوسکا اور ہر طرحسے تعمیل کرنا اور نہ عمل کرنا خلاف اوسکے اپنے پر فرض متصور کرنا اسلیئے تمکو لکھا جاتا ہے کہ مطابق حکم ہذا کے تعمیل کرو +



نمبر ۱۴

ترجمہ فرمان شاہی

جو ۲ صفر ۱۲۸۰ ہجری کو دربارۂ تقرری رابرٹ کارٹن صاحب کے اوپر عہدہ کنسل مقام بسورا کے جاری ہوا مضمون ذیل ہے +

دستخط ساموئل منشی ریزیڈنسی

زمانہ حال مین ہنری نوائیل صاحب بہادر ایلچی متعینہ دربار ہمارے نے ایک یادداشت بدین مضمون ہمارے پاس بھیجا ہے کہ اپنی پاسے انگریزی متعینہ مقامات الیو الگزنڈریہ یٹھری پولی موقوعہ سیریا و جزائر یونان ٹونس ٹریپولی موقوعہ باربری سی یو سمیرانا و مصر اور دیگر بڑی بڑی قصبہ جات عظیم کو جسکے لنگرگاہ ہماری عملداری مین واقع ہے اختیار تقرر کرنے کونسلون کا از قوم خود اور نیز اختیار تغیر و تبدیل کردینے کا بلا دست اندازی کسی شخص کے عطا کیا جاوے مخفی نرہے کہ از روی عہدنامجات سابق کے یہ تعین ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسکے ایسٹ انڈیا کمپنی نے ولیم شاہ نامی ایک شخص کو کہ جسکے پاس کوئی برات کو تسلی نہین تھا واسطے گرداوری اور بتلانے اونکے کاروبار کے بمقام بسورا کی بھیجا تھا مگر بعد انقضاے میعاد اوسکی ملازمت کے اور

سے چلے جانے اوسکی بجاے اوسکے حامل خطوط ہذا بادشاہی سے لیفٹنٹ رابرٹ کارڈین کو کہ جسکو ہی از جانب
کمیٹی کمبنٹن ملاب مقرر کیا اسلیے اب بموجب اقرار نامجات سابق اور بنظر لوبا کرنے خواہش
ایلچی سکے یہ مناسب اور ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بہرت اوسکے ہاتہ مین دی دین اسلیے ہم ڈبلومہ
شاہی اوسکو دیتے ہین اور بموجب ہماری تحریر کے رابرٹ کارڈین صاحب موصوف
حسب آئین کہ جو ہم لوگ قرار دینگے بلحاظ اوسکے کارروائی اورجنس اعمال کے مقرر کیے گئے
اول وہ بصرہ کا کونسل مقرر ہوا
دوم تمام امورات اسکی قوم کے مثل کپتان جہاز سوداگران او رینزوی لوگ جو انگریزی جھنڈے
کے نیچے ہین مداخلت کرنے کے مجاز ہونگے اور جملہ مقدمات از قسم مذکورہ بالا کی خاص اونکے
تحت مین رہینگے یا اونکی تحریر حکم تحریری کے کوئی جہاز انگریزی بصرہ مین نہین آیا ویگا +
ملازمان کونسل مستوجب ادای کسی طرح کی محصول کے نہونگے اور نہ اونکی بوجیرون سے کسی طرحکا
محصول لیا جاویگا بلکہ بعوض جرمانہ کے وہی ہر طرح کی جنگی سے محفوظ رہین گے درحالیکہ وہ
خرید غلامان کی مرد یا عورت کی کرین تو ایسی صورتمین بہی محصول مذکورہ بالا سے بری رہینگے کوئی شخص
اونکی اسباب واصطبل وغیرہ سے دست اندازی نکریگا اور نہ ایسی چیزون پر اونسے محصول لیا جاویگا
کیونکہ یہ استحقاق زمانہ سابق سے قائم ہے۔
کسی شخص کے بحال یا قید کرنے یا بیڑی ڈالنے ایلچی کونسل یا اونکے کارپردازون کے
نہین رکہیگا اور نہ اونکے مکانات پر قبضہ کرنا چاہیے اور کاش کونسل کے ہمراہ
کوئی جزو فوج سکے ہو کہ جسے وہ کسی علحدہ مقام مین رکہا جاے تو ایسی صورت
مین کوئی اونکی مزاحمت کرنے نہ پاوے ہم مکرر اس امر کا تذکرہ کرتے ہین کہ اوسکے
نوکر اور مراعی وغیرہ محصول سے بری ہین جسطرح پر کہ اونکے بوجیر لوگ ہین اور
یہ سب نتیب زمانہ سابق سے ہے درحالیکہ کونسل کسی امر مین رنجیدہ ہون یا کوئی شخص
اونپر مستغیث ہو تو ایسی صورت مین حسب اقرار نامجات سابق کے ہم حکم دیتے
ہین کہ دربارہ اوس استغاثہ کے ہماری پاس لکہا جاوے اور انفصال اوسکا دربار ہذا سے ہووے اور تم اوس
قضیہ کی سماعت اور کہین نہین کر سکو گے کاش کونسل مذکور کسی مقام پر از راہ خشکی

یا تری سیر کیا جاے تو ایسی صورت مین وہ اوسکے نوکر اور اوسکا اسباب وغیرہ ہر طرح کی نقصان سے محفوظ رہیگا اور کاسن ہنگام واپسی بباعث بہم پہونچنے رسد کے اثناء راہ مین کوئی چیز خرید کیا جاے تو اوس سے کوئی شخص انکار نچنیے سے نکرے اور نہ قضیہ اوسکے ساتھ کرے اگر کسی مقام پر خطرہ ہو تو وہان بر اجازت باندہنی پگڑی و باندہنی تلوار سوار ہونے گھوڑی اور لیجانے کمان برچہ اور حملہ اوزار لڑائی کی سے اور جو کاٹھی[1] وغیرہ کہ اسکو اسطرح چیز دیکھین تو ہرگز اونسے مزاحم نہون مگر درصورتیکہ وے حدود معینہ اقرارنامجات ہذا سے تجاوز نکرین تو ایسی صورتمین تم اونکو روکو کیونکہ صلاح ضروری و لحاظ تعمیل حکم فرض ہے واضح رہے کہ ہمیشہ زمانہ آیندہ مین یہ قواعد اور ہدایات جاری رہینگے کیونکہ اسمین کسی طرح کی کمی و بیشی نہین ہوگی (برات یعنی کمیشن کونسل ہم راہبٹ آنریبل ہنری گرین ویل صاحب ایلچی بادشاہ گریٹ برٹن متعینہ اٹومان پورٹ کے بنام جملہ کسان سکے جو تعلق ان تحایف ارام وہ سے رکھتے ہین تحریر کرتے ہین +

ل س

دستخط ہنری گرین ویل صاحب

واضح رہے کہ بنظر مناسب ضرورت عطا کرنے اس تحفہ کے واسطے معرفت آنریبل انگلش نامی یونائیٹڈ کمپنی اور نیز واسطے بہتری اور بہبودی اونکی کار تجارت کے لیوراہین اور نیز حکومت اٹومان مین جماعتخاص مقیم رزیڈنٹی کے اور اونکے اجنٹ اور وزرا کی حفاظت کرنیکے لیے ہوئی تاکہ ایک کونسل باختیار کلی مقرر ہو کر کل امورات متعلقہ اسنے کو حسب مندرجہ بالا کے تعمیل کرے واضح رہے کہ ہم بوجہ اختیار عطیہ ازروے سند ثانیہ مہر گریٹ برٹن کے اور نیز بموجب ایک برات بادشاہی سکے جو از جانب سلطان مصطفیٰ بیٹا سلطان احمد دام افضالہ کے عطا ہوا اقرار کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ مسٹر رابرٹ کارڈن صاحب اجنٹ حال آنریبل کمپنی موصوفہ اور نیز اجنٹ آیندہ اور ہر کونسل انگریزی واسطے کاروبار مقام بصرہ یا مقامات دیگر متعلق اوسکے مین کونسل مقرر کیے گئے اور ازروے سند مذکور کے مسٹر رابرٹ کارڈین صاحب یا اجنٹ

[1] کاٹھی ایک فوج کا نام ہے +

کہ جملہ امورات متعلق اسنپے پر کلی مجاز رہین سگے اور اسیطرحپر جملہ رعایا انگریزی کو حکم دیے ہین
کہ کارڈن صاحب موصوف کو کنسل انگریزی متصور کرین اور عالی القاب پادشاہ اور عمدہ داران
دیگر وزراے اور محبسٹریان اور سلطنت اوٌس سے کہ جنکے پاس یہ مخالف پیش ہون یہ تمنا ہی کہ
اوس عہدہ کنسلی کو امن اور ... اوسے تمام جاری رہنے دین او بنظر نیک اور قدیم دوستی سکے
جو ہم بادشاہ گریٹ برٹن اور یورپ سکے قائم سمجھے عندالضرورت اونکی مدد اور حفاظت کرین
واضح رہے کہ اسیر سیتے پایانداری تمام دستخط کرسکے منظوری صاحب چیف سکرٹری کی
کروانی اور درخواست متضمن مہر ہونے بادشاہی سکے کی گئی محررہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۶۴ء
بمقام محل شاہی پیرا موقوعہ کانسٹنٹ نوپل +

نمبر ۲۴

ترجمہ شاہی اٹومان ڈپلوما کا کہ جو

ہرفورڈ جونصاحب کنسل انگریزی مقام بغداد وقرب جوار کو دیا گیا حسب ذیل ہے +

حسب درخواست لارڈ الجن صاحب ایلچی متعینہ یورپ عالیہ سکے بذریعہ یادداشت صاحب
موصوف جو بایں مضمون تھا کہ بوجوہ شرائط وزیر انگریز نے مقامات الیو الگزنڈریہ ٹریپولی اسیریا
الجیرس ٹریپولی باربری ٹونس سی او سمرنا مصر اور دیگر لنگرگاہان محتاج محکمہ جونگی مین تعیناتی
کونسلون کی ہوتی ہے اور چندسے بعد اونکی تغیر وتبدیلی ہوگی ہرفورڈ جونصاحب رعایاے
انگریزی وارد شہر بغداد واسطے حفظ رکھنے معاملات سوداگران انگریزی مقیمہ اوس جگہہ
کی کونسل بغداد سکے مقرر ہوئی اور ہمنے اپنی برات شاہی حسب منشاء عہدوپیمان مذکورہ
سکے مشعر منظوری تقرری ہرفورڈ جونصاحب مذکور سکے اوپر عہدہ کونسلی شہر بغداد مذکور سکے
عطا کیا تاکہ بموجب شرائط مذکور سکے معاملات سوداگران ومسافران سکے جو ملک نہامین
بہ پناہ جھنڈا انگریزی سکے ہین درصورت واقع ہونے کسیطرحکی مشکل کی صاحب مذکور سکے
پاس پیش سکیے جاوین اور روانگی جملہ جہازان کی بھی فقط اوسی کی اجازت پر ہوا کرنگی اور
واضح رہے کہ اوسکے ملازمون سے کوئی شخص بحیلہ خراج یا خرچ یا اوارز یا محصول جہاز یعنی
کسب الیعبی یا اور کوئی محصول خلاف قاعدہ لینے ٹکیا لغی آرفی کی مزاحمت نکرے اور اون

موں سے سوا اوسکی خدمت مین ہو کوئی شخص خرید یا اور کوئی محصول نہ طلب کرے اور کونسل مذکور کے معاملات خانگی مین کوئی دخل دیوے بلکہ کاروبار کونسل مذکور کے جملہ دستور رواج اور قت سے بری رہینگے اور نہ کسیطرحکا محصول اونپر عائد کیا جاویگا اور کونسل متعینہ از جانب وزرای سرکار انگریزیہ کے مقید نہین ہوا کرینگے اور نہ اونکا مکان بند کیا جاسکتا اور نہ اوسکی تلاشی کی جاسکتی اور نہ اوسمین کوئی جزو فوج مقیم ہو سکتے اور توابعین اور غلامان جملہ محصول سے جو خرید وادارے کسب اکیسی اور تکیا نعی ارنی سے بری رہینگے اور جو کوئی نالش اونپر کونسل مذکور کے ہو وہ ہمارے روبرو پیش ہوگی اور دوسرا کوئی مجاز اوسکے فیصلہ کا نہین ہے اور کاش عندالضرورت کونسل مذکور کسی حصہ ملک مین براہ خشکی یا تری سفر کیا چاہے تو ایسی صورت مین جس مقام یا لنگرگاہ پر وہ پہونچے کوئی شخص اوسکے ملازمان مویشی یا اسباب ورہنمای وغیرہ متعلق اوسکے کو روک ٹوک نکرے اور بشرط ادلے قیمت کے کپتان جہازان ہندوستانی کو اوسکی رسد حسب قواعد مجاریہ کے لیجانا ہوگا اور کوئی شخص اوس سے لڑائی کرنے کیلئے نہ ڈھونڈے اور جس مقام پر خطرہ ہے وہان اوسکو اختیار ہے کہ وہ مسلح لبلاح لڑائی کے جاوے اور حملہ جہای اور کمانیران وغیرہ پر واضح رہے کہ وے کونسل مذکور سے کسیطرح مزاحمت نکرین بلکہ اون شخصون کو کہ جو باعث مزاحمت کے ہون اوس حرکت پیدا کرنے والی مزاحمت سے باز رکھکر خود اوسکی مدد اور حفاظت کرین اور ہمیشہ اوسکے ساتھ حسب منشاء سند ہذا کے پیش آوین اگر کسی شخص کو گمان مقابلہ کرنے کا ہو بلکہ ... اوسکو ... ہوتی ہے باعتبار تمام تعمیل کرینگے +

محررہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۷۳ء مطابق ۱۰ رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری بمقام کانسٹنٹ نوپل

نمبر ۴۳

ترجمہ خط ترکستانی ... کہ رزیڈنٹ فرنچ پاشا کو

... پاشائی اپنی ناراضی رضامندی ظاہر کیا حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ پاشا رزیڈنٹ پر ہر طرح کے اختیار اور حکومت سے باز آوے کیونکہ یہ خلاف دستور اور اقرارنامجات کے ہے +

دفعہ ۲ پاشا کسی نوع سے انتظام اور معاملات رزیڈنٹ دربارہ اوسکے ملازمین اوسکے دستورات وحقوق وباجے بجانے وغیرہ مین دست اندازی نہین کرینگے اور کسیطرحپر احکام رزیڈنٹ پر عذر نہوگا کیونکہ ایسے معاملات پاشا سے کچھ تعلق نہین رکھتے علی الخصوص دربارہ ماننے سال گرہ بادشاہ انگلستان کے اور کرنے دھوم دہام برسوم وسامان ضروری کے کسیطرح عذر نکرینگے غرضکہ حالات ورسومات رزیڈنٹ مین کسیطرحپر عذر نہین ہوگا +

دفعہ ۳ پاشا اون ملاقات معمولی کو جو باہم رزیڈنٹ اور افسران سرکار ترکستان کے ہوا کرتی ہے ہرگز منع نکرینگے +

دفعہ ۴ رزیڈنٹ نے بھی کبھی نہ کیا اور نہ آئندہ کسیطرح پر پاشا کی حکومت یا معاملات مین مداخلت بیجا کرنے کی نیت کرینگے بلکہ ہمیشہ مرضی پاشا کی پوری کرنے کے لیے مستعد رہینگے اوسمین کسیطرح کی دست اندازی یا اختلاف دفعات عہدوپیمان ہذا یا خلاف فائدہ سرکار انگریزی کے نہو موجود رہینگے اور اسیطرحپر ہردو فریق کے فائدہ مین اقرار کیا گیا ہے +

دفعہ ۵ جب پاشا کا کوئی کام رزیڈنٹ سے ہوگا تو ایسی صورت مین اطلاع اوس کام کی بذریعہ کسی اہلکار معتمد کے رزیڈنٹ کو کرینگے اور کاش رزیڈنٹ کو بھی کوئی کار عظیم ہو اور بنظر کرنے مشورہ کے کسی اہلکار معتمد پاشا کو طلب کرین تو ایسی صورت مین شخص مطلوبہ فوراً بھیج دیا جاویگا اور کسیطرح کا عذر اسمین نہوگا اور اس دفعہ سے فوائد فریقین متصور ہے +

دفعہ ۶ واضح رہے کہ منجملہ اسکے کسی دفعہ مین کوئی پیچ واقع نہو اور کاش کوئی شبہہ بہ نسبت کسی دفعہ کے علی الخصوص دفعہ ۲ کے مابعد اسکے واقع ہو تو ایسی صورت مین بیان اوسکا مفید مطلب رزیڈینٹ کے ہوگا +

نمبر ۴۴

ڈگری پاشا بغداد کی جو دربارہ روکنے فرار مانجھیان کا مقام بسورا مین ۱۸۱۲ء مین جاری ہوا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ اکثر مانجھیان وملازمان جو جہاز ہاے سوداگری سرکار انگریزی پر تعینات رہتے ہین بباعث شراب خواری یا اور کسی جرم کے بباعث موجب ناخوشی اپنی کپتانون کے ہوکر مستوجب سزا اور تنبیہ کے ہوتے ہین اسلیے تمکو واضح رہے کہ کوئی مانجھی یا کارپرداز مذکورہ بالا بنظر محفوظی اپنی

سزا پانے سے بھاگ کر تمہارے یا سردار کعبتان متصل عرب یعنی کعبتان پاشا کی پناہ لینگی تو ایسی صورت مین تم ہرگز اونکو پناہ نہ دینا بلکہ اونکو پکڑ کے ایجنٹ رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کو جو بصرہ مین تعینات ہے حوالہ کردو اور تاریخ پہونچنے اس حکم عالی سے تم فوراً مطابق اسکے کاربند ہو ؛

نمبر ۴۵

ذکری پاشا بغداد جو دربارہ رہائی اون ہندوستان کے جو بصرہ مین بطور غلام کے لائے گئے تھے سنہ ۱۸۱۲ع مین جاری ہوئی حسب ذیل ہے ؛

واضح ہو کہ بلحاظ نسبت دوستانہ جو باہم ہردو سرکار عالیہ ذی دولت یعنی سرکار یورپ اور سرکار انگریزی کے جس سے دوستی کی بھی رونق کرنا چاہی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی ناخدا یا ملاحی جہازان سوداگری بصرہ یا مسقط کا سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان سے کسی رعایا مرد یا عورت کو خصوصاً واسطے فروخت کرنے بمقام بصرہ کے بطور غلام حبشی کے لاوے اور ایجنٹ کو جو از جانب رزیڈنٹ قدردان سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کے بصرہ مین تعینات ہے ثابت ہو کہ غلامان مذکورہ بالا فی الواقع حبشی نہین ہین بلکہ ہندوستانی ہین کہ جنکو وہ بھگا لاتے ہین تو ایسی صورت مین وے اون چورون کے ہاتھ سے فوراً چھین لیے جاوینگے اور ایجنٹ مذکور کی سپرد کیے جاوینگے اسلیے یہ حکم بنظر تعین کرنے اس آئین صاف کو عملداری ہذا مین صادر ہو کر باجازت عالی اقتدار جاری ہوا اور تمکو لکھا جاتا ہے کہ بعد پہونچنے اسکے تم مطابق اسکے کاربند ہو

نمبر ۴۶

ترجمہ خط عالی مرتبت پاشا بغداد بنام پولیٹکل ایجنٹ بصرہ

بعد سلام و نیاز آنکہ داروغہ قوم انگریزی نے ایک لفافہ مہری از جانب سرکار اور ایک خط [illegible] کہ جسمین مطالبہ ذیل مندرج ہین یہان پہونچا ؛

دفعہ ۱ جملہ شرائط مندرجہ عہدنامجات شاہی اور فرمان شاہی سابق و حال کے پورے کیے جاوین ؛

دفعہ ۲ اوس قدر محصول جو اسٹرمی صاحب سے زائد از نرخ واجبی لیا گیا تھا وہ سینہ

اسباب اسکنڈر ڈ اصاحب کا کہ جو کھو گیا تھا اور جسکا نقصان ہو گیا تھا واپس ملے +

دفعہ ۳ دربارہ حفظ جان ومال وتوقیر جملہ افیشان ووکلاے سرکار ہذا ونیز بنسبت حفاظت اونکے توابعین اور رعایا کے اور نیز دربارہ لحاظ اور قدر کرنے اونکے ارادہ اور مرضی کے اور قائم کرنے اونکے حق دربارہ دینے پناہ اور نیز پورا کرنے تمامہ مطالبون کے جو بموجب اونکے حقوق اور دستور قدیم کے ہو کوئی تدبیر مناسب کی جاوے اور وہ مجاز اس امر کے کیے جاوین کہ جسقدر آدمی ضرورت سمجھین اپنی ملازمت مین رکھین +

دفعہ ۴ کاش بعد اسکے کوئی اجنٹ جو از قوم انگلش ہو بغداد مین تعینات کیا جاوے تو بلا اعتراض اوسکی قدر ومنزلت بموجب اوسکے عہدہ کے کی جاوے :

دفعہ ۵ واضح رہے کہ اونکے مرافون سے کوئی شخص زبردستی ہنڈوی وغیرہ لیوے اور نہ اونکی رعایا سے روپیہ زبردستی لیوے اور نہ کوئی محصول چند روزہ یا بیقاعدہ جو خلاف اونکے حق اور دستور جائز کے ہو اونکی جائداد اراضی یا اور کوئی جایدا دیر لیا جاوے +

دفعہ ۶ واضح رہے کہ سوائے ٹکس معینہ اور تشخیص شدہ سابق کے اور کوئی ٹکس کشتیان رعایا انگریزی پر جو درمیان بصرہ اور بغداد کے آیا جایا کرتی ہین نلیا جاوے اور اونکی کشتی سرکاری کام کے لیے نہین پکڑی جاوینگی اور نہ اسباب سوداگران انگریزی کا خلاف شرط اور عہد وپیمان کے محصول گھر مین سوائے اوسکے کہ وقت پہونچنے بصرہ کی معمول ہے داخل کیجاوین گی +

دفعہ ۷ کاش رعایا سرکار انگریزیکا کوئی اسباب بباعث چوری یا لوٹ کے قصبہ یا ستانات مین جاتا رہے تو ایسی صورت مین اوسکے برآمد کرنے مین نہایت جانفشانی کیجاوے +

دفعہ ۸ کاش کسی رعایا سرکار مذکور پر کوئی رعایا ہماری ایذا یا ضرر پہونچاوے تو ایسی صورت مین وہ رعایا کہ جسپر ضرر پہونچایا گیا ہو فوراً راضی کیا جاوے اور اوسکا عوض اوسکو ملے +

دفعہ ۹ کاروبار تجارت مین اسباب خرید شدہ بلاکسی وجہ معقول اور مناسب کے واپس نہین کیا جاویگا اور تصفیہ قصۂ سوداگری کا معرفت گروہ سوداگران حسب دستور سوداگری کے ہوا کریگا +

دفعہ ۱۰ کاسمت کوئی ہماری انگریزی یا ہندوستانی بھاگ جاوے تو اوسکو زبردستی مذہب اسلام
قبول نہ کرادینگے اور درحالیکہ کوئی شخص بخوشی مذہب مذکور کو قبول کرے تو بعد قبول کرنے
کے شخص مذکور واقف ہوسکے [illegible] کسیطرح کا ہرج ہمارے کے فوراً اپنے کام پر بھیجدیا جاویگا

دفعہ ۱۱ رزیڈنٹ کے مکان اور باغچہ بنانے کے لیے جہاں کہیں وہ پسند کریں اوس مین کا
بیگہ اوسکو دے دیا جاوے ۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ دعوی ثبوت شدہ رعایاے انگریزی کا ہماری رعایا پر کسی بابت بلا
نقصان یا ضرر دعوے کنندہ کی تعمیل کیا جاویگا ۔

واضح رہے کہ ہمنے مطالبہ ہذا پر بخوبی غور کرکے سمجھ لیا ہے اور زیادہ اور صدق لحاظ عالی القاب
کے بحق قوم انگریزی اور نیز بلحاظ اوس جزو مضمون کے جو اون بادشاہی اقرارنامجات کا ذکر ہے
مین جو اونکے پاس مندرج ہین آجتک اوسکی تعمیل بخوبی کیا اور آیندہ کو بھی ہم ہمیشہ اوسپر
بجا لاوینگے اوس دوستی بے بہا و ترقی ملاقات اوس ملاپ قدیم کے جو زمانہ سابق سے
باہم ہر دو سرکار کے رہی ہے باحتیاط تمام ملحوظ رہینگے ۔

دربارہ زاید محصول جو اسٹرمی صاحب سے لیا گیا تھا و نیز بہ نسبت اوس اسباب کے جو سکہ ڈوڈا
صاحب کا کھو گیا تھا ہمنے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قصداً نہین ہوا تھا بلکہ اتفاقاً ایسا امر وقوع
مین آیا پس ہمنے اسباب مذکورہ بالا کو داروغہ موصوف کو واپس کردیا کیونکہ ہم بحق سرکار انگریزی
کے کوئی کام خلاف عہدنامہ و نیز دوستی قدیم کے نہین کرسکتے اور نیز بنظر پورا کرنے عہدنامجات
قرارداده از عہد آباے متقدمان تا حال کے ہم کوئی امر خلاف اوسکے نہین کرسکتے اسلیے
بموجب دوستی پایدار جو باہم سرکار ہاے شاہی و سرکار انگریزی کے بنظر مستحکم کرنے اور حفظ
رکھنے بناے اوس ملاپ صدق کے اور مضبوط کرنے دستاویز اوس ملاپ عظیم اور بدون تغیر
کے کہ جو عہدنامجات اور فرمان شاہی ہین کہ اونکے پاس موجود ہین درج ہین اور نیز تعمیل قواعد
سابق کے ہمنے دربارہ لحاظ کرنے جملہ شرائط مذکورہ بالا کے اقرار کیا ہے کہ اور بطور ثبوت
اپنی رضامندی کے دستاویز ہذا پر مہر کرکے حوالہ داروغہ مذکور کے کردیا اسلیے تم اس سے
آگاہ ہوکر راستہ کافی سمجھو ۔

مہر پاشا

نمبر ۴۷

ترجمہ بایورولڈی یعنی حکم حاجی علی رضا

پاشا بغداد الیو دیار بکر بنام پولٹیکل اجنٹ متعینہ بصرہ محررہ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق دوسری اکتوبر سنہ ۱۸۳۴ع کا

حسب ذیل | دستخط سرشتہ | ہے

ہادی روحانی اسلام لفٹنٹ یعنی نائب کاوہی کالٹنٹ نویل بمقام بصرہ عالی القاب مفتی افندی متعینہ بصرہ زاد حشمتہ وسردار عالی سرکار مسلّم آغا زاد قدرہ ومنزلتہ اور اہالیان ذی رتبہ کونسل اور بزرگان ملک دام منزلتہ کو واضح رہے کہ دربارہ جملہ کاروبار بصرہ کے اور نیز بہ نسبت رزیڈنٹ عالی انگلستان مسٹر ٹیلر صاحب ٹلیس ہنگ متعینہ سرکار ہذا و نیز بلحاظ حقوق اور دیگر اجنٹیان توابعین اور جملہ رعایا اوسکی سرکار کے و نیز سوداگران و جہازان جو ہندوستان سے ازروے شرائط عہدنامجات قرارداد و معاہدہ ہمارے سرکار ممتاز کے جسطرح بر زمانہ سابق مین قائم رہے ہین ہم بھی اوسیطرح قائم ہین بلکہ بہ نسبت سابق کے مرضی ہماری دربارہ حفظ حقوق اونکے کے زیادہ تر ہے اسلیے تم نائب افندی مفتی افندی و مسلّم آغا و لیان یعنی وزرا نزدیک لازم ہے کہ دربارہ حفظ حقوق اور لحاظ مطالبہ ٹیلر ہنگ اور اوسکے اجنٹ ہاے لوکے توابعین اور رعایا اونکی سرکار کی جو ہندوستان سے آتے ہین اور نیز اونکے جہازان اور سوداگران وغیرہ کے حسب منشاء بویورولڈی یعنی حکم ہذا کے کاربند ہو اور کسی طرح اوسمین کوتاہی نکرو فقط

نمبر ۴۸

ترجمہ فرمان شاہی دربارہ حفاظت

دھوان کش انگریزی کے جو واسطے جاری کرنے دریاے فرات کے ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع کو جاری ہوا حسب ذیل ہے ❊

عالی القاب وزراے پاشا تین ہم اور نامی میر میران پاشا دو ہم اور عالم جہان دبن اوداس
کپتان پاسے لنگرگاہ اور محبہ نشان مقامات موقوعہ ہردو جانب دریاے فرات کے خوش ہوہ
بورود حکم ہذا کے معلوم ہو کہ لارڈ پالمرسٹن سے کہ ازنامورانِ ازقوم انگریز کہ جو ایلچی و وکیل مطلق
ازجانب سرکار گریٹ برٹن کے کنسٹنٹ نوپل مین تعینات ہین ہماری سرکار پورٹی مین
ایک خط حسا ابطہ کا مشعر طلب اجازت دربارہ چلانے دو کشتیان دھوان کش مطابق پاری کے
دریاے فرات مین کہ جو شہر بغداد سے تھوڑے فاصلے پر بہتی ہے بنظر آسائش کرنے
کار تجارت کے پیش کیا اسلیے ہمنے اپنے گورنر نامی بغداد اور بصرہ یعنی علی رضا پشیہ کو ایک حکم بارہ
اطلاع دینے مجوزہ بنسبت ارادے تجویز شدہ کے جاری کیا چنانچہ جواب پاشا کا ہنوز نہین آیا کہ ایلچی
مذکور نے مفصل [illegible] بیان کیے کہ اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیا کہ سرکار انگریزی کی
نظر ہمارے جواب کے [illegible] لحاظ ہم اجازت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ دھواں
[illegible] دریاے فرات مین [illegible] اور [illegible] ہر دو سرکار کا فائدہ حسب بیان اوسکے ظاہر ہو
[illegible] ہیگا اسلیے ایک قاعدہ حسا ابطہ کا قائم کرکے
[illegible] کا ایک فرمان بھی بنام پاشا بغداد و بصرہ کے بھیجا گیا

نمبر ۴۴

[illegible] بنام والی بغداد [illegible]

[illegible] ۱۶ مرسلہ ۲۳ جنوری [illegible]
[illegible] سرکار انگریزی و چند حکام افریقہ کے [illegible]
غلامان [illegible] اور دوسرے مقامات کے [illegible]
[illegible] بھگا لیجا کر دوسرے مقامات کو روانہ کرتے
ہین [illegible] باعث سے عہدنامہ مذکورہ بالا کی تعمیل نہین ہوسکتی اور حال مین ازجانب سرکار
انگریز مشعر ہے جاے تدبیر مناسب ازجانب پورٹ عالیہ کے بہ نسبت اون مقامات کے
ایک عرضی آئی ہے جو کہ بدسلوکی اور حرکت وحشیانہ جو اون غلامان بھگانے ہوکے حق مین
کی جاتی ہین مثل اوسکے نہین ہے کہ جو ان مقامات کے غلامون کے ساتھ کی جاتی ہین لیکن نوع

اسکا انسداد مناسب اور کار رحم ہے اسلیے ہماری مرضی عالیہ یہ ہے کہ تجارت سوداگری کہ جو کنارہ مذکورہ بالا پر از جانب جہازان سوداگری موقوعہ زیر جھنڈا شاہی ہمارے کی ہوتی ہے آیندہ کو مطلق بند کردیجاوے اور یہ امر مشتہر کردیا جاوے کہ اگر آیندہ کو کسی جہاز کو خلاف اس امتناع کے کرتے ہوتے کوئی جہاز شاہی جو بفضل الہی اون دریاؤن مین روانہ کیے جاوینگے گرفتار کرے یا کوئی جہاز لڑائی سرکار انگریزی کا اوسطرف اونکو گرفتار کرکے سپرد حکام لنگرگاہ متعینہ جانب سرکار ہذا بمقام خلیج بصرہ کے سپرد کردے اوسپر عالی پورٹ یعنی سرکار ہذا قابض ہوگی اور کپتان اوسکا سزایاب ہوگا اسلیے تمکو چاہیے کہ جملہ اشخاص متعلق کو اس سے اطلاع کردو کہ امتناع ہذا کا خیال اور لحاظ ہمیشہ کے لیے بخوبی رہے اسلیے تم کو والی مقام مذکورہ بالا کے موجب اسکے کاربند ہوکر کسیطرح پر اسکا عدول نکرو ؀

ترجمہ ایک تحریر کا جو از جانب پورٹ پاس
ایلچی ملکہ معظمہ کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

ایک خط ضابطہ محررہ دسوین ستمبر والی بغداد کے نام بتاریخ ۲ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء کے بمضمون ذیل روانہ ہوا ؀

جو کہ ایک فرمان شاہی مشعر امتناع روانگی غلامان حبشی افریقہ سے امریکہ یا اور مقامات دیگر کو فی الحال جاری ہو کر آپکی خدمت مین بھیجا گیا اسلیے حکم بادشاہی یہ ہے کہ باحتیاط تمام تعمیل احکام مندرجہ فرمان کو کرو بلا کرنے کوئی تفصیل ساتھ آپکے اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے کہ اشتہار اس فرمان شاہی کا بلا مطلب نہین ہے اسلیے تم اسکو اپنے پاس رکھکر بلا کسیطرح کی نوشت و خواند کے احکام مندرجہ کو بنام حکام متعینہ اون موقعجات کے کہ جہان ضرورت معلوم ہو جاری کردو اور اس حضور کا یہ بھی حکم ہے کہ فصل ربیع آیندہ مین چند جہازان منجملہ بحری بادشاہی واسطے گرداوری تعمیل اس امتناعی کے اور ترقی بہتری اون کنارون کی بھیجی جاوین اور چونکہ ابتدا مین بعض رعایاے شاہی کا نقصان ہوگا بشرطیکہ تعمیل اس امتناعی کی فوراً جاری ہوجاوے پس تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ پہونچنے اس نفاذ سے اشتہار ان احکامون کا کرو اور اونسے اطلاع بہ نسبت اس امر کے کردو کہ تاریخ ۲۴ صفر مطابق ۲ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء سے بعد چار مہینے کے اوسکی کارروائی شروع

گی یعنی ... مطابق ... ۱۸۴۷ ... غلامان کہ جو کسی جہاز سوداگری پر زیر جھنڈا اٹومان مین جسنی عدول حکم مندرجہ کا کیا ہوا ور بعد انقضاے میعاد معینہ کے نظر سے بچکر کسی لنگرگاہ ترکستان مین داخل ہونگی تو وہ ... نیسے چہین کر روک لیسے جاوینگے اور تم دربارہ اون غلامون کے کہ جو کسی لنگرگاہ شاہی مین پہونچین تدبیر بہ نسبت اس امر کے کرو کہ جس مقام سے اونکو بھگا لاتے ہون وہان پہیر اونکو واپس کروادو +

ترجمہ ہدایات نجیب پاشا بغداد کو دربارہ

غلامان حبشی افریقہ کے کی گئی

بتفصیل ذیل ہے +

آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمنے اپنے خط مین جو آپ کے پاس بھیجا ہے بہ نسبت فرمان مجاسنے کے دربارہ امتناع غلامان حبشی کے جو افریقہ سے امریکا اور مقامات دیگر کو لیجاتے ہین تحریر کیا ہے کہ تدبیرات بہ نسبت اس امر کے کرنا ضرور پڑیگا کہ جو غلام کسی لنگرگاہ موقوعہ سلطنت اٹومان مین کسی جہاز سرکار موصوف مین آوینا وے اوس مقام مین کہ جہانسے اونکو بھگا لاے مین بآسانیش تمام پہونچا دیے جاوین مگر بعد غور کے یہ معلوم ہوا کہ تدبیر ہذا بھی قباحات کو رفع نہین کریگی کیونکہ کیا عجب ہے کہ جب غلامان اپنے مکان کو واپس جاتے ہون تو سوداگران غلامان اونکو راستے مین پکڑ کر پھر انواع طرح کی آفتین اونپر برپا کرین +

واضح رہے کہ وہ غلام جو سوداگران کے ہاتھ سے چھوڑاے جاوین آزاد متصور ہین اور اونکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین اور منجملہ اونکے اگر کوئی شخص اپنے وطن کو واپس جانا چاہے تو ایسی صورت مین اوسکو اختیار ہے کہ جہان چاہے رہے +

چونکہ انسانیت سے فرض ہے کہ تدبیر بہ نسبت پہونچانے بامن وامان اون غلامون کے جو اپنے وطن کو واپس جانا چاہین ضرور ہے اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور سلطان نے بھی اپنا حکم اسی مضمون سے صادر کیا ہے کہ جو غلام کہ اپنے وطن کو واپس جانا چاہین تو وے حکام انگریزی متعینہ اوس جوانب کے سپرد کردیے جاوین اور جہاز لڑائی پر یا اور کسی جہاز پر حسب تجویز حکام انگریزی کے روانہ کردیے جایا کرین +

... گفتگو کی گئی ہے اسلیے آپ کونسل انگریزی متعینہ بغداد سے

اس امر کی گفتگو کرکے بموجب اوسکے حکام مجاز کے پاس ہدایات اس مضمون کی بھیجدیجئے اور بہ نسبت اون غلامون کے کہ جو بعد چھین لیجانے کے ملک ہذا مین بود و باش اختیار کرنا چاہین تو آپ اونکو ایک تذکری عطا کیجئے گا تاکہ بعد ازان کوئی شخص اونسے مزاحم نہو +

نمبر ۵۰

ترجمہ

بوجہ تبدیل خطوط جو باہم ایلچی ملکہ معظمہ اور وزیر معاملات بیرونی از جانب سلطان کے درباره بڑہانے تار برقی بغداد سے بصرہ اور خانہ کین تک بغرض ملا دینے دونو تار برقی یورپ سے ایلچی سرکاری متعینہ پورٹ عالیہ و وزیر سلطان معاملات بیرونی نے انتظام ذیل قرار دیا +

دفعہ ۱ تار برقی بغداد سے بصرہ تک بخرچ سرکار اٹومان کے بنیگی اور اوسمین سے ایک تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کہ جو سرحد فارس پر واقع ہے بنیگی اور ان دونون تار برقیون پر دو تار رہین گے منجملہ اونکے ایک تار واسطے جز خاص کے رہیگا +

دفعہ ۲ سرکار ہندوستانی بصرف خود لنگر دھوان کش کو کہ جو لبنا ٹرمین ملتا ہے خواہ بصرہ مین یا اور کسی مقام موقعہ مہانا شتل العرب کو کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا اور جو تار برقی مذکورہ بالا سے ملجائیگا لیجاوین گے :

دفعہ ۳ سرکار ہندوستانی سرکار اٹومان کو اشیاے ضرورنی مع چوب ہاے آہنی واسطے طیاری ہر دو تار برقی مقام مذکورہ بالا کے دینگے +

دونون انجنیر تار برقی جو بغداد مین موجود ہین و نیز انسپکٹر اور چار دو افسران ماتحت اونکے کہ جنکے شہر مین آنیکی بہت جلد امید ہے بتحت حکام اٹومان کے رہکر مشورہ درباره طیاری تار برقی مذکورہ بالا کی کرین گے +

دفعہ ۴ واضح رہے کہ سرکار اٹومان قیمت اون اشیاے کی کہ جو سرکار ہندوستانی نے خرید کیجاوین منجملہ زر آمدنی جو محصول تار برقی ہندوستان سے کہ جو سرحد سلطنت یورپ عملداری اٹومان مین ہے آوے دیجاویگے آیا وہ تار برقی بصرہ تک ہو یا خانہ کین تک اور اسکے معین کرنیکا انتظام و نیز میعاد ادا ے قیمت اون اشیاے کا منحصر اوپر اون دونون سرکارونکی ہے +

تنخواہ انجنیرون کی گورنمنٹ ہند کی طرف سے ملیگی اور جو اسباب گورنمنٹ ہند دیگی وہ حکام اُون
کو بلا عذر مسد سپرد کر دیجاوینگی +

دفعہ ۵　حکام شاہی کو دربارہ فوراً جاری کرنے کام تار برقی بغداد سے بصرہ تک حکم دیاجاویگا

دفعہ ۶　واضح رہے کہ لنگر بغداد سے بصرہ تک بغرض ملنے اون تار برقی کو فوراً ڈال
دیے جاوینگے +

دفعہ ۷　بعد اختتام تار برقی مذکور کے سرکار اُوان تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کی
طیاری بھی شروع کر دیگی اور سرکار انگریز دربارہ دینے اشیاے اور انجنیران کی وہی شرط قرار
دیتی ہے کہ جو تار برقی بصرہ کے لیے قرار پائی ہے +

دفعہ ۸　پورٹ عالیہ احتیاط بنسبت اس امر کے رکھین گے کہ عندالضرورت واسطے
اجراے تار برقی کے ایسے لوگ مقرر کیے جاوین کہ زبان انگریزی سے واقف ہون +

دفعہ ۹　جملہ[1] لفافجات روانگی یا رفتنی ہندوستان سے بحصہ مساوی دونون تار برقیون مین
یعنی تار برقی موقوعہ ازجانب بغداد تا بصرہ اور تار برقی خانہ کین پر منقسم ہوجایا کرین نظر رفع کرنے
مشکل کارروائی تقسیم مذکورہ بالا کی حسب مندرجہ ذیل کی ہو یعنی جو لفافجات ہندوستان سے
روانہ ہووین تار برقی خانہ کین سے جاوین اور جو کہ ہندوستان کو روانہ کی جاتی ہین وہ تار برقی موقوعہ
بغداد سے بصرہ تک کی معرفت جایا کرین +

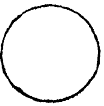
---

[1] واضح رہے کہ نوین دسمبر ۱۸۶۳ء کو ایک دفعہ اور شامل اس دفعہ کے ہوئی اور اوسکی رو سے
یہ قرار پایا کہ بعوض اسکے کہ بصرہ اور خانہ کین کی تار برقی مین جز بمقدار مساوی کے منقسم ہوجایا کرے
بلا کسی تقسیم کے متفرق جایا کرے اور سات دن اور نوسو میل کے لیے یعنی فاصلہ مابین بغداد اور
بصرہ و بغداد و خانہ کین کے لیے تا وقتیکہ تار برقی مین کارروائی ہوتی ہے دیا جاوے +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ شرط مندرجہ دفعہ ۹ دس برس کے لیے مرعی رہیگی اور بعد اختتام اس مدت قرار دادہ کے عہد و پیمان ہذا تبدیل ہو کر باہم ہر دو سرکار از سرنو قائم کیا جاویگا ❊

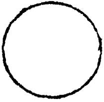
دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ قانون تار برقی کا نبایا جانا منحصر اوپر راے ہر دو سرکار کے ہی اسلیے ایلچی سرکار انگریزی و وزیر سلطان معاملات بیرونی ذی پرنٹیکل یعنی عہد و پیمان ہذا پر دستخط کر کے اپنی مہر کر دی فقط محررہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء بمقام سبلائم پورٹ یعنی پورٹ عالیہ

واسطے سر ہنری بلور صاحب



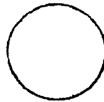
ای ایچ ارسکن

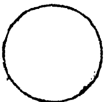




علی







عرب ترکستان ختم شد

بیان خلیج فارس

انتخاب از دفتر سرکار بمبئی نمبر ۱۲ سررشتہ جدید

واضح رہے کہ وہ حصہ جوانب سمندر موقوعہ خلیج فارس سکے کہ جو اون قوموں کے که جنکے ساتھ باہم سرکار انگریزی کے اقرار نامہ قرار نہین پایا ہے دخل مین نہین ہے بعملداری ترکستان یا فارس کے ہین عملداری ترکستان کی بجانب کنارہ جنوب مقام شہتہ العرب سے یا مقام موقوعہ قریب ڈمام کے قرار دیا گیا اور ایک جز خورد قریب شہتہ العرب کے بقبضہ خاص بادشاہ بغداد کے ہے اور باقی بقبضہ سرداران عرب کے ہے کہ جنہون نے اطاعت سرکار ترکستان کی قبول کی ہے واقع ہے اور کنارہ جانب شمال موقوعہ قریب شہتہ العرب کے ابقبضہ دان عرب بباعث اونکی اطاعت سرکار فارس کے واقع ہے اور کنارہ بجانب مشرق قریب مقام موقوعہ جانب غروب جزیرہ کشم کے بتحت حکومت افسران شاہ فارس کے ہے ۔

بیان مسقط

واضح رہے کہ آخر ستر ہوین صدی مین قوم عرب سکنا ے مسقط نے فارسیون کو مقام اومان سے نکالکر خلیج فارس مین اپنی حکومت قائم کیا اور زنزی بار اور دیگر حصہ موقوعہ سرحد افریقہ پر ایک قیام حاصل کیا مگر براے چندے بعد حکومت نادرشاہ کی فارسیون نے اپنی حکومت پھر پائی لیکن بوجہ کم زوری اور تنزل کے جو بعد وفات نادرشاہ کے ملک فارس مین ہوئی احمد بن سعید حاکم عرب شہباز نے فارسیون کو مسقط سے نکال کر دینے سے خراج شاہ کو گستاخانہ انکار کیا اور احمد بن سعید امام ہوا اوسکا دوسرا بیٹا سید سلطان کہ جسنے اپنے بڑے بھائی کے حقوق چھین لیے حکومت مسقط پر اوسکا جانشین ہوا واضح رہے کہ اسی سردار کی عہد حکومت مین یعنی ۱۷۹۸ع مین عہدنامہ اول نمبری ۵ ساتھ مسقط کے معرفت مہدی علیخان اجنٹ کمپنی متعینہ ابشاہر کے بنظر خارج کردینے مسقط سے کل اوہ منفر قوم فرانسیس کا کہ جنکے ساتھ سید سلطان نے بذریعہ اپنی سوداگری ساتھ ماریشش کے سازش کیا تھا قرار پایا اور جسوقت کہ سرجان ملکم صاحب پہلی مرتبہ فارس کو گئی ہین عہد و پیمان نمبری ۶ بنظر رکھنے سخت احتیاط عہدنامہ سابق پر و نیز براے سکونت ایک عہدہ دار انگریزی باختیار کے

بمقام مسقط کے ساتہ سید سلطان کے قرار پایا +

۱۴ - نومبر ۱۸۰۴ء کو سید سلطان لڑائی مین جو ساتہ اوسکے دشمنان (اوٹوبیس اور جواسمیس) کے ہوتی تھی مارا گیا اور بہ نسبت حقوق اوسکے دو چھوٹے بیٹون کے اوسکے بھائی یعنی اونکے چچا سید علیش والی سوہار نے کہ جسکی تاک دربارہ چھین لینے حکومت مسقط کے تھی قضیہ کیا چنانچہ بنظر مقابلہ عزم لینے چچا کے اون دونون لڑکون نے اپنی ... سید بدر بن ہلول خالازاد بھائی اپنے کے سپرد کیا اور اونہون نے وہابیون کو بلایا کہ جنکی مدد سے سید علیش کو شکست دیکر بندر عباس اور جس کہ جسپر شیخ کسم نے قبضہ کر لیا تھا پھر لے لیا اور اوس کمزوری نے جو بعلت اوس تخت نشینی جھگڑالو بسکے ہوئی وہابیون کو موقع قیام کرنیکا مسقط مین دیا کہ جسکو اونہون نے کبھی نہین کھویا واضح رہے کہ اس قوم نے سختی اور حرکات ناشایستہ اختیار کیا اور بہ نسبت محمد کی مرتبہ الٰہی بجالانے انکار کیا اور تمام پاک قبرون کو توڑ ڈالا اور استعمال تماکو اوٹھا دیا اور تمام مسلمانون سے کہ جنہون نے اونکے طریقون کو اختیار نہین کیا لڑائی ٹھانی غرضکہ اونکا طریقہ بہت جلد پھیل گیا سنہ ۱۸۰۰ء مین اونکی آمد اول بمقام اوٹمان مین ہوئی اور تمام کنارہ سمندر خلیج فارس کو مقام بصرہ سے ڈبائی تک لے لیا اور سرداران زبیرہ اور سوہار کو اطاعت مسقط سے آزاد کر کے سید سلطان سے تین برس کی مہلت لڑائی کی جسکو اونہون نے جلد توڑ دیا منگوائی اور غالب ہے کہ اگر بباعث قتل اپنے سردار کے ٹھہر نجاتے تو وہی تمام اوٹمان کو فتح کر لیتے +

واضح رہے کہ قوم وہابی اپنے بلندی زور پر چند سے بعد تخت نشینی سید سعید دوسرا بیٹا سید سلطان کے کہ جو سنہ ۱۸۰۶ء مین بجاے نشین بدر بن ہلول کا ہوا پہونچی اس سردار نے کہ جسکو عرب الو نے وہی خطاب امام کا نہین دیا تھا حالانکہ اکثر وہ اس نام سے پکارا جاتا تھا پچاس برس تک حکومت کی اور اوس اثناے مین اوسنے باہم سرکار انگریزی سے خوب ملاپ پیدا کیا سنہ ۱۸۰۹ء مین امام نے جو بباعث ذلت وہابیون کے کہ جنکے کارندہ اوسکی دار الخلافت مین اوسکی رعایا کی تبدیل مذہب کر رہے تھے چلکر قوم عرب مقیمہ اوٹمان کو بلا کر برخلاف اونکے یعنی وہابیون کے اوٹھایا واضح رہے کہ اگر مسقط بدست وہابیون کے آجاتا تو ... یہی طریقہ ڈکیتی کہ جسکو وہابیون نے اوسوقت خوب ترقی دی تھی اختیار کیا اور اسلیے سرکار انگریزی نے

اوسکی مدد دینے کا ارادہ کرکے ایک جہاز لڑائی کا آخر ۱۸۰۹ء مین روانہ کیا اور جہاز نے گودرسے
بھاگتے جہازان کشتی سوق یعنی رس الخیمہ لسنگا اور لفت کو تباہ کردیا اور بعد ازان شناص سے لیا مگر جوا
موصوف اوس وقت کی حفاظت رکھنے کے لیے کوئی بندوبست مستقیم نہین کیا گیا غرضکہ ڈکیتی سمندر بہت
جلد کی بعد پھر جاری ہوئی اور ۱۸۱۹ء مین ایک دوسری چڑہائی کہ جسمین بھی امام مشورہ کار تھا ارسال ہوئی
سمندر پر ہوئی بالتفصیل ان واقعات کی ۱۸۲۲ء تک کہ جسوقت ایک عہد نمبری ۵۳ دربارہ
روکنے سوداگری غلامان حبشی کے قرار پایا تھا اور کوئی امر بہ نسبت دوستی باہم سرکار انگریزی
اور سعید السعید کے کہ جو اکثر مصروف بجنگ دشمنان جو اُسکے اور نیز عزم ہاے عبث
دربارہ قابض ہونے غیر شہرین کے رہتا تھا قابل لحاظ خاص کے نہین ہین ÷

واضح رہے کہ عہدنامہ ۱۸۲۲ء کا دربارہ امتناع تجارت غلامان غیر قوم کے صرف ساتھ قوم انگریز
کے تھا اور نہ کہ ساتھ ملک اسلام اور اندر حکومت مسقط کے بھگا لیجانے کے تھا اور اجازت
جو از روے عہدنامہ کے جہازان انگریزی کو دربارہ گرفتار کرنے جہازان محمولہ غلام کے بجانب
مشرق از مقام مندرجہ عہدنامہ کے ملتی تھی صرف جہازان بادشاہ پر دلالت رکھتی تھی اور
نہ کہ جہازان بحر ہندوستانی پر ۱۸۳۹ء مین ایک عہدنامہ سوداگری نمبری ۵۴ ساتھ امام کے
معرفت وکیل متعلق سفینہ مسقط از جانب ملکہ معظمہ کے قرار پایا کہ جسکی پندرہوین دفعہ کی رو سے امام
نے عہدنامہ قرارداد ۱۸۲۲ء کو متعلق امتناع سوداگری غلامان ساتھ ملک انگریز کے مستحکم کرکے دربارہ
گرفتاری اور تلاشی جہازان ایسٹ انڈیا کمپنی کے اختیار دیا اور اوسی سال مین ۱۷ ستمبر کو اوسنے نیز
متعلقہ خلیج فارس سے دربارہ قائم کرنے تین دفعات اور سے اپنے نمبری ۵۵ دستخط شمول عہدنامہ ۱۸۲۲ء
کے متعلق اختیار تلاشی اور بڑہانے حد مندرجہ عہدنامہ ۱۸۲۲ء کے مقام دیو ہند سے پاسین تک
کہ جو سواحل مکران کی جانب مشرق لنقفہ مسقط کے واقع ہے اتفاق کیا تاکہ سواحل کیتھور کنج کراچی
شامل ہوجاوے اور جانب غروب کے چار درجہ زیادہ کہ جہان پر اوسکی رعایا کو ممانعت واسطے کار تجارت غلامان کے
واضح رہے کہ عہدنامہ ۱۸۲۲ء کی دفعہ چہارم مین بعبارت عربی دربارہ مدد دینے امام یا اوسکے توابعین کے بہ نسبت گرفتاری
اون جہازان رعایا انگریزی کے جو سوداگری غلامان کی کرتے مین کوئی شرط مندرج نہ تھی حالانکہ ترجمہ انگریزی سے
یہ شرط صاف مندرج تھی اسلیے امام کو اسکی درستی کرنا ترجمہ عربی مین پڑا حالانکہ وہ کرنے سے کسیطرح کی

تبدیلی عہد و پیمان مین ناخوش تھا لیکن بذریعہ ایک تحریر علیحدہ مورخہ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۴۳ع کی اوسنے اپنے
اور اپنے ورثا در تعیین بر مدد مطلوبہ مشعر گرفتاری جہازان انگریزی سوداگری غلامان کی فرض کیا +
سنہ ۱۸۴۵ع مین امام نے ایک عہد و پیمان نمبری ۵۶ مشعر ممانعت روانگی غلامان اوسکی حکومت افریقیہ سے اور آنی اونکی کا
اوسکی حکومت ایشیا مین از تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۴۷ع کو قرار پایا اور سرداران عرب (ریدسی) یعنے لال سمندر
اور خلیج فارس سے اقرار کرنے پیروی درباره بندکرنے سوداگری غلامان کے کیا کہ جسکی تشریح حاشیہ مین ہے
لیکن اس عہدنامہ مین ممانعت واسطے لیجانے غلامان کے ایک لنگرگاه موقوعہ عملداری افریقیہ سے
دوسرے لنگرگاه تک کی نہین تھی اسلیے امام سے نے درخواست کیا کہ تین اور دفعات درباره ممانعت
تلاشی اون جہازون کے اون مقامات مین کہ جہان آمد و رفت غلامان کی از روی عہدنامہ کے جائز ہے
اور نیز بہ نسبت اوسکے جہازون کے جو سمندر عرب اور لال سمندر سے افریقیہ کو آتی ہین اور نیز بہ نسبت
اس امر کے ہے کہ کاش غلامان ممالک زنزی بار سے چوری ہوجاوین تو امام اوسکا جوابده
نہین ہوگا قائم ہون چنانچہ وہ تینون دفعات مندرج بحاشیہ ہین +

دفعہ ۱ کسی جہاز سید سعید بن سلطان امام مسقط کے یا اوسکی رعایا کے مابین سرحد لامو بجانب
شمال اور کتوار بجانب جنوب مندرجہ عہد و پیمان قرار داده دوسری اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ع مطابق ۲۹
رمضان سنہ ۱۲۶۱ ہجری کے سپاہیان انگریزی تلاشی نلیا کرین +

دفعہ ۲ کاش سرکار انگریزی کو اس امر کی اطلاع ہو کہ عملداری سید سعید سلطان مسقط
موقوعہ افریقیہ سے کوئی شخص غلامان کو چورا لے گیا ہے تو ایسی صورت مین تاوقتیکہ کہ بجوبی ثبوت
نہو سید سعید سلطان مسقط سے بازپرس نلیا جاویگا +

دفعہ ۳ جو کہ واضح ہے کہ جہاز سلطان مسقط اور نیز جہاز اوسکی رعایا کے جو سمندر عرب اور لال سمند
سے آتے ہین اون ملکون سے ممالک سلطان مسقط موقوعہ افریقیہ مین غلامان نہین لاتے اسلیے
سپاہیان انگریزی اونکی تلاشی نہ لین گے اور نہ اونکو کسیطرح سے دق کرین گے +

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۰ و ۱۱ وکٹوریا باب ۱۲۸ حاوی ہوگا +
دفعات ایزاد جو اقرارنامہ قرار داده ۲ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ع مطابق ۲۹ رمضان سنہ ۱۲۶۱ ہجری کے حسب المرضی امام
والی مسقط کے قرار پایا حسب بالا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعات سابق مین نہین قرار پائی تھی مگر امام کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع ہوئی
کہ جہازان انگریزی صرف اون جہازان امامی کے تلاشی لیوین گے کہ جسمین غلامان کے ہونے کا
احتمال کامل ہو اور قسم جہازان مندرجہ دفعات مذکور کی تلاشی تا وقتیکہ شبہہ قوی نہو نہین ہوگی مگر بہرحال
درصورتیکہ اوسکی تلاشی لیجاوے اور سوداگری غلامان مین اونکا مصروف ہونا پایا جاوے تو اونکو زیادہ
توقف نہین ہوا کریگا یعنی یا وقتیکہ اسے زیادہ اپنے کرنے سفر سے محروم نہین رہنے پاوین گے +

*

ترجمہ حکم شاہی تہماسپ مرزا معید الدولہ مورخہ ۲۳ شعبان ۱۲۸۵ ہجری
مطابق ۱۸۶۸ء کے حسب ذیل ہے

حسب الحکم و اجازت وزرا سرکار عالیہ فارس کے ہم حکومت بندر عباس جزائر قشم او رہرمس اور اضلاع
وسیین بارنان شیمیل شمیل میناب اور چند قصبجات متعلق اونکے کو کہ ملک سرکار عالیہ کی ہین سید
سعید خان امام مسقط [illegible] او [illegible] ذیل سپرد کرتے ہین جاہیکہ امام ممدوح بموجب ان شرائط کے
[illegible] ہو کر خلاف اوسکے [illegible] +

دفعہ ۱ سردار بندر عباس سرکار فارس کا با اعتماد ہوا اور اس مضمون کا نوشتہ وزرا سرکار ممدوح کو
دیوین اور مثل دیگر سرداران فارس کے وہ بھی حکم گورنر جنرل فارس کا مانا کرین +

دفعہ ۲ امام ممدوح [illegible] کے سوا ہزار [illegible] تومان بشرح ذیل سالانہ چار قسطون مین
بابت مال گذاری [illegible] بندر عباس کے داخل کرکے اوسکی رسید گورنر جنرل
فارس سے حاصل کیا کرین +

[illegible]

بالفعل ادا کی	پیشکش وزیر اعظم
رقم [illegible] تومان	[illegible]
پیشکش گورنر جنرل فارس	نذر شجاع الملک
[illegible]	[illegible]

دفعہ ۳ امام ممدوح اوس خندق کو جو گرد قلعہ بندر عباس کھودی جاتی ہے بٹوا دیوین اور خندق مذکور پھر کبھی نکھودی جاوے
*
دفعہ ۴ بیس برس تک امام مسقط اور اوسکے بیٹے حکومت بندر عباس کے مستحق رہین گے اور

باعث چند حجتون کے کہ جو دربارہ حق محصول امام کے بہ نسبت اشیاے سوداگری کہ اوسکی لنگرگاہ مین آتے جاتے ہین واقع ہوئی تھین اوسنے قواعد نمبری ۷، ۵ کو سنہ ۱۸۴۶ء مین مشعر تحصیل محصول بشرح پانچ روپیہ سیکڑہ جملہ اشیاے سوداگری پر جاری کیا لیکن اون جہازون کو کہ جو باعث بندی ہوا اوسکے لنگرگاہ مین رہ جاوین اور نیز جملہ اجناس سرکار انگریزی کو کہ جو اوسکے لنگرگاہ مین اوترین بری المحصول کیا +

بعد انقضاے میعاد بیس برس کی دمی اوس مقام کو مرمت کرکے پھر بحوالہ سرکار فارس کے کردینگے اور کاش وزراے سرکار عالیہ کو حکومت بندر عباس کا پھر امام یا اوسکے بیٹے کو دینا منظور ہو تو ایسی حالت مین بباعث دوستی کے وے مختار دینے اوسکے بذریعہ ایک فرمان اور ہدایت جدید کے ہونگے ورنہ وزراے مذکور اپنا قبضہ کرکے ایک سردار وہان پر تعینات کردینگے +

دفعہ ۵ بندر عباس مین جھنڈا فارس کا اوڑا کریگا اور وہان پر چند فارسی بھی واسطے حفاظت اوس جھنڈہ کے مقیم رہینگے اور ایک شخص کرانچی واسطے رہنے مقام بندر عباس کے ہمیشہ کے لیے مقرر ہوگا اور ہر طرح کی عزت اور لحاظ مرتبہ جھنڈا فارسی کے کیجاویگی اور ایک قاصد ہمراہ بندر عباس کو واسطے لانے خبر اور دیکھنے جھنڈہ اور اوسکے نگہبانان کے جایا کریگا اور جملہ پربون مین اور سالگرہ شاہی مین سلامی ہوا کریگی صبح اور شام کے وقت حسب معمول توپ سر ہوا کریگی +

دفعہ ۶ سردار متعینہ بندر عباس کسی طرحپر رعایا اور باشندگان اوس مقام پر کہ جنہون نے سنین ماضیہ مین بہ تحت حکومت سرکار فارس کی خدمت کیا ہے ظلم اور بدعت نکرین بلکہ برعکس اسکے اونکی حفاظت کرین

دفعہ ۷ سواے اون مقامات کے کہ جو زمانہ فتح علی شاہ متوفی سے اور نیز زمانہ حال مین اوسکے قبضہ مین ہین اور کسی مقامات مین سردار بندر عباس دست اندازی نکرین +

دفعہ ۸ کاش کسوقت گورنر جنرل فارس یا گورنر لارستان تفریحاً یا واسطے تنبیہ کے بندر عباس کو جانیکا عزم کرین تو ایسی صورت مین سردار متعینہ مقام مذکورہ بالا مثل سرداران دیگر کے باداب حضوری و استقبال کرکے ہر طرحپر اطاعت سے حاضر رہے +

دفعہ ۹ درحالیکہ گورنر جنرل فارس یا گورنر کرمان بصورت ضرورت کچھ کمک بلوچستان کو فوج روانہ کرنا چاہے تو ایسی صورت مین سردار بندر عباس بھی مثل سرداران دیگر کے کسیطرح کی کوتب

واضح رہے کہ سید سعید کی حکومت کے زمانہ اخیر مین اوسکے معاملات عملداری الشیا مین بباعث اوسکے زیادہ تر سکونت کرنے بمقام زنزی بار کہ جسکو سنہ [illegible]ع مین اوسنے اپنی حکومت کا پایہ تخت قرار دیا اور نیز بباعث عدم لیاقتی اوسکے کارندگان متعینہ مسقط اور اوسکے بیٹے سید ثہوانے کی نہایت تزلزل واقع ہوا اور بارہا اوسکا اختیار صرف بباعث درمیان ہونی سرکار انگریز کے بچ گیا سنہ [illegible]ع مین وہابیون نے اوسکو دربارہ دینے [illegible] ہزار قرون سالانہ بطور خراج کے دبایا اور سنہ [illegible]ع مین اوس خراج کو تعداد بیست قرون کے ابراد کیا منجملہ اوس بیس کے بارہ ہزار واسطے مسقط اور آٹھہ ہزار واسطے سوہار کے قرار پایا اور واضح رہے کہ اوسی وقت مین اوسکی عملداری موقوعہ سوانح مکران پر بھی فارسی خلل انداز ہوتے سوائے قبضہ سوانح عرب اور افریقہ کے جزائر ہرمس اور کشتم موجہ کوتاہی دربار بہم ہونے [illegible] اور دیگر اشیائے ضروری اور رہنما وغیرہ کی اور نیز بہ نسبت کرنے اونکے غوث [illegible] اور دیگر [illegible] کئے گئے +

دفعہ ۱۱ درحالیکہ گورنر جنرل فارس سردار متعینہ بندر عباس کو مرتکب کسی قصور کا پاوین تو ایسی صورت مین امام فوراً بعد اطلاعی اس امر کے کسی سبب وبنیش کے اوس سردار بندر عباس کو موقوف کرکے بجائے اوسکے کسی دوسرے سردار کو حسب تجویز اپنی کہ جو گورنر جنرل فارس کا فرمان بردار ہے مقرر کرکے تعینات کرین کا اگر کوئی رعایا لارستان وسایا یا اضلاع دیگر فارس یا کسی اضلاع کرمان کا بندر عباس مین جا کر بسی تو ایسی صورتمین بعد اطلاع پانی سردار اوس ضلع سے سردار بندر عباس اونکو مقام سکونت اصلی پر واپس کر دیگا +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ یہ شرائط سالانہ امام سید سعید خان موجود الوقت اور اوسکے بیٹون کے قرار پاتے ہین اور کاش کسی وقت کوئی دشمن حکومت مسقط کو چھین لے تو وزرا سرکار فارس کی شرائط ہذا کی کاربند نہین ہونگے +

دفعہ ۱۳ تا وقتیکہ بندر عباس اور دونون جزائر مذکورہ بالا یعنی شرائط مناب اور اونکے قصبجات بدست امام مسقط کے رہی وہ کسی عہدہ داران سرکار اجنبٹ کو وہان نجانے دی اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرے کہ خشکی وتری یعنی ہر طرح پر اون مقامات کی محافظت کریگا اور نیز بہر لنگرگاہون مین کہ جسمین جہاز سکتے ہین جہازان لڑائی وغیرہ مہیا کر دینگے اور بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرین کہ اسمر حد مقامات مذکورہ بالا کو دست اندازیان اور ہنگامیان اجنبٹ سے دوستانا یا مخالفتاً محفوظ رکہینگے

خلیج فارس بقبضہ امام کے کہ جسکو قوم عرب مقیمہ کنارہ مکران مابین جاسک اور یاسین کے مالک گرداننے [illegible]

جھگڑا او قرار دیتے ہین واقع ہے بندر عباس اور اوسکے قصبیجات باداے زر لگان شاہ فارس

کو اوسکے قبضہ مین ہین لنگرگاہ گو آور چربر کے بھی کہ جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اوسکا حقوق انگریز

جان خلعت سے ملا تھا قبضہ اوسکے ہے ۱۸۴۶ء مین حسین خان حاکم فارس مقام فارس نے

ایک فوج بندر عباس پر بنظر چھین لانے زر کشیر کے شیخ سلف ابوسجان سے نائب اور حاکم امام کا تھا

بھیجا چنانچہ امام سے نے اوسکا عوض بذریعہ تباہ کرنے بشائر کے لینی کو دھمکایا تا وقتیکہ تبدیلی ذرات

بعد وفات محمد شاہ کے وقوع مین نہین آئی امام کا تدارک نہین ہوا ۱۸۵۴ء مین شاہ فارس نے بندر عباس

اور اوسکے قصبیجات کو لے لیا لیکن ۱۸۵۶ء مین پھر بشرائط کم مفید از سابق کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے

اونکو بقبضہ امام کے بحال کیا +

اور کوئی جہاز لڑائی یا اور کسی طرح کا یا اشخاص مسلحہ عرب یا کسی قوم اجنبی کو بندر عباس یا ملک [illegible]

بارادہ لڑائی یا اور طرح پر قیام اور آنے نہین دینگے +

دفعہ ۱۴ باوجود ان شرائط کے امام مسقط بندر عباس اور مقامات مذکورہ بالا کسی شخص دیگر یا اجنبی

کے پاس منتقل کرنیکے مجاز نہین ہین وہ صرف خود قابض رہنے کے مجاز ہین اور ایک کسی قرابت مند کو

کہ جو بموجب ان شرائط کے کاربند ہو واسطے انتظام کے مقرر کردین +

دفعہ ۱۵ سوداگران فارس نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا ہے کہ سابق مین ایک ہندوستانی

ٹھیکہ دار متعینہ مسقط نے ایک کارندہ کو بندر عباس مین بھیج کر وہان اون اشیاے کے لیے جو بندر

سے ہندوستان اور دیگر مقامات کو روانہ ہوتے محصول مسقط کا لیا حالانکہ کسی ملک مین یہ قاعدہ نہین ہے

ایک مقام کا محصول دوسرے مقام کے لیے کہ جہان پر وہ اسباب بھیجا نہین گیا لیا جاوے جو کہ یہ کاروائی

محض خلاف ضابطہ اور رواج کے ہے اسلیے امام آیندہ کو ایسی کارروائی خلاف ضابطہ واقع نہونے دین

اور سواے اوس محصول کی کہ جو شیخ سلف ناشیاے آمدنی و روانگی پر لیا کرتے تھے اور کوئی محصول نلین +

دفعہ ۱۶ جو اشیاے سوداگری کہ جزیرہ کشم مین روکی جاوے وہ بندر عباس مین لاکر باہم اوسکے [illegible]

کی معرفت حاجی عبدالمجید ملک التجار مقام بشائر کے تقسیم ہو کر اونکی رسید حاصل کرکے طرفین

کو بھیجدی جاوے +

واضح رہے کہ یہ جمع چھہ ہزار سکہ تومان سے سولہ ہزار سالانہ بیسی گیے گئے اور جزائر ہرمس
کشم قبضہ موروثی امام کا فارس کو دیدی گئی سنہ ۱۸۵۵ء مین امام نے ازروے عہدوپیمان نمبر ۵۸ او
کے سرکار انگریزی کو کوریہ اور جزائر موریہ موقوعہ جانب جنوب سوانح عرب کے دیدیا اور
وہی جزائر صرف باعث خزانہ (   ) جواب اومین برآمد ہوتا ہے قیمتی ہین سنہ ۱۸۵۶ء
مین سید سعید نے جان بحق تسلیم کیا سنہ ۱۸۴۴ء مین اوسنے ارادہ دربارہ مقرر کرنے اپنی بیٹی
سید خلید اور سید ثوانی کو بجاے اپنی حکومت افریقیہ اور ایشیا ظاہر کرکے اونکو اپنا نائب مقرر
کیا تھا اور بموجب اوسکے سید ثوانی بعد وفات اپنے باپ کے جانشین حکومت مسقط
کا ہوا بلحاظ اپنے جانشینی اوپر عہدہ سرداری ملک اومان کے اوسنے دعوی حکومت زنزی بار
پر کیا اور اس دعوی کو بزور لڑائی کے مستحکم کرنے کی طیاری کی چنانچہ تصفیہ حسب قضیہ کا منحصر
اوپر ہجائتب لارڈ کیننگ صاحب کے ہوا اور لارڈ صاحب موصوف نے ازروے عہدوپیمان
نمبر ۵۹ کے یہ تصفیہ کیا کہ زنزی بار مسقط سے آزاد رہکر چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دیا کرے
سنہ ۱۸۶۴ء مین ایک عہدوپیمان نمبر ۶۰ ساتھ امام کے دربارہ طیاری تاربرقی اوسکی حکومت
عرب اور کران مین قرار پایا +

واضح رہے کہ حاکم حال مسقط کا حسب مندرجہ بالا از خاندان احمد بن سعید حاکم سوہار کے کہ جو
سنہ ۱۷۷۵ء مین مرگیا کہ جو فارسیون نکال کر امام اول مسقط کا ہوا ہین سید عیش والی سوہار کہ جسنے
اپنی بھتیجے سید سعید کو حکومت مسقط مین کارسازی سے تغیر کرنے کا ارادہ کیا تھا سنہ ۱۸۰۹ء مین
مارا گیا اور اوسکا خاندان اپنی وراثت سے محروم ہوا سنہ ۱۸۳۰ء مین اوسکا پوتا سید حمود بن
عزان بھائی خالازاد سید سعید نے اوسکی غیر حاضری مقام زنزی بار سے موقع پاکر سوہار پر
قبضہ پھر حاصل کرلیا اور امام سے زبردستی دیگر اضلاع کو بھی بشرط ادای خراج کے تقبضہ
اپنی بحال کروایا واضح رہے کہ اوسکی ہر دل عزیزی اومان مین خوب تھی اور غالب تھا کہ اگر
سرکار انگریزی درمیانی نہوا تی تو وہ قبضہ مسقط کو پراگندہ کردیتا چنانچہ سنہ ۱۸۴۹ء مین باہم سید
سعید اور سید حمود کی معرفت رزیڈنٹ خلیج فارس کے میل ہوا اور ایک عہدوپیمان نمبر ۶۱
باہم اونکے کہ جسکی روسے اون لوگون نے وعدہ نسبت بازآنے ظلم اور بدعت باہمی کے

کیا اور نیز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ ایک دوسرے کی عملداری مین کار تجارت اور آمد و رفت بلا زوال اور روک ٹوک کے ہوا کریگی قرار پایا اور امام نے بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کیا کہ درصورتیکہ کوئی غنیم سردار سوہار پر حملہ کرے تو اوسوقت مین وہ اوسکی مدد کریگا +

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا سے سردار سوہار آزاد ہوا جو کہ اقرارنامہ عام دربارہ ممانعت سوداگری غلامان مقام خلیج فارس مین قبل از دوستی سوہار اور مسقط کے قائم ہوا تھا اسلیے اور کوئی اقرارنامہ اسمین ساتھ سید حمود کے نہین قرار پایا تھا چنانچہ سنہ ۱۸۴۸ع مین ایک اقرارنامہ نمبر ۱ ساتھ اوسکے مثل اون اقرارنامون کے جو اور سرکارون کے ساتھ دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کے قرار پائی تھی ۲۲ مئی سنہ ۱۸۴۹ع کو ساتھ اوسکے یعنی سید سیف کے کہ جو اوسوقت قابض حکومت تھا قرار پایا سید سیف کو کہ جسنے اوسکی باپ کی حکومت کو چھین لیا تھا اوسنے جلد مار ڈالا اوسی عہدنامہ مین جو سنہ ۱۸۳۹ع مین باہم مسقط اور سوہار کے قرار پایا تھا کوئی دفعہ ایسا نہین مندرج تھا کہ جسکی روسے سرکار انگریزی احتیاط اون شرائط کی بذمہ داری خود کرتی مگر طریقہ رسمی کہ جسکی روسے اوسکی تحریر ہوئی تھی واسطے کاربندی ہر دو فریق کی زائد از کافی متصور تھی باوجود اسکے کہ سید ثوانی جو ہنگام عدم موجودگی اپنے باپ کے بمقام زنزیبار کے حکومت مسقط کی کررہا تھا فریب سے بحیلہ مشورت دوستانہ سید حمود کو گرفتار کرکے سوہار پر براہ خشکی و تری کے محاصرہ کرلیا مگر بہ نسبت لینے قلعہ کے کامیاب نہوکر مسقط کو مع اپنے قیدی کے واپس آیا ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع کے سید حمود بباعث سختی قید کے مرگیا اور اوسکا بھائی سید عیش بارادہ بدلا لینے قتل اپنے بھائی کے آمادہ بجنگ ہوا اور بعد چوا آکر کہ سائٹیس و مین فتوحات دیگر لے لی مگر امام نے مسقط سے واپس آتے ہوتے جو اسمس کو اپنی طرف بلاکر سید عیش کو شکست دی اور سوہار کو اوس سے لے لیا اور صرف اوسنک اور یہی اوسکو چھوڑ کر دو سو روپیہ ماہواری مقرر کردیا بعد وفات سید سعید کے اوسکا بیٹا سید ترکی نے کہ جو حاکم سوہار کا تھا کئی مرتبہ قصد دربارہ کرنے اپنے کو آزاد اپنے بڑے بھائی سید ثوانی سے اور برپا کرنے فساد کے اومان مین کیا مگر اوسکا قصد پورا نہوا +

۱ واضح رہے کہ مشعر تکمیل عہدنامہ ہذا کی پارلیمنٹ سے ایک ایکٹ ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۹۶ مندرجہ ضمیمہ قرار پایا ہے +

نمبر ۱۰

ترجمہ قول نامہ جو از جانب امام مسقط کے ہوا

(ل س)

اقرار نامہ جو باہم سید سلطان دام جلالہ و سرکار انگریزی دام ممتازہ کے قرار پایا حسب دفعات ذیل ہے +

دفعہ ۱ بباعث درمیانی نواب اعتماد الدولہ مرزا مہدی علی خان بہادر حشمت جنگ کے اس قول نامہ مین کسیطرحکا فرق نہین ہوگا +

دفعہ ۲ نواب مذکور کی تقریر سے ہماری طبیعت دربارہ ترقی دوستی اوس سرکار کے نہایت مایل ہے اور آج سے آیندہ کو دوست اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دوست متصور ہوگا علی ہذا القیاس دوست سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دوست متصور ہوگا اور دشمن سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دشمن اور دشمن اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دشمن متصور ہوگا +

دفعہ ۳ جو کہ اکثر درخواست از جانب قوم فرانسیس اور ڈنمارک کے دربارہ تعین کرنے ایک کارخانہ یعنے اختیار کرنے قیام خواہ بمقام مسقط یا گون رون کے یا اور کسی لنگر گاہ موقعہ عملداری سرکار ہذا کی آتین ہین اسلیے یہ لکھا جاتا ہے کہ تا وقتیکہ باہم اونکے اور سرکار انگریز کمپنی کی نزاع رہیگی بلحاظ دوستی سرکار کمپنی کے وے لوگ ہماری عملداری مین نہین آنے پاوینگے اور نہ ایسی زمین موقوعہ عملداری سرکار ہذا مین قیام کرنے پاوینگے +

دفعہ ۴ جو کہ ایک شخص از قوم فرانسیس کئی برسون سے ہماری ملازمت مین ہے اور بالفعل ہمارے ایک جہاز کا کمانیر ہو کر جزیرہ مارشس کو گیا ہے اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ اوسکے واپس آنے پر ہم اپنی ملازمت سے اوسکو خارج کر کے یہانسے نکلوا دینگے +

دفعہ ۵ درحالیکہ کوئی جہاز فرانسیس کا مسقط مین آوے تو وہ اوس کھاڑی مین داخل نہین ہونے پاویگا کہ جسمین جہاز انگریزون کے ہون بلکہ باہر رہیگا اور درصورتیکہ باہم جہاز فرانسیس اور انگریز کے یہان پر مخالفت ہو تو اوسصورت مین فوج سرکار ہذا متعینہ خشکی و تری اور نیز ملازمان

سرکار ہذا اوس مخالفت مین شریک انگریزون کے ہونگے لیکن اوس پار سمندر کے ہم مداخلت نہین کرسکتے +

دفعہ ۶ اگر کوئی جہاز یا جہازین انگلش کے ٹوٹ جاوین تو ایسی صورت مین از جانب سرکار ہذا اونکی ہر طرح کی مدد اور آسایش ہوگی اور اونکا کوئی اسباب پکڑا نہین جاویگا +

دفعہ ۷ جسوقت کہ انگلش ارادہ تعین کرنے ایک کارخانہ کا بمقام عباسی یا گون رون کی کرین تو ہم بلا عذر اوسکے قلعہ بندی کریں اور توپ وغیرہ اوسپر جو مواد دیوین گے جسقدر وہ کہین گے اور چالیس یا پچاس انگریز معہ سات آٹھ سو انگریزی سپاہی کے وہان پر سکونت اختیار کرین اور بقیہ کی نسبت شرح محصول اشیاء خریدنی و فروختنی کے اوسیطرح قائم کیا جاویگا کہ جو بصرہ اور ابوشہر مین ہے +

محررہ تاریخ اول جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری یعنی ۱۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء +



نمبر ۵۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو باہم امام سرکار اومان کے اور کپتان جان ملکیم صاحب بہادر ایلچی از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل کے بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۲۱۴ ہجری مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۰۰ء قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قول نامہ قرار داد باہم امام اومان اور مہدی علی خان بہادر کے مستحکم اور جاری رہیگا +

دفعہ ۲ جو کہ واہیات خبرین دربارۂ ارادہ خلل اندازی ہو اور پیدا کرنے نفاق باہم ہر دو سرکار کے بہت گرم ہو رہین مین یہان تک کہ (رایٹ آنریبل گورنر جنرل ارل مارنگٹن صاحب کے لیے) کے پاس تحریر نسبت اس امر کے ہوئی ہے اسلیے ہم بفکر دوستی چاہتے ہین کہ بنظر دفعہ کرنے ایسی برائیون کو آئندہ کے لیے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ایک رئیس از قوم انگلش کے از جانب آنریبل کمپنی کے ہمیشہ بندرگاہ مسقط مین مقیم رہیگا اور وہ بطور ایجنٹ کے

کہ جسکی معرفت جملہ نوشت و خواند وغیرہ کی کارروائی باہم ہر دو سرکار کے ہوگی رہیگا تاکہ حرکات ہر سرکار کی بخوبی اور ٹھیک ٹھیک ظاہر ہون اور تاکہ اون شخصون کو کہ جنکی آرزو ہمیشہ بہ نسبت ترقی فساد کے رہتی ہے موقع نہ ملے بلکہ ہر دو سرکار کی دوستی تا قیامت بلکہ گردش نصف النہار کی بے زوال رہے +

مہر بموجودگی ہماری

دستخط جان ملکم صاحب

(ل س)

ایلچی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۰۱ع کی ہوئی

نمبر ۵۳

ترجمہ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیل اون درخواستون کی جو کپتان ہی رن بی صاحب کمانیر جہاز بمبئی نے ۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۲۷ اگست سنہ ۱۸۲۲ع کے جزیرہ فارشتین سے مسند صاحب بہادر امام مسقط کے کیا حسب ذیل ہے +

جواب اون درخواستون پر جو کپتان ہی رن بی صاحب نے ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر بہادر ہیں بہونچکر ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر بہادر کے کیا حسب ذیل ہے +

سوال آپ یعنی امام اپنی حکومت کے جملہ ملازمین کو دربارہ انسداد فروختگی غلامان کی بہ نسبت مسقط جملہ قومون کے ہدایت کیجئے +

جواب سال گذشتہ میں ہمنے دربارہ انسداد فروخت غلامان کے مرقوم کے اپنے نوابعون کو لکھا ہے اور پھر اس بارہ میں اونکو ہدایت کرینگے +

درخواست آپ اپنے جملہ افسران متعینہ عملداری اپنی کے و زنزی بار و دیگر مقامات کے نام احکام

جواب ہم احکام بنام جملہ افسران متعینہ عملداری اپنی کے بہ نسبت اس امر کے جاری کرینگے

بہ نسبت اس امر کے جاری کیجیے کہ از روے کسی جہاز عرب کو غلامان کو منظر لیجانے عملہ
کسی شخص کو جہاز عرب مین بنظر بیجا عملداری مسیحین مسیحین خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے اوسکو
مین غلامان کو خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے فورا گرفتار کرکے اہالیان اوسکے کو سزا دیوین
یعنے افسران مذکورہ بالا اوس جہاز کو مع مال محمولہ گرفتار جلے ہے وہ جبر بدرہ مدا کا سکر کے ہی ... لیے ...
کرکے ناخدا یعنے کمانیر جہاز کو مع خلاصی وغیرہ
کے واسطے سزا یابی کے آپ کے پاس
بھیجدیوین +

درخواست ایسے جہاز کے گروہ پر جو حضور جواب ہم اپنے افسران کو ہدایت کردینگے
غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہین نیز بلکہ اپنی عملداری مین مشتہر کرا دینگے کہ ایسے جہاز
سے کہ جب وہ کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آویں کے گروہ کو کہ جو غلامان کو ملک مسیحی مین ... واسطے
تو اوس امر کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو دیوین تاکہ فروخت کے لیجاتے ہین لازم ہے کہ جب
وہ کمانیر ایسے جہاز کو سزا دیوے اور اگر وہ ... کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین تو اوس امر کی
اطلاع مین گروہ مذکور کوتاہی کرینگے تو وہ سزا یاب کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو کردیوین تاکہ وہ کمانیر اوس
جہاز کو سزا دیوے ورنہ اونکی سزا دہی واسطے ہونگے +
اخفاے واردات کے ہوگی +

درخواست حضور ایک حکم تحریری اپنی طرف جواب ہم ایک حکم حسب مرضی تمہاری دربارہ
بنام گورنر زنزی بار اور دیگر گورنران اوس سمت کے اجازت سکونت ایک شخص کی از جانب تمہارے
باین مضمون ہمکو عنایت کیجیے کہ دے از جانب بمقام زنزی بار یا اور کسی مقام قرب و جوار مین واسطے
ہمارے ایک شخص کو کسی مقام موقوعہ اون ممالک حاصل کرنے خبر کسی جہاز کی جو غلامان کو ملک مسیحی
مین کہ جہان ہم مناسب سمجھین سکونت کرنے کی مین لیجاوین تمکو دیا اور وہ حکم تمہارے پاس معرفت
اجازت دیوین اور نیز ایک مقام ہمکو واسطے عزیز القدر کپتان مارس. بی صاحب کے
سکونت کے دیوین تاکہ وہان سے ہم خبر نسبت پہونچے گا +
کسی جہاز کے جو غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہون

حاصل کرین +

درخواست آپ ایک اجازت نامہ تحریری **جواب** ایک اجازت نامہ تحریری حسب درخواست
بہ نسبت اس امر کے ہمکو عنایت کیجیے کہ تاریخ تمہاری مشعر مجاز ہونے تمہارے چار مہینے بعد از
تحریر اجازت نامہ مذکور سے چار مہینے کے بعد اگر تاریخ تحریر کے واسطے گرفتاری اون جہازون کی
کسی جہاز کو ہم غلامان کو ملک مین بیچنے کے کہ جو غلامان کو ملک مسقط مین بیچنے کے لیے لیجاتے
لیے لیجاتے ہوئے پاوین تو اوسکو گرفتار کرلینوین ہون معرفت کپتان صاحب مذکور کے تمہارے پاس
پہونچیگا +

درخواست آپ اپنے جملہ گورنران کو بہ نسبت **جواب** ہم اپنے گورنران کو دربارہ دینے پاس
اس امر کے ارقام فرمایے کہ جسوقت کوئی جہاز ہر جہاز کو بتصریح مقام لنگرگاہ روانگی اور اوس لنگرگاہ
روانہ ہو تو اوس جہاز کو ایک پاس یعنے چالان کے کہ جہان وہ جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر
بتصریح نام اوس لنگرگاہ کے کہ جہان سے وہ نکلے کہ تاریخ اجازت نامہ سے مندرجہ دفعہ ۵ چار
ہواوے بنام اوس لنگرگاہ کا کہ جہانکو وہ جاوے دی تاکہ ہماری جہاز اگر کسی مہینے کے بعد تم کسی جہاز کو جو اوسطرف جزیرہ ہذا
جہاز بلا یافتہ پاس کو دیکھین کہ جسمین غلامان واسطے شکار اور بحر سمندر کے ملین گرفتار کرو اور اگر کوئی جہاز
فروخت کیے جانے کے بلکہ بیچی ہون فوراً اسطرف مقام مذکورہ بالا کے ملے تو وہ مقدمہ جہاز
جہازان انگریزی اوسکو گرفتار کرین اور اگر وہ جہاز پاس آوے بشرطیکہ گورنر لنگرگاہ کا پاس واسطے
درمیان جزیرہ ہذا کا شکار اور قریب تر یہی پاس اور اگر ہو سواحل کی پکڑ لیا اوسکے پاس موجود ہو تحریر کرین گے +
کے پکڑی جاوین تو وہ بمقام مسقط کی پکڑا دین تاکہ
آپ کے ہاتھ سے سزایاب ہون اور اگر جزیرہ
ہذا کا سکر کے اوسطرف اور بحر نالیس مین ملین
تو وہ اونکی گرفتاری خود یعنے جہازان انگریزی
کرلین اور یہ از تاریخ تحریر اجازت نامہ مذکورہ بالا
کے چار مہینے کے بعد جاری متصور ہوگا +

[illegible] منع رہے کہ یہان پر چہ جوابات چہ سوالون کے ختم ہوتے +

راقم خاکسار عبد القاہر بن سید محمد علی ماجد
حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدی
محررہ ۷ ۱ ذی الحجہ ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۱۴ ستمبر
۱۸۶۴ء +
دستخط خاکسار سعید بن سلطان بقلم خود ہے۔

مہر سعید بن سلطان بن احمد

ترجمہ ایک درخواست ایزادکہ جو کپتان ہورن بی صاحب نے دربارہ امتناعی فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھی کیا حسب ذیل ہے +

جواب بہ نسبت ایک درخواست ایزاد کے جو کپتان ہورن بی صاحب نے دربارۂ امتناع فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھے و یا حسب ذیل ہے +

ایک حد بہ نسبت اس امر کے ضرور معین کرنا چاہیے کہ جہان پر ہم اون جہازان عرب کو کہ جو غلامون کو ملک مسیحی مین لیجاتے ہون چار مہینے بعد از تاریخ اجازت نامہ مندرجہ دفعہ ۵ کے گرفتار کرین اسلیے تصور کرنا چاہیے کہ جملہ جہاز محمولہ غلامان کے جو (کیپ ڈی کالڈام) سے سکوترا سی اور دیونک ساتھ ہیل کے اودہر ملین اونکو ہمارے جہاز گرفتار کرلیا کرین مگر وہی جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی کے حد مذکور بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

ہم کپتانان جہاز انگریزی کو اجازت بہ نسبت گرفتاری جملہ جہازان عرب محمولہ غلامان واسطے فروخت بملک مسیحی کے جو (راس ڈی کالڈا) سے باہر او سطرف سکوترا اور ڈیوٹی ساتھ ہیل مین ملین بعد تاریخ اجازت نامہ مذکورہ دفعہ ۵ کے دیتے ہین مگر وے جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

راقم خاکسار عبد القاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدی
محررہ ۲۲ ذیحجہ ۱۲۳۷ہجری مطابق ۹۔
ستمبر ۱۸۲۲ع +

ترجمہ خط مشمولہ امام مسقط بنام کپتان
ہمرٹن صاحب کے جو متعلق چوتھی دفعہ
عہدنامہ قرار دادہ بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ع
باہم کپتان مورس بی۔ صاحب اور
امام مسقط کے بتاریخ ۲۸۔ اگست
۱۸۴۵ع کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے +

بعد سلام نیاز آنکہ سرفرازنامہ آپکا پہونچا اور خیرخواہ اوسکے مضمون سے آگاہ ہوا جو کہ آپ نسبت اس امر کے تحریر فرماتی ہین کہ آپنی سرکار عالیہ کا ایک خط مشعر اطلاع دہی ہماری بہ نسبت اس امر کے کہ دفعہ چہارم مین اوس عہدنامہ کے جو ہمنے کپتان مورس بی صاحب کے ساتھ ۱۸۲۲ع مین قرار دیا ہے اور اوسکے ترجمہ انگریزی مین یہ مندرج ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران بہ نسبت گرفتاری اون رعایاے انگریزی کے کہ جو تجارت غلامان کا کرتے ہین مدد دین گے لیکن یہ جملہ عہدنامہ کے ترجمہ عربی مین مندرج نہین ہے پایا مشفق من جو کہ بدانست آپکے عہدنامہ کو تبدیل کرنا مناسب نہین ہے لیکن ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران اس امر کو اپنے اوپر فرض تسلیم کرتے ہین کہ در بارہ گرفتاری اون انگریزی رعایا کے کہ جو مصروف بسوداگری غلامان کے ہین ہمکو مدد کرنا لازم ہے اسلیے جو کوئی سرکار کا معزز ہمسے مدد مانگے ہم مدد دہی کرینگے اور آپ اپنی حاجت سے ہمکو اطلاع بخشیے فقط زیادہ بجز خیر ہو +

محررہ ۴۔ شعبان ۱۲۶۱ہجری
مطابق ۱۰ اگست ۱۸۴۵ع

نمبر ۴۵

عہدنامہ سوداگری جو باہم ملکہ معظمہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان سید سعید بن سلطان امام مسقط کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

دیباچہ

جو کہ ملکہ معظمہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور عالی القاب سلطان مسقط اور اوسکے قرب جوار کی یہ آرزو ہے کہ وہ دوستی جو فی الحال باہم اونکے واقع ہے قائم ملکہ مستحکم اور مضبوط ہو جاوے اور نیز یہ کہ از روے ایک عہد و پیمان کے کار تجارت کا بھی باہم اونکے رعایا کے خوب ترقی پاوے اور عالی القاب سلطان مسقط کی بھی آرزو ہے کہ عہدنامجات جو سلطان موصوف نے دربارہ انسداد سوداگری غلامان بیچ عملداری اپنی اور قوم مسیحی کی ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ء کو قرار پایا تھا ایک طریقہ رسمی مین بخوبی درج ہوا سلیے ہر دو سرکار مذکورہ بالا نے وکلاے مطلق مندرجہ ذیل کو یعنی رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجانب ملکہ معظمہ مذکور اور پاس بن ابراہیم اور علی بن ناصر از جانب سلطان مسقط کے مقرر کیا چنانچہ وکلاے مذکورہ بالا نے بموجب اختیار عطیہ اپنی کے دفعات مندرجہ ذیل کو باتفاق باہمی قرار دیا +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ رعایا سلطان مسقط مجاز اس امر کی رہیگی کہ عملداری ملکہ معظمہ موقوعہ ایشیا اور یورپ مین جہان چاہے سکونت کر کے اشیاے سوداگری کا لاباجایا کرین اور اون عملداری مین وہ اون حقوق کے مستحق رہینگے کہ جو وہان کی اور رعایاے یا باشندہ از قسم قوم معزز کے ساتھ ہوتے ہین علی ہذا القیاس رعایا ملکہ معظمہ کو بھی اختیار رہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہین سکونت کر کے اشیاے سوداگری کا لایا جایا کرین اور وہان وہی نہین حقوق کے مستحق ہونگے کہ جو اوسمقام کی اور رعایا اور باشندہ از قوم معزز کے ساتھ ہوتا ہی +

دفعہ ۲ رعایا انگریزی کو اختیار ہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہے مکان بازمین خرید و فروخت یا کرایہ وغیرہ پر لین دین اور واضح رہے کہ مکان یا کارخانہ یا اور کوئی مکان رعایا انگریزی یا کسی شخص دیگر کا جو خاص کر بملازمت رعایا سرکار انگریزی مقیمہ حکومت سلطان مسقط کا ہو بلا رضامندی تاوقتیکہ منظوری کونسل یا رزیڈنٹ انگریزی کے نہو بلا مرضی مالک مکان کے کسی

حیلہ پر تلاشی نہین ہوگی اور نہ اوسمین کوئی زبردستی کیگا لیکن رزیڈنٹ درحالیکہ کوئی عہدہ دار
سلطان کا اوسکو ٹھیک سبب کرنے تلاشی کا ظاہر کرے توکسی شخص لائق کو واسطے کرنے تلاشی
باتفاق رائے عہدہ داران سلطان مسقط کے بھیجدینگے اور ہرطرح پر انسداد ظلم و بدعت کا لحاظ
دفعہ ۳ ہردو فریق باہم اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ایک دوسری کی عملداری مین جہان
بباعث کار تجارت کے ایسے افسرونکی ضرورت ہو کونسل مقرر ہوکر سکونت اختیار کرینگے
اور اون کونسلون کا قیام اوس ملک مین ہمیشہ اوسی بنیاد پر ہوگا جو معزز قومون کی کونسلون
کے لیے ہے اور ہردو سرکار اس امر کا بھی اقرار کرتی ہین کہ ایک دوسرے کی رعایا ایک دوسرے
کے محکمہ مین ملازمت کرسکینگے مگر ایسی رعایا قبل از شروع کرنے کام ملازمت کے اپنے
بادشاہ کی منظوری حاصل کرلیا کرین اور بغیر منظوری کے نجایا کرین عہدہ دار کی ایک کا کہ ساکن عملداری سرکار دیگر مین ہے
اونہین حقوق اور خاطرداری کا مستحق ہوگا کہ جو دوسرے ملکون کی عہدہ داران اوس قسم
[illegible]

دفعہ ۴ اون رعایا سلطان مسقط پر کہ جو بملازمت رعایا انگریز مقیمہ اونکی عملداری مین ہین
اوسی طرح کی محافظت کیجاویگی کہ جیسے خاص رعایا انگریزی کے ساتھ کیجاتی ہو لیکن اگر ایسی
رعایا سلطان مسقط کے مرتکب کسی ایسے جرم کی ہونگی کہ جو ازروے قانون مستوجب
سزا ہو تو اوس صورت مین ہین وہ ملازمت انگریزی سے موقوف ہوکر افسران سلطان
مسقط کے سپرد کردیے جاوینگے +

دفعہ ۵ حکام سلطان مسقط کے اون قضیون مین جو باہم رعایا انگریز و اور کسی باشندہ
از قوم مسیحی کے واقع ہو دست اندازی نہین کرسکینگے درصورتیکہ کوئی نفاق باہم رعایا سلطان
مسقط اور رعایا انگریزی کے واقع ہو کہ جسمین رعایا سلطان مسقط کا مدعی ہو تو وہ مقدمہ باجلاس
کونسل انگریزی یعنے رزیڈنٹ کے پیش ہوکر فیصل ہوگا لیکن کاش رعایا انگریزی مدعی ہو اور
رعایا سلطان مسقط یا اور کوئی از قوم اسلام کی مدعا علیہ ہو تو وہ مقدمہ باجلاس حکام سلطان مسقط
کے یا اور کسی شخص کے اجلاس مین کہ جسکو سلطان ممدوح قرار دین پیش ہوگا مگر ایسی مقدمہ کی
کارروائی بلاحاضری رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل کے یا اور کوئی شخص متعینہ از جانب اونکی کے کہ جو

دربارمین یا اور کہین کہ جہان انفصال مقدمہ کا قرار پاوے موجود ہوگا نہین ہوسکتے اور اون مقدمات مین جو باہم رعایا انگریزی اور رعایا سلطان مسقط کی باجلاس کونسل انگریزی یا اور کسی حکام مذکورہ بالا کے فیصل ہونگے گواہی اون شخصون کی کہ جنہون نے جھوٹا اظہار دیا ہو قابل پذیرائی نہین ہوگی +

دفعہ ۶ جایداد اوس رعایا انگریزی کی کہ جو عملداری سلطان مسقط مین مرجاوے خواہ اوس رعایا سلطان مسقط کا کہ جو عملداری انگریزی مین مرجاوے سپرد ورثاے خواہ کارندگان یا گماشتہ متوفی کی ہو در صورت نہونے کسی وارث یا کارندہ یا گماشتہ کے سپرد رزیڈنٹ اوس سرکار کے کہ جنکی وہ رعایا ہو

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی رعایا انگریزی کا دیوالہ عملداری سلطان مسقط مین نکلجاوے تو اوسکو تمیز اوس دیوالیے کی کل جایداد کی بیرکونسل یا رزیڈنٹ انگریزی قابض ہوکر اوسکو اوسکے قرضدارون مین تقسیم کردیوینگے اور واضح رہے کہ بعد ہونے اس کارروائی کے شخص دیوالیے کی نسبت کل زر قرضہ کا ادا ہوجانا متصور ہوگا اور مابعد دربارہ اداکرنے بقیہ قرض کے اوسپر کسیطرح کا محاسبہ نہ کیا جائیگا اور نہ اوسکی کوئی جایداد جو بعد دیوالیے کی وہ پیدا کرے اوس قرضہ کی دیندار متصور کیجاوگی لیکن کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ایسی حالت مین بنظر اداے زر قرضہ کے دیوالیے کی اوس جایداد کو جو اور کسی ملک مین ہو برآمد کرنے مین ونیز دربارہ تحقیقات اس امر کی کہ شخص دیوالیا کی کل جایداد جو اوسکے قبضہ مین تھی آگئی اور اوسمین سے کچھ باقی نہین رہی خوب جانفشانی کرینگے

دفعہ ۸ درحالیکہ کوئی رعایا سلطان مسقط بہ نسبت اداے زر قرضہ یافتنی رعایا انگریزی کسیطرح کا حیلہ حوالہ یا ردوقدح کرے تو اوس صورت مین عہدہ داران سلطان موصوف کے دربارہ دلوانے قرض مذکور الصدر کی مدد کرینگے علی ہذا القیاس کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ بھی دربارہ دلوانے قرضہ کے جو رعایا سرکار انگریزی سے رعایا سلطان مسقط کو یافتنی ہو مدد کرینگے +

دفعہ ۹ جملہ اشیاے وپیداوار زمین وغیرہ پر جو عملداری سرکار انگریزی سے عملداری سلطان مسقط مین آوے پانچ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور مخفی نرہے کہ محصول مذکورہ بالا جملہ مطالبہ کے لیے جو بہ نسبت محصول اشیاے آمدنی وروانگی وچونگی ونیز دیگر محصول ہاے جو سرکار سے جہازان وغیرہ مین آتے جاتے ہین کافی متصور ہوگا اور بہ نسبت اون اشیاے کے جو فروخت ہونے سے بیچکر جہاز پر رہ جاوے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور نہ اوپر اون اشیاے

که جو مابعد ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے جاوین که جسکا محصول ایک مرتبه ادا هوچکا هو محصول دوباره لیا جاوے بلکه وه بلا دینے اورکسی محصول کے فروخت کیے جاوینگے بشرطیکه محصول مذکوره بالا ایک مرتبه دیے جاتے هون اور اون جهازان انگریزی پرکه جو لنگرگاه سلطان مین بنظر آرام یا دریافت حال بازار کے داخل هون کچه محصول لیا نهین جاویگا +

دفعه ۱۰ واضح رہے که درباره لانے کوئی جنس عملداری سلطان مین یالیجانے عملداری مذکور سے ممانعت نهین هوگی بلکه کار تجارت مابین عملداری سرکار انگریزی و سلطان مسقط کی بخوبی اور بلا روک ٹوک کے بشرط اداے محصول قرارداده اوپر اجناس آمدنی کے حسب تذکره بالا کے جاری رہیگا اور سلطان مسقط یه بهی اقرار کرتے هین که اپنی عملداری مین سواے اجناس از قسم ہاتهی دانت اور لاکهه کے اوسکی عملداری مین بجانب مشرق افریقه کے لنگرگاه ٹنگینه سے که ساڑھے پانچ درجه کے قریب واقع ہے لنگرگاه کوله تک که سات درجه جانب قطر دکھن کے واقع ہے بشمول هر دو لنگرگاه کے فروخت هوتے هین اور کسی شے کی نسبت کوئی حق فروختگی یا اجاره نهین کرینگے لیکن دیگر لنگرگاه اور مقامات موقوعه عملداری سلطان مین کسیطرحکا اجاره نهین هوگا بلکه رعایاے سرکار انگریزی کو اختیار رہیگا که بلادین اورکسی محصول کے باستثناے محصول مذکوره بالا کے جس سے چاہین خرید و فروخت کیا کرین +

دفعه ۱۱ کاش درباره قیمت اون اشیاے کی که جو سوداگران انگریزی عملداری سلطان مسقط مین لاوین که جسپر پانچ روپیه سیکڑه محصول لیا جاتا ہے کسیطرحکا قصه واقع هو تو ایسی صورتمین تحصیلدار محصول کوئی عهدهدار ذی اختیار منجانب سلطان مسقط بعوض پانچ روپیه سیکڑه محصول کے بیسوان حصه اون اشیاے کا طلب کرے اور سوداگر کو اوسوقت مین لازم هوگا که بیسوان حصه مطلوبه کو بشرط موقع ازروے قسم جنس کے دیدے لیکن اوس سوداگر سے اوسکی باقی اسباب یعنے اونیس ۱۹ حصون پر کسی مقام موقوعه عملداری سلطان مسقط مین که جهان وه لیجاوین اور محصول نهین لیا جاویگا اور اگر تحصیلدار محصول لینے بیسوان حصه اسباب سے بعوض محصول مذکوره بالا کے عذر کرے یا اسباب قابل التقسیم نهو تو اس جهگڑه کا تصفیه دو اشخاص قابل پرکه منجمله جنکی ایک حسب پسند سوداگر اور دوسرا حسب پسند تحصیلدار محصول کے مقرر هوگا منحصر کیا جاویگا

اور وہ قیمت اون اشیاے کی ٹھہراویگا اور اگر فریقین مختلف الراے ہوین تو ایک پنچ از جانب اونکے مقرر ہوگا کہ جسکا فیصلہ ناطق متصور ہوگا اور از روے فیصلہ کے جو قیمت اشیاے محمولہ کی پنچ ٹھہراویگا تحصیل محصول بھی بموجب اوسکے کیجاویگی ÷

دفعہ ۱۲ تین روز تک کوئی سوداگر انگریزی مجاز اوتارنے اسباب اور فروخت کرنے اونکے کا نہین ہوگا الا اوسصورتمین کہ قبل انقضاے اوس میعاد کے باہم سوداگر و تحصیلدار چونگی کے بہ نسبت قیمت اون اشیاے کے تصفیہ ہوچکا ہو اور کاش اندر اوس تین روز کے تحصیلدار محصول دربارۂ تعین کرنے قیمت اون اجناس کی یکے از ہر دو طریقہ جات مذکورۂ بالا کے قبول نکیا ہو تو ایسی صورت مین حکام سلطان مسقط بشرط گذرانے درخواست دربارہ اوسکی کے تحصیلدار محصول سے بہ نسبت تجویز کرنے محصول یکے از ہر دو طریقہ سے جبراً قبول کرادینگے +

دفعہ ۱۳ کاش ملکۂ معظمہ انگلستان یا سلطان مسقط کسی دوسرے ملک کے ساتھ مصروف بجنگ ہون تو اوسصورتمین رعایا سلطان مسقط خواہ رعایا سرکار انگریزی سواے اشیاے لڑائی کے اور کوئی جنس سوداگری نہین لیجانے پاوینگے اور اوس مقام یا لنگرگاہ مین کہ جہان محاصرہ ہوا ہو نہین داخل ہونے پاوینگے +

دفعہ ۱۴ کاش کوئی جہاز انگریزی مصیبت زدہ کسی لنگرگاہ موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین داخل ہووین تو اوسصورتمین عہدہ داران متعینہ اوس لنگرگاہ کو لازم ہے کہ اوس جہاز مصیبت زدہ کی بخوبی مدد کرین تاکہ وہ جہاز اپنی راہ سفر اختیار کرے اور اگر کوئی جہاز کسی سوانح موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین شکست ہوجاوے تو اوسصورت مین بھی عہدہ داران سلطان مذکور حتی الامکان دربارہ برآمد کرنے اسباب محمولہ اوسکے کو خوب مدد دین اور جسقدر کہ مال بچ جاوے وہ اوسکے مالک کے سپرد کردین علی ہذا القیاس مدد اور حفاظت از جانب سرکار انگریزی کے بھی درحالیکہ جہاز عملداری سلطان مسقط کا ایسی بلاے مین گرفتار ہونا چاہیے +

دفعہ ۱۵ سلطان مسقط اوس عہدنامہ کو جو باہم اونکے اور سرکار انگریزی کی ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ء کو مشعر بند کرنے تجارت غلامان مابین عملداری اپنے و ممالک مسیحی کے قرار پایا تھا از سر نو قرار دیکر مستحکم کرتے ہین اور یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ جہازان لڑائی ایسٹ انڈیا کمپنی کو اختیار ہے

کہ حسب شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورۂ بالا کے اوسکی کارروائی بخوبی اوسطرحپر کہ جسطرح بر ملکہ معظمہ گریٹ برٹن کی نسبت سے جاری کرین +

دفعہ ۱۶ ہر فریق بہ نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ کوئی عبارت مندرجہ عہدنامہ ہذا کسی طرحپر کسی حقوق مین جو رعایا سلطان مسقط کے لیے کار تجارت وغیرہ موقوعہ اندر حدود ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہے خارج یا مضر نہین ہے +

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی مقام مسقط یا زنزی بار مین بہت جلد ہوگی غرضکہ بہرحال آج سے ۱۵ مہینے کے اندر ہو جاوگی +

محررہ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء
مطابق ۱۷ ربیع الاول
۱۲۵۵ ہجری بمقام جزیرہ
وقصبہ زنزی بار +

اشتہار

جو از جانب سرکار انگریزی سے قبل از منظوری
عہد و پیمان مذکورۂ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ یعنی ساموِل ہنل صاحب بہادر ایک کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کو کہ جو از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے براے تبدیل کرنے عبارت منظوری اوس عہدنامہ سوداگری کے کہ جو باہم رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز از جانب ملکہ معظمہ ممدوحہ کے اور جن مین ابراہیم اور نہایت علی بن تاجر کے بتاریخ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء کے بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا مقرر ہوا ہے ملکہ ممدوح کا یہ حکم ہے کہ بنظر احتیاط عدم فہمیدگی اوس عبارت کی جو عہدنامہ مذکور کے دفعہ ۹ مین مندرج ہے یعنی بجاے عبارت کسی اور محصول سرکاری کے سید محمد ابن سید شرف سے کہ جو از جانب سلطان مسقط کے واسطے تبدیل کرنے منظوری کے مقرر ہوتے ہین بیان کردو کہ عبارت مذکورۂ بالا کے معنی اسطرحپر سمجھے جاوینگے یعنی کوئی دوسرا محصول از جانب اس سرکار یا اور کسی حاکم متعلقہ سرکار کے نہین تعین ہوگا

۲۲- جولائی سنہ ۱۸۶۴ع مقام مسقط - دستخط ہنل صاحب +

ل س

اشتہار

جوازجانب سرکار مسقط کے قبل از منظوری

عہدوپیمان مذکورہ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ سید محمد ابن سید شرف کہ جسے سلطان مسقط نے واسطے کرنے تبدیل از جانب خود عبارت مندرجہ دفعہ نہم اوس عہدنامہ سوداگری کو کہ جو بتاریخ ۳۱ - مئی سنہ ۱۸۳۹ع باہم رابرٹ گورڈن صاحب کپتان از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اور حسن بن ابراہیم اور مہابت علی بن ناصر کے از جانب سلطان مسقط بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا تقرر کیا جس عبارت کو ملکہ موصوف نے معرفت ساموئل ہنل صاحب کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کے اسطور پر بنظر غلط فہمی کے تبدیل کروایا یعنی عبارت مندرجہ دفعہ ۹ کی کہ جسمین لکھا ہے کہ کسی طرحکا محصول دیگر سرکار تعین نکریگی اوس سے مراد ملکہ معظمہ کی یہ ہے کہ کوئی دوسرا محصول سرکار یا کوئی تو تعین او سکا قائم نہین کریگا تبدیلی مذکور کو حسب الاختیار عطیہ از جانب سلطان بحق سلطان ممدوح منظور کرتا ہے + محررہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۴ع دستخط سید محمد ابن سید شرف +

ل س

ترجمہ اوس سارٹیفکٹ کا کہ جو دربارہ تبدیلی عبارت

مذکورہ بالا کی ہوا ہے حسب ذیل ہے ++

واضح رہے کہ آج ہم دستخط کنندگان برائے تبدیلی عبارت ایک عہدنامہ تجارتکے کہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان مسقط کے ۳۱ - مئی سنہ ۱۸۳۹ع کو بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا جمع ہوکر سند مذکورہ بالا کو دیکھکر تبدیلی مطلوبہ عمل مین لاتے اسلیے بشہادت اوسکے ہمنے سارٹیفکٹ ہذا پر اپنے دستخط کرکے مہر کردی + محررہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۴ع بمقام مسقط +

دستخط الیس ہنل صاحب
ل س
سید محمد ابن سید شرف
ل س

ترجمہ منظوری کا جو امام مسقط نے عہدنامہ سوداگری پر کیا حسب ذیل ہے +

بعد ملاحظہ کے سب دفعات مندرجہ عہدنامہ مذکورہ بالا کو قبول اور منظور کیا اور عہدنامہ مذکورہ ہمارے اور ہمارے جانشینان پر حاوی ہے اور ہم سکو قبول اور منظور ہے نظر بران ہم وعدہ نسبت اس امر کے صدق دلی سے کرتے ہین کہ جملہ شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو پورا کرینگے اور ہیز یہ کہ اپنے حتی الوسع عہدنامہ ہذا کو کسیطرحپر باطل اور نامسموع نہین کرینگے اسلیے ہمنے آج بتاریخ ۲۲- جمادی الاول ۱۲۵۶ ہجری کے مطابق ۲۲- جولائی ۱۸۴۰ء کے بمقام لنگرگاہ مسقط کے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردی کہ مشتہر ہو +

دستخط سید سعید
ل س

نمبر ۵۵

ترجمہ اون دفعات کا جو دربارہ بندکرنے تجارت غلامان غیر قوم کی سید سعید بن سلطان امام مسقط کے ساتھ قرار پایا حسب ذیل ہے

مین بہ نسبت ایزاد کیے جانے دفعات مندرجہ ذیل کے عہد و پیمان قرارداد کپتان مورس بی صاحب مین خوش اور راضی ہون +

دفعہ ۱ جب کبھی جہاز سرکار کے ملازمون کو کوئی جہاز ہماری رعایا کا کہ جسمین اشتباہ ہونے غلامان کا معلوم ہو اوسطرف راس دل گاڈوسی بفاصلہ دو درجہ از جانب سمندر جزیرہ سکوترہ سے بسین تک ملے تو وہ مجاز اس امر کے ہونگے کہ اوس جہاز کو روک کر اوسکی تلاشی لیدین

دفعہ ۲ کاش عندالامتحان کے کوئی جہاز رعایا ہماری کا غلامان مرد اور عورت کو لیے جاتے ہوئے باہر سرحد مذکور کے بیچنے کے لیے پایا جاوے تو اوس صورت مین ملازمان جہاز سرکاری ایسے

جہاز کو پکڑ کر مع اسباب اوسکے سے کے ضبط کر لین لیکن کاش جہاز مذکور مقام مسطور پر باعث تبدیلی ہوا یا اور کسی وجہ سبب اختیاری کے گیا ہو تو اوس صورت مین گرفتار نہین ہوگا +

دفعہ ۴ جوکہ بکری مرد اور عورتون کی خواہ کم سن یا سن سیدہ کہ جو خر آزادہین اسلام مذہب کے خلاف ہے اور جوکہ قوم شمالی خبر یعنی آزاد مین شامل ہین اسلیے ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بکری مرد یا عورت از قوم شمالی مثل ڈکیتی سمندر کے متصور کیجاویگی اور آج کی تاریخ سے چار مہینے کے بعد جو شخص مرتکب اوس حرکت یعنی فروختگی کا ہوگا اوسکی سزا واسطے ڈکیتی کے دیجاویگی + محررہ ۱۰ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۳۹ء

سید بن سلطان

نمبر ۵۶

ترجمہ اقرارنامہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کے اور سید سعید بن سلطان مسقط کے در بارہ بند کرنے روانگی غلامان سلطان مسقط کی عملداری افریقہ سے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جوکہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کی نہایت آرزو بہ نسبت اس امر کے ہے کہ روانگی غلامان کی عملداری سلطان مسقط موقوعہ ملک افریقہ سے بند ہوجاوے اسلیے ہر دو فریق مذکورہ بالا نے یہ ارادہ کیا کہ اوس بارہ مین ایک عہدو پیمان سچائی اور مضبوطی کے ساتھ قرار پاوے کہ جس سے یہ کار بالکل بند ہوجاوے نظر بران ملکہ معظمہ ممدوح نے کپتان ہمرٹن صاحب متعینہ دربار سلطان مسقط کو بہ نسبت کرنے ایک قول و قرار ساتھ سلطان مذکور کے بجانب اپنے مجاز کیا چنانچہ سید سعید بن سلطان واسطے خود اپنے ورثا اور جا سے نشینان کے اور کپتان ہمرٹن صاحب واسطے ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور اوسکے ورثا اور جا سے نشینان کے آپس مین اتفاق کرکے شرائط مندرجہ ذیل کو قائم کیا ہے +

دفعہ ۱ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ اپنی حکومت افریقہ سے روانگی غلامان کی بتنبیہ سخت کے بند کردینگے اور اپنے تابعداران کے نام احکام بہ نسبت بند کرنے

اُسی تجارت سے کے جاری کرین گے +

دفعہ ۲ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی مقام موقوعۂ افریقیہ سے اپنی عملداری موقوعۂ ایشیا مین غلامان نہین آنے دین گے اور سرداران عرب اور لال سمندر اور خلیج فارس سے کے بھی دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کی جو افریقیہ سے اونکے ملک کو جاتے ہین خوب کوشش اور پیروی کرین گے +

دفعہ ۳ سلطان مسقط جہاز انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ اجازت دیتے ہین کہ جو جہاز سلطان یا اوسکی رعایا کا کسی مقام پر سواے اون کشتیون کے جو مصروف بسوداگری غلامان اوسکی سرحد موقوعۂ افریقیہ مین ہین لنگرگاہ لاموجانب شمال اور اسکے گرد و نواح کے کہ جسکا سرحد شمالی جزیرۂ کیبور کی سرحد شمالی مین ایک درجہ ۷ دقیقہ پر واقع ہے اور لنگرگاہ کلوا کی بجانب جنوب اور قصبجات کہ جسکی کمین سرحد یہ سو نگا [illegible] درجہ دو منٹ پر شمول جزائر زنزی بار پمبا اور مافیہ واقع ہے لیجاتے ہوئے غلامان [illegible] گرفتار کرلین +

دفعہ ۴ واضح رہے کہ اقرار [illegible] ۱۸۴۸ء [illegible] ۱۲۶۴ ہجری [illegible] جاری متصور ہوگا + محررہ ۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری + مقام زنزی بار

دستخط اٰنکلس ہمرٹن صاحب کپتان ازجانب
ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اوسکے ورثا
اور جانشینان +

مہر کپتان ہمرٹن صاحب

نمبر ۵۷

قواعد جو امام مسقط نے دربارہ لیے جانے
محصول آئندہ کو اون جہازون سے جو لنگر
سلطان مسقط مین قیام ہوں اپریل ۱۸۴۶ء
مین قرار دیے حسب ذیل مندرج ہین +

کپتان ہمرٹن صاحب کنسل ملکہ معظمہ اور اجنٹ انریبل کمپنی متعینہ عملداری

امام مسقط نے بذریعہ خط مرقومہ ۱۳ اپریل ۱۸۴۶ء کی اطلاع بہ نسبت اس امر کے کی ہے
کہ امام مسقط نے چند قواعد مندرجہ ذیل پر دربارہ درودگی اشیاے اون جہازون کے جو کسی لنگرگاہ
عملداری سلطان مین یا لنگرگاہ مسقط مین واقع ہو آیندہ کو لحاظ کیے جانے کا ارشاد فرمایا ہے +

قاعدہ اول جملہ اشیاے پر کہ جو ایک جہاز سے دوسرے جہاز پر رکھا جاوے کل لنگرگاہ
موقوعہ عملداری امام مین بشرح پانچ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جاویگا +

قاعدہ دوم اگر کوئی جہاز کسی قوم کا باعث تندی ہوا کے مجبور ہو کر کسی لنگرگاہ سلطان مین آسایش
کے لیے ٹک جاوے تو اوس حالت مین اون اشیاے پر کہ جو باعث مرمت جہاز کے
ہنگام مرمت مین جہاز سے اوتر کے خشکی مین رکھی جاوین اور پھر بعد مرمت کے اوسمین لادی
جاوین محصول نہین لیا جاویگا +

قاعدہ سوم سرکار انگریزی کے اسباب پر کہ جب کسی لنگرگاہ سلطان مین جہاز سے اوترے
محصول نہین لیا جاویگا +

نمبر ۵۸

نجشش نامہ جو بہ نسبت جزائر کوریا موریا کے
از جانب امام مسقط کے بموجودگی کپتان
فری منٹل صاحب کمانیر جہاز ملکہ معظمہ موسومہ
جنو کے بتاریخ ۱۴ جون ۱۸۵۴ء کے تحریر
ہوا بمضمون ذیل ہے

از جانب خاکسار سعید بن سلطان بنام جملہ ناظرین دست آویز ہذا مسلمین یا اور کوئی قوم کو
واضح رہے کہ میرے پاس از جانب ملکہ معظمہ کے کپتان فری منٹل صاحب کمانیر جہاز کی اکثر
درخواست ہے واسطے چھوڑ دینے جزائر کوریا موریا یعنی ہلانیا جبلیا سودا حسکی اور گرزند
کے آئین چنانچہ مین نے جزائر مذکورۂ بالا کو ملکہ معظمہ اوسکے ورثا اور جانشینان کو
دے دیا سیلیے اپنی مہر اور دستخط بجانب خود اپنے ورثا اور جانشینان کے
بلا زور و خوف و طمع کے بخوشی و رضامندی اپنی کر دیا کہ سند رہے اور جملہ ناظرین سند ہذا کو

واضح رہے +

محررہ ۱۷ شوال ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۲۴ جولائی ۱۸۵۶ء

دستخط امام بقلم خود +

مہر

واضح رہے کہ تکمیل اسکی ہمارے سامنے ہوئی دستخط اسٹیفل جی فری مٹل صاحب کپتان جہاز انگریزی موسومہ جنو

نمبر ۵۹

خط بنام سید ثہوانی بن سعید سلطان مسقط

بمضمون ذیل ہے

مشفق قدردان من ہم آپکو دربارہ اوس نفاق ناپسند کے جو باہم آپکے اور آپکے بھائی حاکم زنزی بار کے واقع ہوا ہے کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ نے منجانب ویس رائے و گورنر جنرل کشور ہند کی منظور کیا ہے تحریر کرتے ہین جو کہ ہمکو خیال اوس دوستی کا ہے کہ ہمیشہ سے باہم سرکار ملکۂ معظمہ و سرکار اوتان و زنزی بار کے قائم ہے و نیز ہماری آرزو دربارہ روکنے لڑائی آپسی کی ہے اسلیے ہمنے پنچایت قرارداد آپکو منظور کیا اور بغرض حاصل کرنے بخوبی وقفیت نسبت جملہ امورات متنازعہ کے سرکار بمبئی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ واسطے کرنے تحقیقات ضروری کے ایک افسر مسقط اور زنزی بار کو بھیجا جاوے چنانچہ برگیڈیر کوگلن صاحب کہ جسکی انصاف و ہوشیاری اور عدم طرف داری پر گورنمنٹ ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے اوس کام کے مامور کیے گئے اور برگیڈیر کوگلن صاحب مذکور نے جملہ امورات تنقیح طلب باہم آپ اور اپنے بھائی کے نسبت ایک پوری اور صاف کیفیت گذرانی اور مین نے ہر امر تنقیح طلب پر بخوبی غور کرکے تصفیہ اوسکا حسب ذیل کیا ہے +

اول سید مجید زنزی بار اور اپنے بھائی متوفی سید سعید کی حکومت موقوفہ افریقہ کے حاکم کردانے جاوین +

دوم حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرین +

سوم سیّد مجید سید ثویني کو دو سال گذشتہ کی بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ ادا کردین
ہم نہایت خوش ہین کہ شرائط ہدایات دونون صاحبون کے لیے واجبی اور مقرر ہین اور جو کہ آپ نے
دیدہ و دانستہ اور صدق دلی سے ہماری پنچایت کو منظور کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ
بایمانداری اور خوشی اوس پر قائم رہینگے اور تعمیل اونکی بلا توقف ظہور مین آویگی —
واضح رہے کہ وہ چالیس ہزار روپیہ علامت تابعداری زنزی بار کی بہ نسبت مسقط کے نہین
متصور ہوگی اور نہ یہہ باہم آپ اور اپنے بھائی سیّد مجید کے صرف بطور انتظام ذاتی کے
تصور ہوگا بلکہ یہہ انتظام آپ دونون صاحبون کے جانشینان پر بھی حاوی رہیگا اور ہمیشہ
کے لیے پایدار متصور ہوگا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار سی تا آزادی اور دونون وراثتون کی ناہمواری
کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز سرکار انگریز سے نکلی تھی ٹھیک ہوگئی چنانچہ
آپ سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی اور راقم دوست صادق اور خیرخواہ
دستخط کننگ صاحب مقام کلکتہ
یعنی فورٹ ولیم ۲ - اپریل ۱۸۶۱ء

ترجمہ خط بنام عالی القاب لارڈ کننگ صاحب
گورنر جنرل کشور ہند

بعد سلام و نیاز آنکہ ایک نہایت خوش وقت مین ہم ورودگی آپ کے خط معزز سے سرفراز
ہوکر اوسکے مضمون سے نہایت ممنون ہوئے آپ نے جو کچھہ ارقام فرمایا ہے
علی الخصوص وہ فیصلہ جو آپ نے باہم ہمارے اور ہمارے بھائی مجید کے کیا ہے نہایت
دلپذیر ہے اور ہم اوسکو بدل و جان تسلیم کرتے ہین اور ہم اوس تاسف کا جو ہمکو بوجہ تکلیف
آپ کے ہے بیان نہین کرسکتے اور نہ ہم آپ کی شفقت کی جو اس معاملہ مین ظہور مین
آئی تعریف کرسکتے اور آپ کی اس جانفشانی پر جو واسطے ہمارے کی ہے شکر خدا کو بیجھتے
ہین اور دعاگو بہ نسبت اس امر کے ہین کہ آپ کی نیک نیتی کا اجر خداوند تعالے سے ملے
اور نیز یہہ کہ آپ کبھی ہماری دستگیری اور اعانت سے باز نہ آوین ہم اس امر کی بھی دعا
مانگتے ہین کہ ہماری محبت سچی سرکار انگریزی کے ساتھہ ہمیشہ رہے بلکہ ترقی پاتی جاوے اور

تیز آپکی محبت عالیہ ہمپر رہے اور فکر ہماری ہمیشہ رہے اور ہم اوس سے کبھی محروم نہو وین اور بہ نسبت اپنے بھائی مجید کے ہم خدا سے یہ دعا مانگتے ہین کہ ہماری حین حیات مین سوا ے مہربانی اور اچھی نیت کے ہماری جانب سے اوسکے حق مین اور کوئی بات نہ پائی جاوے غرضکہ ہم آپکے فیصلے کی تعمیل مین نہایت توقع رکھتے ہین اور درحالیکہ کوئی کام آپ کا قابل تعمیل اس عزیز آپ کے ہو تو صرف آپکی جانب سے اشارہ کافی ہوگا کہ جسکی تعمیل کو ہم اپنا فخر متصور کرینگے دعاے اخیر ہماری یہ ہے کہ آپ کا مرتبہ اور تندرستی قائم رہے زیادہ سلام —

رقیمۂ نیاز آپ کا دوست خیر خواہ بندۂ خدا

کہ عنایت کنندہ جملہ بہتری کا ہے

دستخط ثوانی بن سعید بن سلطان (ل س)

محررہ ۴ ذیقعدہ ۱۲۸۱ ہجری

مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۶۵ء

نمبر ۶۰

اقرارنامہ جو باہم سرکار انگریزی اور سید ثوانی بن سعید بن سلطان سلطان مسقط کے دربارہ بنا لے تار برقی بیچ عملداری اوسکی موقوعۂ عرب اور مکران کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار انگریزی کو اختیار رہے کہ کسی ملک عملداری سلطان موصوف موقوعہ عرب اور مکران مین جس مقام پر اپنی آسایش سمجھین ایک یا زیادہ تار برقی اور اسٹیشن وغیرہ تار برقی کے طیار کروائین —

دفعہ ۲ قیمت لوازمات تار برقی و محصول او ترائی و مزدوری و کرایۂ مکان و قیمت رسد وغیرہ کی از جانب سرکار انگریز کے دیجاویگی اور اونکو اختیار رہے کہ حسب آسایش اپنی رسد او مزدور وغیرہ کا بندوبست بطور خود کرلین او سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ امر انکے مہیا کرنے مین کسیطرح کی خلل اندازی نہین کیجاویگی بلکہ برعکس اسکے از جانب

سلطان اونکی ہرطرح کی مدد اور محافظت کیجاویگی ۔

دفعہ ۳ سلطان مسقط حتے الامکان تاربرقی اور اوسکے اسٹیشنون کی اور نیز اون شخصون کی جو اوسکی طیاری او کارروائی مین مصروف رہینگے محافظت کرینگے ۔

دفعہ ۴ کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایائے سلطان مین قریب عرب کے کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس مکان کا موقع پر بخوبی نہوسکے وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ مسقط کے پاس بھیجا جاویگا ۔

دفعہ ۵ علی ہذا القیاس کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایائے سلطان مسقط ساکن مکران مین کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس نفاق کا موقع پر بخوبی نہوسکے تو وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ گوادر کے پاس بھیجا جاویگا + ۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ یہ اقرار نامہ مع کوئی دفعات جو مابعد اسکے ایزاد کی جاوین بشرط منظوری سرکار انگریز کے قابل تعمیل متصور ہوگا محررہ ۱۹ جنوری ۱۸۶۵ع مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۸۱ ہجری روز چہارشنبہ مقام مسقط ۔

دستخط ہربرٹ ڈس برو لفٹنٹ کرنیل رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مسقط از جانب سرکار انگریزی

نمبر ۶۱

ترجمہ ایک عہد و پیمان صلح کا جو باہم سید سعید بن سلطان امام مسقط اور سید حمود سردار سوہار کے

قرار پایا بمضمون ذیل ہے

حمد ہے اوس باری تعالے کو کہ جسنے صلح کو ذریعہ تصفیہ کرنے معاملات انسان کا قرار دیا ہے اور نیز حمد ہے اوس خالق کو جو باہم مخلوق کے دوستی کی ترقی کرتا ہے ۔

غرض تحریر اس کاغذ اور ان الفاظ صدق کی یہہ ہے کہ باہم سید سعید بیٹا سید سلطان امام مسقط اور آنریبل سید حمود بیٹا سید عزان سردار سوہار کے معرفت کپتان ہنل صاحب رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کے آج بتاریخ ۱۷ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۳۹ع کے

صلح بشرائط مندرجہ ذیل سکے قرار پایا ہے —

دفعہ ۱ آج سے باہم ہر دو فریق کے کامل اور پایدار صلح قائم ہوگئی —

دفعہ ۲ ہر دو فریق کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت و کار تجارت کا بلا روک ٹوک کریگی —

دفعہ ۳ درحالیکہ کسی فریق کی رعایا ایک فریق کے ملک سے نکل کر فریق ثانی کی عملداری مین سکونت اختیار کرے تو وہ ایسی صورت مین حاکم اوس مقام کا کہ جہان اوسنے سکونت اختیار کی ہو ملزم نہین متصور ہو گا اور نہ وہ اوس شخص کو کہ جسنے سکونت اختیار کی ہو دربارہ واپس آنے اپنے ملک اصلی کے جبر کریگا تاوقتیکہ وہ اسکو مناسب نسمجھے —

دفعہ ۴ ہر دو فریق مین سے کوئی فریق ایک دوسرے کی عملداری مین نحو خفیتہً یا علانیتہً ظلم و بدعت کریگا اور نہ اوروںسے کروائیگا —

دفعہ ۵ درحالیکہ یکے از ہر دو فریق کسی اپنی رعایا سرکش کو تنبیہ دے تو اوس صورت مین دوسرا فریق خفیتہً یا علانیتہً اوس شخص سرکش کی مدد دیگا اور نہ اوسکی سرکشی مین تحریرًا یا تقریرًا اوسکو تقویت دیویگا —

دفعہ ۶ چونکہ ضلع روبتاک ملکیت سید حمود بن ازان کے گرد و نواح عملداری سید سعید بن سلطان کے ہین اسلیے ضلع مذکورہ بالا اور دیگر مقامات عملداری سید حمود کی سڑک وغیرہ بند نکیجاوین اور نہ اونپر کسیطرح کی روک ٹوک ہو —

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی غنیم سید حمود پر چڑھ کر لڑائی کرے تو اوس صورت مین سید سعید حتے الامکان اپنے اوسکی مدد دہی کرینگے —

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا بشرائط مذکورۂ بالا کہ جسکو ہر دو فریق نے خدا کو حاضر و ناظر جانکر قبول کیا قرار پایا ہے محررہ ۱۷ - شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ - دسمبر ۱۸۳۹ ء





نمبر ۶۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو ازجانب سید سیف بن حمود سردار سوہار کے دربارہ اوٹھا دینے سوداگری غلامان افریقہ کے لنگرگاہ اوسکے سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہنل صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار اٹومی پورٹی اور دیگر سرکارہاے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارہ امتناعی روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بھی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورہ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعہ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین سید سیف بن حمود سردار سوہار بنظر مضبوط کرنے دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریز کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارہ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کا اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع ۲۹ رجب سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۸۴۹ع سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر اوسمین غلامان حبشی کو پاوین کہ جو خلاف عہد و پیمان کے متصور ہے گرفتار کر کے ضبط کر لین ـــ

محررہ ۲۰ - جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۲ - مئی سنہ ۱۸۴۹ع

دستخط سید سیف بن حمود (ل س)

واضح ہووے کہ سرکار گورنمنٹ بمبئی کی منظوری ۴ - اگست سنہ ۱۸۴۹ع کو ہوئی فقط

بیان فرقہ بحری یعنی دریائی

واضح رہے کہ روے سرداران از فرقہ موسومہ بالا خلیج فارس کے کہ جنکے ساتھ سرکار انگریز نے

عہدو پیمانجات قرار دیا ہے جو اسی سردار رسول خیمہ ابو رشر کا کے سردار قوم بنیا ابو تھانی یا بودیبی کے
اور سردار بو قلاسا قوم دیبی کہ جو ایک شاخ بنیا کی ہے اور سرداران اہل گورپن اور اجمن کے ہین
ان سردارون کی حکومت رسول خیمہ سے بجانب پچھم سرحد اوس طرف جزیرہ بحرین کے واقع ہے
حالانکہ وے وہابی سردار نجد کو خراج دیتے ہین مگر فی الواقع آزاد ہین جو سمیون نے کہ زمانہ سابق
سے قابض صوبہ سیر رہی اور راہ سمندر تا ۱۸۰۵ع یعنے جسوقت وے تابع وہابیون کے
ہوکر مصروف بدکیتی اوس قوم مفسد کے ہوئے خوب منفعت کے ساتھہ کار تجارت کا کیا اونکی بیخ
وہابیون کے اغوا مین جو سمیون نے دو کشتیان انگریزی کو لوٹ کر اونکے کمانیرون پر بڑا ظلم کیا
چنانچہ خلیج فارس پر بنظر سزا دہی اونکے واسطے اس ظلم کے اور مشورہ کرنے ساتھہ امام مسقط کے کہ
اوسوقت مصروف بجنگ تھا ایک فوج خلیج فارس کو بھیجی گئی اور انجام اوس چڑہائی کا یہ ہوا
کہ چھٹی فروری ۱۸۰۶ع کو ایک اقرار نامہ نمبری ۳ ا کہ جسکی رو سے جو سمیون نے دربارہ تعظیم کرنے
نشان اور جائداد انگریزون کے اور مدد کرنے اونکے جہازون کے جو انکی سرحد مین آوے وعدہ
کیا قرار پایا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اقرار نامہ بلا توسط وہابیون کے قرار پایا امان مین وہابیون کے
پہیل جانے سے امام مسقط کو خوف تباہی کا ہوا اور سرکار انگریزی نے ارادہ مدد دینے اوسکے
کا و نیز نیست و نابود کر دینے بہیر ڈاکیون کے کہ جسکو صرف بہ نسبت محفوظ رکہنے اپنی خلیج کا
ذریعہ مناسب متصور تھا کیا ۱۸۰۹ع مین ایک فوج کثیر بھیجی گئی کہ جس فوج نے رسول خیمہ لنکا
لقب اور سپاہی کو لیکر کشتیان ڈاکون کو نیست و نابود کر دیا پس کوئی عہدو پیمان اوسوقت
شاید جو سمیون کے کہ جسکی حکومت وہابیون نے تہ و بالا کر دیا تھا قرار نہین پایا اور نہ کوئی
تدبیر مستقیم بہ نسبت حفظ رکہنے فوائد محصولہ ۱۸۰۹ع کے کی گئی اسلیے ڈکیتی پہر ظہور مین آئی ۱۸۱۴ع
مین جو سمیون نے سرکار انگریزی کے ساتھہ صلح کرنیکا ارادہ باین شرط ظاہر کیا کہ اونکو عرب کے
فرقہ قرب و جوار پر چڑہائی کرنیکا اختیار حاصل رہے بلکہ اونہون نے اپنی آمادگی بہ نسبت
باز آنے مزاحمت اپنے ہمسایہ عرب سے بہی اس شرط پر ظاہر کیا کہ سرکار انگریز بدلا سردار وہابی
سے اونکی محافظت کرنیکا ذمہ دار ہووے لیکن اپنے قول کو پورا نکر سکے بلکہ بعد قرار پانے
وجوہات سی بخلیج کے ساتھہ رزیڈنٹ متعینہ بشائر کے جو اسمیون نے حملہ کرکے جہازان انگریزی کو

لوٹ یا واضح رہے کہ اور فرقہ یہی وہابیون کے زور مین آ گئے اور ترقی ڈکیتی کی زیاد از برداشت ہوئی
چنانچہ ۱۸۱۹ء مین بنظر بالکل نیست و نابود کر دینے اونکے ایک فوج بہ تحت حکومت سرولیم گرانٹ کیر
صاحب کی خلیج فارس مین بھیجی گئی اور رسول خیمہ کو ۹ دسمبر ۱۸۱۹ء کو لیکر ساتھ سرداران عرب کے
ایک اقرارنامہ نمبری ۲۴ بطور ضمیمۂ اقرارنامہ عام نمبری ۲۵ کے قرار پایا غرض اس اقرارنامہ ضمیمہ کی
یہہ تھی کہ جملہ معاملات بطور مختصر اور چند روزہ کے اوسمین قرار پاوین تاکہ عہد بلاعلم مابعد اسکے
ساتھ جملہ سرداران کے جو ارادہ شامل ہونے اوسمین کا کرین مفصل اور پایدار قرار پاوے۔
عہد وپیمان قرار دادہ ۱۸۲۰ء کی دفعہ نہم کو کہ بہ نسبت لیجانے غلامان سرحد افریقہ یا اور کسی جگہہ سے
اور نیز روانہ ہونا اونکا جہازون مین تہا لوٹ اور ڈکیتی گردانا گیا اور اسکا مطلب صرف ممانعت
بہ نسبت بہگالیجانے غلامان کے ٹھہرایا گیا نہ کہ ممانعت سوداگری غلامان کے اسلیے لنگرگاہ
لال سمندر اور خلیج فارس مع کیٹور کچھہ اور سکتانے ممالک پچہم سرحد ہندوستان کی جانب
سے خوب تجارت غلامون کی پہیلی کہ جنمین از روے ترجمہ کے جو اقرارنامہ ۱۸۲۰ء مین قائم
ہوا تھا سرکار انگریزی مجاز دست اندازی کی نہین تھی ۱۸۳۸ء مین حسب الہدایہ سرکار کے
رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے سرداران بحری رسول خیمہ و باپی ابوتہالی اور احمق سے ایک
اقرارنامہ نمبری ۲۶ مشعر ہونے مجاز ملازمان جہاز انگریزی کے بہ نسبت روکنے اور تلاشی لینے
اون جہازون کے کہ جنمین احتمال لیجانے غلامان کا ہو اور ضبط کرنے اون جہازون کے کہ
جنمین سے غلامان برآمد ہون حاصل کیا ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۲ و ۳ وکٹوریا باب ۷۳ بہ نسبت ان
اقرارنامون کے جاری ہوا ہے دوسرے سال مین سرداران رسول خیمہ دبی ابوتہالی اور ام گنواین نے
ایک اقرارنامہ نمبری ۲۷ متضمن بہ دفعات ۳ کے قائم کیا منجملہ اونکے دفعہ اول و دوم دربارہ
ہونے مجاز سرکار انگریز کو بہ نسبت تلاشی اور ضبطی جہازان سوداگری محولۂ غلامان کے کہ جو اوسط
راس و دلگا ڈہ سی سرحد افریقہ پر دو درجہ یورپ سکوترہ سے لیکر راس کو اڈل موقوعہ
سواحل مکران تک ہے بشرطیکہ حد مذکورۂ بالا مین کوئی جہاز بوجہ تندی ہوا یا اور کسی خاص وجہ کے
نکلے ہون ہے اور دفعہ سوم بہ نسبت اس امر کے ہے کہ فروختگی اشخاص از قوم شمالی کے ڈکیتی
متصور ہوگی اور ۱۸۴۷ء مین اونہین سرداروں نے اور نیز سرداران اجمن اور بحرین نے

اقرارنامہ نمبری ۶۰ کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے قائم کرکے اپنے اوپر یہہ فرض کیا کہ ۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء سے آیندہ کو سرحد افریقہ یا اورکسی مقام سے اپنے یا اپنے رعایا کے جہازون مین روانگی غلامان نہین ہونے دیوینگے اور ملازمان جہاز انگریزی مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ جس جہاز کو کارممنوعہ مین مصروف پاوین ضبط کرلین ۔ واضح رہے کہ عہدنامہ مین جو بحری سردار عرب کی ساتھہ سنہ ۱۸۲۰ء مین قرار پایا تھا کوئی شرط محدود بہ نسبت اس امر کے نہین تھی کہ سرداران ایک دوسرے ساتھہ لڑائی سمندر مین کہابری کیا کرین (اور معنی کہابری کے یہہ ہین کہ قبل از ہونے لڑائی کے اوس فریق کو کہ جس سے لڑائی کرنی منظور ہو خبر لڑائی دے کر اوس سے منظوری لڑائی کی حاصل کرین) مگر اور جملہ بدعت مخالفانہ ڈکیتی متصور ہونگی مگر مخفی نرہے کہ لڑائی کہابری کے نام پر بہت سی کارروائیان ڈکیتی کی عمل جایا کرتی تہین علے الخصوص فصل ماہی ڈر مین اسلیے سنہ ۱۸۳۵ء مین سردارون نے یہہ ارادہ کیا کہ لڑائی بحری سے مہلت لیکر چھہ مہینے تک کسیطرح کی لڑائی ازراہ سمندر نکرین اور اونہون نے یہہ حوصلہ اسبات کو سمجھہ کر کیا تھا کہ سرکار انگریزی اونکی لڑائی خشکی مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کریگی غرضکہ یہہ مہلت ایسی اثر پذیر ہوئی کہ سردارون نے دوسرے سال یعنے سنہ ۱۸۳۶ء مین پھر آٹھہ مہینے کے لیے اس مہلت کو پھر قائم کیا اور مابعد اوسکے سنہ ۱۸۴۳ء تک ہرسال وہ مہلت ازسرنو قائم ہوتی گئی اور سنہ الیہ مین وہ ازروے عہدوپیمان نمبری ۶۹ کے دس برس کے لیے قائم ہوئی اور بعد انقضاے میعاد دس برس کے سنہ ۱۸۵۳ء مین ایک عہدوپیمان نمبری ۷۰ دربارہ صلح دوام کے قرار پایا اور اوسکی روسے یہہ امر طے پایا کہ باہم رعایا ہردوفریق کے لڑائیان تری بالکل بند ہوجاوین اور درحالیکہ کسی طرحکا ظلم کسی پر ازراہ تری کیا جاوے تو شخص مظلوم بدلا نہ لے بلکہ اوسمقدمہ کو حکام انگریز متعینہ خلیج فارس کے پاس پیش کرے اور سرکار انگریز بہ نسبت اس خلیج کے نگران رہ کر ہمیشہ لحاظ اوس عہدوپیمان کا کرتی رہے ازروے عہدوپیمان نمبری ۷۱ کے سرداران دریائی نے بہ نسبت انسداد کرنے اپنے رعایا کو اونکی کرنے دست اندازی تار برقی موقوعہ اندر یا قریب اونکے ملک سے سنہ ۱۸۶۴ء مین اقرار کیا ۔

نمبر ۶۳

قول نامہ جو باہم شیخ عبداللہ بن کرومش ازجانب شیخ الس شیخ امیر سلطان بن سگر بن کاشد

جواسمی، ور کپتان ڈیوڈ سٹن صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقام بندر عباس مین بتاریخ ۶
فروری ۱۸۰۶ء کے قرار پایا حسب ذیل ہے —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان بن سگر جواسمی اور اوسکی جملہ رعایا و توابعین کنارے کنارۂ عرب اور فارس کے صلح رہیگی اور وے جھنڈا اور اسباب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکی رعایا کا ہر طرح پر لحاظ رکھینگے علے ہذا القیاس آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بھی بحق جواسمی ایسا ہی کریگی

دفعہ ۲ اور اگر جواسمی شرط مذکورۂ بالا کو توڑین گے تو اوس حالت مین اونکو ساٹھ ہزار روپیہ دینا ہوگا اور واضح رہے کہ اس شرط پر کپتان ڈیوڈ سٹن صاحب بہ نسبت قبول کرنے امیر سلطان بن سگر کا جہاز موسومہ برگ کی کہ اسوقت حفظ مین ہے اور نیز باز آنے جملہ مطالبہ بندوق وغیرہ محمولہ جہاز مذکور و شبن کے اتفاق کرتے ہین —

دفعہ ۳ جو اسباب انگریزی بحیرسوری مین ملیگا وہ پھر دیدیا جاویگا —

دفعہ ۴ کاش کوئی جہاز انگریزی واسطے لینے پانی یا لکڑی کے یا بباعث تندی ہوا اور کسی وجہ سے کسی کنارے جواسمی مین آجاوے تو اوس صورت مین جواسمی اوسکی مدد اور محافظت کرکے حسب مرضی مالک جہاز بلا کسی مطالبہ کے چلے جانے دینگے —

دفعہ ۵ کاش جبود جواسمی کو اس عہدنامہ کے توڑنے کے لیے مجبور کرین تو تین مہینے قبل سے جملہ مقامات مین اوسکی اطلاع کیجاویگی —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ جب شرایط مذکورۂ بالا کو ہر دو فریق تسلیم اور منظور کرلین تب جواسمی کو اختیار ہے کہ لنگرگاہ انگریزی مین سورت سے بنگال تک مثل سابق آیا جایا کرین —

دستخط ڈیوڈسٹن مہر عبد اللہ بن کروش

دستخط اور مہر اور منظوری سلطان بن سگر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۹ اپریل ۱۸۰۶ء کو منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل کے ہوئی —

نمبر ۶۴

ترجمہ ضمیمہ عہد و پیمان جو ساتھ سلطان بن سگر کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سلطان بن سگر نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ سلطان بن سگر جنرل موصوف کو قلعہ اور توپ اور کشتیان جو شرگاہ وامام وامین الگیون مین ہون سپرد کر دینگے اور جنرل موصوف کشتیان ماہی ورکو اور کشتیان شکار ماہی کو چھوڑ دینگے اور باقی کشتیان باختیار جنرل موصوف کے رہینگی —

دفعہ ۲ سلطان بن سگر جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ جنرل موصوف افواج کو گانؤن مین خراب کرنیکے لیے گھسنے نہ دینگے —

دفعہ ۴ بعد تحریران اقرارنامون کے سلطان بن سگر اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ بطرح پرباقی دوستان عرب کے ہین منجملہ ان شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ بغیر اسکے کہ انکی کشتیان سمندر مین بجانے پاوین اور کسی امر مین باہم جنرل موصوف اور سلطان بن سگر اور انکے ملازمان مین نفاق نہین رہیگا —

محررہ ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

دستخط سلطان بن سگر بقلم خود

ل س

ل س

نقل دفعات کو سلطان بن سگر نے ہمارے سامنے قبول کیا۔ دستخط ولیم گرانٹ کیر

ل س

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ جو ساتھ حسن بن رحما کے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن رحمی روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ قصبہ جات رسول خیمہ اور مہارا اور قلعجات متوقعہ قریب قصبہ کے بدست سرکار انگریز کے رہینگے —

دفعہ ۲ کشتیاں حسن بن رحما کی کہ جو مقام شارگہ یا امین الکیون یا امام مین یا اور کسی مقام مین کہ جہان جنرل صاحب موصوف مع فوج کے جاوین موجود ہون جنرل صاحب مذکور کو سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب اون کشتیون کو کہ جو واسطے ماہی در کے یا شکار مچھلی کے ہونگی چھوڑ دینگے ۔

دفعہ ۳ حسن بن رحما جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے حسن بن رحما اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین ۔

محررہ ۲۲ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری
مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۰ء بوقت دوپہر بمقام
رسول خیمہ دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل
دستخط حسن بن رحما بقلم خود

(ل س)

(ل س)

نقل دفعات کو حسن بن رحما نے ہمارے سامنے قبول کیا دستخط ولیم گرانٹ کیر صاحب

(ل س)

ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ دوبے کے قرار پایا ہے

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ محمد بن ہزا بن زال نابالغ نے ہمراہی احمد بن فتیس کے روبرو جنرل ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ دوبے کے لوگ جنرل صاحب مذکور کو جملہ کشتیان جو دوبی اور اوسکے دیہات مین ہون مع توپون کے جو قصبہ اور قلعون مین ہون حوالہ کر دینگے اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دوینگے ۔

دفعہ ۲ دوبی کے لوگ جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۳ جنرل صاحب فوج کو قصبہ مین خراب کرنیکے لیے نہین جانے دوینگے اور بطور نشان و یادگاری امام سعید بن سلطان کے جنرل صاحب موصوف قلعجات اور گڑہی وغیرہ کو نہین گرا دینگے

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے محمد بن ہزا ابن زال اور اوسکی رعایا اونہین شرائط صلح پر قائم کیجاوینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین اور منجملہ اون شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ باہم جنرل اور محمد ہزا ابن زال اور اوسکے ہمراہیون کے بجز اس امر کے کہ اونکی کشتیان سمندر مین نجاوین اور کسیطرح کا نفاق نہین ہوگا —

محررہ ۲۳ - ربیع الاول ۱۲۳۵ھ ہجری

مطابق ۹ - جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

(مہر احمد بن فلیتس)

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا پر دستخط شیخ ہمزہ بن محمد ابو المعزن شیخ کسم کے بقلم خود ہوئے نقل دفعات قرارداد باہم جنرل اور محمد بن ہزا ابن زال کے تصدیق مہر و دستخط ہمارے ہوئے

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ شاہ بوتبہ

والی ابو وبای کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ شیخ شاہ لودہ بن دہیاب التلاجح نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر مقام ابو وبای یا اور کسی مقامات موقوعہ عملداری شیخ شاہ لوت مین کوئی کشتی ڈکیتی کی ہو کہ جسکو جنرل صاحب نے لڑائی حال مین جو ڈاکون پر ہو رہی ہے مصروف کیا ہے یا آیندہ کو مصروف کرین تو وے کشتیان جنرل صاحب کے سپرد کردیجاوینگی —

دفعہ ۲ شیخ شاہ توبہ شرائط عہد و پیمان عام مین ساتھ دوستان عرب کے قائم کیے جائینگے

محررہ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ ہجری مطابق ۱ جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

(ل س) دستخط شاہ لوتہہ

دفعات قرارداده باہم جنرل اور شیخ شاہ بو نمہ کے تصدیق بدستخط اور مہر ہماری ہوئی —

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھہ

حسن بن علی کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن علی نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر حسن بن علی کی کوئی کشتی سرگہ یا اہل گیون یا امام یا ابو دابی یا اور کسی مقامات مین کہ جہان پر جنرل صاحب مع فوج کے جاوین موجود ہون تو وے جنرل صاحب موصوف کے سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دینگے —

دفعہ ۲ حسن بن علی جملہ قیدیان ہندوستانی کو کہ جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ بعد اسکے حسن بن علی شرائط اقرارنامہ عام پر ساتھہ دوستان عرب کے قائم ہونگے

محررہ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء

بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

دستخط حسن بن علی (ل س)

نقل دفعات قرارداده باہم جنرل اور حسن بن علی کی تصدیق بمہر اور دستخط ہمارے بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء کے ہوئے —

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۵

ترجمہ عہدنامہ عام کا جو ساتھہ قوم عرب خلیج فارس کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

حمد ہے اوس بار تعالے کو کہ جسنے صلح کو اپنی مخلوقات کی برکت کا باعث قرار دیا ہے

واضح رہے کہ باہم سرکار انگریز اور قوم عرب کے کہ جو فریق عہدنامہ ہذا مین ہین صلح دوام لبث انٹونٹا قائم ہوئے ۔

دفعہ ۱ از جانب عرب کہ جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین غارتگری اور ڈکیتی از راہ خشکی و تری ہمیشہ کے لیے بند ہو جاویگی ۔

دفعہ ۲ اگر منجملہ اون قوم عرب کے جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین کیسیکے لوگ کسی قوم پر کہ جو خشکی یا تری کی راہ سے آتے جاتے ہون لڑائی کہ نابدی) کے طور پر نہین بلکہ غارتگری اور ڈکیتی کے طور پر حملہ کرین تو وے ستوجب ہلاکت جان اور ضبطی اسباب کے ہونگے لڑائی کہ نابدی اوسکو کہتے ہین جو ایک سرکار سے دوسری سرکار کو کہہ کر ہو اور بلا اشتہار یا وقفیت کے آدمیون کو مار ڈالنا اور اونکا اسباب لے لینا غارتگری اور ڈکیتی متصور رہے ۔

دفعہ ۳ واضح رہے کہ دوستان عرب از راہ خشکی و تری ایک جھنڈا سرخ بحرف یا بلا حرف حسب خواہش اپنے کے لیجایا کرینگے اور اوس جھنڈے کا کنارہ سفید ہوگا اور طول مین سرخ اور سفید کنارہ حسب مندرجہ حاشیہ کے برابر ہوگا اور یہہ جھنڈا صرف دوستان عرب کا ہوگا اور سوائے اونکے کوئی اوسکی استعمال نہین کریگا ۔

دفعہ ۴ وے قوم عرب کہ جنمین ملاپ ہے بہر نوع اپنی نسبت سابقاً مین قائم رہینگے سوائے اسکے کہ وے سرکار انگریز سے صلح رکھینگے اور ایک دوسرے سے لڑائی نہین کرینگے اور وہ جھنڈا صرف اسکی یادگاری کا نشان متصور رہے ۔

دفعہ ۵ دوستان عرب کی جملہ کشتیون پر ایک رجسٹر دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس رجسٹر مین نام جہاز بتصریح ہوسکے طول اور عرض کے اور نیز اسکے کہ اوسمین کتنا کڑا بوجھا لدتا ہے مندرج رہیگا اور نیز اونکے پاس ایک اور کاغذ موسومہ پورٹ کلیرنس دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس کاغذ مین نام مالک و نام جھنڈا بتصریح تعداد مردمان و تعداد ہتھیار و مقام جہان سے وہ روانہ ہوے اور وقت روانگی لنگرگاہ جہان کو وہ جاویگی مندرج رہیگا اور بروقت ملنے کسی جہاز انگریزی یا جہاز دیگر کے وے دونو کاغذات مذکورہ کو یعنی رجسٹر اور کلیرنس کو پیش کرینگے ۔

دفعہ ۶ اگر دوستان عرب چاہین تو اونکو اختیار ہے کہ ایک ایلچی از جانب خود مع ہمراہیان ضروری کے واسطے کارروائی اونکے معاملات کے ساتھ رزیڈنسی کے رزیڈنٹی انگریزی مقام خلیج فارس مین تعینات کرویں علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بھی اگر چاہے تو اسیطرح پر کرے اور ایلچی مذکور کے بھی دستخط اونکے رجسٹر جہازون پر کہ جسمین طول و عرض اور وزن بار برداری کا مندرج ہے بشمول دستخط سردار کے ہوا کریگی اور دستخط ایلچی کے ہر سال از سر نو ہوا کرینگے مخفی نرہے کہ تعیناتی اوس ایلچی کی بصرف اونکی سرکار کے ہوگی —

دفعہ ۷ اگر کوئی قوم ڈکیتی اور غارتگری سے باز نہ آویگی تو اوس صورت مین دوستان عرب حسب لیاقت اور رویداد واقعات کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور اس امر کا بندوبست بروقت وقوع مین آنے ایسی غارتگری اور ڈکیتی کے باہم انگریزا اور دوستان عرب کے کیا جاویگا —

دفعہ ۸ واضح رہے کہ بعد لے لینے ہتھیار کے اشخاص کو مار ڈالنا کام ڈکیتی کا ہے نہ کہ لڑائی کہا جاوی گا اور اگر کوئی قوم کسی شخص کو جو از قوم مسلمان یا اور کوئی ہو کہ جسنے اپنا ہتھیار دیدیا ہو بعد لے لینے ہتھیار کے مار ڈالے تو اوس قوم کی نسبت شکست کردینے صلح کا متصور ہوگا اور دوستان عرب بشرکت انگریزون کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور بفضل الہی لڑائی تا وقتیکہ شخص مجرم یا کہ جنکے حکم سے وہ جرم وقوع مین آیا ہو حوالہ نکردیے جاوین موقوف نہ ہوگی —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ لیجانا غلامان اور عورت اور لڑکون کا کنارہ افریقہ سے یا اور کسی مقام سے اور روانہ کرنا اونکا جہازون مین غارتگری اور ڈکیتی ہے اور دوستان عرب اس قسم کی کوئی حرکت نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰ جہازان دوستان عرب کے کہ جنپر جھنڈہ مذکورہ بالا ہو جملہ لنگرگاہان انگریزی اور اونکے دوستان مین جہان ممکن ہے داخل ہوا کرینگے اور وہان پر خرید و فروخت کیا کرینگے اور کاش کوئی اونپر حملہ کرے تو اوس صورت مین سرکار انگریزی اوسکی خبر لیگی —

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ شرائط بالا جملہ قوم اور اشخاص پر جو آیندہ کو اوسپر قائم رہینگے اوسیطرح پر عام متصور ہونگی کہ جسطرح پر بہ نسبت اون لوگون کے کہ جو فی زمانہ ہین اونپر قائم ہے —

محررہ ۲۲ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۰ء بوقت دوپہر

مقام رسول خیمہ میں پرت اسکی نقل ہوئی ۔

دستخط بوقت اجرا

ل س

ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

دستخط حسن بن رحمان ل س

شیخ ہٹ اور فلنا وسابق شیخ رسول خیمہ

دستخط زارب بن احمد ل س

شیخ جورتل کرا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی پی ٹامس کپتان ۱۰ لایٹ رگون اور مترجم

دستخط شد مقام رسول خیمہ بروز منگل بتاریخ ۲۵ ربیع الاول

سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۱ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط شاہ بوثہ ل س

شیخ بوثابی کا

دستخط شد بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر بروز شنبہ

بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ - جنوری

سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط حسن بن علی ل س

شیخ زیاہ کا

واضح رہے کہ یہہ مہر کپتان ٹامس صاحب کی ہے کیونکہ

بوقت دستخط کے شیخ حسن بن علی کے پاس مہر نہیں تھی

واضح رہے کہ نقل عہدنامہ عام کا جو ساتھہ دوستان عرب کے قرار پایا مع دستخطہائے مثبتہ تاتاریخ

۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع کے بمہر ودستخط ہمارے دیے گئے ۔

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل ل س

دستخط ای پی ٹامس کپتان ۱۷ لائٹ رگون اور مترجم منظوری

گورنر جنرل کی باجلاس کونسل دوسری اپریل ۱۸۲۰ء کو ہوئی

دستخط از جانب محمد بن ہزا بن زال شیخ دبای نابالغ کے

۱۲ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۸۲۰ء کے بروز جمعہ بمقام شارگہ کے ہوئی

العبد
سعید بن سیف چچا شیخ محمد کا (ل س)

دستخط بتاریخ ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۴ جنوری ۱۸۲۰ء بمقام شارگہ بوقت دوپہر بروز جمعہ

العبد
سلطان بن سکر سردار شارگہ (ل س)

دستخط وکیل از جانب شیخہاے سلیمان بن احمد و عبد اللہ بن احمد باختیار وکالت بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۸۲۰ء کے بمقام شارگہ کے ہوئی ۔

العبد
سید عبد الجابل بن سید یاسین (ل س)

وکیل شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبد اللہ بن احمد از خاندان خلیفہ شیخان بحرین ۔

سلیمان بن احمد از خاندان خلیفہ نے ۹ جمادی الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۳ فروری ۱۸۲۰ء کے منظور کر کے دستخط کیا ۔ (ل س)

عبد اللہ بن احمد از خاندان خلیفہ بحرین نے ۹ جمادی الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۳ فروری ۱۸۲۰ء کے مقام بحرین مین منظور کر کے دستخط کیا ۔ (ل س)

۲۹ جمادی الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ مارچ ۱۸۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام فلیا کے دستخط کیا ۔

العبد
رشد بن حمید
سردار اجمن (ل س)

۲۹ جمادی الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ مارچ ۱۸۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام فلیا کے دستخط کیا

العبد
عبد اللہ بن راشد
سردار ام گیواین
(ل س)

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۶

مضمون اقرارنامہ کا کہ جو شیخ سلطان بن سگر نے
۲۲ محرم ۱۲۵۴ہجری مطابق ۱۰ اپریل ۱۸۳۸ء
کو بمقام شرگہ مین قرار دیا حسب
ذیل ہے

درصورت اوسکے کہ جہاز ہمارا یا کسی رعایا ہماری کا آتا ہو کہ جسکا سوداگری غلامان مردمان اور عورات اور طفلان مین مصروف ہونیکا احتمال ہو تو ایسی صورتمین مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اقرار کرتا ہون کہ سمندر مین جب کبھی اور جہان کہین کپتان انگریزی کو ملین اون جہازون کی روک کر تلاشی لیجاوے اور یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر یہہ بات پایہ ثبوت کو پونہچ جاوے کہ فی الواقع جہازبان اون جہازون سے نے غلامان سوداگری کو لادا ہے تو اونکو ہمراہیان جہاز سرکار انگریزی گرفتار کرکے ضبط کرلین ۔ (مہر سلطان بن سگر)

واضح رہے کہ اسی قسم سے اقرارنامجات ازجانب شیخ راشد بن حامد والی اجمن سے اور شیخ مکتوم بن بطی والی دبای سے اور شیخ خلیفہ بن شاہ بوت والی ابوتہالی کے جانب سے بھی قرار پائے ہین ۔

نمبر ۶۷

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا جو شیخ سلطان بن سگر سردار
رسول خیمہ نے ۳ - جولائی ۱۸۳۹ء کو بمقام
رسول خیمہ قرار دیا حسب
ذیل ہے

مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اپنے کو ساتھہ سرکار انگریزی کے باقرارات ذیل کے پابند کرتا ہون

دفعہ ۱ جب کبھی ناخدا سرکاری کو کوئی جہاز ہمارا یا ہماری رعایا کا راس دل گا دوستی جو جزیرہ سوکاترہ سے دو درجہ پر بسمت سمندر کے واقع ہے راس گوا ڈل تک ملے اور اوسمین احتمال ہونے غلامان سوداگری کا ہو تو ناخدا مذکور کو اجازت بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اون جہازون کو روک کر اونکی تلاشی لین —

دفعہ ۲ اور اگر عند التحقیقات کسی جہاز ہمارے یا ہماری رعایا کی نسبت مقام مذکورۂ بالا کے باہر غلامان مرد عورت یا لڑکون کا لیجانا واسطے فروخت کرنے کے ثابت ہو تو ناخدا سرکاری اوس جہاز کو پکڑ کر مع اوسکے اسباب کے ضبط کرلین مگر اوس حالت مین کہ بباعث تندی ہوا یا اور کسی بلاے ناگہانی کے مقام مذکورۂ بالا کے اوس پار وہ جہاز چلا گیا ہو تو اس صورت مین جہاز گرفتاری کے نہوگا —

دفعہ ۳ جو کہ فروختگی مردمان یا عورات سن رسیدہ یا کم سن کی کہ جو حُر یعنے آزاد ہین خلاف دین اسلام کے ہے اور جو کہ قوم شمالی کا شمار حُر یعنے آزاد مین ہے اسلیے ہم سلطان بن سکر اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ فروختگی مرد و عورت سن رسیدہ یا جوان از قوم شمالی کا بطور ڈکیتی کے متصور ہوگا اور تاریخ ہذا سے ۴ مہینے کے بعد جو رعایا ہماری ایسی جرم کی مرتکب ہوگی وہ مستوجب اوس سزا کے ہوگی کہ جو ڈاکوؤن کے لیے ہے —



یادداشت

واضح رہے کہ ایک اقرارنامہ حسب مضمون بالا از جانب شیخ خلیفہ بن شاہ بوتہ کے بتاریخ یکم جولائی ۱۸۳۹ء اور شیخ مکتوم والی وبای اور شیخ عبد اللہ بن راشد والی اہل گنواین کے بتاریخ ۲ دوسری ماہ مذکور کے قرار پایا —

نمبر ۶۸

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو از جانب شیخ سلطان بن سکر سردار رسول خیمہ او شارگہ کے دربارہ اوٹھا دینے سوداگری غلامان افریقہ کے لنگرگاہ

اوسکی سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہیل صاحب رزیڈنٹ متعینۂ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار مسقط اور دیگر سرکارہا سے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناع روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو نسبت اس امر کے بہی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعۂ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین شیخ سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی کا بنظر مضبوط کرنے اسناد دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریزی کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارۂ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کی ادہر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع پہلی محرم سنہ ۱۲۶۴ ہجری مطابق ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بہی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر کبہی جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر یہہ ثبوت ہو کہ کسی جہاز نے عہدنامۂ ہذا کی عدول کیا ہے تو اوسکو گرفتار کر کے ضبط کر لین ۔

محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ء

(ل س) دستخط شیخ سلطان بن سگر

شیخ مکتوم کے اقرارنامہ محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبدالعزیز محررہ ۱۵ - جمادی الاولی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبداللہ بن راشد محررہ ۱۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے ۔

اقرارنامہ شیخ سعید بن تہنون مورخہ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳ مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ محمد بن خلیفہ کا محررہ ۲۲ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۸ مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

نمبر ۶۹

شرائط توقف جنگ دریائی جو واسطے دس برس کے

بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے باہم سرداران
کنارہ سمندر عرب کے بتاریخ یکم جون ۱۸۴۳ء کے
قرار پائے حسب ذیل ہین

جو کہ ہم مہر کنندگان یعنے سلطان بن سگر سردار قوم جو آسمی و خلیفہ بن شاہ توتنہ سردار قوم مناصر و مکتوم بن بطی سردار بوفلان و عبد اللہ بن راشد سردار اہل گنواین و عبد العزیز بن راشد سردار اجمن کو ادن بدانجامیون کا کہ جو بباعث نکرنے دینے کارہاے ورکے ہماری رعایا کو بلا خرخشہ اور روک ٹوک کے کہ جسکا باعث فساد باہمی ہے بہت صدمہ ہوتا ہے اور نیز اوس فائدۂ عام کو کہ جو توقف جنگ کے تعین ہونے کے باعث سے ہوگا بہتر معلوم ہوتا ہے نظر بران ہم آپس مین اتفاق کرکے شرائط ذیل پر پابند ہوتے ہین —

دفعہ ۱ یکم جون ۱۸۴۳ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۲۵۹ ہجری سے لڑائی باہمی ہماری رعایا کی کنارۂ سمندر پر موقوف ہو جاویگی اور تاریخ مذکورہ بالا سے تا ماہ مئی ۱۸۴۳ء ایک توقف جنگ مستحکم تعین ہوگی کہ جس اثناء مین ہمارے چند مطالبہ باہمی کی تعمیل آپس مین ہوا کریگی —

دفعہ ۲ درحالیکہ ہماری کسی رعایا یا توابعین کے جانب سے بحق رعایا کسی فریق متعلق اقرارنامہ کے سمندر مین کوئی حرکت ظلم کی وقوع مین آوے تو اوس صورت مین بشرط اطلاعیابی فوراً تدارک اوسکا کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ سمندر مین سی ہماری رعایا اور توابعین پر کوئی ظلم ہو تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کے لیے نہین مستعد ہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کو دریاسے ڈور کو کہ جو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت کے کرینگے اطلاع دینگے —

دفعہ ۴ بعد اختتام ماہ مئی ۱۸۴۳ء کے ہم بفضل الٰہی کوشش خواہ دربارہ بڑھا دینے میعاد توقف لڑائی یا قائم کرنے ایک صلح دوام کے کرینگے لیکن درصورتیکہ ہمارے مطالبہ کا تصفیہ حسب دلخواہ تا تاریخ مذکورۂ بالا آپس مین نہو سکے تو لازم ہم پابند نسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ تاریخ یا قریب تاریخ مذکورۂ بالا کی رزیڈنٹ انگریزی کو اپنے ارادہ سے نسبت شروع کرنے لڑائی بعد انقضاے میعاد

تو اوردوادو دینے معہ ... ماہ مئی سنہ ۱۸۵۳ء کے مطلع کرینگے —

نمبر ۷

عہد و پیمان صلح دوام جو باہم سرداران کنارہ عرب کے بحق خود واونکے ورثا وجانشینان کے بباعث درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ ہم مہر کنندگان شیخ سلطان بن سگر سردار رسول خیمہ و شیخ سعید بن تحنون سردار ابو ثابی و شیخ سعید بن بتی سردار دوبائی و شیخ حمید بن راشد سردار اجمن و شیخ عبد اللہ بن راشد سردار امل گئوا ین نے اون قواعد کا جو کئی برسون تک بوجہ توقف جنگ جو باہم ہمارے درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قائم ہو کر وقتاً فوقتاً آج تک از سرنو قائم ہوتا گیا تجربہ کیا و نیز اون بد انجامیون کو جو سابق مین بہ نسبت نہ کرنے دینے کارروائی اوس کا ہماری رعایا کو بلا روک ٹوک کہ جسکا باعث فساد و لڑائی باہمی کا تھا بخوبی ذہن نشین کیا اسلیئے ہم کسان مذکورہ بالا نے بحق خود اپنے ورثا او رجانشینان کے ایک صلح دوامی آپس مین قائم کرنیکا ارادہ کرکے اتفاق بہ نسبت پابندی شرائط مذکورہ ذیل کے کرتے ہین —

دفعہ ۱ آج یعنے ۲۵ رجب سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۵۳ء سے آئندہ کو باہم ہماری رعایا اور توابعیون کے لڑائی سمندر مین نہوا کریگی اور باہم ہمارے اور ہمارے ورثا کے ہمیشہ کے لیے لڑائی موقوف رہیگی —

دفعہ ۲ خدانخواستہ کاش ہم مین سے کسیکی رعایا کسی فریق متعلق عہد و پیمان ہذا کے رعایا کے جان و مال پر ظلم کرے تو اوس صورت مین ہم فوراً مجرم کی سزادہی کرینگے اور ابتدا اطلاع یابی اوسکا خوب تدارک کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ از جانب کسی رعایا متعلق اقرارنامہ ہذا کے ہماری کسی رعایا یا توابعین پر کوئی کام ظلم کا کیا جاوے تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کو مستعد نہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کسی ڈورکہ کو جو دوبارہ حاصل کرتے تاوان نقصان موقوعہ کے لیئے بشرط ثبوت

تدبیرات مناسب کریگا مطلع کرینگے —

ہم بنسبت اس امر کے بھی اتفاق کرتے ہین کہ بنسبت تعمیل اور حفظ رکھنے صلح قرار دادہ حال کے سرکار انگریزی کہ جو ہمیشہ دفعات مذکورہ بالا پر ملحوظ رہیگی نگران رہے اور خدا اسکے درمیان ہے

العبد
دستخط عبداللہ بن راشد
سردار امل گنواین
ل س

العبد
حمید بن راشد سردار
اجمن
ل س

العبد
سعید بن بطی
سردار دوبائی

العبد
سعید بن طحنون
سردار بنیاس

العبد
سلطان بن صقر
سردار جواسمی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی بتاریخ ۲۴ اگست ۱۸۵۳ع کے ہوئی —

نمبر ۱۲

ضمیمہ دفعات کہ جو دربارہ محافظت تار برقی و اسٹیشن اوسکی کے روبرو لفٹنٹ کرنیل لیوس پیلی صاحب قائم مقام رزیڈنٹ خلیج فارس کے قرار پاکر شامل بعہدنامہ صلح قرار دادہ ۴ مئی ۱۸۵۳ع کے ہوئین حسب ذیل ہے

جو کہ ہم سردار جواسمی و سردار بنیاس و سردار امل گنواین و سردار اجمن نے بتاریخ ۲۵ رجب ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی ۱۸۵۳ع کے ایک عہدنامہ صلح دریائی دوام کے لیے قرار دیا ہے کہ جسکے باعث سے ہمارے جہازون کی توقیر اور ہماری کار تجارت کی ترقی ہوئی ہے اور جو کہ

سرکار انگریزی بنظر زیادہ تر منفعت سوداگری اور صلح عام کے اکثر مقامات موقوعہ خلیج فارس مین تاربرقی طیار کر رہی ہے اسلیے ہم از جانب خود اور اپنے ورثا اور جانشینان کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ کارروائی تاربرقی مذکور مین جو از جانب سرکار انگریزی اندر یا قریب ہمارے ملک کے ہووے کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور کاش خدانخواستہ کوئی ہماری رعایا یا توابعین مین سے بہ نسبت تاربرقی مذکور یا اوسکے اسٹیشن یا اور کسی لوازمہ متعلق اوسکے کے مرتکب ظلم یا خطا کا ہوگا تو بشرط اطلاعیابی فوراً مجرم کی سزادہی کرکے اوسکا خوب تدارک کرینگے —

اور جو کہ تاربرقی مذکور واسطے فائدۂ عام کے مقصود ہے اسلیے ہماری رعایا اور توابعین کو بھی اجازت واسطے بھیجنے خبر بذریعہ تاربرقی کے بشرط اوسے دین سکنگے جو رعایاے انگریزی دیتے ہو ہوگی —

بیان بحرین

واضح رہے کہ جزیرہ بحرین کا باعث دولت درماہونکے واسطے حاکمان متفرق کہ جنہون نے قریب اختتام آخر صدے دربارہ حکومت خلیج فارس کے کوشش کی بہت روز تک ایک میدان لڑائی کا رہا سنہ ۱۷۹۹ع مین بعد اکثر تبدیلات حاکمان کے فرقہ اتوبی نے کہ جو ابتدا سے اسیر باطاعت مسقط کی ایک مرتبہ اور بعد ازان مسلسل باطاعت وہابیان و ترکستان اور فارس کے اور بالفعل بطور ارادہ کے قابض ہین فتح کیا —

سنہ ۱۸۲۰ع مین بعد اسکے کہ اوس فوج نے کہ جو خلیج فارس مین ڈاکوان سمندر پر چڑھ گئی تھی راس الخیمہ کو فتح کیا دو سردارون نے یعنے عبد اللہ بن احمد اور سلیمان بن احمد جو اوسوقت حاکم بحرین کے تھے ملکر ایک ضمیمہ اقرارنامہ نمبری ۲ پر دربارہ نہ فروخت ہونے و دینے اون اشیا کے جزیرۂ بحرین مین جو بذریعہ غارتگری اور ڈکیتی کے ملین اور دوبارہ رہا کردینے جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون دستخط کیا واضح رہے کہ یہہ سردار اقرارنامۂ عام نمبری ۰ ۶ مین بھی جو واسطے ملاپ خلیج فارس کے قائم ہوا تھا شریک تھے سرداران بحرین بحر

عہدنامہ نمبری ۶۸ کہ جو ۱۸۴۷ء مین دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے قائم ہوا تھا اور کسی اقرارنامجات قرارداد مابعد ۱۸۶۱ء کے شریک نہین ہے اور واضح رہے کہ اقرارنامہ مذکورہ صدر پر محمد بن خلیفہ نے بھی ۸ مئی ۱۸۴۷ء کو دستخط کیا تھا یہ سردار سلیمان بن احمد کا کہ جسنے اقرارنامہ عام پر ۱۸۲۰ء مین دستخط کیا تھا پوتہ تھا ۱۸۲۵ء مین سلیمان مرگیا اور اوسکا بیٹا خلیفہ کہ جو اوسکی حکومت کے حصہ کا جانشین ہوا تھا ۱۸۳۷ء مین مرگیا کئی برسون تک محمد بن خلیفہ کو اوسکے دادا اسکے بھائی عبد اللہ بن احمد نے حکومت سے خارج کیا تھا مگر ۱۸۴۳ء مین وہ یعنے محمد بن خلیفہ نہ صرف اپنی حکومت کے پانے مین کامیاب ہوا بلکہ اوسنے عبد اللہ بن احمد کو بحرین سے نکال دینے مین بھی کامیابی حاصل کی اور اسی نے یعنے عبد اللہ بن احمد نے ڈمام مین پناہ لیکر کئی چڑہائیان بلا کامیابی بمدد وہابیون اور سردار کویٹ کے دربارہ پھر حاصل کرنے اپنی حکومت کے کین اور ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوسکے بیٹے محمد بن عبد اللہ نے فساد کو قائم رکھا اوسکے سامان لڑائی اور ڈکیتیون نے خلیج کو اسقدر خطرہ مین ڈالا کہ ۱۸۵۹ء مین وہ ایک دشمن عام گردانا جاکر بذریعہ فوج انگریزی بحر ڈمام سے نکال دیا گیا جلد بعد اوسکے محمد بن خلیفہ بحرین نے کشتیان وہابیون سے خراج جبراً تحصیل کرنا اور اونکا مال چھین لینا شروع کیا اور جب نسبت اس امر کے اوسکی چشم نمائی ہوئی تب ظاہرا اوسنے پہلے فارس کی اور مابعد ترکستان کی اطاعت قبول کی۔ واضح رہے کہ تدبیر سرکار انگریزی کی کہ جو نسبت امن و آرام خلیج فارس کے نگران تھے دربارہ اس امر کے بھی کہ جزیرہ بحرین آزاد متصور ہو اسلیے شروع ۱۸۶۱ء مین جب سردار بحرین نے اقرارنامہ قرارداده کو توڑ کر لنگرگاہان وہابی کو پھر محاصرہ کر لیا تو اوسوقت رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے اوسکو واسطے باز کروانے محاصرہ کے دبایا اور اوس سے ایک عہد و پیمان صلح اور دوستی دایمی نمبری ۷۳ کا قائم کرنے اور اس امر کی پابندی چاہی کہ بشرط محفوظ رہنے حرکات ظلم وغیرہ سے وہ لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان سے سمندر مین باز رہیگا اور نیز یہہ کہ رعایا انگریزی رعایا بحرین کے ساتھ بشرط ادا ے پانچ روپیہ سیکڑہ محصول سوداگری کیا کرین *

نمبر ۲ ء

ترجمہ اوس ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخان بحرین سے کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سید عبدالجلیل وکیل از جانب شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبداللہ بن احمد نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو بحق کسان مذکورہ بالا کے قرار دیا ہے ـ

دفعہ ۱ اب سے آیندہ کو شیخ لوگ بحرین یا قصبہ جات متعلق اوسکے مین کوئی اسباب اوس قسم کا جو غارتگری اور ڈکیتی سے حاصل ہوا ہو نہین فروخت ہونے دینگے اور نہ اپنی رعایا کو کوئی چیز بدست اون اشخاص کے بیچنے دینگے جو کار ڈکیتی اور غارتگری کا کیا کرتے ہین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا اوسکی جانب سے گویا ڈکیتی کا سرزد ہونا متصور ہوگا

دفعہ ۲ جملہ قیدیان ہندوستانی جو بقبضہ شیخون کے ہون رہا کر دیے جاوینگے

دفعہ ۳ شیخ سلیمان بن احمد اور شیخ عبداللہ بن احمد شرائط عہدنامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے ـ محررہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ ـ فروری ۱۸۲۰ء بروز ہفتہ بمقام شارگ نقل اسکی تین پرت ہوئی ـ

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

واضح رہے کہ دفعات مذکورۂ بالا کو ہمنے باختیار وکالت از جانب شیخ ہاے مذکورہ بالا کے تسلیم کیا ـ

دستخط سید عبدالجلیل بن سید یاسل تباتبی ـ

نمبر ۳ ء

شرائط اقرارنامہ دوستی جو باہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین از جانب خود و اپنے جانشینان کے اور کپتان فلیکس جونس متعینہ فوج

جہازی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ خلیج
فارس کے از جانب سرکار انگریزی قرار
پایا حسب ذیل ہے

بلحاظ بد انتظامی قوم کہ جو باعث ظلم و بدعت دریا سے خلیج فارس مین ہوتا ہے ہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین از جانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے روبرو سرداران اور بزرگان کے کہ سند ہذا کے گواہ ہین اس امر کا وعدہ کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کے ساتھ ایک دوستی و دوام قائم ہو تاکہ اوسکے ذریعہ سے ترقی تجارت و حفاظت ہر قسم کے لوگون کی کہ جو کنارہ سمندر پر جہاز پر آتے ہین یا ساکن اوسی مقام کے ہین ہو –

دفعہ ۱ واضح رہے کہ ہم جملہ عہد و پیمانجات و اقرارنامجات کو کہ سابق مین باہم سرداران بحرین و سرکار انگریزی کے خواہ بذات خود یا بذریعہ درمیانی کسی ملازم کے اس خلیج مین قرار پائے ہین جاری اور مستحکم تسلیم کرتے ہین –

دفعہ ۲ ہم ہر قسم کے ظلم دریائی سے یعنے کرنے لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان از راہ سمندر کے باز آتے ہین تا وقتیکہ سرکار انگریز دربارہ حفاظت رکھنے عملداری کے ظلم مثل مذکورہ بالا کے کہ جو از جانب سرداران اور اقوام خلیج ہذا کے ہو ہماری مدد کرے

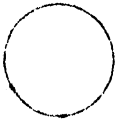
دفعہ ۳ بلحاظ تعمیل شرائط مذکورہ کے ہم وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ جملہ ظلم و بدعت سے کہ جو سمندر مین ہوئی ہو یا اوسکی ہمرخواہ ہمارے لوگ یا رعایا پر کیے جانیکا ارادہ ہو فورا رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کو ذریع لیسے مقدمون کا سب سے مطلع کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا مرضی رزیڈنٹ یا افسر جلد عمرو ریت بلا رضامندی سرکار انگریز کے سمندر مین از جانب بحرین یا بنام بحرین خود یا بذریعہ کسی تو ابعین اپنے سے کوئی حرکت ظلم یا سیسے حرکت کا نکرینگے اور رزیڈنٹ انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ آیندہ کو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان واسطے نقصان کے کہ جسکا ہونا ثبوت ہو خواہ از راہ سمندر خاص بحرین پر یا کسی قصبہ متعلق اسکے پر خلیج ہذا مین تدبیر مناسب کرینگے – منکہ نظر ابو الفتح بحرین شیخ محمد بن خلیفہ ہی وعدہ کرتا ہون کہ بعہد جو

بحرین نے بہ نسبت جملہ جرائم دریائی کے کہ جو ازروے عدل کے ہماری رعایا یا خود ہم پر عائد ہو بخوبی تدارک کرونگا —

دفعہ ۴ - واضح رہے کہ ہر قسم رعایا انگریزی کو اختیار رہے کہ عملداری بحرین مین اپنا کار تجارت جاری کرتے رہین اور اونکے اجناس پر صرف پانچ روپیہ سیکڑہ محصول خواہ بذریعہ زرنقد یا جنس کے لیا جاویگا اور جب ایک مرتبہ یہہ محصول ادا ہوجایا کریگا تو اونہین اسباب پر درصورتیکہ وہ بحرین سے کسی اور مقام پر جاوین مطالبہ دوبارہ نہین کیا جاویگا اور قدر و منزلت رعایا و توابعین انگریزی کی اوسیطرح سے کیجاویگی جسطرح پر نہایت خیر قوم کی رعایا و توابعین سے کیجاتی ہے اور جملہ جرائم جو از جانب اونکی یا بحق اونکے سرزد ہون منحصر بہ تصفیہ رزیڈنٹ انگریزی کے ہونگے بشرطیکہ تصفیہ اوسکا اجنٹ انگریزی متعینہ بحرین حسب دلخواہ نکرسکے علےالقیاس رزیڈنٹ انگریزی بھی دربارہ خیریت رعایا بحرین کے کہ جو خلیج ہذا کے قوم دریائی عرب دوست سرکار انگریزی کے لنگرگاہ مین ہون ہیروکار رہینگے —

دفعہ ۵ واضح رہے کہ دفعات ہذا دوستی کی تاریخ منظوری سرکار انگریزی سے جاری متصور ہونگے —

محررہ ۲۰ - ذیقعدہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۱ء



دستخط اور مہر فلیکس جونس

پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس

مہر شیخ محمد
حاکم بحرین

مہر شیخ علے
بن خلیفہ بہائی مذکور الصدر

مہر شیخ حمید بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ احمد بن مبارک
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ خلیفہ بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

بزرگان بحرین اور گواہ اقرارنامہ ہذا کے ہین

واضح رہے کہ ۹۔ اکتوبر ۱۸۶۱ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی ہوئی اور ۲۵ فروری ۱۸۶۲ء کو سرکار بمبئی نے منظور کیا۔

حصۂ دوم ختم شد

حصۂ سوم

بیان عہدپیمانجات واقرارنامجات واسنادکاجو بہ نسبت کنارۂ سمندر موقوعۂ عرب اورافریقہ کے قرار پائے

بیان عدن

واضح رہے کہ بعد نکال دیے جانے ترکون کے سنہ ۱۶۳۰ع مین بڑا جزو یمن عرب کا بدست امام سنا کے ہوگیا سنہ ۱۷۳۵ع مین امام سنا کو باشندۂ عرب نے بارہا یعنی ابدالی لہج عدن اور دوسرے ضلعون سے نکال کر آزادی حاصل کی عدن اور لہج کہ جسکو ابدالی بہی کہتے ہین اور کئی مواضعات موقوعہ بجانب شمال عدن کو مع اونکے قرب وجوار کے قوم ابدالی نے فتح کرلیا —

واضح رہے کہ پہلی آمد ورفت ساتھہ سرداران عدن کے سنہ ۱۷۹۹ع مین کہ جسوقت ایک فوج جہازی گریٹ برٹن سے مع کچھہ فوج ہندوستانی کے واسطے دخل کرنے جزیرۂ پرم اور روکنے جملہ نوشت وخواند قوم فرانسیس مقیمہ مصر ساتھہ بحر ہند کے ازراہ لال سمندر کے بھیجی گئی تھی واقع ہوئی جزیرہ پرم کا قابل فرودگاہ فوج کے نہین سنا او سلطان لہج احمد بن عبدالکریم نے کچھہ روز تک فوج کو عدن مین رکھا اور ارادہ کیا کہ ایک دوستی قرار دیکر عدن کو ہمیشہ کے لیے دیدے مگر یہ عطیہ قبول نہین ہوا سنہ ۱۸۰۲ع مین انڈمیرل سر ہوم پوفم صاحب نے کہ جسکو ہدایت دربارہ قائم کرنے ملکی اور تجارتی دوستی ساتھہ سرداران براے عرب لال سمندر کے ہوئی تھی ایک اقرارنامہ ملکی وتجارتی نمبری ۴۔ قرار دیا —

واضح رہے کہ اوسوقت سے تا سنہ ۱۸۳۷ع یعنے جب غارتگری اور بدسلوکی بحق جہاز انگریزی مقیمہ کنارۂ عدن پر توجہ کی گئی تہوڑا بلکہ کچھہ واسطہ ساتھہ عدن کے نہین رہا منجملہ اونکے غارتگری وغیرہ بدولت کے کہ جسکے ملازمان کو کیت مارہ اور بہت حیوان جن سے اونکے ساتھہ پیش آئے قابل یادگار کے ہے اور کپتان ہین صاحب کو کہ اوسوقت مشغول بہ پیمایش کنارۂ عرب کے تھے ہدایت واسطے کرنے مطالبہ رضامندی کے ہوئی اور اسی وقت

اوسکو ہدایت دربارہ کرنے کوشش واسطے خرید لینے عدن کو بغرض جمع کرنے وہان کویلہ واسطے دہوان کشتی جوما بین ہندوستان اور لال سمندر کے آیا جایا کرتے ہین ہوئی سلطان محسن کہ جو اپنے چچا سلطان احمد کا جانشین ہوا تھا پہلی شرکت غارتگری سے محض منکر ہوا لیکن جب اوسنے کمشنر انگریز کو اپنے مطالبہ مین مستحکم پایا تو اخیر کو جزو اسباب مغروقہ کو دینا قبول کیا اور مابقی کے لیے تاوان دیا بعد ازان ایک مسودۂ اقرارنامہ در بارہ چھوڑ دینے عدن کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا کہ جسپر زبانی اوسنے اپنی رضامندی بیان کرکے وعدہ کرنے قبول اوسکے کا بعد مشورہ ساتھ اپنے سرداران کے کیا — واضح رہے کہ مسودۂ ہذا مین تعداد وکہ جو عدن کے لیے دیا جاتا مندرج نہین تھا مگر بعد اوسکے یہہ تصفیہ پایا کہ آٹھہ ہزار سات سو کردن سالانہ دیا جاوے بتاریخ ۲۲ - جنوری ۱۸۳۸ع کو سلطان محسن نے ایک خط مہری اپنا ❊ بوعدہ سپرد کر دینے عدن کو بعد دو مہینے کے بشرطیکہ بعد اس واگذاشتگی کے بہی افسران سلطان جو اوسکی رعایا پر عدن مین اب ہین قائم رہین بھیجا مگر بہ نسبت قائم رکھنے اختیار سلطان کے اجنٹ انگریزی نے عذر کیا اسپر سلطان نے جواب دیا کہ اگر تمکو اون شرائط پر کہ جو ہمارے خط مرقومہ ۲۲ جنوری ۱۸۳۸ع مین مندرج ہین منظور ہون تو خیر ورنہ ہماری چٹھی واپس کردو غرضکہ یہہ سوال وجواب ورپیش تھا کہ اس عرصہ مین احمد بیٹا سلطان نے اجنٹ کو گرفتار کرکے اوسکے کاغذات چہین لینے کی بندش کی چنانچہ واپسی مال مسروقہ سے جو دردولت سے لوٹ لیا گیا تھا انکار کیا اسلیے سامان واسطے زیر کرنے سلطان کے شروع کیا گیا ۱۹ - جنوری ۱۸۳۹ع کو عدن کو غبارہ چلا کر لے لیا اور سلطان مع اپنے

❊ واضح رہے کہ اوس کتاب عہدنامہ کے صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ مین کہ جسکو مسٹر ہو جس ٹامس صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ بمبئی کے ۱۸۵۱ع مین مرتب کیا انتخاب ایک خط مرسلہ سلطان لیج محررہ ۲۳ - جنوری ۱۸۳۸ع کا مشعر اختتام انتقال عدن کا بہ تحت حکومت انگریزی کے مندرج ہے او حالات حسب بیان مندرجہ کے ہین یعنے خط مذکور مین سلطان نے یہہ تحریر کیا تھا کہ اگر اوسکا اختیار عدن مین نہین رہیگا تو اقرارنامہ باطل متصور ہوگا اور واقعات مابعد کے باعث سے یہہ امر پایۂ اختتام کو نہین پہونچا مخفی نرہے کہ حق سرکار انگریزی کا عدن پر باعث فتح کے متصور ہے نہ کہ بباعث خرید کے

خاندان سے لحج کو بھاگ گیا دوسری فروری سنہ الیہ کو سلطان کے نام سے اوسکے داماد نے کہ اقرارنامہ صلح نمبری ۵، قائم کیا اور ۱۸۔ جون کو سلطان نے خود ایک دستاویز نمبری ۶، پر دستخط کیا کہ جس اقرارنامہ مین باہم سرکار انگریز کے کہ جنہون نے اوسکو اور اوسکے ورثا کو ساڑھے چھہ ہزار روپیہ سکہ جرمنی اور نیز دینے وثیقہ کہ جو از جانب سلطان فوڈہلی باقی حلوشا لے اور قوم امیر کو ملتا تھا قبول کیا دوستی اور صلح قائم رکہنے کا اقرار کیا مگر بباعث اسکے کہ سلطان محسن نے نومبر سنہ ۱۸۳۹ع مین ایک حملہ عدم کامیاب دربارہ واپس لینے عدن کے کیا دوستی قرارداده ٹوٹ گئی اسلیے دینا زر مذکورۂ بالا کابہی بند ہوگیا اور واضح رہے کہ دوسرا حملہ بہی جو مئی سنہ ۱۸۴۰ع مین ہوا عدم کامیاب تھا اور تیسرے حملہ نے کہ جو ماہ جولائی سنہ الیہ مین ہوا گویا عرب والون کو چند روز کے لیے بالکل دل شکستہ کر دیا سنہ ۱۸۴۳ع مین سلطان محسن نے عدن مین آکر درخواست صلح کی کی چنانچہ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۸۴۴ع کو ایک اقرارنامہ نمبری ۷، کہ جسکو سرکار انگریز نے باہم پولٹیکل اجنٹ اور سلطان کے ایک قول و قرار رسمی گردانا نہ کہ ایک عہد و پیمان منظور شدہ گردانا جانا متصور کیا قرار پایا ماہ فروری سنہ ۱۸۴۴ع کو حالہ ۵۴۱ روپیہ ماہواری وثیقہ سلطان کو دیا جانا مع بقایا ایک سال گذشتہ کے پہر قائم ہوا اور قبل از دینے زر مذکورۂ بالا کے سلطان سے ایک دوسرا اقرارنامہ نمبری ۸، دربارہ پابند رہنے بایمانداری اوپر شرائط مندرجہ اقرارنامجات اوسکے کے قرار پایا —

۳۰ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع کو سلطان محسن سردار قوم ابدالی کا مر گیا اور اوسکا بیٹا احمد اوسکا جانشین ہوا اٹھارہ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع کو احمد مر گیا اور بہائی اوسکا علی محسن اوسکا جانشین ہوا چندے بعد اوسکے جانشینی کے ایک اقرارنامہ نمبری ۹، دربارہ دوستی ملاپ اور سوداگری کے کہ جو اوسکے پیشین کے ساتھ سابق مین درپیش تھے قرار پایا واضح رہے کہ منجملہ مضمونہائے دیگر عہدنامہ ہذا کے ایک شرط بہ نسبت بحالی وثیقہ ماہواری کے کہ جو بباعث شرکت ہونے سلطان محسن کے اوس حملہ مین کہ عدن پر بماہ اگست سنہ ۱۸۵۸ع کے ہوا تھا بند ہو گیا تھا قائم کی گئی تھی ۷۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ع کو علی محسن سلطان لحج کا مر گیا اور حکومت مین اوسکے جانشینی کرنیکے لیے بزرگان اور قومون نے اوسکے بیٹے فوڈہل علی محسن کو منتخب کیا اور وثیقہ

جو اوسکے باپ کو ملتا تہا اوسپر بحال رہا
واضح رہے کہ سلطانان لہج اون قوم قرب وجوار کو کہ جنکے ملک مین ہوکر کاروائی تجارت کی ہوتی تہی سالانہ زر نقد دیا کرتے تھے اور اس وادی کو انگریزون نے بشرط رہنے سرداران کے ساتہہ دوستی وملاپ کے قائم رکہا واضح رہے کہ بباعث بدچلنی علی محسن کے کہ جسکے ذریعہ سے اجنٹ نے پہلے ارادہ کرنے معاملات ساتہہ قوم عرب ساکن عدن کے کیا تہا اقوام قرب جوار کئی برسون تک عہدہ داران انگریز وغیرہ سے متواتر فساد کیا کرتے رہے کہ جسکو سلطان نہ روک سکا اور نہ تنبیہ کر سکا فی الواقع بباعث اوسکی قصد دربارہ پورا کرنے مطالبہ کہ جو سرکار انگریز نے واسطے ان ظلمون کے اوس سے کیا تہا اوسکے رقیبان فرقہ فوڈہلی کہ جنہون نے چند قاتلون کو پناہ دیکر بہ نسبت اوتہانے چند فرقہ قرب جوار کو بمخالفت سرکار انگریز کے پیروکار تہے مخالف ہوئے — واضح رہے کہ قوم فوڈہلی کہ جنکے ساتہ بعد لے لینے عدن کے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۰ قرار پایا یکے از قوم نہایت زور آور اور دلیر قریب عدن کے ہین اونکی عملداری عدن کے پورب جانب سرحد پر واقع ہے غرضکہ تاوقتیکہ سردار فوڈہلی اوس مجرم کو کہ جسنے اوسکے ساتہ پناہ لیا تہا نکال ندی وثیقہ بند ہوگیا چنانچہ اوسنے ایسا کیا یعنے اوسکو نکال دیا اور بعد بحالی وثیقہ کی اوسنے بخوشی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۱ پہر دربارہ محافظت سڑک جو عدن سے اوسکی ملک مین ہوکر آئی تہی دستخط کیا —
مخفی نرہے کہ سلطان لہج کی کمزوری نے کہ جو بہ نسبت انسداد جرم یا سزادہی مجرم کے ظہور مین آئی پہلی تدبیر کو کہ جو دربارۂ معاملات قوم کے ٹہرائی گئی تہی تبدیل کردیا یعنے بعوض اسکے کہ معاملات فرقہ کا ساتہہ سرکار انگریز کے معرفت سلطان لہج کے ہوا کرے یہ قرار پایا بنفسہ ساتہ سرداران کے نوشت وخواند شروع ہوئی —
واضح رہے کہ فرقہ اکرابی کہ جنہون نے زیر حکومت شیخ عہدی کے عبدالکریم والی لہج کی اطاعت سے منحرف ہوکر آزادی اختیار کی تہی یکے از شاخ فرقہ ابدالی کے ہین اور اونکی جائے سکونت بیر احمد اور لنگرگاہ عدن خورد ہی بعد فتح عدن کی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۲ اونکے ساتہ قرار پایا اور ۱۸۵۶ء مین سردار قوم اکرابی نے بذریعہ اقرارنامہ نمبری ۸۳ کے اسی صلح اور

خیر خواہی کو زندہ کیا اور ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۴۸ کہ جسمین بشرط دینے فوراً تین ہزار سکہ ڈالر کہ (جو دو روپیہ کا ایک روپیہ ہوتا ہے) اور تیس ڈالر ماہواری کے اونہون نے نسبت اس امر کے اقرار کیا کہ سوا سرکار انگریزی کے اور کسی سے کوئی جزو جزیرہ عدن خرد کا رہن یا بیع نکرینگے ساتھہ اوسکے یعنی سردار اکرابی کے قرار پایا —

واضح رہے کہ اس فرقہ کا قبضہ کنارہ سمندر پر جانب عرب کے قریب ۵۰ میل اور قریب ۲۰۰ میل کے خشکی مین ہے اور یہہ فرقہ دو حصون پر منقسم ہے ایک موسومہ اولاسکے فہازی اور دوسرا شیبی کے ہین اور دونو ماتحت اپنے اپنے سردار آزاد کے ہین ۱۸۵۵ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۵۰ دربارۂ امتناع سوداگری غلامان کے ساتھہ اونکے قرار پایا ہے

واضح رہے کہ بعد فتح عدن کے پولیٹکل اجنٹ کے بڑی کوشش بہ نسبت قائم کرنے واسطے دوستی کا ساتھہ قوم عرب ساکن قرب وجوار کے رہی اور منجملہ اونکے اکثرون کے ساتھہ یعنی قوم ہوشابی اور قوم یافائی اور قوم صبیحی اور دیگرون کے اقرار نامجات از نمبر ۵۶ تا ۹۳ قرار پائی —

فہرست سرداران عدن کے جو سرکار انگریزی سے وثیقہ پاتے ہین حسب ذیل ہے

نام	تعداد وثیقہ سالانہ
سلطان احمد بن عبد اللہ فوڈہلی از قوم فوڈہلی	لمعہ ۱۵ر
سلطان فوڈہل علی محسن والی لحج قوم ابدالی	سویا بوعہ ۱۵ر
شیخ عبد اللہ بہادر مہدی سردار اکرابی	لمعہ ۱۵ر
سلطان عبید بن یحیی فرقہ ہوشابی	المالعہ ۶ر۲پائی
شیخ صالح فرقہ علوی	ماسہ ۱۱ر۱۱پائی
سلطان محمد سید قوم امیر	ماسعہ ۱۱ر۱۱پائی
سلطان علی گلاب قوم نیفی	ماسعہ ۱۱ر۱۱پائی
شیخ دو عہد بن امین	لعہ ۹ر۹پائی
شیخ عبد اللہ کاکی فرقہ بتی	عہ ۱ر۲پائی

نمبر ۴۷

جو کہ عالی القاب موسٹ نوبل مارکیس وسیلی صاحب نائٹ آف موسٹ انسٹریس آرڈر آف سینٹ پاٹرک پریوی کونسل بادشاہ اور پرجلہ مملکت انگریزی موقوعہ ہندوستان نے ارادہ قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی اور تجارت کا ساتھ سلطان احمد عبد الکریم سلطان عدن اور اوسکے علاقہ کے کیا ہے اسلیے ازجانب اپنے سرہوم پوفن صاحب نائٹ موسٹ ساورن آرڈر آف سینٹ جان آف جروسلم اور ایلچی متعینہ عرب کو تعینات کیا اور سلطان موصوف نے احمد نائب شہزادہ عدن کو ازجانب اپنے تعینات کیا ہے چنانچہ ہر دو کسان متعینہ نے ملکر واسطے فائدہ باہمی ہر دو فریق کے بشرط منظوری عالی القاب موسٹ نوبل گورنر جنرل ہند کے دفعات ذیل پر اتفاق کیا —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی یا اون رعایا انگریزی کے کہ جنہیں گورنر جنرل ہند مجاز کرین اور رعایا سلطان احمد عبد الکریم کی ملاپ سوداگری کا رہیگا —

دفعہ ۲ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ لنگرگاہان عدن مین جمایہ اشیاء محمولہ جہازان انگریزی کے آیا کرینگے اور اونپر سواے دو روپیہ سیکڑہ کے مطابق بیجک اجناس اور کسیطرح کا محصول مثل چونگی وزن کرائی وغیرہ کے سلطان یا کوئی توابعین اونکا نہین لینگے اور یہہ شرط واسطے مدت دس برس تک کے ہے —

دفعہ ۳ بعد انقضاے دس برس کے محصول تین روپیہ سیکڑہ معین ہوگا اور اوس شرح کو سلطان اور اوسکے ورثا یا جانشینان کبھی ایزاد نکرینگے سلطان بھی وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ازروے شرط مذکورۂ بالا کوئی محصول دیگر مثلاً وزن کرائی یا چونگی وغیرہ نہین تعین کرینگے —

دفعہ ۴ واضح رہے کہ محصول اون اشیا پر بھی کہ جو عملداری سلطان یا ملک قرب وجوار اونکے کے پیداوار ہین اور عدن سے روانہ ہوتے ہین اوسی شرح سے یعنے پہلے دس برس تک ایک شرح دو سیکڑہ اور ہمیشہ بعد اوسکے ایک شرح سے ہ سیکڑہ کے لیا جاویگا اور ازجانب

سلطان یا کسی توابعین اونکے سے اون اشیائی پر اور کسیطرح کا مطالبہ نہین کیا جاویگا
دفعہ ۵ اون اشیا پر کہ جو پیداوار افریقہ والی سینا یا اور کسی ملک کے جو بہ قبضہ سلطان کے نہو ہین کہ جسکو انریبل کمپنی یا کوئی رعایا انگریزی قصبہ یا لنگرگاہ عدن مین خرید کرے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور جو کہ بروقت اوترنے سے کے اون اشیاء کو نسبت ایک مرتبہ پہلی محصول کا وصول ہوجانا متصور ہے اسلیے سلطان بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتے ہین کہ اونسے دوبارہ محصول نلیا جاوے —
دفعہ ۶ وسے رعایا انگریزی کہ جو لنگرگاہان عدن مین کاروبار کرتے ہین مجاز کرنے بندوبست اپنے کاروبار کا بطور خود رہینگے اور وسے بہ نسبت سپرد کرنے اپنے کاروبار باہتمام کسی شخص دیگر کے مجبور نکیے جاوینگے اور نہ اون پر بہ نسبت مصروف کرنے کسی دلال یا مترجم کے تاوقتیکہ وہ اوسمین راضی ہون جبر کیا جاویگا اور دلال یا مترجم وہ حسب پسند اپنے بلا شرط منظوری یا حکومت سلطان کے رکہین گے —
دفعہ ۷ واضح رہے کہ رعایا انگریز مجاز اس امر کی ہوگی کہ بلا کسیطرح کے دست اندازی بحالت بیماری وتندرستی کے جسکو چاہین اپنا اسباب سپرد کردیوین اور کاش کوئی شخص از قوم انگریز بلا تحریر وراثت نامہ کے دفعتہ مرجاوے تو اوسصورت مین اوسکی جملہ جائداد بعد ادا ے واجبی زر قرضہ یافتنی رعایا سلطان کے بحوالہ ریذیڈنٹ انگریزی کی بنظر بہیجے جانے اوسکے کے پاس سوپریم گورنمنٹ یا اور کسی پریسیڈنسی کے واسطے فائدہ اوسکے خاندان اور وارث کے کی جاویگی —
دفعہ ۸ باین نظر کہ آیندہ کو بہ نسبت کسی شخص کے کہ جو متدعوی بناہ جہنڈا انگریزی کا ہو خواہ وہ از قوم یورپ یا ہندوستانی کے ہو کچہہ حجت واقع نہو تمام رعایا انگریزی ساکن عدن کی ایک فہرست رکہی جاویگی اور ہر شخص کا نام کہ جو کسی پریسیڈنسی ہندوستان کا سارٹیفکٹ حاصل کیے ہوگا از روے سارٹیفکٹ کے عدن مین مندرج رجسٹر موجودہ دفتر قاضی اور دفتر ریذیڈنٹ انگریزی مین کیا جاویگا اور جو شخص کہ دربارہ درج کروانے اپنا نام رجسٹر مذکور کے تغافلی کریگا وہ مستحق فوائد مندرجہ دفعہ ۷ کا نہوگا —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ فوائد دفعہ ۷ یہ نسبت جملہ سوداگران و رعایاے انگریزی و ملازمان جملہ جہازان پر جو نیچے جھنڈے سرکار انگریزی کے چلتے ہون بشرط ملنے ایک سارٹیفکٹ کمانیر اوس جہاز سے کہ جنسے وہ تعلق رکھتے تھے بوقت تحریر وراثت نامہ یا مرجانے بلا وراثت نامہ کے حاوی ہونگے۔

دفعہ ۱۰ سلطان از جانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے وعدہ کرتے ہین کہ دربارۂ وصول کرنے قرضہ کہ جو یافتنی رعایا انگریز کسی رعایا اوسکے کے ذمہ ہو ہر طرح کی مدد دیوینگے اور تین مہینے بعد اسکے کہ کسی رعایا انگریز نے اپنے دعوے کو قاضی کے پاس واسطے ثبوت قرضہ اور اوسکی مدد کی بھیجا ہو کہ جس عرصہ مین اگر زر متدعویہ ادا نہوا ہو تو قاضی مجاز اس امر کے ہونگے کہ واسطے اداے زر قرضہ یافتنی سائل کے جایداد شخص مقروض کی قرق کرکے فروخت کرڈالین اور کاش شخص مقروض کے پاس کہ جسپر رعایا سرکار انگریز کا قرضہ آتا ہو کوئی جایداد نہو تو اوس صورت مین تا ہونے کوئی تصفیہ حسب دلخواہ سرکار انگریزی کے قاضی اوس شخص کو حوالات مین رکھے گا۔

دفعہ ۱۱ درصورتیکہ کوئی قضیہ باہم رعایا انگریزی مندرجہ رجسٹر کے واقع ہو تو اوس قسم کا مقدمہ پاس رزیڈنٹ انگریزی کے بھیج دیا جاویگا اور رزیڈنٹ مذکور اونکا فیصلہ حسب منشار قانون اپنے ملک کے کرینگے۔ اور واضح رہے کہ تعداد جرمانہ کی ۲۰۰۰ دو ہزار ڈالر سے زیادہ نہوگی اور بشرط زیادہ کے وہ مقدمہ قابل اپیل بمحکمہ پریزیڈنسی ہاے متفرق ہندوستان کے ہوگا اور درحالیکہ کوئی فریق دینے زر جرمانہ سے انکار کرے تو اوس صورت مین سلطان حسب درخواست رزیڈنٹ کے قاضی کو مجاز قید کرنے اوس فریق کے کرینگے اور منشاء جاری ہونے دفعہ ہذا کا یہہ ہے کہ باہم رعایا قوم انگریزی مندرجہ رجسٹر اور رعایا سلطان کے ہمواری اور میل رہے۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ انفصال جملہ قضیات موقوعہ باہم رعایاے سلطان و رعایاے قوم انگریز کے از روے قانون ملک کے ہوا کریگا۔

دفعہ ۱۳ سلطان بلحاظ ڈالر کے ایک ٹکڑا اراضی کا موقوعہ بجانب عرض قصبہ تعدادی گز لمبا و گز چوڑا قوم انگریز کو دینگے کہ جس اراضی پر کمپنی موصوف کوئی مکان

یا عمارت ہو اگر او سکی احاطہ بندی یا جو مناسب سمجھین او سپر ہو اوین اور سلطان بہ نسبت اس بات سے کے وعدہ کرتے ہین کہ کمپنی موصوف کے احاطہ کے سامنے بفاصلہ بیس گز تک اور ہر دو جانب بفاصلہ ہ اگز تک کوئی عمارت نہین بننے دیوینگے —

دفعہ ۱۴ قوم انگریزی پر کسیطرح کی اہانت نہین کیجاویگی اور وے مجاز اس امر کے ہونگے کہ بلا روک ٹوک جس جانب یا پھاٹک کو چاہین آیا جایا کرین اور جس سواری پر چاہین خواہ گھوڑا یا گدہا یا خچر یا اور کسی جانور پر کہ جسپر وہ مناسب سمجھین سوار ہوا کرین —

دفعہ ۱۵ اگر کوئی سپاہی یا رعایا انگریز جو از قوم مسلمان نہین ہے بھاگ کر پاس قاضی یا اور کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے جاوے اور مذہب اسلام کا قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرے تو اسصورت مین قاضی رزیڈنٹ کو اس امر سے مطلع کرینگے تاکہ اوس شخص کا رعایا انگریز کا دعوے کرین اور اگر بعد اطلاعیابی از جانب قاضی یا اور کسی عہدہ دار کے رزیڈنٹ انگریزی اندر تین روز کے دعوے نکرے تو اوس صورت مین قاضی کو اختیار ہے کہ اوس شخص کے ساتھ کہ جو اپنے ملک سے بھاگ آیا ہو جسطرح چاہین پیش آوین —

دفعہ ۱۶ سلطان ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے کہ جسمین جملہ انگریز جو ملک سلطان مین مرین دفن کیے جاوینگے اور سوا اون شخصون کے کہ جو قبرستان کی طیاری مین مدد دینگے اور کوئی شخص دفن نہین کیا جاویگا —

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ سوا دفعات مذکورہ بالا کے اور دفعات بھی کہ جسکو ہر دو فریق پسند کر کے اتفاق کرین عہد و پیمان ہذا مین بعد اسکے شامل کیا جاسکتا ہے اور ایلچی سرکار انگریزی بھی دربارہ لیجانے کسی اور پیغام کے از جانب سلطان پاس گورنر جنرل کے یا کروانے کوئی قول و قرار دربارہ خرید کرنے کافی یا اور کوئی اشیاے انگریزی بقیمت قرار دادہ باہمی کے موجود ہے دفعات ۱۰ عہدنامہ مذکورہ بالا کے پڑہے گئے اور وکلاے فریقین اور سلطان نے مضمون اونکے کو خوب سمجھا چنانچہ سلطان نے اپنے مہر اور دستخط نقل عربی پر اور ایلچی انگریزی نے نقل انگریزی پر آج بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۰۲ع کو بمقام عدن اوپر جہاز سرکاری موسومہ رنی کے کیا —

دستخط ہوم پونم

نمبر ۵۷

نقل اوس عہدنامہ دوستی کی کہ جو باہم قوم ابدالیون اور انگریز سے کے کہ جسپر سلطان احم حسین کے کارندہ معتمد اور داماد نے دستخط کیا حسب ذیل ہے –

ہم بقسم اپنے سر کے خدا کے سامنے کمانیر ہین صاحب سے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ آج سے باہم انگریز اور ابدالی کی آیندہ کو دوستی صلح اور ہر طرح کی بہتری قائم رہیگی اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ کوئی حرکت بیجا یا کسیطرح کی ذلت نہین ہوگی بلکہ صلح رہیگی علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بھی یہی وعدہ کرتی ہے سلطان احم حسین و دیگر سلطان ہاے اندرونی بھی اتفاق اسپر کرتے ہین اور ہم اوسکے ذمہ دار ہین اور جملہ اشخاص قصبہ جات اندرونی کو بھی ہم کسیکے ساتھ دست اندازی کرنے سے اوسیطرح پر باز رکھینگے کہ جسطرح پر سلطان احم حسین نے جسوقت قابض عدن کا تھا کیا تھا – واضح رہے کہ یہ اقرار باہم ہمارے اور کمانیر ہین صاحب متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے ہوا ہے اور ہم بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ مرضی الہی ہم عبارت تحریر شدہ سے زیادہ کرینگے اور بعوض اسکے کمانیر ہین صاحب کی ہم سابق سے زیادہ توقیر چاہتے ہین –

دستخط سید احم حسین دست

دستخط حسین کیتف

ایس بی ہنس

۱۷ – ذیقعدہ مطابق ۲ – فروری ۱۸۳۹ء

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سلطان احم حسین اور اوسکے لڑکے اور سرکار انگریزی کی معرفت اوسکے کارندہ کے قرار پایا تھا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا باہم سید محمد حسین اور حسن کاتف کے از جانب سلطان لہیج کے اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ سرکار انگریزی کے قرار پایا ہے –

حسب وعدہ اور زبان سلطان محمد حسین کے ہین وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتا ہون کہ شرک پر کسیطرح کی روک ٹوک اور رولت نہین واقع ہوگی اور نہ باہم انگریزاور ہماری رعایا کے کسیطرح کی زاحمت اور خرخشہ واقع ہونے پاویگا بلکہ ہمیشہ صلح وآرام رہیگا اور ہم یہہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ باہم ہمارے اور تمہارے رعایا کے کسیطرح کا نفاق یا ظلم نہوگا اور انگریز لوگ بھی اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ صلح رہا کریگی اور سوداگر بھی اپنے کار تجارت مین بلا روک ٹوک مصروف رہینگے —

دستخط سید محمد حسین بن دست

دستخط حسین بن عبد اللہ کالف

یس لی ہنس

گواہ شد راشد عبد اللہ   گواہ شد حاجی محمد حسین

گواہ شد ساہ معاتی   گواہ شد حاجی جعفر

محررۂ ۴ — فروری ۱۸۳۹ء

واضح رہے کہ سند ہذا کو گورنمنٹ بمبئی نے ۲۳ — فروری ۱۸۳۹ء کو منظور کیا

نمبر ۷۶

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا کہ جو باہم سلطان محمد حسین فدتھل اور اوسکے بیٹے سلطان احمد محمد حسین فدتھل اور علی عبد اللہ اور فدتھل اور کمانیرہین صاحب پولٹیکل ایجنٹ متعینہ عدن کے قرار پایا حسب ذیل ہے

سلطان محمد حسین فدتھل اور اوسکے بیٹے مذکورہ بالا بنظر امن اپنے ملک اور محافظت نہب وکم زور اور بچاو اپنے قوم اور حفاظت رستہ کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی شرارت ازجانب اوسکی رعایا کے شرکون پر وقوع مین آوے تو اوسکے ذمہ دار سلطان ہونگے اور کوئی رعایا سلطان کسیطرح کا مقابلہ سرکار انگریزی سے نہین کریگی اور دونو فریق کے فوائد

یکسان رہینگے اور زر وثیقہ کے لیے جو یافتنی فدلی یافای ہوشالی اور فیرقا ابہرکا ہوگا مطالبہ سرکار انگریزی سے کیا جاویگا اور سلطان محمد حسین اور اوسکے لڑکون کو ہمیشہ تک نسلاً بعد نسل بموجب وثیقہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق جنوری و فروری ۱۸۳۹ع سے ہمیشہ ساڑھے چھ ہزار سکہ دار الرطو وثیقہ کے سالانہ ملیگا اور اراضی موقوعہ مابین حورنگ اور لہج کی یعنے جہانتک کہ موسومہ بقبضہ قوم ابدالی کے ہے حکومت سلطان کے متصوب ہے اور درصورت ہونے کسی حملہ کے اوپر لہج یا قوم ابدالی یا اوپر عدن یا فوج انگریز کے ہم یعنے سلطان اور انگریز ایک ہوجاوینگے اور جو ہماری رعایا عدن مین جاوے وہ پابند قوانین انگریزی کے رہے اور جو رعایا سے انگریزی لہج مین آوے وہ پابند حکومت ہماری کے رہیگی اور ہم یعنے سلطان یا ہمارے لڑکے عدن کو یا عدن سے جاوین تو اس صورت مین مستوجب اداے کسیطرح کے محصول کے نہونگے ۔

محررہ ۶ ربیع الثانی ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۸۳۹ع

مہر محمد حسین فضل

بروز شنبہ

گواہ شد — جعفر وکیل کمانیر
گواہ شد — حسن عبد اللہ علی کاتف
گواہ شد — عبد السفرین
گواہ شد — عبد اللہ رسلی

گواہ شد — علی بے عبد اللہ
گواہ شد — علے احمد

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۴ اکتوبر ۱۸۳۹ع کی منظوری رائیٹ آنریبل گورنر جنرل کشور ہند کی ہوئی

دستخط ٹی ایچ میڈک
قائم مقام سکرٹر گورنمنٹ ہند
متعینہ ہمراہ لشکر گورنر جنرل

نمبر ۱۱

ترجمہ عہدنامہ کا جو سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان از قوم اربنی وسلامی سنے بروقت ہونے ملاقات بمقام عدن بتاریخ ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام ۱۲۵۵ ہجری بروز ہفتہ کے قرار پایا حسب ذیل ہے

بنظر قائم کرنے صلح ساتھ سرکار انگریز کے کپتان اسٹافورڈ بیس ورتھ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی رضامندی ظاہر کر کے ساتھ سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ملازمان اور رفیقان کے صلح کیا ہے اور عہدنامہ ہذا پر سلطان محمد حسین فضل نے اپنی مہر کی ہے اور کپتان اسٹافورڈ بس ورتھ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی مہر کی ہے جو کہ ہر دو فریق کو بہتری اور صلح مرغوب ہے اسلیے سلطان محمد حسین فضل والی لحج نے بھی خود اپنے ورثا اور جانشینان و قوم سلامی وازیبی کے اور کپتان اسٹافورڈ بیس ورتھ ہین صاحب نے ازجانب ملکہ معظمہ اون گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اس اقرارنامہ پاک کو قرار دیا تاکہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے ایک دوستی تا قیامت مضبوط اور مستحکم کہ جو کبھی نوٹ نسکے قائم رہین

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان محمد حسین فضل وعدہ دوبارہ واپس کر دینے اراضیات و اشیاے جملہ قسم کے کہ جنکی نسبت حسن عبداللہ خطیب متوفی اجنٹ انگریزی متعینہ لحج کہ جائداد ہونا ثبوت ہو کرتے ہین لیکن بعوض اسکے سلطان محمد حسین امیدوار نسبت اس امر کے ہے کہ چند کتابین مالگذاری وغیرہ کی کہ جنکا نام ڈیراس ہے کہ جو خاندان خطیب کے قبضہ مین ہین سرکار لحج کو واپس کر دیجائین اور اگر اونکا ارادہ خشکی مین جانیکا ہو تو اونکی حفاظت کیجاویگی ــ

دفعہ ۲ واضح رہے کہ اوسی خیال سے سلطان جملہ مطالبہ شمایل یہودی کو بھی فیصل کرینگے بلکہ موجودگی گواہان کے فیصل کر دیا اور جملہ مطالبون کو بھی کہ جو اندر میعاد پندرہ روز کے کہ قیام ہمارا عدن مین رہیگا ہماری نسبت رجوع ہون تصفیہ کرینگے ــ

دفعہ ۳ اور واضح رہے کہ ازجانب سلطان چند محصول بھی تجویز ہو کر مابعد اسکے مندرج کیے جاوینگے اور سلطان پابند اس امر کے ہین کہ اون محصول معینہ سے ایزاد نلیوینگے اور سلطان حتی الامکان ہر طرح کی تدبیر بہ نسبت آسایش کرنے آمد و رفت سوداگران کے کرینگے اور بعوض اسکے وہ مجاز تحصیل کرنے ایک محصول موافق اوپر اجناس روانگی سوداگری کے ہونگے ــ

دفعہ ۴ سلطان وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایا انگریز کو لحج مین واسطے

کار تجارت سے کے آنے دینگے اور اونکی ہر طرح کی محافظت کرینگے اور سواے جلانے مردہ کے اور رسوم دینی سب کرنے دینگے —

دفعہ ۵ اور اگر کوئی رعایا انگریز جوابدہ قانون کا ہو تو وہ حوالہ حکام متعینہ عدن سکے کردیا جاویگا علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی اوسکے حوالہ کردیے جاوینگے —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ پل کھور مکسا کا ملکیت انگریزی ہے کہ جسکو انگریز لوگ ہمیشہ اچھا رکھینگے لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ اوسکو رعایا سلطان نے توڑا ہے یا اوسکا نقصان کیا ہے تو اوسکی مرمت بذمہ سلطان ہو گی —

دفعہ ۷ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہو گا راستون کو کسان غارتگر سے محفوظ اور صاف رکھینگے اور اجناس سوداگری کی کہ جو اوسکے ملک ہو کر جاتی ہین محافظت کرینگے —

دفعہ ۸ رعایا انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان سکے لیج مین اراضی بلگان حسب آئین ملک سکے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریز کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ وے اجناس کہ جو خاص خاندان بادشاہت سکے لیے ہون عدن سے ہو کر بلا اداے محصول جایا کرینگے علی ہذا القیاس جملہ تحائف اور اسباب سرکاری جو عملداری سلطان مین ہو کر جاینگے بری المحصول رہینگے —

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ وثیقہ سلطان کا تمام و کمال منحصر اوپر کپتان ہین صاحب اور سرکار انگریز کے ہے اور چونکہ سلطان انگریز کو اپنا دوست صادق سمجھتے ہین اسلیے سرکار انگریز بھی سلطان لیج کو اپنا دوست متصور کرتی ہے — محررہ ۱۱ شہر محرم الحرام اشور ۱۲۵۸ ہجری مطابق ۱۱ فروری ۱۸۴۳ء

دستخط ایس بی ہس کپتان پولٹیکل اجنٹ عدن

(ل س) (ل س)

نمبر ۸۷

سند جو سلطان لیج نے قبل از مہر اجرا ہونے دینے پانسو اکتالیس روپیہ سکہ جرمنی ماہواری وثیقہ کہ جو باعث عہد شکنی

اوسکی اقرارنامجات سابق سے کے بند ہو گیا تھا ۲۰ فروری
سنہ ۱۸۴۴ع کو قرار دیا بمضمون ذیل ہے ÷

دفعہ ۱ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند نے بعنایت مجھکو وثیقہ حالیہ سے کہ جسمین عطا کیا ہا ین شرط کہ مین ہر طرح پر شرائط اپنے اقرارنامہ مرقومہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع پر کہ جو حلف ہو کر بشانورڈ ہیس ورتھ ہین صاحب بہادر کپتان فوج جہازی و پولیٹکل اجنٹ عدن سے کے سپرد ہوا قائم رہ کر سرکار انگریزی کا دوست اور خیرخواہ بنا رہون —

دفعہ ۲ مین از روے حلف و ایمانداری سے کے اوسکو تصدیق کرتا ہون اور یہ بیان کرتا ہون کہ دربارہ صلح ترقی اور کامیابی عدن سے کے مین ہر طرح کی کوشش بہ نسبت محفوظی آفت سے کے کر کے منفعت جھنڈا انگریزی سے کے لیے مدد کرونگا اور ہر طرح پر ظاہر و باطن دفعات مندرجہ سند محررہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع پر قائم ہونگا —

دفعہ ۳ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتا ہون کہ اگر از جانب میرے یا میرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص از کسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس بددیانتی یا عدول عہد و پیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین اوسکا ذمہ دار رہون اور سرکار انگریز مجھکو جواب دہ متصور کرین اور اگر با مین اشخاص مذکورہ بالا خفیۃً یا علانیۃً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر ہند سے کے باز آؤنگا اور تمام خلقت سے کے سامنے اپنے کو جھوٹھا کہلاونگا —

دفعہ ۴ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسم کھاتا ہون کہ اگر سند مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع و جملہ شرائط مذکورہ بالا پر آپسے قائم نرہون تو جو کچھ کہ میرا مطالبہ بہ نسبت مہربانی و دوستی و سخاوت سرکار انگریز کے ... منصور ہوا اور باعث کسی بددیانتی یا عہدشکنی سے کے کہ جو ہماری جانب ... بندہ کو ... آوے ہم مستوجب ... سخت سے کے ہونگے —

مورخہ ۲۰- فروری سنہ ۱۸۴۴ء

دستخط سلطان محمد حسین فدتھل
یس بی ہنس کپتان فوج جہازی
اور پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن

مہر سلطان

نمبر ۷۹

عہد وپیمان جو واسطے حفظ فوائد تجارت دوستانہ وخیرخواہی اور قائم رکھنے دوستی ودوام باہم ہر دو سرکار کے قرار پایا کہ جسپر سلطان علی ابن محمد حسین فدتھل نے ازجانب خود و اپنے ورثا وجانشینان وقوم ارابی وسلامی ودیگر اقوام ماتحت حکومت اپنے کے اور اسٹافورڈ بٹیس ورتھہ ہین صاحب بہادر کپتان فوج جہازی وپولٹیکل اجنٹ عدن نے ازروے اختیار عطیہ ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے بشرط منظوری اخیر گورنمنٹ ہند سے ہونا چاہیے جسپر دستخط اور مہر کیا مضمون ذیل ہے

جو کہ تمام قوموں کے لیے علی الخصوص حکام مذکورۂ بالا کے لیے صلح تجارت وکامیابی بہتر اور مفید متصور ہے اسلیے سلطان علی محمد حسین فدتھل والی لیج ازجانب خود و اپنے ورثا وجانشینان اور تمام اقوام کے کہ جو بہ تحت حکومت اونکے ہین اور کپتان اسٹافورڈ بٹیس ورتھہ ہین صاحب ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ باہم ہر دو سرکار کے ایک دوستی مستحکم اور پایدار کہ جو کسیطرح پر ٹوٹ نسکے گی رہیگی اور ہر دو فریق نے دفعات مندرجۂ ذیل کو متفق ہو کر تسلیم کیا اور اپنی مہر و دستخط کردیے

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان علی محمد حسین فدتھل بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر کسی رعایا انگریزی ساکن عدن کی کوئی جائداد ازقسم اراضی ومکان وغیرہ کے اونکی عملداری مین ہو تو وہ اوسکے مالک مستحق کو دیدینگے اور جو لوگ کہ واسطے تحصیل لگان

یا نگرانی اوس جا نماد کی یا اور کسی مطلب خاص سے آوینگے تو اوس صورت مین اونکی نہ راور مناقلت کیجاویگی —

دفعہ ۲ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سرکار انگریزی اور تمام باشندگان عدن کو لیج یا اور کسی جزو عملداری اونکی مین واسطے تفریح طبع یا کار تجارت کے آنے کی اجازت رہیگی اور اونکے مذہب کے رسوم کو بجز جلانے مردہ کے ہونے دینگے —

دفعہ ۳ اگر کوئی رعایا انگریز جو ابدہ قانون کا ہو تو وہ واسطے روبکاری اور سزادہی کے حکام متعینہ عدن کے سپرد کر دیا جاویگا —

دفعہ ۴ رعایا سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان کے لیج مین اراضی بہ لگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین پابندی قوانین انگریزی کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۵ پل کھورکسا کا اور میدان موقوعہ درمیان اوسکے اور پہاڑی عدن کے کہ جو جزیرہ نما ہے ملکیت انگریزی ہے اور جانب شمال کو وہین تک حد ہے —

دفعہ ۶ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اون سڑکون کو کہ جو عدن کو جاتی ہین غارتگرون سے صاف رکھینگے اور اشیاے سوداگری کہ جو اونکے ملک مین ہو کر جاتی ہین حفاظت کرینگے اور اون لوگون کو کہ جو دوسرے کو لوٹتے ہین یا روک ٹوک کرتے ہین یا ضرر پہونچاتے ہین سزا دینگے بشرطیکہ اونکے اختیار مین ہو —

دفعہ ۷ اور اون اشیاے پر کہ جو خاص سلطان لیج کے گھر کے لیے عدن سے ہو کر جاوینگی کسیطرح کی چونگی نہین لیجاویگی اور علی ہذا القیاس وہ اشیاے سرکاری کہ جو سلطان کی عملداری مین ہو کر جاوین بری المحصول رہینگے —

سلطان لیج وعدہ کرتے ہین کہ اونکی عملداری میں اون اشیا پر یعنی اشیا عالمہ انگریزی پر کہ جو پہلے عدن مین ہو کر جاوین محصول بشرح ذیل لیا جاویگا —

شرح محصول

گندم دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

جوار دو روپیہ بشرح ایضاً

سیدا دو روپیہ بشرح ایضاً

گہی دو روپیہ بشرح ایضاً

پہل گہاس ہر قسم دو روپیہ ایضاً

شہد دو روپیہ بشرح ایضاً

فوا دو روپیہ بشرح ایضاً

دال دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

سیندہا دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

لاکہہ ولوبان وغیرہ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ورس دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کافی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کہات دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ترکاری ولکڑی وگہاس وکربی جو عملداری ابدالی مین پیدا ہوتی ہین بری المحصول رہینگی اور جملہ اجناس پر کہ جو مندرج فہرست نہین ہین بشرح دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا

شرح محصول اون اجناس کی کہ جو عدن سے اوسکے ملک کو جاتی ہین

اوتب روئی دو روپیہ سیکڑہ

ہاشس دو روپیہ سیکڑہ

سیاہ مرچ دو روپیہ سیکڑہ

سفید اور سوتی کپڑی دو روپیہ سیکڑہ

شیشہ دو روپیہ سیکڑہ

حقہ دو روپیہ سیکڑہ

خرما دو روپیہ سیکڑہ

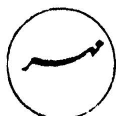
واضح رہے کہ جملہ اشیا ایسے کہ جو مندرج نہین ہین مستوجب اداے دو روپیہ سیکڑہ کی ہونگی

دفعہ ۸ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بہ نسبت ترقی کروانے کاشتکاری ترکاری ولایتی اور دیسی کے واسطے بازار عدن کے کرتے ہین —

دفعہ ۹ سلطان علی محمد حسین فضل بایمانداری تمام اقرار نامہ ہذا کو تصدیق کر کے بیان کرتے ہین کہ جملہ امورات متعلقہ رونق و امن و بہبودی عدن مین کوشش بنظر فائدہ انگریز کے کرینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اہلکار سرکار انگریز متعینہ عدن کی صلاح جملہ امورات مین لیا کرینگے —

دفعہ ۱۰ سلطان علی محمد حسین فضل بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ اگر ازجانب میرے و میرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص از کسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس بددیانتی یا عدول عہد و پیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری ہو توعہ رہستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین مین اوسکا ذمہ دار ہون اور سرکار انگریز مجھکو جوابدہ متصور کرین اور اگر مین یا اشخاص مذکورہ بالا خفیتہً یا علانیتہً کسی مجرم کو پناہ دوں اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے باز آونگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنے کو جھوٹا گردانونگا —

دفعہ ۱۱ اسٹافرڈ بٹیس ورتھ ہین صاحب کپتان جہازی اور پولیٹکل اجنٹ متعینہ عدن حسب الاختیار عطیہ ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ وعدہ کرتے ہین کہ تاحینیکہ پابندی شرائط مندرجہ عہد و پیمان ہذا کی رہیگی اور سرکار انگریز کے ساتھہ دوستی صدق دلی اور ایمانداری کے پیش آوینگے حالیہ ۵ روپیہ ماہواری سکہ جرمنی سلطان علی محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو دیتے رہینگے — محررہ ۷ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع



بشہادت اسکے ہمنے اپنی مہر اور دستخط کردیا
دستخط ایس بی ہنس کپتان و پولیٹکل اجنٹ

واضح رہے کہ تیسوین اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع کو موسٹ نوبل یعنے عالی القاب گورنر جنرل ہند نے اوسکو منظور فرمایا ہے —

دستخط ایچ ایم ایل ایٹ
سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۸۰

ترجمہ ایک سند قرارداد سلطان احمد بن عبد اللہ

قدنہلی کا بمضمون ذیل ہے

سلطان بن عبد اللہ قدنہلی اور اوسکے بہائیان صالح اور تاجر اور قدل اور اوسکے بہائیان چچا زاد اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے ساتھہ اپنی قوم اور تواہان اپنے اور اونکے سے ایک اقرارنامہ مثل سابق قرارداد ساتھہ کمانیر ہینس صاحب کے کہ جو اون لوگون کو زر وثیقہ کہ سلطان محسن قدل ابدالی سے اونکو ملتا تھا دینا قبول کرتے ہین قائم کرین اور مضمون اوس اقرارنامہ قرارداده باہم اونکے یعنے سلطان اور کمانیر ہینس صاحب کے یہہ ہے کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی اور قدنہلی کا سابق سے رہا ہو یا اب ہو وہ اونکا متصور ہوگا اور جملہ نقصان یا غارتگری وغیرہ کے لیئے لحج مین یا اوسکے قرب وجوار مین یا اوسکے حدود مین یا عدن مین یا اوسکی سڑکون پر یا اوسکے حدود مین واقع ہون قوم ابدالی جوابدہ ہونگے اور سلطان احمد مذکور بہ نسبت جملہ امورات زیادتی کے جو از جانب کسی قدنہلی یا اونکے خاندان یا توابعون کے واقع ہو جوابدہ ہونگے درحالیکہ سلطان احمد کسی اور فرقہ یا سلطان کے مددو ہی کرینگے تو اوس صورت مین اقرارنامہ ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگا اور ہمارے سلطان احمد اور محمد حسین کا ہاتھہ ایکہی ہے اور ہمارے اور اونکے دوست یکسان ہین اور اگر کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے کوئی غارتگری یا ظلم سڑکون پر یا لحج مین کرے تو اوس صورت مین وہ دست آویز جو ہمارے قبضہ مین ہے تا واپسی مال مغروقہ باطل اور منسوخ متصور ہوگی اور اگر لحج یا عدن مین خواہ اونکی سڑکون پر کوئی خانہ جنگی یا قتل واقع ہو اور مرتکب اوسکا کوئی قدنہلی یا کوئی شخص از قوم اونکی کے ہو تو وہ شخص گرفتار ہو کر مجرم متصور ہوگا۔ مخفی نرہے کہ سند ہذا ہمیشہ کار بند متصور ہوگی اور کبھی منسوخ نہین ہوگی اور اپنا وثیقہ ہم ششماہی لیا کرینگے اور بروقت کسی ضرورت شدید کے سرکار ہمکو ایک جز اوسکا فوراً دیدیا کریگی اور مہینہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری اور فروری ۱۸۳۹ء سے اوسے

وثیقہ شروع ہوگا اور جو کچھ کہ قوم مذکورۂ بالا کے لیے معین ہے وہ اونکو معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اونکے لڑکون کے ملا کریگا۔ واضح رہے کہ ان شرائط کو سلطان احمد فدتھلی نے بوساطت سلیم بن شیخ و سید بن صلاح وکلاے سلطان احمد کے منظور کیا ہے اور اقرارنامہ ہذا کو بتاریخ ۲۶ - ربیع الاخر ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ - جولائی ۱۸۳۹ع کے بروز دوشنبہ قبول کیا ہے شش ماہی جو ہملو سرکار سے ملیگی ایک سو اناسی کروش کہ جسکا آدھا اکیانوے و ایک آٹھوان حصہ ایک کروش کا ہوتا ہے اور جو وثیقہ کہ اشخاص مذکورۂ بالا کو ملا کرتا ہو وہ معرفت سلطان یا اوسکے لڑکون کے اونکو بیچ مین ملا جاتے ہے —

دستخط سلطان احمد بن عبدل بن احمد فدتھلی

گواہ شد ملا جعفر وکیل کمانیر پتی

گواہ شد علی بن عبداللہ احمد

گواہ شد سلیم بن تاجر عرب

گواہ شد قاضی عبدالرزاق بن علی

نمبر ۱۸



واضح رہے کہ مین نے کہ جسکی مہر اور دستخط اس مین مندرج ہے عزیز الوی بن زین الیدروز کو صلح اور دوستی قرار داده باہم اپنے اور گورنر ولیم کو گلن صاحب حاکم عدن پر و نیز حفاظت سڑک اور غربا کے جو بیچ سے عدن کو جاتے ہین عہد کیا ہے اور مین ہر طرح کے فساد کا کہ جو از جانب قوم فدتھلی کے خواہ باشندگان بہار یا کنارہ سمندر کے سڑک پر سرزد ہو جوابدہ ہون اور جملہ حرکات موقوعہ سڑک ہاے ابیان و عدن کے ہے ہم ذمہ دار ہین اور جو غارتگری کہ ہماری رعایا پر ہو اوسکے لیے ہم سید انولی سے بازپرس کرینگے اور گورنر عدن اسمین درمیانی ہین —

اور اگر خدا نخواستہ باہم فدتھلی اور ابدالی کے کوئی نزاع پیدا ہو تو اوس حالت مین انگریز قوم

رب مین دست اندازی نہین کرینگے بلکہ آپس مین دوست رہینگے اور ہرایک اپنے قاعدہ اور قول کے مطابق کاربند رہینگے اور اگر کوئی شخص باہم ہمارے یعنے فدتھلی اور انگریز کے نفاق پیدا کیا چاہے تو ایسے دشمن کے کہنے کی سماعت نہو گی اور گورنر عدن اوس اتحاد کو کہ جو دروازہ عدن پر ہماری رعایا غریب اور دوسرے کی نسبت تعین کیا ہے اوٹھا دین اور بلحاظ اچھی شرائط مطلوبہ کے ہم اور انگریز آپس مین دوست اور خیرخواہ اور محافظ رعایا آپس کے ہین —

واضح رہے کہ یہ شرط ہمنے اپنے عزیز الوی سے کیا ہے اور وہ از جانب ہمارے ولیم کوگلن صاحب سے عہد کرینگے —

بموجودگی اشخاص ذیل کے تحریر ہوا

صالح بن عبد اللہ ــــ ناصر بن عبد اللہ ــــ فدتھل بن عبد اللہ ــــ علی بن احمد آزاد

نمبر ۸۲

عہدنامہ صلح و دوستی کا جو باہم سلطان حیدر بن مہدی قوم اکرابی و شیخ عبد الکریم بن صلاح مہدی و شیخ فدتھل بن حیدر بن احمد والی ملاح سرداران اکرابی یک طرف اور کمانیر ہین صاحب از جانب آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پایا مضمون ذیل سے ہے

باہم قوم انگریز اور اکرابی کے دوستی صلح اور مستحکم رہیگی عدن ملکیت انگریز کی ہے اور قوم اکرابی ساتھ امن کے دوست قائم رہینگے اور ہر دو فریق کا رعایا کو اختیار ہے کہ بلا کسیطرح کے روک ٹوک اور ذلت کے ایک دوسرے کی عملداری مین آیا جایا کرین — ۲

اور اگر انگریز عملداری اکرابی مین جایا چاہین تو اوس صورت مین اکرابی اونسے بعزت اور شفقت کے پیش آوینگے کیونکہ وہ دوست ہین اور کاشش باہم رعایا ہردو فریق کے کوئی فساد واقع ہو تو اگر مجرم از قوم انگریز ہے تو حکام عدن کے سپرد کیا جاویگا اور اگر از قوم اکرابی ہے تو وہ حوالہ حاکم سلطان واسطے سزایابی کے کیا جاویگا اسلیے خدا کو حاضر جانکر اسکو قرار دیا —

محررہ ۴ - فروری ۱۸۳۹ء مقام عدن

دستخط سلطان حیدر بن مہدی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید ابو بکر راشد عبداللہ جعفر بن ملا اول ایس لی ہنس

نمبر ۸۳

حمد ہے اوس خدا کی جو قابل حمد کے ہے

واضح رہے کہ باتفاق شیخ عبداللہ محسن مہدی اور جملہ بزرگان اکرابی کے کہ جنکا نام مندرج ذیل ہے ہمنے عالی القاب گورنر ولیم کوگلن صاحب حاکم عدن سے بہ نسبت قائم رہنے صدق دلی اور دفع کرنے فساد عملداری اپنے مین اور دوستی صادق کے قول و قرار کیا ہے اپنے حتی الامکان بموجب دوستی کے سرکار انگریز اور اوسکی رعایا کے فواید کے محفوظ رکھنے مین پیرو کار رہینگے اور جسوقت کوئی از قوم انگریز تفریح کے لیے بیر احمد کو آیا چاہے تو اوسوقت مین ہمکو اطلاع اسکی دین اور اونکی تعظیم اور محافظت کے ذمہ دار ہم ہین اور جو حاجت گورنر جنرل کو ہو ہم شب و روز اونکے تابعدار ہین ہمارا ملک اور ہماری جائداد سرکار انگریز کی خدمت کے لیے موجود ہے اور خداوند کریم اس دوستی کو برقرار رکھے غرضکہ حسب مندرجہ بالا ہمنے قول و قرار کیا ہے اور دعا خدا سے مانگتے ہین کہ ہمکو اپنے قول و قرار کے پورا کرنے مین بایمانداری تمام مستقیم رکھے — محررہ ۸ رشعبان ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۲ - اپریل ۱۸۵۷ء

دستخط عبداللہ

عبدالکریم صلاح مہدی

حاجی امید علی سیحیے

علی بن احمد علی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید محمد بن زین اللہ روز سید الدروس بن زین شیخ علی الامم احمد
باب و الاعجب

بحاضری الوی ام زین العدروس

نمبر ۸۴

غرض تحریر اس سند جازکی یہہ ہے کہ از روے اس اقرارنامہ کے باہم عبداللہ عبید راھدی سردار قوم اکرابی کے ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن از جانب ملکہ معظمہ انگلستان طرف ثانی کے یہہ عہد و پیمان ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ عبید راھدی موصوف بذات خود و اپنے ورثا و جانشینان کے پابند بہ نسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ سواے سرکار انگریز کے اور کسی شخص کے پاس کوئی جز جزیرہ جبل ہمارہ کھور بیر احمد و الغار منذرو خو گم و جملہ سوانح اندرونی و کنارے وغیرہ رہن یا بیع نہین کرینگے اور نہ کسیطرح پر دوسرے کا قبضہ و سپرد دینگے اور بلحاظ اوس کارروائی دوستانہ کے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن نے سو روپیہ سکہ ڈالر ایکمشت شیخ عبداللہ عبید راھدی کو دیا ہے اور آیندہ کو سو روپیہ سکہ مذکور بطور وثیقہ ماہواری ملا کریگا اور یہہ وثیقہ بشرط حفاظت جملہ سوداگران و رعایا انگریزی کے جو عملداری اکرابی مین رہتے ہین یا اوسمین ہو کر جاتے ہین و نیز بشرط قائم رکھنے شرائط صلح و دوستی باہم قوم اکرابی اور گورنر عدن ملازم سرکار ملکہ معظمہ انگلستان کے بھی شیخ عبداللہ عبید راھدی و اوسکے ورثا اور جانشینان کے فرض ہے —

اور تصدیق اس عہد و پیمان معززکے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب نے اور شیخ عبداللہ عبید راھدی نے الگ الگ اسپر اپنی مہر و دستخط بتاریخ ۲۳ — جنوری ۱۸۶۳ء مطابق ۳ شعبان ۱۲۷۹ ہجری کے بمقام عدن بروز جمعہ کے ثبت کیا —

دستخط عبداللہ عبید راھدی   بمقابلہ محمد عبید راھدی بن زین العدروس

ڈبلیو ایم کوگلن برگڈیر   العدروس بن زین

پولیٹیکل اجنٹ عدن   ایچ رسام اسسٹنٹ پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن

نمبر ۸۵

غرض تحریر سند ہذا کی یہہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے

ہم اپنے صادق دوست برگذیدہ ویلیم ہارسس کوگلن صاحب گورنر عدن سے کے تجویزات پر بغور تمام توجہ کرکے عہد وپیمان بہ نسبت اس امر کے کرینگے کہ ہماری عملداری موتوعہ افریقہ یا اور کسی عام موتوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان حبشی کی امتناعی کرینگے بلکہ بالکل بند کردینگے اسلیے ہم دستخط کنندگان دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ امتناع روانگی غلامان حبشی کا افریقہ سے حتے الامکان اپنے قرار دیتے ہین ہم نہ خود دانکو لیجاوینگے اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دینگے اور جو جہاز محمولہ غلامان حبشی سے کے ملے اوسکو گرفتار کرکے ضبط کرلیا جاوے اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے ۔ گواہ سید محمد بن عبد الرحمان النقرہ

دستخط سلطان ناصر بن ابوبکر بن مہدی قوم اولا کی

تباریخ ۱۴ اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام ہور

دستخط سلطان ابوبکر بن عبد اللہ بن مہدی قوم اولا کی

تاریخ و مقام ایضاً

اقرارنامہ قرارداد ازجانب علی محمد زید بزرگ جرجر جبر
قوم سومالیون کا کہ جو بتاریخ ۵ صفر ۱۳۰۳ ہجری سے
مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵ء سے کے قرار پایا
مضمون بالا سے

دستخط ہرسی علی محمد بزرگ جرجر ہاجب

گواہ عمر بن احمد بن سعید باسطیا

تاریخ ۵ صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق
۱۰ اکتوبر ۱۸۸۵ء

دستخط محمود محمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۵ صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق
۱۶ اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام ہالیس

دستخط ابوبکر بن محمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۵ صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام رکودا

دستخط عبد و عمر بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام انکور

دستخط علی احمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام ایضاً

دستخط حسن یوسف بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام کرم

دستخط محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام کرم

دستخط یوسف اوثمن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام اتراد

دستخط احمد ابو بکر محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع مقام ایضاً

نمبر ۸۶

نقل عہدنامہ دوستی و صلح قرار داده باہم قوم انگریز
اور ہزابی کے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا واسطے صلح باہم ہزابیون کے ہے اور آمین از جانب شیخ عبداللہ ہرات کے شیخ حامد بن عبداللہ ہزیل ملی ہزابی اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ انگریز از جانب سرکار انگریز کے فریق ہین اسلیے ہم آپس مین دوست ہین اور وعدہ صلح اور دوستی مستحکم کا کرتے ہین اور ہمارا دل اور ہماری خواہش ایک متصور ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ عدن سے ساتھہ بھی صلح اور دوستی قائم رہیگی اور کاشش ہمارے اور انگریز کی رعایا ایک دوسرے ملک مین جائین تو وہان پر وہ ذلیل نکیے جاوین اور کسیطرح کا ضرر انکو نہ پہنچے کیونکہ ہم ایک ہین اور اگر یکے از ہر دو فریق کا کوئی رعایا مرتکب کسی جرم کا ہو تو وہ حوالہ حاکم اپنے کے

واسطے سزایابی حسب قانون ملک اپنے کے کردیا جاویگا —

بمقابلہ دستخط سید نوی بن حدروس علی بن بکیر راشد عبداللہ

دستخط شیخ محمد بن عبداللہ ہزیب مکی ہزابی

دستخط ایس بی ہنس ۱۵ - ذیقعدہ مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۳۹ء

ترجمہ سند قرار دادہ از جانب سلطان مانع بن سلام از
قوم ہوشابی اور اوسکا بیٹا سلام بن مانع از قوم ہوشابی کا
بمضمون ذیل ہے

سلطان مانع بن سلام ہوشابی اور اوسکا لڑکا سلام بن مانع ہوشابی بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتے ہین کہ وے ساتھ جملہ اشخاص متعلق قوم ہوشابی اونکے قرابتان اور توابعین اور سردار بم ہر درلو اجراور تمام قوم ہوشابی کی حسب انتظام سابق قرار دادہ کمانیر ہنس صاحب گورنر عدن کے کہ جو اتفاق درباب دینے بخشش جو اونکو سلطان محمد حسین فضل ابدالی سے ملتا تھا اقرار کرتے ہین متفق الراے ہین واضح ہے کہ از روے انتظام باہم کمانیر ہنس اور سلطان کے یہہ قرار پایا کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی سابق اور حال کا حق ہے وہ اونکا رہیگا اور جو کچھہ قوم ہوشابی کا بشرح ایضاً اونکا رہے —

واضح ہے کہ بہ نسبت جملہ ظلم و حرکت کے کہ جو لحج مین خواہ اوسکے قرب وجوار مین خواہ اوسکے سرحد مین خواہ عدن مین خواہ [illegible] خواہ اوسکے حدود مین واقع ہون حسب اقرار اپنے جوابدہ متصور ہونگے اور مانع بن سلام [illegible] حرکت وغیرہ کا ذمہ دار ہوگا کہ جو از جانب قوم ہوشابی یا اونکے قرابت مند یا رعایا کے [illegible] درحالیکہ مانع کسی اور سلطان یا قوم کو مدد دیوے تو اوس صورت مین سند ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی ہم سلطان مانع کا ہاتھہ اور سلطان محمد فضل کا ہاتھہ ایک متصور ہو علی ہذا القیاس سلطان محمد حسین کے ساتھہ ہمارا دوست یکسان متصور ہو درحالیکہ کوئی شخص از قوم مذکورہ بالا کے سڑکون پر یا لحج مین غارتگری کرے تو اوس صورت مین تا وقتیکہ باز دہ [illegible] حرکت کی نسبت نہ اوٹھاوے دستاویز ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی کا اگر کوئی شخص مقام لحج یا عدن یا سڑکون پر مار پیٹ یا خون کرے اور یہہ ثابت ہو کہ وہ شخص از قوم

ہوشابی یا اونکے قرابت مندان کے سبب سے تو اوس صورت مین وہ گرفتار ہوکر بجرم قرار دیا جاویگا محقق نرہے کہ سند ہذا ہمیشہ کے لیے بطریا سنبھی سے ہے پرشش باہمی معین ہوا ہے اور نیز سرکار سے ملاکریگی اور کاش کبھی ضرورت لاحق ہو تو بعد دو مہینے کے بعد اوس روزینہ کا ملیگا اور اوسکی کارروائی ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری سے مطابق ۲ جنوری و فروری ۱۸۳۹ء کے شروع ہوگی اور اشخاص مندرجہ بالا کا وثیقہ معینہ معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اوسکے لڑکون کے ملاکریگا واضح رہے کہ ان شرایطون پر سلطان بایخ بن سلام اور سلام بن بایخ نے بدرمیانی ابی محمد حسین بن وحسن بن قاسم شفیعان وکیل قوم ہوشابی کے اتفاق کیا ہے قرارداد ۲ ربیع الثانی ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۴ جون ۱۸۳۹ء بروز جمعہ کے واضح رہے کہ سامہ ۵ سکہ کرمش فرونسا کہ جبکا ادہا سامہ ۵ کرمش ہوتا ہے قوم ہوشابی کا روزینہ سالانہ مقرر رہے —

گواہ شد محمد حسین وحسن شفیعان جعفر شد گواہ شد عبدالرزاق بن علی گواہ شد علی بن عبداللہ علی

نمبر ۸۷

اقرارنامہ دوستی وصلح جو باہم شیخ ارسل بن حیدی بن احمد شیدی
حاکم یک ضلع متعلق قوم یفای اور اجنٹ معتمد قدیم سردار
سلطان علی غالب از قوم یفای اور کمانیر ہنس صاحب کے
ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۲ فروری ۱۸۳۹ء
کو قرار پایا بمضمون ذیل ہے

ہم اقرار کرتے ہین کہ باہم ہمارے صلح اور دوستی رہیگی اور قوم انگریز مقیمہ عدن ہمارے دوست رہینگے اور کاش یکے از ہردو سرکار کے رعایا ایک دوسرے کی عملداری مین جاوے تو اوس سے کوئی مزاحمت نکرے اور نہ اوسکو ذلیل کرے بلکہ اوسکو دوست متصور کرے اگر قافلہ ضلع یفائی سے گہروالے کے ملک ہوکر سوداگری کے لیے عدن مین جانا چاہین تو اوس صورت مین اونسے کوئی مزاحمت نکرے بلکہ اسباب ہردو فریق بلا ادائے محصول آیا جایا کرین اور آپس مین اولا بدلا کیا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ عدن سے اجناس سوداگری لیجایا کرین اور اونکی قدرومنزلت کریگی

دستخط شیخ ہاسل بن ہادی بن احمد — محررہ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۳۹ء
گواہ
علی عبد اللہ سید علوی

ترجمہ ایک عہد وپیمان کا کہ جو سلطان علی غالب اور اوسکے
بیٹے احمد بن علی غالب از قوم یفائی الاقیقی نے قرار دیا
بمضمون ذیل ہے

ہم با ایمانداری از جانب خود اپنے توابعین و فرقہ یفائی اور اونکے توابعین اور فرقہ مریدیہ وسلائے واونکے توابعین بحق کماینر ہنس صاحب گورنر عدن اور ہر کل وجز متعلقہ اونکے کے امر قرارداد از جانب سلطان محسن فضل علی اور کماینر ہنس صاحب گورنر عدن ملازم کمپنی موصوفہ پر اتفاق کرتے ہین اور حسب طریقہ سابق مجاریہ بعہد سلطان عبید علی کے آیندہ کو بہی اوس قوم کی ملکیت جو کچھہ رہی ہے رہیگی اور جو نقصان ادس کا لیج یا اوسکے قرب وجوار مین یا اسکے سرحد مین یا عدن مین یا اوسکے سڑکون پر واقع ہو وہ عہد وپیمان قرارداد از جانب عبید علی سے مستثنی متصور نہین ہوگا اور اگر کوئی نقصان از جانب قوم یفائی یا اسکے توابعین سے کے ہوگا اوسکے ذمہ دار علی غالب متصور ہونگے اور کاسش کبہی علی غالب کسی دوسرے سلطان یا قوم کو مدد دین تو اوس حالت مین یہہ عہد وپیمان جو خدا کے سامنے قرار پایا ہے باطل ہوجاویگا اور ہمارا اور سلاطان محتشم کا ہاتہہ ایک متصور ہوگا اور اسیطرح ہمارے اور اونکے دوست بہی ایک ہی متصور ہونگے واضح رہے کہ اگر کوئی شخص از متذکرہ بالا لیج کے سڑک پر لوٹا جاوے تو اوس صورت مین عہد وپیمان ہذا شکست ہوجاویگا اور اگر کوئی شخص ہماری کسی چیز کو توڑدے یا لیلے یا لیج مین لڑائی کرے خواہ لیج مین یا عدن مین یا عدن کی سڑک پر کیسکو مار ڈالے اور معلوم ہو کہ وہ شخص از قوم یفائی یا اسکے توابعین کا ہے تو اوس صورت مین سلطان علی غالب جوابدہ ہونگے اور عہد وپیمان ہذا الٰہی کبہی مجیب نہین بلکہ ہمیشہ جدید متصور ہوگا ہم اپنا روزینہ معینہ ابتداے پہلی ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸۔ جنوری سنہ ۱۸۳۹ء کے ششماہی لیا کرینگے اور روزینہ مذکور خواہ ہم خواہ سلطان خواہ اوسکا بیٹا لیا کریگا۔ واضح رہے کہ یہہ اقرارنامہ باہم سلطان علی غالب اور اوسکا بیٹا احمد بن علی غالب کی معرفت اونکے ملازمان ہاسل بن احمد بن ہادی اور حیدر بن

احمد کے کہ جنکو اونہون نے بھیجا تھا اور روے علی غالب کے مصاحبین مین بتاریخ ۲۵ ربیع الاول
سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ جون سنہ ۱۸۳۹ء کے قرار پایا۔ گواہ شد گواہ شد
سید محمد بن زین بن زبیو کر قاضی عبد الرضا بن علی سعد
بن مسعود

گواہ شد گواہ شد گواہ شد
ہاسل بن احمد بن داودی قوم مریدی محمد علی یحیی جعفر منشی سرکار کمپنی

وکلاے علی غالب

گواہ شد
عید بن احمد یفای وکیل
علی غالب

نمبر ۸۸

اقرارنامہ جو شیخ محمد سید سیدی اور شیخ جواس
عبد اللہ و شیخ محمد بن احمد و شیخ کویل عملداری سیدمی
موقوعہ سبہی نے ساتھ کمانیر ہینس صاحب کے
بحق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۹ فروری
سنہ ۱۸۳۹ء کے قرار دیا بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باہم ہمارے ہمیشہ دوستی اور صلح رہیگی اور ہم آپس مین مہربانی سے پیش آوینگے عدن امن
تمام رہیگا اور ہم دونون فریق کی رعایا امن سے رہیگی اور اونکی آمد و رفت مین کسیطرح
کی مزاحمت باہمی واقع نہین ہو گی —

محررہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط سرداران

گواہ شد
عبد الرسول

گواہ شد
جعفر بن ہلال اثول

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا کہ جو شیخ محمد بن علی بیشابی (؟) ... کمر سبہی نے ساتھ کمانیر ہینس صاحب کے بجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ع قرار دیا مضمون ذیل بہت

ہم خدا کو حاضر و ناظر جانکر اتفاق کرتے ہین کہ باہم ہمارے ہمیشہ صلح و دوستی رہیگی اور ہماری دوستی مثل ایک کے رہیگی اور عدن مین امن ہیگا اور ہماری رعایا اور رعایا انگریزی سب نے خلعت آمد و رفت باہمی جاری رکھینگے اور یکے از ہر دو فریق سے کے ملک مین مزاحمت یا ذلت اونکی نہین ہوگی —

واضح رہے کہ بہ نسبت عہد شکنی اقرارنامہ ہذا کے یا بہ نسبت ایذا رسانی کے جو از جانب ڈاکوان لال سمندر کے سڑکون پر ہو شیخ محمد بن علی ذمہ دار متصور ہے اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی جوابدہ ہے کہ کسی قافلہ کی روک ٹوک نہووے - واضح رہے کہ بہ نسبت اس امر کے شیخ محمد بن علی صرف اپنے ضلع کے لیے وعدہ نہین کرتا ہے بلکہ ضلع مقبوضہ قوم ارنفی کے لیے بھی کہ جنکا وہ حاکم ہے —

کاش مال عدن یا عملداری سبہی سے دوسرے ملک مین ہوکر جایا چاہے تو اوس صورت مین اوس مال کی قدر و حفاظت کیجاویگی —

مخفی نرہے کہ عہد شکنی کے ذمہ دار شیخ محمد سبلی متصور ہونگے -

محررہ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ع

بستخط شیخ محمد بن علی سبلی

گواہ سید علوی

گواہ علی بن عبد اللہ

گواہ شیخ ارسل مشیدی

دستخط ایس بی ہینس

نمبر ۸۹

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سید محمد جعفر بن سید حیدروس سردار وحید اور اوسکے تابعداران و کمانیر ہینس صاحب اجنٹ

گورنمنٹ سے قرار پایا مضمون ذیل ہے

ہم ہمیشہ کی دوستی اور صلح پر اتفاق کرتے ہین اور دروازہ عدن کا ہماری آمد و رفت اور دوستی کے لیے کھلا ہے علے ہذ القیاس ہمارا ملک بھی ایسا ہی رہے گا اور فریقین اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ظلم اور بدعت نہین ہوگا *

دستخط سید محمد جعفر بن سید حیدروس

محررہ ۲ - فروری ۱۸۳۹ء

نمبر ۹۰

اقرارنامہ قرارداد و باہم شیخ جواس بن سلم العبادی اور اوسکی قوم اور کمانڈر ہینس صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بتاریخ ۱۰ - فروری ۱۸۳۹ء کا بمضمون ذیل ہے *

ہماری عملداری باہمی مین صلح اور دوستی رہے گی اور باہم عدن اور آبادی کے صلح رہے گی آمد و رفت باہمی بلا ظلم و بدعت ہوا کرے گی اور بصداقت اسکے شیخ جواس بن سلم اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اوسکے لوگ عدن کی سڑکون پر روک ٹوک یا غارتگری نہ کرین گے اور درصورت واقع ہونے ایسی حرکت ناشایستہ کے وہ جوابدہ متصور ہونگے *

محررہ ۱۰ - فروری ۱۸۳۹ء

دستخط جواس بن سلم العبادی

دستخط ایس بی ہنیس

گواہ شد

سید علوی

نمبر ۹۱

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا جو شیخ مہدی بن علی زباری نے کمانڈر ہنیس صاحب کے ساتھ بہ حق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۰ - فروری ۱۸۳۹ء کے کیا حسب ذیل ہے *

باہم ہمارے اور ہمارے ملکون کے صلح اور دوستی ہمیشہ رہے گی ہمارا فائدہ ایک متصور ہوگا اور ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عدن ہماری اور انگریزی قوم کے دوست رہینگے

اور رعایا ہر دو فریق مجاز آمد و رفت باہمی سکے رہینگے اور اونپر کوئی ظلم و بدعت نہ کرے گا اور بلکہ اونکے ساتہ مہربانی پیش آوینگے یہ وعدہ جانبین سے ہے اور قوم شیخ مہدی کا کوئی شخص عدن مین جاوے تو اوسکی تعظیم ہونا چاہیے اور اوسکی آمد و رفت مین کسیطرحکی خلل اندازی نہو مگر لحاظ قانون کا بہی رہے اور اگر سٹرکون پر از جانب کسی شخص از قوم شیخ مہدی یا اور کسی شخص ساکن اوسکے ضلع کے ڈکیتی سرزد ہو تو اوسکے ذمہ دار شیخ مہدی ہونگے +

محررہ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ مہدی بن علی

گواہ شد

محمد حسن شاہ بنتی

دستخط

گواہ شد

ایس بے ہنیس

سید علوی

نمبر ۹۲

اقرارنامہ جو شیخ زیدی اور شیخ صلاح عمودی نے ساتہ کپتان ہنیس صاحب متعینہ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء قرار دیا بمضمون ذیل ہے +

ہمارے ملک مین باہم صلح اور دوستی رہے گی اور عدن سے ہمیشہ دوستی رہے گی فریقین کی رعایا ایکدوسرے کے ملک مین بلا روک ٹوک آیا جایا کریگی مگر احتیاط قانون کی رہے گی +

محررہ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ صلاح عمودی

گواہ شد

عبدالرسول قاضی

دستخط ایس بے ہنیس

نمبر ۹۳

اقرارنامہ دوستی اور صلح جو عمران بن یوسف شیر بہ لی نے کپتان ہنیس صاحب کے ساتہ بحق آنریبل

ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا حسب ذیل ہے +

دست آویز ہذا کو شیخ قاسم بن سید شیرزی نے لکھا ہے اور ترجمہ صحیح ہے اور یہی سند ہماری گواہ ہے ہم قوم انگریز کے دوست بلکہ بڑے دوست ہین اور یہ دوستی سچی اور پایدار ہے اور خدا سے امید ہے کہ اسمین کبھی فرق نہین ہوگا اور یہ امید ہے کہ کوئی امر بیجا نہین واقع ہوگا اور نہ کسی طرح کی خفت ہوگی اور ہماری رعایا تمھارے ملک مین اور تمھاری رعایا ہمارے ملک مین موافق دوست کے آمد و رفت رکھے گی اور جو کچھ مرضی انگریزون کی ہوگی وہ ہی ہوا کرے گی دوسری بات کبھی نہین ہوگی اور ہم ہمیشہ تمھاری مہربانی کا ر بند رہین گے اور ہماری دوستی خدا پر واضح ہے اور وہی گواہ ہے +

محررہ ۱۰ - مارچ ۱۸۳۹ء

دستخط عون بن یوسف

شیرزی

گواہ شد

سید علوی بن زین بن سید حید روس

جعفر ہادی شیخ اوتھمن

دستخط بی ہینس پولیٹکل اجنٹ

بیان عدن ختم شد

بیان سنان

واضح رہے کہ یہ بیان تواریخ مین وکواغذات صیغہ غیر سے انتخاب ہوا

ابتدا سنہ۱۸ صدی مین انگریزون نے گورنر موکہا سے ایک فرمان مشعر تعین ایک کارخانہ اور اجازت کرنے تجارت بشرط ادا سے محصول جو تین روپیہ سیکڑہ سے زاید نہو حاصل کیا اور اس دستاویز کو پاشا ترکی یمن نے مستحکم کیا واضح رہے کہ انھین دنون مین قوم ڈچ یعنی باشندگان ڈنمارک نے ایک کارخانہ موکہا مین کہ جو اوسوقت عرب وکھن کا واسطے کار تجارت کے ایک بڑی آڑہت

کا بمقام تہامہ مقرر کیا اور سو برس بعد قوم فرانسس نے بھی ایک کارخانہ جاری کیا سنہ ۱۷۳۰ع مین نیفے بعد نکالے جانے ترکون کے تمام مین بحکومت امام سنا کے آگیا مگر ہنگام ہیگنس کے بقام ستن کے بمقام سنان سے کے سنہ ۱۷۶۳ع مین قوم عرب صوبۂ عدن کی یعنی ابوعمریش تایز اور دیگر کسان اطاعت امام سے منحرف ہوگئے سنہ ۱۷۹۹ع مین جیسا کہ سرکار انگریزی نے تدبیر بہ نسبت مقابلہ کرنے اوس چڑھائی کے جو قوم فرانسس کی جانب سے ہندوستان پر ہونے والی تھی اور نیز بہ نسبت پھر قائم کرنے تجارت لال سمندر مین کہ جس سے وہ محروم ہوگئی تھی کیا اوسوقت ڈاکٹر برنگل صاحب مع تحایف کے ازجانب گورنر جنرل کے سنا کو روانہ کیے گئے چنانچہ ڈاکٹر مذکور نے احکام امام علی منصور کا بنام گورنران موکھا وہودیدا ولوہایہ کے مشعر کرنے ہرطرح اسایش بہ نسبت کار تجارت کے حاصل کیا بعد دو برس کے سرہوم لونم صاحب نے کہ جو سرکار عرب مین ایلچی معین ہوے تھے بہ نسبت قائم کرنے ایک عمدہ مال سوداگری ساتھہ سنا کے کوشش کی مگر گورنر موکھا نے اوسکو ذلیل کیا اور شرایط عہدپیمان تجویز شدہ کو امام نے نامنظور کیا +

واضح رہے کہ صدی حال کی ابتدا مین امام علی منصور نے وہابیون کے ہاتھہ سے کہ جنھون نے حملہ کرکے چند اچھے اضلاع عملداری اوسکی سے چھین لیے تھے بہت سختی اوٹھائی سنہ ۱۸۱۶ع مین محمد علی پاشا نے بعد پامال کردینے اختیار وہابی کے اون اضلاع کو امام علی منصور کے بیٹے اور جانشین احمد کو بشرط ادا سے ایک لاکھہ سکہ ڈالر بطور خراج سالانہ کے پھیر دیا سنہ ۱۸۱۷ع مین احمد کا بیٹا عبداللہ اوسکا جانشین ہوا مگر وہ اون صوبون کو جو اوسکے باپ کو پھیر دیے گئے تھے رکھہ نہ سکا +

سنہ ۱۸۲۰ع مین بوجہ ایک تصفیہ کے کہ جس مین ایک قوم عرب کو تھوڑے روز کے لیے کارخانہ موکھا مین قید کر رکھا تھا محکمہ رزیڈنسی پر حملہ کرکے لوٹ لیا اور ایک افسر انگریزی کو گورنر کے سامنے کھینچ لے گئے چنانچہ گورنر نے اوسکو نہایت حیوان پن سے ذلیل کیا بعد چندے توقف ایک فوج انگریزی واسطے مطالبہ عوض اس ظلم کے بھیجی گئی اور ۲۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ع کو قلعہ موکھا کو لے لیا اور بعد چندے ایک عذرخواہی یعنے خوشامد بہ نسبت اوس ذلت کے جو سرکار انگریزی پر کی گئی تھی باضابطہ کیا اور ایک عہدوپیمان نمبری ۹۴ ازجانب امام سنان اور

اوسکی کونسل کے بہ نسبت محدودی حقوق رعایاے انگریزی اور تخفیف محصول اوبراشیاے روانگی
کے دستخط کیا اور محصول سے ۵ سے بہ ۴ سیکڑہ قرار پایا مگر یہ عہدنامہ نہایت واہیات و مدغیر معتبر
طریقہ پر تحریر کیا گیا یہان تک کہ بعد ازان معلوم ہوا کہ انگریزی اور عربی ترجمہ مین بڑا فرق ہے
امام نے بہ نسبت کرنے کسی طرح کی تبدیلی عہدنامہ مین انکار کیا خیر سرکار انگریز نے بہ نظر محفوظ
رکھنے واسطے دوستی کے ہر مراتب مندرجہ کو بجز دفعہ ۴ کے قبول کیا اور دفعہ مذکور کے ترجمہ
انگریزی کی یہ عبارت ہے کہ ملازمان کارخانہ صرف زیر حکومت رزیڈنٹ کے رہین ترجمہ عربی مین
مندرج نہین تھی امام کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ جملہ مراتب قبول ہوے مگر درحالیکہ
کسی شخص ملازم رزیڈنٹ کو سزا دینے کے لیے امام گرفتار کرین تو اوس صورت مین رزیڈنٹ
اوسکو واپس لے لین اور جو تدبیر کہ بدانست سرکار انگریزی مناسب معلوم ہو وہ کیجاوے سنہ ۱۸۴۰ع
مین ایک عہد و پیمان سوداگری کا کپتان مورسبے صاحب نے حاکم موکھا سے قرار دیا اور اوسی
سال مین ساتھ سردار زیلا کے اوسی قسم کا اقرارنامہ قرار دیا بعد چندے نشان انگریزی کو کاٹ ڈالا
اور رعایاے انگریزی سے محصول ۵ سیکڑہ ایزاد کرکے تحصیلا جوکہ موکھا زیر حکومت سوبلایم پورٹی
کے آگئی تھی اسلیے شبہہ بہ نسبت اس امر کے تھا کہ آیا شریف حسین مجاز قائم کرنے کسی عہد و پیمان کے
کہ جو بنیاد متصور ہو ہین یا نہین سرکار انگریزی نے بھی بہ نسبت چند زاید دفعات مندرجہ عہدنامہ
کے کہ جو خلاف تجارت اقوام دیگر یورپ کے تھین اعتراض کیا چنانچہ اس قضیہ کا ملکہ معظمہ کے
ایلچی متعینہ کاسٹنٹ نویل نے تصفیہ کیا - واضح رہے کہ سنین گذشتہ مین ملک سنا مین تزلزل
واقع رہا سنہ ۱۸۳۲ع مین موکھا اور تمام کنارہ سمندر بدست ترکون کے آگیا مگر بعد برا سے چندے
پھر واپس آیا لیکن آخر کو سنہ ۱۸۴۰ع مین پھر جاتا رہا علی منصور جو بجاے اپنے باپ کی سنہ ۱۸۳۴ع
مین امام سنا کا ہوا تھا تین برس بعد نکال دیا گیا مگر سنہ ۱۸۴۴ع مین بعد وفات اپنے چچا کے
وہ پھر حکومت کا جانشین ہوا اور صرف سنہ ۱۸۴۵ع مین محمد یحیے ایک دوسرے رشتہ دار نے
اوسکو پھر نکال دیا سنہ ۱۸۴۹ع مین محمد یحیے نے پورٹی کی اطاعت کو حلفاً قبول کیا اور سنا ن
پر بطور رعیت سلطان کے بہ شرط دینے نصف مالگذاری اور رکھنے ایک فوج ترکی اپنے
پایۂ تخت مین قابض ہونے کا اقرار کیا چنانچہ یہ باشندگان کو اسقدر ناگوار ہوا کہ وہ ترکون کے

خلاف اوٹھکر اونکو مار ڈالا اور علی منصور کو کہ جسنے محمد یحییٰ کے قتل کا حکم دیا تھا پھر بحال کیا
اندر چند ماہ کے امام علی منصور محمد یحییٰ کے بیٹے غالب کے ہاتھہ مین آگیا مگر باشندگان صنا
نے غالب کی اطاعت کو قبول کرنے سے انکار کر کے اپنے ہمقوم ست ایک شخص کو حاکم مقرر
کیا واضح رہے کہ چند روز تک غالب ایک قصبہ تایک مین کہ جو صنا ست تھوڑے فاصلے پر تھا
متوالا اور واہیات پھرا کیا چنانچہ یہی کیفیت سنہ ۱۸۰۵ء تک یعنی جسوقت کہ اوسکو بلا کر صرف بطور نام
کے حکومت پر بحال کیا رہی مخفی نرہے کہ ہنگام تزلزلات اندرونی موقوعہ صنا اور لڑائی ترکستانون کے
اماموں نے بارہا کوشش بہ نسبت لینے مدد اور مشورہ سرکار انگریزی کے اپنے کام مین کیا مگر
سرکار موصوف نے اونکے معاملات مین دست اندازی کرنے سے بالکل انکار کیا +

نمبر ۹۴

[illegible] عہدنامہ جو امام صنا کے ساتھہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء کو قرار پایا مضمون اوسکا یہ ہے +
واضح رہے کہ مضمون [illegible] کا عہد باہم امیر المومنین امام مہدی سردار صنا و شہر سام [illegible] کے اور
اجنٹ سرکار انگریزی آغا مسٹر بروس خان کے سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۱ء کے قرار پائے تھی
حسب ذیل ہین +

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
دفعہ اول - رزیڈنٹ کے ہمراہ اوسیقدر گارد واسطے حفاظت کے رہیگا کہ جسقدر بغداد بصرہ اور بشائر مین ہین یعنی ۳۰ آدمی +	دفعہ اول - رزیڈنٹ یعنی وکیل جو از جانب سرکار انگریزی لنگرگاہ مکہا مین مقیم ہے اون کی مصاحب مین سے تیس آدمی اپنے ہمراہ مثل رزیڈنٹان یعنے وکلاے متعینہ بصرہ و بغداد و ابو شہر عرف بشہر کے رکھیگا +
دستخط ولیم بروس گورنمنٹ اجنٹ	دستخط جمہ گواہان
دفعہ ۲ - رزیڈنٹ اون رسومات کے قبول کرنے سے کہ حسب مرتبہ ملازم سرکار انگریزی کے ہین بری رہیگا اور گھوڑے پر سوار ہوکر جہان	دفعہ ۲ - رزیڈنٹ یعنی وکیل کی جو سرکار انگریزی کی جانب سے کارخانہ پر تعینات رہے گورنر تعظیم و تکریم کریگا اور توابعین سرکار انگریزی

عبارت انگریزی

چاہے آوے جانیکا مجاز رہیگا اور وہ موکہا اور
شیخ سید علی کے جملہ پھاٹکوں سے ہوکر کہ جس
سے قوم یورپ ابتک محروم تھی آنے جانیکا
مجاز رہیگا اور اوسی طرح یہ آزاد رہیگا کہ
جس طرح پر رزیڈنٹ بشایر و بصرہ و بغداد و
مسقط کا ہے ✣

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۳ — ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے
دیجاوے اور کسی شخص سے جو زیر جھنڈا انکا انگریزی
ہیں سے مزاحمت یا ذلت مذہبی نکیجاوے

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۴ — جب کبھی رزیڈنٹ کو ضرور ہو تو وہ
مجاز ہو کہ سنا مین جاکر امام سے گفتگو کرے اور
اوس صورت مین ڈولا بشرط ضرورت اوسکے ہمراہ
ایک کارو واسطے پہرہ وغیرہ کے کردینگے ✣

دستخط ولیم بروس اجنٹ گورنمنٹ

ترجمہ عربی

حسب مرضی اپنے سواری گھوڑے یا اور کسی چیز
کی کیا کرین رزیڈنٹ کو اختیار ہے کہ شہر مین
یا باہر شہر کے تفریح طبع کے لیے جایا کرین اور
اونکو یہ بھی اختیار ہے کہ جس پھاٹک سے
چاہین علے الخصوص پھاٹک شاذولی سے آیا
جایا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ حسب مرضی اپنے
خواہ پیدل خواہ سوار آیا جایا کرین اور کوئی شخص
اونکو نہ روکے اور نہ اونسے کچھ کہے اور اونکی قدر
و منزلت اوسی طرح پر ہوگی جس طرح پر کہ ایجنٹان
دیگر یعنی بغداد بصرہ ابوشہر اور مسقط مین ہوتی ہے

دستخط جمیع صاحبان کونسل موکہا

دفعہ ۳ — مردہ انگریز کا کہ جسکی ارواح بموجب حکم
قادر مطلق خدا کے قبض کر لیجاوے تو وہ ایک
مقام معینہ مین کہ جو خاص اونکے لیے ہے مدفون
ہونگے اور اونکو کوئی شخص یہ نکہے کہ تمھاری قوم
کی رسم ایسی اور ویسی ہے اور اچھی رسم نہین ہے

دستخط جمیع ممبران یعنی مصاحب

دفعہ ۴ — اجنٹ یعنی وکیل سرکار انگریزی
مقیمہ لنگرگاہ موکہا کو جب ارادہ سیر کرنے کا
ہوا کرے تو اوسکو اختیار ہے کہ سنا مین تفریح
طبع کے لیے امام کے پاس جایا کرے اور اوسکو
کوئی شخص بھی مانع ہونے کا نہین ہوگا اور حاکم

عبارت انگریزی | **ترجمہ عربی**

ہوگہا راستہ مین محافظت کے لیے ایک گارد اپنی پلٹن سے دیگا خلاف اسکے کوئی امر نہوگا +

دستخط چہہ ممبران

دفعہ ۵ — چار سو روپیہ سکہ جرمنی جو بوقت اوترنے اسباب کے جملہ جہازہاے سوداگری پر لیا جاتا تہا آیندہ سے جہاز انگریزی پر نلیا جاویگا اور اب سے یہ محصول خواہ اسباب اوترے یا نہ نہین لیا جاویگا جس طرح پر کہ بہ نسبت جہازان لڑائی ملکہ معظمہ اور آنریبل کمپنی کے ہے +

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۵ — جہازان سوداگری رعایاے سرکار انگریزی پر چار سو روپیہ محصول معین تہا مگر آج سے وہ بند ہوگیا اور اونسے کچہ نہین لیا جاویگا اور وہ جہاز بھی مثل جہازان سرکار اور پادشاہی کے متصور ہونگے اگر اونکا اسباب اوتارا جاوے تب بھی منجملہ چار سو روپیہ محصول کے کچہ نہین لیا جاوے گا چنانچہ اس امر کا آئندہ بلا تحریر کرنے سنا کے ابتدا دفع کرنے مخالفت اور محاصرہ لنگرگاہ کے ہوچکا ہے +

دستخط چہہ ممبران

دفعہ ۶ — جملہ رعایاے سرکار انگریزی جو موکہا مین سوداگری کرتے ہین علی الخصوص سوداگران سورت کے کہ جو بہ پناہ جہنڈا انگریزی کے ہونگے ایسا ہی کرینگے اور لوگ نکے قضیون کا تصفیہ رزیڈنٹ کرینگے اور اگر اونمین سے کوئی از مذہب اسلام ہو اور چاہے کہ اوسکا تصفیہ بہ شرع محمدی کے کیا جاوے تو اوس صورت مین وہ مجاز کروا یا نے ایسے تصفیہ کے ہونگے اور ایک شخص از جانب رزیڈنٹ ہمراہ اونکے

دفعہ ۶ — جملہ سوداگران کو جو سرکار انگریزی کی توابعین ہین اور اونکی جہنڈی اور پناہ کے نیچے ہین علی الخصوص سوداگران سورت کو اختیار ہے کہ اپنا کاروبار تجارت کا موکہا مین کرین اور اگر اونمین قوم مسلمان ہو اور باہم اونکے تضیہ ہو اور کوئی شخص خواستگار شرع محمدی کا ہو تو اوسکی خواستگاری مین کسیطرح کی رکاوٹ نہین کیجاویگی جب باہم لوگ یعنی جماعت رزیڈنٹ اور رعایاے موکہا کے کسی طرحکی

عبارت انگریزی

رہے گا اور درحالیکہ اوس قضیہ مین کوئی رعایا
امام کا شریک ہو تو اوس صورت مین تصفیہ
اوسکا ایک اجنٹ از جانب رزیڈنٹ خواہ رزیڈنٹ
خود اور گورنر مقام کا ملکر کرین گے اگر رعیت امام
کی بیجا ہے تو اوس صورت مین سرکار اوسکو سزا
دیگی اور اگر واقعات برعکس اسکے ہین تو اوسکو
سزا رزیڈنٹ دینگے اور جملہ توابعین کو وام یعنی
ہر قسم کے دلال وغیرہ جو اوسکے نیچے ہون تمام و کمال
بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے رہکر بہ تحت حکومت رزیڈنٹ
کہ جو صرف مجاز اونکی سزادہی اور تدارک کرنے بہ نسبت
جملہ درخواستون کے کہ جو اونپر گذرین ہوگا رہین گے
واضح رہے کہ دفعہ ہذا یعنی ششم کو امام نے
ابطو جداگانہ کے کپتان بردس صاحب کے ساتھ
قرار دیا ہے ؛

دستخط ولیم بردس صاحب
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۷ ۔ اب سے آیندہ کو محصول بہ نسبت جملہ
اشیا سے سوداگری کے جو قوم انگریز لیجاوین عوض
ساڑھے تین روپیہ سیکڑہ کے جو اب تک تھا اونسے
بھی مثل قوم فرانس کے سوا دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا
اور اشیا سے آمدنی و روانگی پر بھی انگریز اور اونکی
رعایا سے اوسی شرح سے یعنی سوا دو روپیہ سیکڑہ کے

ترجمہ عربی

نزاع واقع ہو تو اوس صورت مین ایک شخص از
جانب رزیڈنٹ حاکم موکہا کے روبرو حاضر ہوا اور
حاکم مذکور بہ نسبت ارتکاب و ترکیب جرم کے
تحقیقات کریگا اور اگر زیادتی ساکن اوس ملک کی
ذمہ عائد ہو تو حاکم موکہا اوسکو سزا دینگے اور
اگر بیجائی یعنے جرم از جانب فوج انگریز یعنی عسکر کے
وقوع مین آیا ہو تو اوس صورت مین سزا دہی
اوسکی رزیڈنٹ کرینگے +

واضح رہے کہ یہ دفعہ ششم منجملہ اون دو دفعات
کے ہے کہ جو امام مہدی کے پاس واسطے غور
کے بھیجی گئی تھین اور بعد آنے جواب شریف
کے یہ دفعہ بعد و اشت نقل از قلم امیر فتح اللہ کے
مسٹر بردس صاحب کے حوالہ کردی گئی تھی اور بروقت
آنے جواب کے باہم مسٹر بردس اور امیر فتح اللہ
کے ایک حجت تھی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ؛

دفعہ ۷ ۔ بہ نسبت محصول اون اشیا کے کہ جو
لنگرگاہ موکہا سے روانہ ہوتی ہین سوا دو روپیہ
سیکڑہ سکہ ڈولر یعنے جو قوم فرانس دیتی ہین
قرار پایا ہے اور اسی طرح پر محصول بہ نسبت اون
اشیا کے بھی لیا جاویگا جو سوداگران انگریزی
و سرکار انگریزی موکہا سے لیجاتے ہین واضح رہے

عبارت انگریزی	ترجمہ عربی
لیا جاویگا واضح رہے کہ یہ دفعہ جداگانہ بذریعہ فرمان امام کے بطور علامت دوستی قوم انگریز کے قرار پائی +	کہ یہ ساتوین دفعہ منجملہ اون دو دفعات کے ہے کہ جو شریف مہدی کے پاس واسطے تصفیہ اور خوض کے بھیجی گئی تھی کہ جن کا جواب شریف نے حسب ذیل دیا +
دستخط ولیم بروس	ہمنے منجملہ تین روپیہ کے تین حصہ محصول فی سیکڑہ
اجنٹ گورنمنٹ	کے بہ نسبت جملہ اشیا کے کم کردیا اور یہی محصول
مقام موکہا محررہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	اون اشیا پر بھی کہ جو سرکار انگریز اور اونکے سوداگران
نقل مطابق اصل کے ہے	لنگرگاہ مین لاوین لیا جاوے گا اور اون سے
دستخط ولیم بروس	سوا دو روپیہ سیکڑہ سے زیادہ بہ نسبت جملہ اشیاے
اجنٹ گورنمنٹ	آمدنی وروانگی کے نہ لیا جاوے اور یہ گویا علامت
واضح رہے کہ ان ہر ایک دفعہ پر امیر فتح اللہ اور جملہ ممبران کونسل موکہا کے اور کپتان بروس صاحب کے مہر و دستخط ثبت ہوے منظور کیا +	منزلت سرکار انگریزی اور اونکے سوداگران کی اور نیز محافظت آمد و رفت و دوستی جانبین کی حسب موجودہ زمانہ سابق کے ہے +
دستخط	محررہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۱ء
جان کٹس للی کپتان	دستخط
جہاز ملکہ معظمہ موسومہ ٹوپار	
و افسر اعلے	جملہ ممبران

بیان سنا ختم شد

بیان مکلا اور شہر

واضح رہے کہ مکلا اور شہر دو بڑی لنگرگاہان ازجانب دکھن کنارہ عرب کے واقع ہین کہ جس مین تجارت غلامان کی ہوا کرتی تھی اور اس مقام مین زنزی بار اور سمالی اور ڈنکالی کے کنارہ سے ہر سال غلام لائے جاتے تھے ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۳ء کو برگیڈیر کوگلن صاحب پولٹیکل رزیڈنٹ

متعینہ عدن سے نے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۵ مشعر اٹھادینے اور بند کرنے آمد ورفت و روانگی غلامان کے نقیب صلاح بن محمد والی مکلا اور نقیب علی نجی والی شہر کے قرار دیا ؛

نمبر ۹۵

واضح رہے کہ باعث تحریر سند ہذا کا یہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آمین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے مین اپنے دوست صادق برگیڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن کی تجویزات پر بغور تمام توجہ کر کے عہد و پیمان بنسبت اس امر کے کرتا ہون کہ اپنے ملک خاص یا عملداری میری موقوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان کا امتناع کرونگا بلکہ بالکل بند کر دونگا اسلیے مین دستخط کنندہ دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ امتناع روانگی غلامان حبشی کے افریقہ سے حتے الامکان قرار دیتا ہون مین نہ خود اونکو لیجاونگا اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دونگا اور جو ہماری رعایا کا جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے وہ گرفتار ہوکر ضبط ہوجایا کرے گا اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا تاریخ ہذا سے ایک سال کے بعد جاری ہوگا ؛

دستخط

صلاح محمد

ڈبلیو ایم کوگلن

پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن

محررہ ۴ مئی ۱۸۶۳ء

گواہ شد گواہ شد

عمر با سلیم کبسن تربی رائم اسسٹنٹ پولٹیکل رزیڈنٹ

محررہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۷۹ ہجری

واضح رہے کہ ایک عہد و پیمان بجنسہ مضمون مذکورہ بالا بتاریخ مذکور الصدر ساتھ علی بن بی یگی لفٹنٹ شہر کے قرار پایا ہے ۲۹ جون ۱۸۶۳ء کو دلیسرائے اور گورنر جنرل نے منظور کیا ؛

بیان مکلا شہر ختم شد

بیان شوا

واضح رہے کہ سنہ ۱۸۴۰ء مین سہیلا سلاسی بادشاہ شوا مالک عملداری متوعہ وکہن ابوسینا نے اپنی خواہش بہ نسبت قائم کرنے دوستی ساتہ سرکار انگریز کے ظاہر کر کے سرکار بمبئی سے توپین اور سامان لڑائی کا بذریعہ ایک تحریر کے مانگا مخفی نرہے کہ منجملہ صوبجات ابوسینا کے شوا اوس زمانہ مین ایک نہایت قوی اور صوبہ عظیم تھا اس مین قوم گلا رہتی تھی جسوقت کہ سہیلا سلاسی نے یہ ترقیان کین اوسوقت آمد ورفت جہازان لال سمندر نے تجارت ابوسینا کو نہایت رونق اور ترقی دی اسواسطے دربار شوا مین کہ جنکے ساتہہ ملک فرانس بھی واسطہ دوستی کا قائم رکھنے کے آرزومند تھا ایک ایلچی بھیجے جانے کی تجویز ہوئی اور ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۴۱ء کو ایک سوداگری اقرارنامہ نمبری ۹۶ ساتہ بادشاہ کے قرار دیا +

نمبر ۹۶

عہد وپیمان دوستی اور سوداگری کا جو باہم سہیلا سلاسی بادشاہ شوا و ایفات وگلا کے ایک طرف اور کپتان ولیم کارن والیس ہیرس صاحب کے ازروے اختیار عطیہ ازجانب گورنر بمبئی کے بحق ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور انڈیس یعنے ہندوستان کی [illegible] مضمون ذیل ہے +

چونکہ کاروبار تجارت اون قومون کے کہ جو سلسلہ بندی دوستی مین مضبوطی سے قائم ہین باعث بڑی دولت اور بہبودی کا ہے اور قائم ہونا ایک عہدنامے کا بہ نسبت دوستی دوام اور سوداگری کے باہم شوا اور گریٹ برٹن کے کہ جسکی نسبت ہردو بادشاہون نے التجا کی ہے مفید اقوام جانبین کے مقصود ہے اور علامت دوستی اور خیرخواہی کی نسبت باہم بادشاہ شوا اور ملکہ معظمہ موصوف کے گفتگو ہوچکی ہے اور ضرور ہے کہ چند دفعات اور شرائط کہ جنکی روسے تجارت مطلوبہ کا کارروائی باہم ہردو قوم کے ہو تشخیص کیجاوین اسلیے ہم دفعات مندرجہ ذیل پر اپنی رضامندی اور اتفاق ظاہر کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سہیلا سلاسی بادشاہ سوابقات اور گلا اور اوسکے جانشینان اور ملکہ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور ہندوستان اور اوسکے جانشینان ہمیشہ دوستی آزاد اور مستحکم قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — بنظر محفوظ اور قائم رکھنے یگانگت موجودہ باہمی کے بادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان اوس شخص کو قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے کہ جسکو ملکہ معظمہ اور اوس کے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرین اور اوسکے حقوق وغیرہ کو یکسان محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۳ — علی ہذا القیاس بغرض مذکورہ بالا ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان بھی اوس شخص کو کہ جسے شاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کر کے بھیجین قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے اور اوسکے جملہ حقوق کو محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۴ — باہم رعایاے شوا اور رعایاے گریٹ برٹن کے کاروبار تجارت کا بہ شرائط ذیل جاری ہوکر ترقی پاوے +

دفعہ ۵ — جملہ اشیاے انگریزی وسوداگری پر جو سلطنت مین آوین خواہ وہان فروخت ہون یا اور کسی ملک بیرونی مین فروخت ہون صرف ۵ سیکڑہ بادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور محصول لیا کرین اور اس سے زیادہ نہین +

دفعہ ۶ — واضح رہے کہ اس محصول کی تشخیص بہ شرح ۵ سیکڑہ کے اوپر قیمت اشیاء سوداگری کے حسب نرخ بازار اعلی وادنی کے ہوگا اور وہ محصول اوپر مرضی سوداگر کے منحصر ہی یعنی خواہ نقد دے خواہ جنس +

دفعہ ۷ — بعد ادا ے پہلے محصول کے سوداگر مجاز اس امر کا ہوگا کہ عملداری شوا مین جہان چاہے وہان خواہ اپنا اسباب فروخت کرڈالے اور خرید کنندہ سے کوئی مزاحمت نکریگا اور جہان چاہے بلا روک ٹوک کے لے جاوین +

دفعہ ۸ — سوداگران انگریز کو اختیار ہے کہ حسب تجویز اپنے جو جنس از قسم کھانے وغیرہ یعنے اشیاے ضروری کے چاہین خرید لین خواہ وہ پیداوار اس ملک کا ہو یا کہین باہر سے آیا ہو اور وہ اوس شے کو بلا ادا ے کسیطرح کے محصول کے لیجاوین +

دفعہ ۹ — علے ہذا القیاس اون اشیاے سوداگری پر بھی کہ جو رعایا پادشاہ شوا کی ہون اور ولایت کو جاوین زیادہ اوس محصول سے نہ لیا جاوے جو اتبک رعایاے انگریز سے لیا گیا ہو یا آئندہ کو لیا جاوے ✤

دفعہ ۱۰ — بلحاظ رونق اور ترقی کار تجارت باہم شوا اور گریٹ برٹن کے پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینیان اون سوداگرون کو کہ جو عملداری شوا مین پیداوار افریقہ اندرونی کا کہ جو خاص کر بازار انگریزی کے لائق ہے لاتے ہین دلاسا دینگے ✤

دفعہ ۱۱ — علے ہذا القیاس ملکۂ معظمہ اور اوسکے جانشینیان بھی سوداگران انگریزی کو بہ نسبت لیجانے ایسے اشیا کے ملک شوا مین دلاسا دینگے کہ جو وہانکے قابل اور پسندیدہ ہون ✤

دفعہ ۱۲ — بنظر اچھی حفاظت سوداگران اور اونکے مال کے شاہ شوا اور اوسکے جانشینیان اور ملکۂ معظمہ اور اوسکے جانشینیان اپنے حتے الامکان اون گذرگاہون کو جو بیچ کنارۂ سمندر اور ابوسینیا کے واقع ہے خوب محفوظ رکھینگے ✤

دفعہ ۱۳ — بنظر ترقی اور رونق آمد و رفت دوستانہ رعایاے جانبین کے یہ قرار پایا کہ مسافران انگریز کو کہ جو عملداری شوا مین رہتے ہون یا اور ملک کو جاتے ہون کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نہ کیجاوے ✤

دفعہ ۱۴ — اور اون مسافرون کے وہ اسباب کہ جو بیچنے کے لیے نہین ہین مستوجب ادا کسیطرح محصول کے نہونگے اور وہ اپنا مال متصور ہو کر لازوال رہیگا ✤

دفعہ ۱۵ — علے ہذا القیاس رعایا پادشاہ شوا کے ساتھ بھی درحالت اوسکی سکونت کسی ملک موقوعہ عملداری ملکۂ معظمہ اور نیز اوسکے جانے کسی اور ملک مین کسیطرح کی روک ٹوک اور مزاحمت نہ کیجاوے گی ✤

دفعہ ۱۶ — ہمیشہ کے لیے دفعات و شرائط مذکورۂ بالا پر باحتیاط تمام لحاظ کیا جاویگا اور یہ بطور ثبوت تمسک کے ازجانب ہر دو پادشاہان کے نسبت دوستی پایدار اور مستحکم کے سمجھا جاویگا ✤

تاریخ ۱۰ امید ر سنہ ۱۸۴۳ سنہ ابی سینیا مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۴۱ء یعنی ۹۴ سال حکومت سہیلا سلاسی اور پانچوین برس

بجلدوے پادشاہت ملکہ معظمہ کے مقام انگولالا پایہ تخت شوا مین قرار پایا +

دستخط ڈبلیو وی سی ہارس

دستخط سہیلا سلاسی

پادشاہ شوا لقب اورگالا

بیان شوا ختم شد

بیان ریلا
و تجورا

۱۸۳۹ء مین بعد سے لینے عدن کے محفوظ رکھنا حکومت لنگرگاہان ریلا اور تجورا موقوعہ کناری ڈنکالی کا ضرور معلوم ہوا واضح رہے کہ یہ لنگرگاہ کنارہ افریقہ پر عدن کے سامنے واقع ہے اور دکھن ابو سیناک کے سوداگری کی خاص لنگرگاہ ہین بعد از ریلا کا ایک قصبہ ہے اور دونون مقامات سابق مین امام سعیا کے زیر حکومت تھے مگر ہنگام انقلاب سلطنت کے سرداران ریلا اور تجورا نے آزادی اختیار کرلی اور انیسوین اگست ۱۸۴۰ء کو ایک عہد و پیمان نمبری ۹۷ کہ جسکی رو سے جزائر موست سرکار انگریز کو چھوڑ دیے گئے ساتھہ سردار تجورا کے قرار پایا اور ستمبر ۱۸۴۰ء مین اوسی مضمون کا ایک عہد و پیمان نمبری ۹۸ بہ نسبت واگذاشتگی جزیرہ اباد کے سلطان ریلا نے قرار دیا سرکار انگریز نے ان عہدنامون کی تبدیلی اور منسوخی اوس عبارت کی جو خلاف کار تجارت اقوام دیگر کے تھا چاہی مگر بباعث تنزل آئین اور اوسکے علاقہ کے تبدیلی مذکور عمل مین نہین آئی اور چندے بعد ریلا و تجورا زیر حکومت ترکون کے آگیا +

نمبر ۹۵

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سلطان محمد بن محمد سردار تجورا اور کپتان رابرٹ مورس [illegible] کے از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا مضمون ذیل ہے +

جو کہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا منصب مطلب فریقین کے متعدد سبب سے [illegible] جب سے عدن لنگرگاہ انگریزی قرار پایا ہے ضرور ہے کہ آپس مین [illegible]

سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بی صاحب باختیار عطیۂ شرائط اور دفعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سرکار تجورا اسکے علاقہ اور سرکار انگریزی کے دوستی اور صلح قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمول انسیاے سوداگری ہر قوم کے جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلاروک ٹوک لنگرگاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہوکر کار تجارت کا کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکریگا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ سیکڑہ کے اونسے محصول لیا جاویگا علے ہذا القیاس رعایا سلطان تجورا کی بھی جملہ لنگرگاہان انگریزی مین اونہین حقوق کے مستوجب ہونگے +

دفعہ ۳ — واضح رہے کہ لنگرگاہ تجورا اور لنگرگاہان قرب جوار موقوعہ عملداری سلطان محمد بن محمد کے واسطے لینے یا رکھنے جملہ اسباب محمولہ اون جہازان کے کہ جو زیر جھنڈا سرکار کے ہون کھلے ہین اور سلطان تجورا حتے الامکان دربارہ ایجاد کرنے پیداوار انگریزی علاقہ اندرونی لقات و شوا وابی سینا مین بخوبی کوشش کرینگے اور بعوض اوسکے حکام متعینہ عدن تجورا مین کار تجارت کو رونق دینگے +

دفعہ ۴ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہر حالت مین مشورہ دوستانہ کا جو کوئی شخص ذی اختیار از ملازم سرکار انگریز کا دے قدر اور لحاظ کرینگے اور بلا واقفیت ملازمان سرکار انگریزی متعینہ عدن کے کسی دوسری قوم یورپ سے کوئی عہد و پیمان یا سند قرار نہین دینگے تاکہ کسی طرح دوست انگریز یا اونکی سوداگری مین مخل نہوا اور بعوض ان شرائط کے سرکار انگریز فوائد سرکار تجورا پر ملحوظ رہیگی اور حتے الامکان ترقی کار تجارت مین مدد کرینگے +

دفعہ ۵ — جانبین کی رعایا جب مرتکب کسی جرم کی ہو بموجب قانون اپنی سرکار کے سزایاب ہوگی +

دفعہ ۶ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت محفوظ رکھنے اور قدر کرنے اوس رعایا انگریز کے جو انکی عملداری مین رہے ہون کرتے ہین بشرطیکہ قبل از سکونت اوسکے منظوری سرکار کی حاصل کی ہو علے ہذا القیاس سرکار انگریز بھی بحق رعایا سے تجورا اور اوسکے

علاقجات کی نسبت یہی وعدہ کرتی ہے +

دفعہ ۷ – درصورتیکہ کسی شخص دیگر خواہ از قوم یورپ یا اور کسی سرکار کے ساتھہ کوئی عہد و پیمان یا اقرارنامہ تجارت کا قرار پاوے تو اوسوقت مین سلطان محمد بن محمد بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا نہین قرار پاوے گا جو وقت حال یا آیندہ کو مضر یا مخل حق فوائد سرکار انگریزی کے انتظام ملک یا کار تجارت مین ہو اور بعوض اوسکے سرکار انگریز بھی تو عدہ کرتی ہے کہ اونکی جانب سے بھی کوئی کارروائی ایسی نہین واقع ہوگی کہ جو بسطے پر مضر مطالب سرکار تجورا کے ہو +

دفعہ ۸ – ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب نے ملکر برضامندی اپنی اپنی سرکار کے دفعات مذکورہ بالا کو واسطے فائدہ ہردو سرکار کے منظور کیا کہ جسکی شہادت مین ہمنے آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۸۴۰ء مطابق ۲۲ جمادی الآخر ۱۲۵۶ ہجری کے اپنی مہر اور دستخط ثبت کیے ہین +

ترجمہ بیعنامہ کا جو سلطان محمد بن محمد نے سرکار انگریز کو بہ نسبت جزیرہ موسی کے دیا ہے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ ہم سلطان محمد بن محمد حاکم تجورا نے ازجانب خود و اپنی کونسل کے جزیرہ موسی کا سرکار انگریز کو بعوض ۱۰ اگٹھہ چانول کے دیا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جزیرۂ مذکور کو بعوض چانول مذکور کے فروخت کیا اسلیے اب وہ جزیرہ ملک سرکار انگریزی کا ہے کہ جسکا گواہ خدا ہے +

مرقومۂ جمادی الآخر ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۹ اگست ۱۸۴۰ء

دستخط سلطان محمد بن محمد — گواہ شد – بٹھا ابن محمد وزیر

گواہ شد – ابوبکر مرجن

گواہ شد – شماکا بن علی

گواہ شد – حاجی عبدالرسول جنٹ انگریزی متعینہ موپخا

دستخط رابرٹ مورس بے صاحب کپتان کمانیر جہاز سیش اوسٹرس +

نمبر ۹۸

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سید محمد یار حاکم ریلا از جانب خود اور اپنی اولاد اور کپتان مورس بے صاحب از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ؛

جو کہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا مفید مطلب فریقین متصور ہے نظر بران ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب باختیار عطیہ شرائط اور دفعات مندرجۂ ذیل پر اتفاق کرتے ہین +

دفعہ ۱ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمولہ اشیاے سوداگری ہر قسم کے کہ جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگرگاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہو کر کار تجارت کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکرے گا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ ف سیکڑہ محصول لیا جاویگا علے ہذا القیاس رعایا حاکم کی بھی جملہ لنگرگاہان انگریزی مین مستوجب اداے اوسیقدر زر محصول کے ہونگے +

دفعہ ۲ — گورنر ریلا حتے الامکان کوشش دربارہ ایجاد کرنے جنس انگریزی و اشیاے سوداگری وغیرہ کے علاقہ اندرونی ریلا مین کرینگے اور بہر حال شخص یا اشخاص از قوم انگریزی اور اون کی رعایا کی قدر اور منزلت و حفاظت کرینگے اور کسان ذی اختیار از ملازمان سرکار انگریزی مثلاً ایجنٹ وغیرہ کے مشورۂ دوستانہ پر لحاظ کرینگے اور جب تک کہ وہ ریلا مین رہینگے اونکی قدر و منزلت کرینگے علے ہذا القیاس انگریز لوگ بھی اپنی طرف سے اپنے لنگرگاہ عدن یا اور کسی مقام مین اوسی طرح پر پیش آوینگے اور کار تجارت ریلا مین خوب مدد دینگے +

دفعہ ۳ — گورنر ریلا بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی دیگر قوم یورپ سے کسیطرحکا عہد و پیمان یا اقرارنامہ بلا تصفیت سرکار انگریزی عدن کے نہ کرینگے اور نہ کسی اور یورپین کو اپنے ملک مین بود و باش کرنے دین اور نہ اونکو گذرنے دینگے تاکہ کسیطرح جبر و دست انگریز یا اونکی سوداگری مین خلل یا ضرر نہ پہونچے بعوض اسکے سرکار انگریز حتی الامکان دربارہ ترقی کار تجارت حاکم ریلا کی بخوبی مدد کرینگے +

دفعہ ۴ — اگر فریقین مین سے کسیکی رعایا مرتکب کسی جرم کی ہو تو وہ بموجب آئین اور

دستخط راستے نقشہ کے سے منزایاب ہوگا +

دفعہ ۵ — ہم سید محمد یار جزیرہ اوباد کو کہ جو متصل ریلا کے واقع ہے سرکار انگریزی کو لنگرگاہ واسطے اونکے جہاز اور کشتیون کے عطا کرتے ہین اور اسمین کسی طرح کی امتناعی واقع نہوگی ہم سید محمد یار گورنر ریلا اور کپتان رابرٹ مورس بے ازجانب سرکار انگریزی ممالک ہند کے دفعات مندرجہ بالا کو قبول کرکے اقرار کرتے ہین کہ اوسکی کارروائی با پایداری تمام عمل مین آکر ہمیشہ دوستی اور صلح باہم ہمارے قائم رہیگی اور شہادت اسکی اپنی مہر و دستخط ثبت کیے +

دستخط رابرٹ مورس بے

کپتان کمانیر جہاز

سس اشرس

مقام موکہا

محررہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۳۰ع

بیان ریلا و تجورا ختم شد

بیان سمالی

سنہ ۱۸۲۷ع مین ایک جہاز تجارت انگریزی پر بربرا مین بہراول قوم سمالی سنے حملہ کرکے لوٹ لیا واضح رہے کہ مقام بربرا ایک لنگرگاہ ہے اور ریلا اور تجورا کی پورب جانب کو عدن کے سامنے واقع ہے اور بباعث ناقص ہونے آب و ہوا کے ہر سال مین چھ مہینے لوگ اوسکو چھوڑکر بھاگ جاتے ہین اور بابقی ایام سال مین افریقہ کی ہر قوم کے قافلے وہان پر آتے ہین چنانچہ اوس حرکت ظلم کی سزادہی کے واسطے ایک جنگی جہاز روانہ ہوا ۶ فروری سنہ ۱۸۲۷ع کو ایک عہدوپیمان نمبری ۹۹ ہر بہ نسبت صلح اور سوداگری کے بزرگان اوس قوم سنے دستخط کیے +

سنہ ۱۸۵۴ع مین بنظر دریافت کرنے ملک کے جو قوم سمالیون بربرا اور زنزبی بار کے کچھ فوج بھیجی گئی کہ چند سمالیان از قوم موسی ۔۔ اپریل سنہ ۱۸۵۵ع کو حملہ کرکے دو افسران انگریز کو زخمی کیا اور ایک کو مار ڈالا اور اونکا اسباب نکال لے لیا چنانچہ فوراً قوم بہراول پر نسبت سپردگی

اور سزا دینے سرغنہ مجرمان کے سرکار انگریز سے نے دعویٰ کیا اور بنظر پورا کروانے مطالبہ مذکور کے برابر محاصرہ کر لیا بزرگان قوم سے نے درباب پورا کرنے مطالبہ کے بڑی جانفشانی کی مگر اصل قاتلون کو جنھون نے اندرونی ملک سے لیا تھا گرفتار نکر سکے آخر کو سرکار انگریزی محاصرہ سے باز آئی دباین شرط راضی ہوئی کہ سمالی ازروے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰ کے اس امر کی نسبت وعدہ کرین کہ اون قاتلون کے حوالہ کرنے مین بخوبی پیروی کرین گے اور اپنے ملک مین کار تجارت کو بلا روک ٹوک کے ہونے دین گے اور سوداگری غلامان حبشی کو بند کروا دین گے اور جو ایجنٹ انگریزی واسطے دیکھنے کارروائی شرائط عہد و پیمان کے وہان بھیجا جاوے اوسکی قدر و منزلت کرینگے ✣

۱۸۸۰ء مین بزرگان حبرگرہا جس اور حبر لمجالا اقوام سمالی نے ایک اقرارنامہ نمبری ۵۸ بہ نسبت بند کرنے سوداگری غلامان کے ساتھ پولٹیکل رزیڈنٹ عدن کے قرار دیا ✣

نمبر ۹۹

دفعات جو بہ نسبت کار تجارت اور دوستی کے باہم جی جی کاردن بریر صاحب بہادر سی بی کپتان جہاز انگریزی موسومہ تامر کے ازجانب قوم انگریزی مقیمہ افریقہ شمالی اور شیخ ہاے قوم حبراول کے قرار پائے بمضمون ذیل ہین ✣

دفعہ ۱ — یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اب سے آیندہ کو باہم رعایاے پادشاہ انگلستان اور شیخ ہاے حبراول اور اونکی رعایا اور باشندگان اوس کنارہ افریقہ کے کہ جس پر اونکی حکومت ہو صلح اور دوستی قائم رہے گی ✣

دفعہ ۲ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازون پر کہ جھنڈا انگریزی لنگرگاہ بربرا یا اور کسی لنگرگاہ موقوعہ علاقہ شیخ ہاے از قوم حبراول مین واسطے کار تجارت کے آوین کسیطرح کی مزاحمت یا ضرر پہنچانے نہ دین گے بلکہ شیخ ہاے مذکور اونکی محافظت اور مدد کرینگے اور اونکو اختیار ہے کہ جس قسم کی سوداگری چاہین کرین — اور حسب مرضی اپنے بلا کسیطرح کی دست اندازی یا روک ٹوک کے جب چاہین لنگرگاہ سے چلے جاوین ✣

دفعہ ۳ — علیٰ ہذا القیاس یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازان یا مردمان کی جو شیخ ہاے

از قوم جراول کے ہون اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری پادشاہ انگلستان مین آوین ہر طرح کی محافظت اور مدد کیجاوے گی اور اونکی قدر و منزلت مثل دیگر جہازان سوداگری اوس لنگرگاہ کے ہوگی +

دفعہ ۴ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ برابر قیمت جہاز بر گرین اور اوسکے اسباب محمولہ کے کہ جو بربرا مین لوٹ لیا گیا تھا شیخ ہاے از قوم جراول مذکور کپتان جی جی کارڈن بریمر سی بی صاحب کو یا اور کسی شخص کو جو مجاز اوسکا ہو پندرہ ہزار سکہ ڈالر اسپین خواہ نقد خواہ بذریعہ جنس کے تین قسطون پر دینگے یعنی پانچہزار ڈالر نقد یا جنس اوسقدر قیمت کے سال حال یعنے ۱۸۲۷ء مطابق ۱۲۴۲ ہجری مین دینگے اور اوسی قدر دو سال مابعد مین دینگے یعنے قبل از اختتام موسم تجارت بماہ اپریل یا دوسنوزین دن نوروز کے +

دفعہ ۵ — چونکہ دو لشکریان متعلق جہاز مذکور کے ہنگام غارت گری مین مارے گئے تھے اسلیے حسب شرع محمدی واسطے پرورش خاندان اشخاص مقتول کے شیخ ہاے تعدادی سکہ ڈالر دینے کا وعدہ کرتے ہین +

محررہ ۶ - فروری ۱۸۲۷ء مطابق ۹ - رجب ۱۲۴۲ ہجری بمقام بربرا واقع ملک افریقہ

دستخط جی جی کارڈن بریمر



ایم ای بیگ تولڈ پولٹیکل اجنٹ گواہ

گواہ شد

شرمارکی علی صالح

دستخط اسمعیل گملا واسطے خود اور عمر کاظم حسین اور اسمعیل گولد شیخ ہاے قوم جراول +

منظور شد از سرکار بمبئی بتاریخ ۱۰ ... ۱۸۲۷ء

نمبر ۱۰۰

دفعات صلح اور دوستی جو باہم قوم جراول سمالی ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارگس کوکلمن صاحب پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن کے از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پاے مضمون ذیل ہین +

چونکہ بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق یکم شعبان ۱۲۷۱ ہجری کے ایک حملہ نمک حرام اور قتل از جانب ایک غول قوم جراول کے ایک گروہ افسران انگریزی پر جو اوس ملک مین عزم سفر کا رکھتے تھے لنگرگاہ بربرا مین برضامندی و لشتت دہی بزرگان قوم مذکور کے سرزد ہوا کہ جس ظلم کے باعث سے سرکار ہندوستان نے چند مطالبہ کرکے کنارہ جراول پر محاصرہ کر لیا اور اب معلوم ہوا کہ قوم مذکور نے حتے الامکان اپنے اون شرائط کو پورا کرکے التجا واگذشتگی محاصرہ کی کی ہے اسلیے ہم اتفاق کرتے ہین ❊

دفعہ ۱ — بزرگان جراول اپنے حتے الوسع اور علی قائل قاتل لفٹنٹ اسٹروین صاحب کے حوالہ کر دینے مین بخوبی کوشش کرینگے ❊

دفعہ ۲ — تا وقتیکہ یہ پورا نہو لیوے قوم عیسی موسی کہ جنھون نے اب اوسکو پناہ دی ہے خواہ اور کوئی قوم جو آیندہ کو اوسکو یعنے اوعلی مذکور کو پناہ دی عدن مین آنیسے محروم رہیگا ❊

دفعہ ۳ — جملہ جہاز جو جھنڈہ انگریزی چلتے ہین لنگرگاہ بربرا یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری جراول مین واسطے کار تجارت کے بلا روک ٹوک آنے جانے پاوینگے اور جملہ رعایا سے انگریزی کی ہر مقام عملداری مذکور مین بخوبی محافظت کیجاوے گی اور اونکو اجازت نسبت کرنے کار تجارت یا سیر کے بہ نیاوہ بزرگان قوم کے ہوگی علے ہذا القیاس اشخاص از قوم جراول بھی عدن یا اور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین اونھین حقوق کے مستحق متصور ہونگے ❊

دفعہ ۴ — تمام عملداری جراول مین مع لنگرگاہ بربرا کے سوداگری غلامان حبشی کی ہمیشہ کے لیے موقوف ہوجاوے گی اور کاش خلاف اقرارنامہ ہذا کے عملداری مذکور مین ایسے غلام برامد ہوین تو وہ حوالہ انگریز کے کر دیے جاوین اور کماندر کسی جہاز ملکہ معظمہ یا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا مجاز نسبت اس امر کے ہوگا کہ وہ ایسے غلام یا غلامان کی سپردگی کا دعوی کرے بلکہ بشرط ضرورت دبزور ہتھیار اوس دعوی کی تائید کرے ❊

دفعہ ۵ — پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن بشرطیکہ اوسکو ضرورت معلوم ہو مجاز نسبت اس امر کے ہونگے کہ وہ موسم میلا مین ایک اجنٹ کہ مقام بربرا مین تعینات کرین کہ وہ دیکھے آیا مضمون

اقرارنامہ ہذا کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں اور اوس اجنٹ کی اوسیطرح قدرومنزلت کیجاویگی کہ جو سرکار انگریزی کے خیرخواہ کے لیے واجب ہے +

دفعہ ۶ - جو کہ بزرگان جراول نے بنسبت پابندی دفعات اقرارنامہ ہذا کے بذات خود اور اقوام دیگر کے اور حوالہ کردینے پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن کے اوس فریق کو کہ جو عہد شکنی کرے قول صادق کیا ہے اسلیے محاصرہ کنارہ جراول کا واگذاشت کیا جاویگا اور باہم انگریزی اور جراول کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی +

محررہ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ء مطابق ۹ - ربیع الاول ۱۲۷۳ ہجری مقام بربرا

نشانیان

۱	محمد ارالی	
۲	احمد علی بکری	عیال یونس
۳	نور فراح	
۴	احمد غالد	
۵	محمد وایس	عیال احمد
۶	مکن محمد	
۷	ربلی نہبا	
۸	اتیا ہلدہر	مکاہل
۹	فراہ بہنی	
۱۰	اواوتہ شرمارکی	عیال حمود

واضح رہے کہ بتاریخ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ء کے مقام بربرا میں ہمارے سامنے دستخط ہوے +

دستخط ارایل پلی فیر — دستخط ڈبلیو یم کوگلمن

اسسٹنٹ پولٹیکل رزیڈنٹ عدن — پولٹیکل رزیڈنٹ مقام عدن

محررہ ۹ - نومبر ۱۸۵۶ء

واضح رہے کہ ۲۳ - جنوری ۱۸۵۷ء کو اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کی باجلاس

کونسل کے بمقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ کے ہوئی ✣

دستخط کینبس
جارج انسن
جی ڈورن
جی لو
جی پی گرانٹ

بی پی کاک
حسب الحکم
دستخط جی ایف ایڈمنسٹن
سکریٹر گورنمنٹ ہند

بیان شمالی ختم شد

بیان زنزی بار

واضح رہے کہ سنه ۱۶ صدی کی ابتدا مین لوٹگیون نے جزیرہ زنزی بار اور زیادہ تر شرقی کنارہ افریقہ کو فتح کر لیا باشندگان ممباسا نے اپنے حاکمان کے ظلم کی وجہ سے نا امید ہوکر سنه ۱۶۹۸ع مین امام سقط سے کہ جنھون نے بہت لوٹگیون کو قتل کرکے اونکو نکال دیا مدد چاہی مخفی نرہے کہ قبل از سنه ۱۷۸۴ع کے یعنی بعہد احمد بن سعید کے عرب سقط کا قیام مستحکم جزیرہ زنزی بار مین نہین ہوا بلکہ بعد اسکے بھی کئی برسون تک یعنے تا جلوس فرمانے سد سعید کے سنه ۱۸۰۶ع مین اطاعت زنزی بار کی صرف حیثیت سے برای نام تھی ✣

سنه ۱۷۴۶ع مین باشندگان ممباسا نے اطاعت سقط سے منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سلطان قرار دیا اور تا سنه ۱۸۲۳ع یعنے جب تک کہ بخوف چڑھائی امام کے سلیمان بن علی سلطان ممباسا نے بغرض اپنی بچانے کے سرکار انگریز کی پناہ پکڑی آزاد رہے ۷ فروری سنه ۱۸۲۴ع کو اوسکے ساتھ ایک اقرارنامہ کہ جسکی روسے لنگرگاہ ممباسا اور اوسکے علاقہ مع جزیرہ پمبا اور کنارہ سمندر موقوعہ مابین ملنڈہ اور دریاے بنگالی کے بہ تحت گریٹ برٹن کے قائم کی گئی قرار پایا مگر منظوری اس اقرارنامے کی عمل مین نہین آئی کہ سنه ۱۸۲۸ع مین امام سقط نے ممباسا پر ایک فوج بھیجکر اوسکو لے لیا ✣

حکومت زنزی بار کی راس ڈلگاڈو سے کنارۂ سمندر پر قریب کنارۂ سومیل بجانب شمال کو ہے

سنہ ۱۸۴۴ء مین سید سعید والی مسقط نے اپنے بیٹے سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین حکومت زنزی بار پر مقرر کیا اور سید ثھوالی دوسرے بیٹے کو حکومت مسقط پر مقرر کیا سنہ ۱۸۵۴ء مین سید خلید مر گیا اور امام نے اپنے چھوٹے بیٹے سید مجید کو اوسکا جانشین کیا بعد وفات امام کے سنہ ۱۸۵۶ء مین سید ثھوالی نے کہ مسقط کا حاکم تھا زنزی بار کا دعوی کیا چنانچہ اوس نے ساتھ اپنے بھائی سید مجید کے ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے سید مجید بشرط دینے ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کے حکومت افریقہ پر قابض رہا قائم کیا مگر خلید کے بعد ایک تضیہ واقع ہوا خواہ وہ بہ نسبت ادای زر مذکورۂ بالا کے متصور ہو یا بہ نسبت تابع ہونے زنزی بار کے بحکومت مسقط کے غرضکہ خوف لڑائی کا ہوا مگر فریقین آمادہ بہ نسبت اس امر کے کراتے گئے کہ گورنر جنرل کی پنچایت پر انفصال اس ماجرا کا منحصر کیا جاوے اور اونکے فیصلہ پر ہر دو فریق کاربند ہون چنانچہ ایک کمیشن واسطے تحقیقات اس امر کے مقرر ہوا اور اسکے رو سے وجہ ثبوت کے جو کمیشن نے حاصل کیا تھا لارڈ کیننگ صاحب نے فیصلہ نمبری ۱۰۱ کہ جسپر دونون فریق راضی ہوے کیا یعنے یہ کہ سید مجید حکومت زنزی بار اور حکومت افریقہ پر جو سید سعید کے قبضہ مین تھا رہے اور ہمیشہ چالیس ہزار روپیہ مع بقایا کے امام مسقط کو دیا کرے مگر اوس دن سے زنزی بار کا مسقط کے تابع ہونا متصور اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سلطان زنزی بار عہدنامجات کی اون دفعات پر پابند متصور ہے کہ جو اوسکے باپ کے ساتھ بہ نسبت زنزی بار کے قرارپائی ہون حال مین اوسنے ایک حکم مشعر ممانعت آمد و رفت غلامان کے جو اوسکی حکومت مین موسم غلامان مین یعنے یکم جنوری سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرتا تھا جاری کیا ؀

نمبر ۱۰۱

خط بنام سید مجید بن سعید والی زنزی بار

مشفق مہربان قدردان — ہم آپ کو دوبارہ اوس نفاق کے جو باہم آپ کے اور آپ کے بھائی امام مسقط کے واقع ہوا تھا کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ لوگون نے پنچایت ویسرائے گورنر جنرل کی قبول کرنی کو اقرار کیا لکھتے ہین — واضح رہے کہ بلحاظ اوس دوستی کے جو باہم سرکار ملکہ معظمہ اور سرکار اومان و زنزی بار کے ہمیشہ سے چلی آئی و نیز بنظر حفظ انسداد لڑائی آپس کے جسکے ہونے آگے

پنچایت کو قبول کیا اور بغرض حاصل کرنے پوری وقفیت امورات متنازعہ کے ہمنے سرکار بنبی کو واسطے
تعینات کرنے ایک افسر کے مسقط اور زنزی بار مین بغرض کرنے تحقیقات ضروری کے ہدایت کی چنانچہ
برگڈیر کوگلن صاحب کہ جنکے انصاف و تیز فہمی اور عدم طرفداری پر سرکار ہند نہایت اعتبار رکھتی ہو
واسطے تحقیقات مذکورۂ بالا کے تعینات ہوے اور برگڈیر کوگلن صاحب موصوف نے بہ نسبت جملہ
امورات کے جو باہم آپ اور آپ کے بھائی کے تنقیح طلب تھے ایک رپورٹ کامل اور مفصل گذرانا
ہے اور ہمنے ہر سوال پر بخوبی غور کرکے فیصلہ حسب ذیل کیا ہے +

اول - سید مجید زنزی بار اور اوس حکومت افریقہ کا کہ جو سید سعید متوفی کی تھی حاکم گردانا جاے +

دوم - حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرے +

سوم - سید مجید سید ٹھوانی کو دو سال کا بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ دیدین +

ہم بہت خوش ہین کہ شرایط ہر فریق کے حق مین واجب اور مقرر ہین اور چونکہ آپ لوگون نے
بخوشی و نیک نیتی سے ہماری پنچایت کو قبول کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ لوگ اسپر بخوشی
اور ایمانداری کاربند رہین گے اور تکمیل اسکی بلا توقف عمل مین آویگی +

واضح رہے کہ ادا سے چالیس ہزار روپیہ کا زنزی بار مسقط کے تابع ہونے کی علامت نہین تصور
کیجاوے گی اور نہ یہ آئین صرف بذات آپ کے اور آپ کے بھائی سید ٹھوانی کے قایم رہیگا
بلکہ یہ انتظام پایدار اور ہمیشہ کے لیے متصور ہوکر نسلاً بعد نسل مرعی رہے گا اور حاکم مسقط جو مطالبہ
زنزی بار سے باز آوینگے اور دونون وراثتون کی ناہمواری کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز
سرکار انگریز سے پیدا ہوئی تھی ٹھیک ہوگی چنانچہ اب سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور
ہونگی فقط راقم دوست صادق اور خیر خواہ +

دستخط کیمبل صاحب مقام کلکتہ

بقیہ فورٹ ولیم - ۲ - اپریل ۱۸۶۱ع

ترجمہ خط عربی مرسلہ سید مجید بن سعید سلطان زنزی بار بنام لفٹنٹ کرنیل سی پی رگبی صاحب کونسل
ملکۂ معظمہ متعینہ زنزی بار مورخہ ۲۱ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ - جون ۱۸۶۱ع کے بمضمون ذیل ہے +

بعد سلام و پیار کے مدعا یہ ہے کہ ہمکو ورود کی خطوط نواب گورنر جنرل کشور ہند اور عالی القاب

گورنر بمبئی سے نہایت سرفرازی حاصل ہوئی اور خوشخبری تصفیہ قضیہ موقوعہ باہم ہمارے اور ہمارے
بھائی ثھوالی بن سعید نے ہمارے دلکو شاد کیا اور اوس فیصلہ کو جو دربارہ دینے ۴۰ ہزار روپیہ ہمارے
بھائی ثھوالی کو مع ۸۰ ہزار بقایا دوسال کے قرار پایا ہے ہم قبول کرتے ہین اور شرائط فیصلہ پر
بھی ہم راضی اور پابند ہین اور جو کہ مرضی سرکار انگریزی یعنے جو ابل سرکار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہم مین سے
یعنے ہم اور ہمارے بھائی ثھوالی اپنی اپنی عملداری مین آزاد رہکر اپنی رعایا پر حاکم رہین یعنے زنزی بار
اور جو جزائر پمبیا اور منفیہ اور حکومت افریقہ کے جو تابع اوسکے ہے ہمارے تحت حکومت رہے
اور مسقط اور اوسکے علاقہ معہ جزیرہ اومان کے تحت حکومت ہمارے بھائی ثھوالی کے رہے اور
نیز یہ کہ ہم آپس مین برادرانہ دوستی اور صلح کے ساتھ رہین اسلیے ہم اوسکو منظور کرتے ہین اور دعا
مانگتے ہین کہ بمرضی الٰہی ایسا ہی ہو اور ہم سرکار کی مہربانی اور شفقت کے اور نیز رفع کرنے ان قصہ
اور فساد کو ہماری حکومت سے نہایت ممنون اور مشکور ہین او تا حیات اپنی اس مہربانی کو جو ہم پر
سرکار انگریز نے ظاہر کی ہے فراموش نہ کرینگے اب آپ سے ہماری یہ التجا ہے کہ آپ عالی القاب
گورنر جنرل کشور ہند سے یہ ذکر فرمایئے کہ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ سالانہ بھائی ثھوالی کو اس
طرح پر تصفیہ فرماوین کہ ہر سال موسم یعنے قریب اپریل کے ۲۰ ہزار دیا کرے اور باقی ۲۰ ہزار
روپیہ ہر سال ذمن مین یعنے قریب ستمبر اور اکتوبر کے کہ جب سالانہ حساب تیار ہوتا ہے اور مالگذاری
تحصیل ہوتی ہے دیا کرین چنانچہ اسیطرح پر سابق مین ہمنے اپنے چچازاد بھائی محمد بن سالم کے
ساتھ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ کے مسقط کو بندوبست کیا تھا اور اسی ہزار روپیہ بقایا
ہم جسقدر جلد ممکن ہوگا ادا کرینگے اور یہ التجا ہماری بغرض محفوظ رکھنے قصہ آیندہ کے ہے —
یقین ہے کہ آپ اپنی ضروریات سے ہمکو سرفراز فرمایا کرینگے فقط راقم نیاز بندہ مجید بن سعید
محررہ ۱۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۱ء +

خط مرسلہ سلطان زنزی بار بنام رایٹ آنریبل گورنر جنرل محررہ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۱ء
کے مضمون ذیل ہے +

بعد تسلیمات معمولی مدعا یہ ہے کہ ہم نیاز نامہ بدریافت خیر و عافیت مزاج عالی کے لکھتے ہین اور
خداوند تعالے سے ہمیشہ دعا مانگتے ہین کہ آپ کو ہر طرح کی بلا سے محفوظ رکھے اور حال اینجانب کا

کہ ہمیشہ اوس صاحب کا مضمون رہتا ... کہ بفضل الہی و باقبال آنصاحب خوش و خرم ہین اور ہمیشہ
آپ کے حفظ جان اور پامالی دشمنان کی دعا مانگتے مین مصروف رہتا ہے آپ کا سرفرازنامہ ایک
موقع خوش وقت پر میرے پاس پہونچا اور اوسکے مضمون سے مین بخوبی واقف ہوا مخفی نرہے کہ جبوقت
مین نے تصفیہ تنازع باہم اپنے اور بھائی سید ثھوانی بن سعید کے آپ پر منحصر کیا تھا ہمنے بدل و جان
پابندی ہونے تصفیہ آپ پر مستعدی بیان کی تھی اور ہم حسب ہدایت آپ کے چالیس ہزار سالانہ اور
اسی ہزار روپیہ بابت بقایا دو سال کے دینے پر راضی ہین اور یقین ہے کہ آپ ہمکو اپنا دوست صادق
سمجھکر کبھی فراموش نہ کیجیے گا اور جو کام کہ آپ ہمارے لائق سمجھکر ہمکو سپرد کرینگے ہم بسر و چشم اوسکو
انجام کو پہونچاوین گے +

خط بنام سید بن سعید سلطان زنزی بار

مشفق مہربان — خط آپ کا محررہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری ہمارے پاس پہونچا اور ہمکو نہایت خوشی
ہوئی اور اس امر سے ہمکو بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ اوس فیصلہ سے جو ہمنے بہ نسبت تنازع
متنوعہ باہم آپ اور آپ کے بھائی سید ثھوانی بن سعید حاکم مسقط کے کیا تھا خوش ہوے +

واضح رہے کہ اگر دو قسطون مین یعنے اول قسط موسم مین اور دوم زمان مین صورت بیباقی چالیس ہزار
روپیہ کی جو ہر سال یا یعنی آپ کے بھائی کو ہونگے ہوجایا کرے تو شرائط فیصلہ پوری متصور ہونگی +

واضح رہے کہ ہمکو آپ کا بڑا خیال ہے اور ہم آپ کو ہر طرح پر مدد دینے کو موجود ہین فقط
راقم دوست صادق — دستخط کیننگ ۲۲ - اگست ۱۸۶۱ع

سپلیمنٹ یعنی تتمہ اون اقرارنامجات اور عہدنامجات اور اسناد کا جو بعد مرتب ہونے اس
کتاب کے قرار پائے ہین +

بیان جینتیا اور کاسیا اقوام پہاڑی

جلد اول کے صفحہ ۲۰۷ سے صفحہ ۲۱۱ تک اسکا حال تفصیل وار مندرج ہے +

اقرارنامجات جو جینتیا اور کاسیا کے سرداران ذیل یعنے سردار ٹننگ و سردار مولم و خیرم لنگری و محرم سے قرار پائے ہین بمضمون ذیل ہین +

ٹننگ - واضح رہے کہ موت سنگہ راجہ اس علاقہ خود نے اپنی التجا دربارہ قائم کرنے ایک اقرارنامہ بہ نسبت محدود کرنے ذر شرائط اپنی تابعداری کے سرکار انگریز کو ظاہر کیا مگر قبل از قرار پانے اس اقرارنامہ کے مرگیا اور بعد ازان بہیاون سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور سرکار انگریز نے اوسکی جانشینی کو منظور کرکے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ نمبری ۱۰۲ بہ نسبت تابعداری اور خیرخواہی کے اوسکو خطاب راجہ بہادر کا دیا +

مولم و خیرم - ۱۸۶۲ء مین یہ مناسب معلوم ہوا کہ بعوض چیرہ پونجی کے شیلانگ مین کہ ملک مولم مین واقع ہے ایک لشکرگاہ قائم کیا جاوے چنانچہ از روے عہدنامجات مندرجہ جلد اول صفحہ ۹۲ کے راجہ مولم کا پابند بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ جسقدر اراضی کار مذکورہ بالا کے لیے مطلوب ہو راجہ مذکور دیگا اور بعوض اوسکے جو کچھ زر مناسب سمجھا جاوے راجہ کو دیا جاوے اور راجہ مذکور بعوض اوس زر کے اختیارات قتیہ مساوی اوسکے موقوعہ بجانب بکمن اور پورب اور دریاے امبان یعنے لوکاپالی کے معافی چاہتا تھا جو کہ رعایاے انگریز کو زیر حکومت سرکار ہندوستانی کے رہنے مین عذر ہوا اسلیے سرکار انگریز نے اقرارنامہ نمبری ۱۰۳ بہ نسبت چھوڑ دینے بالکل حقوق بادشاہی اور ذاتی موقوعہ اوس اراضی کے بعوض دو ہزار روپیہ کے اور حقوق مالکانہ بعوض سمت بیادے کے اور دینے ایکسو ساٹھ روپیہ سالانہ بطور لگان کے اوس سے تحریر کروایا جو کہ راجہ نراین سنگہ خیرم والا بھی راجہ مولم کا کسیقدر اوس اراضی مین شریک تھا اس لیے اوس سے بھی بیعنامہ پر دستخط کروانا ضرور ہوا +

لنگڑی - دسمبر ۱۸۶۲ء مین سردار لنگڑی کا مرگیا اور اوسکے جانشین اومت کو سرکار انگریز نے قبول کرکے بشرط دستخط اقرارنامہ نمبری ۱۰۴ کے جو دربارہ تابعداری اور خیرخواہی کے تھا خطاب راجہ کا دیا +

محرم — اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء مین اوسای سنگہ سرداری محرم پر جانشین امنت سنگہ کا ہوا اور اوسکو سرکار انگریزی نے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ خیرخواہی و تابعداری نمبری ۱۰۵ کے قبول کیا +

نمبر ۱۰۲

ترجمہ اقرارنامہ کا جو ون سنگہ راجہ نشنگ نے ساتھ ڈپٹی کمشنر چیرہ پونجی موقوعہ پہاڑی کاسیا مین کیا بمضمون ذیل ہے +

واضح رہے کہ مین ون سنگہ مبا اولی سیانگ کنور راجہ نشنگ موقوعہ پہاڑی کاسیا کا نشنگ کا حاکم مقرر ہوکر اپنے کو قواعد مندرجہ ذیل پر پابند کرتا ہون +

دفعہ ۱ — ہم اپنے کو بحکومت اور گرد آوری پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی کے تصور کرتے ہین اور جملہ تعصبات جو باہم ہمارے اور کاسیا کے دیگر سرداران کے واقع ہون واسطے تصفیہ کے عدالت انگریزی مین رجوع کیا کرینگے +

دفعہ ۲ — ہم علاقہ نشنگ مین ہمیشہ بکر جملہ مقدمات دیوانی اور فوجداری موقوعہ اوس علاقہ کو جو صرف رعایا سے اوس علاقہ کی ہو باستثناء اون کی سماعت کے اختیار سے باہر ہو بلا طرفداری مدد اپنے متعلق سرداران و بزرگان کے دربار مین حسب الرواج قدیم ملک کے فیصلہ کیا کرینگے اور اون مقدمات کو جو باہم انگریزون کے [illegible] بزرگان اوس دیار یا اور علاقہ کاسیا کے ہون پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی منفصل کیا کرینگے +

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو [illegible] جانب پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی کے صادر ہون تعمیل کیا کرینگے اور ہروقت مشابہ کے حکامون کو [illegible] دوکانداران مہاجنان وغیرہ کو [illegible] مضمون سے ہماری علاقہ مین سکونت اختیار کی ہو حوالہ کردینگے +

دفعہ ۴ — عند الطلب ہم اپنے علاقہ اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنی رعایا کی خوشی اور بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافرون کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہوکر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور نسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریزی اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۵ — سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ہمارے علاقہ مین بشرط دینے زرعوض کے لشکر گاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین کہ جسمین ہم بھی امداد ممکن دینگے ❊

محررہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی ❊

سند دربارہ عطا کرنے خطاب راجہ بہادر کا ون سنگہ حاکم لٹنگ کو محررہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء کا مضمون حسب ذیل ہے ❊

جوکہ تم لٹنگ کے حاکم قرار دیے گئے ہوا سلیے ہم بشرطیکہ تم شرایط مندرجہ اقرارنامہ مرقومہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی کے قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قایم رہو تمکو خطاب راجہ بہادر کا دیتے ہین ❊

دستخط — ایلجن اور کنکنگ کارڈاین

نمبر ۱۰۳

جوکہ اقرارنامہ قرار دادہ ہمارے یعنے میلی سنگہ راجہ ملک ٹلم محررہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء مین کہ جو ساتھہ سرکار انگریز کے قرار پایا ہے یہ شرط قائم ہوئی تھی کہ مقامات لشکر گاہ و کچہری و ڈاک خانہ وغیرہ جو ہمارے ملک مین سرکار کی طرف سے قائم ہون اونکی تجویز اور قائم کرنا اوپر اختیار اور مرضی سرکار انگریز کے موقوف ہے اور جوکہ لفٹنٹ کرنیل جی سی ہاٹن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل حدود شمالی و مشرقی نے حسب ہدایت سرکار ممدوحہ کے واسطے کارہاے متذکرہ بالا مقامات مندرجہ ذیل کو تجویز اور پسند کیا ہے اسلیے ہم بمشورہ اور رضامندی اپنے وزرا اور سرداران کے جملہ حقوق پادشاہی و ذاتی اون مقامات کے ملکہ معظمہ پادشاہزادی انگلستان و سرکار انگریزی کو عطا کرتے ہین اور یہ بھی شرط ہے کہ کاشتکاران اندر حدود مندرجہ ذیل کے کسی اراضی کے مالکان اپنے اراضی کو بدست سرکار انگریزی کے بیچا چاہین تو اوس صورت مین وہ قابض اپنی اراضی پر بلا کسی محصول یا خراج کے حسب سابق رہینگے مگر بہرحال اختیار و حکومت ملکہ معظمہ ممدوحہ اور سرکار انگریزی اور افسران سرکار ممدوحہ کو اراضی مذکورہ بالا و باشندگان اوسکے پر اور سزادہی مجرمان ساکنان اوس اراضی کی باعتدال

سرکار موصوف سے رہے گی ٭

بیان سرحدات

سرحد اراضیات اودون سینا کا جو خرید کیا گیا ہے اوم ڈنگ پون کے دکھن اور پورب کیجانب ہے سرحد کا شنگ لہنگ کا اوم ڈنگ پون کے دکھن دہارا کے دکھن طرف متصل موضع سادو کے واقع ہے سرحد اراضیات اوبات کہاوبا کی خرید شدہ کا متصل دریاے اوم ڈنگ پون کے ہے علے ہذا القیاس سرحد اراضیات کا ڈوک خرید شدہ کا بھی دریاے مذکور کے کنارہ تک اوسطرح واقع ہے اور سرحد موضع سوا کا خرید شدہ کی بھی اوسیطرح پر واقع ہے اور سرحد اراضیات خیلانگ کا سرکاری سڑک ہین موجودہ جوانب شمال اور مغرب سے سرحد اراضیات بورجن منتہی تک واقع ہے اور وہان سے سرحد پورتن مذکور سے سرحد اراضیات راج تک واقع ہے٭

٭ اراضیات راج کی اوس مقام تک کہ جہان اراضی لانگ ٹوا و نانگ کی اراضی راج سے جدا ہوتی ہے اور اراضی جوا وریانگ کریانگ والی تنگلیم کی حد کی کیجانب مشرق ایک پہاڑ کی تا سرحد سنگلین لانگلرنگ کے عنقریب پانی کے واقع ہے اور وہان سے اوم سوریا کے ساتھ جاملی ہے اور جنگل لانگٹا کہا سے درختان دیودار کے جانب اوتر و مغرب واقع ہے اور وہان سے دریاے اوم سوریا ہوکر واسطے تا مینار روشن رام کے کہ جسکے قریب ایک ستون سنگین ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد پہاڑ کے نیچے ہوکر پہاڑ یو دولی سے یعنے وہ پہاڑ کہ جس پر مینار ... کی سب ... ہوتے ہوے اوس مقام ہوکر گئی ہے کہ جہان پر قریب سڑک سرکاری کے کنارہ دریاے اوم سوریا کے ستون سنگین بنے ہوئی ہین پھر سرحد مذکور دریاے سمت شمال و مشرق دریاے اوم کراہ ہوکر پانی یودولی اور موضع ماوکرا کے داہنی طرف واقع ہے پھر سرحد مذکور کیجانب مشرق جو پہاڑی سے اون اراضیات پہاڑی ہوکر جسکو اوسنے سرکار کو دیا ہے ہوکر اراضی اودونگ کہ قبضہ سرکاری مین ہے واقع ہے اور وہان سے ... کو سرحد کنارہ پہاڑ و اراضیات میدان مین ہوتی ہوئی دریاے اوم ڈنگاسم تک مقابل ایک گانو کے کہ جہان ریاست مذکور پیوستہ واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور دریاے

پھر سرحد اراضیات مین میلی سنگہ نے بحق خود اپنے وزیرا اور
جملہ کسان متعلق کے راج حقوق اراضی سلونگ اور اراضیات راج موقوعہ
بجانب جنوب اوم سرلی کے کہ جو مشہور بنام کرکون ناتک ناکیش کے ہے اور اراضی پوردوئی
جو مشہور باراضی تیلانگ لیانگ کے ہے سرکار انگریزی ملکہ معظمہ کو مع سائر و تالاب وغیرہ
کے جو اوسمین واقع ہین عطا کیا اور ایک ہزار روپیہ معرفت لفٹنٹ کرنیل ایجنٹ گورنر جنرل
مذکورۂ بالا کے اوسکے لیے وصول پایا +

دستخط میلی سنگہ

دستخط راجہ رابن سنگہ

مقام پوردوئی

محررہ ۵ دسمبر ۱۸۳۶ء

راجہ رابن سنگہ بجانب خود اور اپنے لوگون کے حقوق مذکورہ بالا عطا کرنا مین راضی ہے

دستخط جی سی ہاتن

قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و شرقی ؛ گواہ شد یو جی مونی مترجم

مذکور کے کنارے کنارے کھیت دہان ملکیت اوبیہ اور ترائی پہاڑی سے ہوکر موضع لمبرا
کو بجانب پورب یعنے بائین کو چھوڑتی ہوئی بشمول اراضی پہاڑی کہ جسکو اوبیہ نے حوالے
سرکار کے کیا ہے گذر کر کے کھیت مذکور تک جاکر جانب پورب اور بائین کو بائین دونون
پہاڑون کے گذر کرتی ہوئی کنارۂ دریاے اوم پونگ مینگ کوم تک ہوکر اوسی کے نیچے
ہوتی ہوئی سنگم دریاے مذکور کا ساتھ اوم جیاے کے جسکو اب اوم سورپی کہتے ہین واقع ہے
اور یہی دریا اوس مقام تک سرحد ہے کہ جہان پر ستون سنگین بنا ہے کہ متصل جسکے سرحد اراضی
کے کہ جو اوسن سینا سے خرید کی گئی واقع ہے اور سرحد بجانب جنوب و غرب کے ہوتی ہوئی اوس مقام تک کہ
جہان پر دریاے اوم تیلانگ کا پھیر ہے اور اوسی جگہ ایک ٹیلے پر بمقابلہ دس درختان پودار اور پانچ درخت سرو کے
ستون سنگین بنا ہوا واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور کنارہ دریاے اوم تیلانگ پر سرحد اراضی اوسن سینا تک ہوکر اوس مقام تک واقع ہے کہ جہاں

حاضر الوقت

دستخط	او	رام منتری		
دستخط	او	جی منتری	مولم پونجی	
دستخط	او	صوبہ منتری		
دستخط	او	سونہ منتری		
دستخط	او	رامین		
دستخط	او	بامن		
دستخط	او	مویک لانگ سکدر	کہامی رم پونجی	
دستخط	او	سونکہا لانگ ڈو		

دستخط جی سی ہاٹن قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۰۴

اقرارنامہ قرار دادہ ازجانب سردار لنکاری مضمون ذیل سے ٭

مین ابتہہ سنگہ بجاے اپنے چچا سن سنگ راجہ توقی کے راج لنگری پر حسب دستور ملک منظوری سرداران و بزرگان وغیرہ منظوری وسیرا سے گورنر جنرل کشور ہند کے جانشین ہوکر وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ ہندستانہ اوی انگلستان اور اسکے ورثا اور جانشینان کی اطاعت کرونگا اور دفعات مندرجہ ذیل کا پابند رہون گا ٭

دفعہ ۱ — مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے سردارون اور افسرون کا جو وقتاً فوقتاً ازجانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور جملہ قضیات کو جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر مقام مذکورہ بالا کے محکمہ مین رجوع کرونگا اور ہم اپنی تقرری کو بہ تحت سرکار انگریزی کے متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درحالیکہ ہم رعایاے ضلع اور سرکار موصوف کو راضی نرکہین ہمکو عہدہ سرداری سے موقوف کر کے دوسرا سردار بجاے ہمارے رکھین ٭

دفعہ ۲ — میں ضلع لنگری میں رہا کرونگا اور حسب رواج اور معینہ مکانات کے بدوستری سرداران و بزرگان راج کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو رعایا سے ضلع مذکور میں دائر ہوئے کیلے دربار میں فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا سے اوس ریاست کے اور قوم انگریزی سے یا کسی قوم دیگر کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کر دیا کرینگے اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیا کرینگے جو کا شیائے دور سرکاروں سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین کے ڈپٹی کمشنر مذکور کے پاس رجوع ہوا کرینگے +

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو از جانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار معینہ اضلاع پہاڑی کے جاری ہون تعمیل کرینگے اور عند الطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع لنگری میں رہتے ہون یا وہان پناہ لیا ہو سپرد کر دینگے +

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع لنگری اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک مین ہو کر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوئے ہین مدد ہر طرحکی دینگے اور بہ نسبت آسایش کرنے کا رتجارت باہم رعایا اپنے ملک و رعایا انگریزی اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۵ — سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع لنگری مین لشکرگاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جس قدر اراضی کار مذکور کے لیے مطلوب ہوگی دینگے اور اوس اراضی کے لیے جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو عوض دینا ہوگا +

دفعہ ۶ — ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرائط پر جو باہم راجہ متوفی اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۲۹ء کے قرار پائی تھین کہ جنکی روسے بخیال پانے نصف منافع کے اپنے جملہ حقوق معدنی کو سوائے اون اراضی کے کہ ضمن تعمیر کا جو نہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات اور سرکوکہ جنکے لیے جمع نہین دیجاتی اور جنکو رعایا لنگری کاشت

نہین کرتے اور جسکی کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے ۲۸۰ روپیہ تک کا
ٹھیکہ مسٹر مہری صاحب انگلس کو دیا ہی قائم رہین گے ۔

محررہ ۲۵ جنوری ۱۸۶۴ع

مقام چیرہ پونجی

مہر اور نشانی امیت سنگہ
راجہ لنگری
نشان
سیدی منتری مقام لارنگ
اودن منتری ایضاً
اوسم منتری ایضاً
اورام سنگہ منتری ایضاً

گواہ جی بی شادویل و
اسسٹنٹ کمشنر ان چارج

واضح رہے کہ

تاریخ ۲۵ جنوری ۱۸۶۴ع کو ہمارے سامنے مہر اور دستخط ہو کر حکم ہوا کہ ازجانب ویسرائے اور گورنر جنرل کے راجہ کے پاس خلعت اور سند بھیجی جاوے ۔

دستخط
جی بی شاڈویل
اسسٹنٹ کمشنر ان چارج

سند در بارہ عطا ہونے
خطاب راجہ کا امیت سنگہ سردار
لنگری کو بمضمون ذیل ہے

چونکہ تم حاکم لنگری کے قرار دیے گئے ہو اس لیے ہم بشرطیکہ تم شرائط مندرجہ اقرارنامہ پر جو ۲۵ جنوری ۱۸۶۴ع کو قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قائم ہو تمکو خطاب راجہ کا دیتے ہین ۔

دستخط
جان لارنس

محررہ ۷ جون ۱۸۶۴ع

نمبر ۱۰۵

اقرارنامہ قراردادہ از جانب
راجہ محرم کے قرار پایا ہے
بمضمون ذیل ہے —

مین اوسی سنگھ ساکن محرم کا ہون، جو کہ ہم حسب رواج ملک اور منظوری سرداران و بزرگان محرم و بحکم ویسراے و گورنر جنرل ہند کے اوسیب سنگھ ڈہولا راجہ محرم کا جانشین اور وارث ہوے ہین اسیلیے اقرار کرتے ہین کہ ہم ملکۂ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن اور اوسکے ورثا و جانشینان کی اطاعت کرینگے اور دفعات مندرجۂ ذیل پر پابند رہینگے

دفعہ ۱ مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینۂ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے و نیز اون افسرون کے جو وقتاً فوقتاً از جانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور دربارۂ جملہ قضیات کے جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر مقام مذکور کے پاس رجوع کیا کرینگے اور ہم اپنے عہدے کو بتحت سرکار انگریزی متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درحالیکہ ہم رعایای محرم اور سرکار موصوف کو راضی نرکہین تو ہمکو عہدۂ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے مقرر کرین —

دفعہ ۲ مین ضلع محرم مین راج کرونگا اور حسب رواج معینۂ ملک کے بمدد منتری سرداران و بزرگان کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو باشندگان ضلع مذکور کی نسبت دائر ہو کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا اوس دیار کے اور قوم انگریز یا کسی قوم دیگر کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرونگا اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بہیجدیا کرونگا جو کاسیا کے اور سرکارون سے نسبت رکہتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین صاحب موصوف کے پاس رجوع ہوا کرینگے —

دفعہ ۳ ہم جملہ احکام کو جو از جانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار متعینۂ اضلاع پہاڑی کے جاری ہو تعمیل کرینگے اور عندالطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع محرم مین رہتے ہون

یا وہان پناہ لی ہو سپرد کر دینگے فقط

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع محرم اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکار کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیرو کار رہین گے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہو کر آستے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بہ نسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریز کے اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرین گے۔

دفعہ ۵ سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع محرم مین لشکرگاہ اور ڈاک گھر اور سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر اراضی کار ندکورہ کے لیے مطلوب ہوگی دینگے مگر اوس اراضی کے لیے کہ جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو البتہ عوض دینا ہوگا۔

دفعہ ۶ ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرایط پر جو باہم راجہ اوسیپ سنگہ اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۹ء کے قرار پایا ہے کہ جسکی رو سے بخیال پانے نصف منافع اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جسمین پتھر کا چونہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات او سرکو کہ جسکے لیے جمع نہین دی جاتی اور جسکو رعایاے محرم کاشت نہین کرتے کہ جسکے کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے ۱۸۹۲ء تک کا ٹھیکہ مسٹر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہے قائم رہین گے۔

محررہ ۵ اکتوبر ۱۸۶۲ء

مقام یودوئی

علامت ۵ دستخط اوسی سنگہ راجہ

نشانی ۵ رام سنگہ منتری

۵ اوسنگہ منتری

۵ ڈبلونار منتری

گواہ کریس ہینڈ کوس

یو رام گوسنی

خلات واسیند

ٹی ٹی لو ڈبلیو سار سنگه گوشٹی

ـ ۱۳ سنٹو گوشٹی

ـ ر اتر سائی منتری

ـ ۲۱ ڈبلیو سونیا منتری

۵ ڈبلیو ساہی منتری

واضح رہے کہ تاریخ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع ہمارے مقابلے مین اسپر مہر و دستخط ہوا اور راجہ سے اظہار کیا گیا کہ بر وقت صدور حکم گورنمنٹ خلعت اور سند عطا کیا جائیگا۔

دستخط
ایچ س ہاپی ور
ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا و جنتیا

سند دربارہ مستقل کرنے
اوسائی سنگه کو راجہ راج محرم
کے مضمون ذیل ہے

جو کہ تمکو سرداران اور رعایا محرم نے بجای راجہ اوسیپ سنگه سردار متوفی کے جانشین کرنا پسند کیا ہے اسلیے ہم اوس تجویز کو منظور کرکے تمکو محرم کا راجہ مستقل کرتے ہین مخفی نرہے کہ تاوقتیکہ تم بادشاہ انگلستان کی اطاعت کروگے اور اپنے قول و قرار کو پورا کرتے رہوگے راج محرم کا بلازوال تمہارے قبضے مین رہے گا۔

دستخط جان لارنس

محررہ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع

بیان آسام

جلد اول صفحہ ۱۲۶ سے ۱۴۸ تک

اخیر ۱۸۶۱ء مین قوم ابور میانگ نے ایک موضع موقوعہ عملداری سرکار انگریز پر حملہ کرکے لوٹ لیا چنانچہ سامان بہ نسبت قائم کرنے حکومت جنگی ملک ابار موقوعہ کنارہ کہاریٹی آسام ہو رہا تھا کہ اس اثنا مین اوس قوم کے لوگون نے پھر دوستی قائم کرنے کی خواہش کرکے معافی جرم چاہا ۵- نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۶ بہ نسبت لحاظ رکھنے اوپر عملداری انگریز کے اونکے ساتھہ قرار پایا اور اوسی اقرارنامے مین ۱۶ جنوری ۱۸۶۳ء کو گیانگ ابور نے بھی شرکت کیا ۸- نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۷ ساتھہ قوم ابور سکناے ڈہانگ ڈبانگ وغیرہ کے قرار پایا —

نمبر ۱۰۶

جو کہ ضلع لکھیم پور اپر آسام یعنے آسام بالا موقوعہ حدود میانگ ابور کی بہ نسبت جو عملداری سرکار انگریز کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے اور نیز رکھنے صلح و امن کے وا آزروے چٹھی قائم مقام کمشنر آسام مثبتہ چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ مورخہ ۵ مرقومہ ۵ اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی روسے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہونی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھہ میانگ قوم ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۵- نومبر ۱۸۶۲ء بمقام لانے مکھہ کے قرار پایا —

دفعہ ۱ جو ہنگام مخالفت کے میانگ ابور کی جانب سے ایک مرتبہ سرکار انگریز پر جرم سرزد ہوا تھا کہ جس جرم کے لیے اب سرداران مواضعات نے عفو تقصیر چاہا ہے اسلیے وہ تقصیر معاف کی گئی اور آیندہ کو صلح پھر واقع ہوئی —

دفعہ ۲ واضح رہے کہ عملداری سرکار انگریز پر کہ جو کنارہ ڈہانگ کے ہے اور جسکو میانگ ابور نے تسلیم کیا ہے حفظ رکھنے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ شاہی میدان مین سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی بشرک و قلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم میانگ ابور کو اوس بند و بست مین کسیطرحکا ملال نہوگا

اور نہ ایسے مقامات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۴ جملہ اشخاص کو جو متصل پہاڑ میانگ کے میدان مین رہتے ہین میانگ ابور رعایاے انگریزی تصور کرینگے۔

دفعہ ۵ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے سرحد سے باہر بنظر محل ہونے بہ نسبت سکناے عملداری سرکار کے سنجاوینگے۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ میانگ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار ہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایاے انگریز بھی مواضعات میانگ ابور مین واسطے کار تجارت کے اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۷ میانگ ابور کو اختیار ہے کہ جن بازارہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمد و رفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی و تیر و کمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۸ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی میانگ ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین قابض اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع مشخصہ ڈپٹی کمشنر کو ادا کیا کرینگے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۹ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون کی نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان کو لاوینگے۔

دفعہ ۱۰ درحالیکہ باہم میانگ ابور اور عملداری انگریزی کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلینگے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلہ پر پابند رہینگے۔

دفعہ ۱۱ بنظر اسکے کہ میانگ ابور اٹھہ کھیل کے کہ جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر ازجانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کھیرہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل کے سرکار سے سالانہ ملا کرینگی

اجناس

یکصد عدد کودالی	نمک	شراب	افیون آبکاری	تمباکو
لوہی کے	مـ	لـ بوتل	۲ ثار	۵ من

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیا جاوے گا اور مابعد اسکے ہر سال کسی شخص متعلق اٹھہ کھیل میانگ ابور کو عند الملاقات ڈپٹی کمشنر کے مقام لالی لکھہ مین یا اور کسی مقام موقوعہ بسمت میانگ دوار کے ملا کرینگے۔

دفعہ ۱۳ میانگ ابور بنظر دوستی اور مروت کے اقرار بنسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بعوض اوسکے کہ جو اونکو ملیگا عند الملاقات صاحب ڈپٹی کمشنر کے کو سور اور چڑیان دو ایک مٹن نذر دیا کرینگے۔

دفعہ ۱۴ درصورتیکہ میانگ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کی تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور آیندہ کو موثر نہوگا۔

دفعہ ۱۵ واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا کی اصل کاغذ کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کی رہیگی اور ایک پرت نقل میانگ ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دیجاویگی

دفعہ ۱۶ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھہ کھیل میانگ ابور نے آج بتاریخ ۰۰ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع کی اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین ـــ

دستخط ایچ ایس بی وریجہ
ڈپٹی کمشنر درجہ اول لکھیم پور
اور ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و شرقی



ازجانب کھیہ مینکو

نشانی لومیر گھام	×
ٹاکور گھام	×
یانگ گھام	×
چاپیر گھام	×
تاٹینگ گھام	×

از جانب کھیرہ رام کونگ

- نشانی پوڑونگ گھام
- ازرگی گھام
- کاکوگھام
- گولینگ گھام
- گولینگ گھام
- ڈالینگ گھام

از جانب کھدرہ موکونگ

- نشانی موزنگ گھام
- سوتم گھام
- گنڈل گھام
- بدوگھام
- ٹاکورگھام
- یالینگ گھام

از جانب کھیرہ پدمنہ

- نشانی گیری گھام
- تاڈانگ گھام
- ٹٹوگھام

از جانب کھیرہ کیمی

- نشانی شبی گھام
- سومینگ گھام
- تاکوکھہ گھام
- تانی گھام
- تاکم گھام
- ٹاکورگھام
- لولینگ گھام
- لوناگھام

از جانب موضع لیکایک	نشانی بیسنگ گھام	×
از جانب موضع کالونگ	نشانی تاھنگ گھام	×
	تاکر گھام	×
	تسن گھام	×
	دوکاہک گھام	×
از جانب موضع لیدوم	نشانی لوکرنگ گھام	×
	ٹی مینگ گھام	×

واضح رہے کہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۳ع کو ساتھ کیبانگ ابور کے ایک اقرارنامہ اسی مضمون کا قرار پایا اور اونکو تیس من نمک چالیس بوتل شراب چار من تمباکو یا عہ نقد بعوض تمباکو اور ییب گوداری و ۲ بار افیون سالانہ دیا جانا قرار پایا۔

نمبر ۱۰۷

جو کہ ضلع لکھیم پور ابر آسام یعنی اسام بالا موقوعہ سرحد پاڈودمی لو وسیلوکھہ و بوم پین و پورابور کی پہاڑیون کی نسبت جو بعملداری سرکار کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے کے اور نیز رکھنے صلح وامن کے وازروے چٹھی قائم مقام کمشنر آسام مثبتہ چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ مورخہ ٹے مرقومہ ۸ اگست ۱۸۶۲ع کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھ قوم سیانگ ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۸ نومبر ۱۸۶۲ع بمقام بہانگ ڈبانگ مکھ کے قرار پایا۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قوم ابور اوس عملداری انگریزی پر جو کنارہ پہاڑی تک واقع ہے لحاظ رکھینگے۔

دفعہ ۲ ابور جملہ سکنائے میدان کو رعایائے انگریزی گردانینگے۔

دفعہ ۳ ابور وعدہ بنسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وہ اپنے یگانون مین سے

ہی شخص کو اشخاص سکنائے عملداری انگریز پر روک ٹوک نہین کرنے دینگے۔

دفعہ ۴ سامنے میدان مین سرکار انگریز کو اختیار رہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی بیشرک وقلعہ وغیرہ بنالین اور قوم ایور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۵ واضح رہے کہ ایورا اور دیگر اشخاص کو اختیار رہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایائے انگریز بھی مراصفعات ایو مین واسطے کار تجارت اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۶ ایور کو اختیار رہے کہ جن بازار ہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمد ورفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی وتیر وکمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۷ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی ایور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین قابض کسی اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع تشخیص شدہ ادا کیا کرے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۸ ایور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان لاوین گے۔

دفعہ ۹ درحالیکہ ہم ایور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ایور آئین کو بدست خود نلین گے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلے پر پابند رہین گے۔

دفعہ ۱۰ بنظر اسکے کہ ایور آٹھ کہیل کے جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کہیل مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل سرکار سے سالانہ ملا کرینگے۔

تفصیل اجناس

کوداری آہنی	نمک	شراب	تمباکو
ما عدد	عـا	ما بوتل	حمن

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیجاویگی اور مابعد اسکے ہر سال مین کسی شخص متعلق ابور مذکورہ بالا کو دے دیا جایا کریگا

دفعہ ۱۲ ہر سال عندالملاقات ڈپٹی کمشنر اور ابور کے نذر معمولی گذرانی جایا کریگی —

دفعہ ۱۳ درصورتیکہ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل اور منسوخ متصور ہوگا —

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ اقرارنامہ کی اصل پرت کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر اسام کے رہےگی اور ایک پرت نقل ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دی جاوےگی —

دفعہ ۱۵ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھہ کھیل ابور نے آج تاریخ ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء کے اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط
ایچ یس ہاپکنس
ڈپٹی کمشنر

ازجانب می با	یوبنگ گھام	×
ازجانب پاڈو	ٹونگر گھام	×
ازجانب بلوکھہ	مسکوکھہ گھام	×
ازجانب بوم تین	جولونگ گھام	×
ازجانب بوراپو	جن بانگ گھام	×
ازجانب بور سلکہ تو	کرموو ولد انو گھام	×
ازجانب مونگکو پادو اپو	میانگ گھام	×

بیان بھوٹان

جلد اول صفحہ ۱۴۲ سے ۱۵۰ تک

واضح رہے کہ اضلاع بھوٹان متوسط مابین پہاڑی اور سرحد انگریزی کے بنام دوار کے مشہور ہین اور اونکا نام انواع گذرگاہون سے جو پہاڑی ہوکر بھوٹان کو جاتے ہین رکھا گیا علاوہ دوار کوریاپارہ کے جو سابق مین بحکومت راجہ ٹوانگ کے کہ زیر حکومت لاسا کے تھا رہے اٹھارہ دوار تھے منجملہ اونکے گیارہ سرحد بنگال پر واقع ہین اور سات سرحد آسام پر واضح رہے کہ دوار بنگال جو تشنا سے بجانب سرحد پورب سکھم کے مونس تک واقع ہے بہت روز تک بھوٹیون کی حکومت رہی اور قبل از شمول آسام کے بحکومت سرکار انگریزی کے جو ہنگام لڑائی اول برہما کے واقع ہوا بھوٹیون نے بھی منجملہ دوار آسام کے چار دوار کو حکومت ہندوستانی سے چھین لیا تھا اور باقی تین دوار بشرکت بھوٹیون اور آسامیون کے رہے بہ نسبت اس امر کے کہ یہ حال کب تک قائم رہا ٹھیک حال معلوم نہین اور بھوٹیا لوگ واسطے اون دوارون کے حکومت آسام کو تین ہزار پچاس روپیہ نقد و قدرے جنس بطور خراج دیا کرتے تھے اور بعد شمول ہونے اونکے عملداری سرکاری مین وہ خراج سرکار انگریز کو دیا جاتا تھا اور سرکار انگریز بھی تین دوار یعنے کوریا پارہ و بوری گوما و کلنگ پر بشرکت قابض رہی ہر سال مین دوار مذکور چار مہینے تک بقبضہ سرکار انگریزی رہا کرتے تھے اور باقی آٹھ مہینے بقبضہ بھوٹان —

سنہ ۱۸۲۸ع مین بھوٹیون نے حدود انگریزی پر بدعت کرنا شروع کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ جملہ دوار بشمول عملداری سرکار انگریز کے ہوگئی پہلا حملہ بوری گوما دوار کے رہزنون نے

تفصیل اٹھارہ دوار	
دوار بنگال	
۱ دالم کوٹ	۲ زمرکوٹ
۳ چمارچی	۴ لکھی
۵ بکسا	۶ بلکا
۷ یارہ	۸ گوما
۹ ریپو	۱۰ چرنگ یا سدلے
۱۱ بانغ یعنی بجنی	
دوار آسام	
کامروپ دوار	
۱۲ گھرکولا	۱۳ بالسکا
۱۴ چپاگوری	۱۵ چپاخمر
۱۶ بجنی	
درنگ دوار	
۱۷ بوری گوما	۱۸ کلنگ

قبضۂ چپٹ گاری موقوعہ ضلع ورنگ پر کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ دوار بقبضۂ سرکار انگریزی ہو گیا مگر ۱۳- جولائی سنہ ۱۸۳۴ء کو کہ جب اون رہزنون کے سرغنہ کا مرنا ثابت ہوا کہ جو خبر بعد اسکے جھوٹی پائی گئی اونکا قبضہ پھر بحال ہوا مئی سنہ ۱۸۳۶ء مین موضع نوگام ضلع کامروپ پر سکناہ بجنی دوار نے حملہ کیا اور اوسی سال مین بماہ نومبر سکناہ کلنگ دوار نے ضلع دانگ مین دوسرا حملہ کیا -

واضح رہے کہ دو مہینے بعد اسکے یعنے بماہ جنوری سنہ ۱۸۳۷ء کے ضلع کامروپ مین سکناے بانسکا دوار نے ایک حملہ کہ جسمین جان ومال اکثر ضایع ہوا تھا کیا اور سرغنہ اونکا ایک تعلقداری اختیار کہ جسنے راجہ دیوان گری کے پاس پناہ لی تھی اور بباعث اس حملہ کے بانسکا دوار پر چند روز قبضہ سرکار انگریز کا رہا راجہ دیوان گری نے تا وقتیکہ لڑائی مین شکست نہین کھائی مجرمون کو حوالہ نہین کیا بعد ازان رفتہ رفتہ بسبب عاجزی ومنت بھوٹیون کے دوار اونکے قبضہ مین کر دیا گیا -

واضح رہے کہ بباعث ابتری حالات وقوعہ سرحد کے سرکار انگریز نے دربار بھوٹان ونیز بشرط ممکن دربار لاسا کو ایک ایلچی بھیجنے کا ارادہ کیا اور کپتان پیم برٹن صاحب ایلچی مقرر ہوے مخفی نرہے کہ علاوہ حصول خبر وواقعات ملک واسطے باہمی نیپال اور چین کے خاص غرض اس پیغام کی یہ تھی کہ بھوٹان کے ساتھ سرحد انگریزی کی ایک نسبت قرار واقعی قائم ہو اور خراج کہ جو قریب ۱۰۰۰ روپیہ کے پچھلا بقایا ہو گیا تھا ہمیشہ ادا ہوا کرے اور اس غرض کو حتی الامکان بباعث ترغیب دینے بھوٹانیون کو بسبب چھوڑ دینے دوارون کو اہتمام سرکار انگریزی مین بعوض اسیقدر خراج کے جو تعین پاوے خواہ نقد خواہ بعوض زر نقد کے اراضی محفوظ رکھنے کا منشا تھا واضح رہے کہ یہ انتظام باعث ترقی کار تجارت ساتھ بھوٹان کے متصور تھا ایلچی یکم اپریل سنہ ۱۸۳۸ء کو مقام پونا کھا کے پہونچا اور وہان اسکی خوب خاطر داری ہوئی مگر کپتان پیم برٹن صاحب ساتھ سرکار بھوٹان کے کوئی امر پسندیدہ قرار نکر سکے اور اوس ملک مین غدر ہو رہا تھا جدید راجہ دیب کہ جو راجہ سابق کے نکال دیے جانے کے باعث سے جانشین گدی کا ہوا تھا خوب زور نہین کرنے پایا تھا اور دیب راجہ

جو کالا گیا تھا ہنوز سس لیدن پر قابض تھا اور پارو پلو حاکم دوار بنگال نے اور ٹانگسو پلو حاکم دوار اسلام نے اپنے کو آزاد قرار دیا چنانچہ ٹانگسو پلو نے باعث اسکے کہ اوسنے پیشوایان دین سے اپنے بیٹے کو دہرم راج قرار کرانے کے لیے ورغلانا تھا خوب زور پکڑ لیا تھا انہین وجوہات سے ایلچی ۹ - مئی کو واپس آیا اور سرکار انگریزی نے بجز کرنے تدبیر دربارہ محافظت سرحد کے اور کوئی امر مناسب نہین سمجھا -

اس اثناء مین غارتگری سرحد کی موقوف نہین ہوئی چنانچہ ۱۸۳۹ء عیسوی مین بھوٹیون نے ۱۲ نفر رعایاے انگریزی کو لیجا کر بعض کو اون مین سے قتل کرڈالا واضح رہے کہ دوار مغربی مین جو بحکومت پارو پلو کے تھی بہ نسبت دوار شرقی کے جو بحکومت ٹانگسو پلو کے تھی اور دوار کوریاپارہ جو بحکومت ٹونگ راجہ کے تھا اور بہ تحت حکومت سرکار لاسا کے تھا کمتر ظلم و بدعت ہوتی تھی اسلیے ایک انتظام دستی کا لیجانا ساتھ گورنران سرحد بھوٹان کے مناسب سمجھا گیا اکتوبر ۱۸۳۹ء عیسوی مین دوار کلانک وبوری گوما و کوریاپارہ کو لے لیا اور سرکار بھوٹان کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دی کہ تاوقتیکہ رعایاے سرکار انگریزی کہ جنکو زبردستی سے وہ بھگا لے گئے ہین رہا نکرینگے اور نیز تاوقتیکہ کل خراج بقیہ بیباق نہوا ور سرکار انگریزی کو بہ نسبت اس امر کے اطمینان نہویگا کہ سرکار بھوٹان اپنے افسران متعینہ سرحد پر خوب نگران رہینگے واگذاری ان دوارون کی ہرگز عمل مین نہین آویگی -

۱۸۴۱ء مین ایک دوسری پیغام کا بھیجا جانا قرار پایا اور یقین تھا کہ راجہ دیپ اپنا کی دوار کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیدیتا مگر چونکہ بھوٹان اوسوقت ایک حالت تنزل مین گرفتار تھا کسی عہدنامہ سے کوئی نتیجہ بہتر کی امید نہ تھی اسلیے ۱۴ جون کو ایک خط بنام راجہ دیپ بایںمضمون بھیجا گیا کہ اگر ملک مین حالت تنزل قائم رہے گی اور ہماری سرحد مین فتور واقع ہوگا تو سرکار انگریزی چار ناچار باقی دوارون پر بھی اپنا قبضہ کرے گی مگر یہ خط کسیطرح پر موثر نہوا اور چونکہ کورٹ آف ڈایرکٹرز نے تدبیر تجویز شدہ کو پسند کیا تھا ایجنٹ گورنر جنرل کو بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۴۱ء عیسوی کے اجازت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ باقی دوار آسام کو بھی بطریقہ مناسب سمجھین لے لیوین -

واضح رہے کہ قبضہ تین دواروں کا ۱۸۳۹ عیسوی مین صرف بطور چند روزہ کے قرار دیا گیا تھا مگر جو کہ ستمبر [illegible] عیسوی تک مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کیا اور بجالی دواروں کی قبضہ بھوٹان مین بہ نسبت آبادی اور ترقی ضلعون کے مانع متصور ہوئی اسلیے اجنٹ گورنر جنرل نے چاہا کہ شمول اول ضلعون کا ہمیشہ کے لیے مشتہر ہو جاوے اور مالگذاری خالص مین ایک ثلث سے نصف تک شریک سرکار بھوٹان متصور ہو واضح رہے کہ یہ شمول مستحکم نہ صرف بہ بنیاد انتظام اخلاق کے قرار دیا گیا بلکہ باین بنیاد ہے کہ ازروے اوس شرط کے کہ جس سے ہر سال بھوٹیا واسطے چند ایام کے دوار پر قابض رہتے تھے کوئی حق اونکا بہ نسبت دعوے کرنے اونکو بطور اپنی ملک کے پایا نہین جاتا اور مشہور ہے کہ حق اعلے حاکمان اسام کو کہ جنہون نے ہر سال چند روز کے لیے بطور زر عوض اون کے باز رہنے غارتگری کے اونکو قابض رہنے کی اجازت دی تھی حاصل تھا اور بھوٹیا کا مطالبہ صرف بہ نسبت قیمت اون دواروں کے جو اونکے قبضہ مین تحصیل [illegible] گیری کے سبب ہو سکتا ہے اور یہ زر عوض اس شرط پر دیا جاتا تھا کہ وہ فساد وغیرہ عملداری سرکار سے باز آوین اور ازروے حساب اوسکا منافع جو بھوٹیون کو دوار سے پانچ یا دس برس قبل اون کے ترقی ہو جانے کے [illegible] ہو دیا جانا قرار پایا تھا مگر کوئی تاریخ ایسی قرار نہین پائی تھی کہ جسکا بنا حساب قائم کیا جاوے [illegible] مارچ [illegible] عیسوی کو سرکار نے مالگذاری کا ایک ثلث بھوٹیون کو دینے کا وعدہ کیا سب پیشتر دربار بھوٹان نے جسکو انکار [illegible] [illegible] مین [illegible] اور [illegible] اور [illegible] سے کلکتہ مین ایک وکیل کو بہ نسبت مطالبہ [illegible] [illegible] [illegible] اور یہ وکیل بلانے پاسنے کسی امر کے بھیجا گیا تھا اور رفتہ رفتہ سرکار بھوٹان نے انتظام قرار داد پر اتفاق کیا اور [illegible] اول بھوٹان کو آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ صرف واسطے دوار اسام کے دیا گیا تھا اور علاوہ اوسکے ازروے ایک عہدنامہ [illegible] مندرجہ جلد اول [illegible] ۵۲ تا ۵۶ کے [illegible] ہزار روپیہ بہ نسبت دوار کوریہ پارہ کے دیا گیا تھا۔

[illegible]

واضح رہے کہ یہ آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ مالگذاری [illegible] عیسوی کا کہ جو ذیل مین مندرج ہے ایک ثلث قرار دیا گیا۔

تفصیل

گہرکولا	بانسکا	کلنگ	بوہی گوبا
[illegible] ۸ ر	[illegible] ۷ ر ۵ پائی	[illegible] ۸ ر	[illegible] ۲ ر ۹ پائی
میزان کل	چاپاخمر	چاپاگوری	جگنی
[illegible] ۶ ر ۱۱ پائی	[illegible] ۷ پائی	[illegible] ۲ ر	[illegible] ۱۰ ر ۳ پائی

واضح رہے کہ اوس سال مین مالگذاری کوریاپارہ کی [illegible] ۱۴ ر ۲ پائی تھی مگر جوکہ بھوٹیا لوگ اس رقم کے ایک ثلث پر راضی نہین ہوئے تھے اسلیے [illegible] ہزار روپیہ دیا گیا- اور زر لگان اسام دوار کا اضافہ ہوکر [illegible] ہزار روپیہ قرار پایا یعنی ہمگی دین سالانہ [illegible] ہزار روپیہ [illegible] واسطے دوار کوریاپارہ اور [illegible] ہزار روپیہ واسطے دیگر دوار ہاے اسام کے قرار پایا—

۱۸۵۵ء عیسوی مین دو راجہ یعنی ایک چپا دہرم راجہ اور دوسرا جادو یا راجہ دیوان گیری کہ یکے از قرابت مندان دہرم راج کا تھا واسطے پیشی کرانے حصہ مالگذاری دوارون کے بھوٹان سے گوہٹی کو روانہ کیے گئے مگر وہ کامیاب نہوئے اور ہنگام واپسی اپنے بسمت بھوٹان اونھون نے بانسکا دوار پر کئی حرکات ظلم علی الخصوص اوپر جان و مال عہدہ داران سرکار کے کیا اونھون کا مال قیمتی دو ہزار آٹھ سو اوسٹھ روپیہ کا لوٹ کر لوگون پر دربارہ حوالہ کردینے خزانہ کے بڑی بدعت کی اور اونھین دنون مین بھوٹون نے پہاڑ سے کئی چڑہائیان باغواے راجہ دیوان گیری کے کہ شریک سپاہیے مال سرقہ کا تھا کین اون دنون مین دہرم راج بھوٹان مین بے اختیار تھا صوبہ ہاے باغی نے اوسکی عہدون کو اوس سے چھین لیا اور وہ خود اپنے کو بہ پناہ سرکار انگریزی ڈالنے کی فکر مین تھا لیکن سرکار انگریز نے قضیۂ اندرونی موقوعۂ بھوٹان مین مداخلت کرنے سے انکار کیا اور راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو سردار حکومت بھوٹیا سرحد شرقی سے بہ نسبت حوالہ کردینے اون اشخاص کے کہ جنھون نے عملداری انگریزی مین فتور برپا کیا تھا مطالبہ کیا اور حکم دربارہ بند کردینے راستہ پہاڑ سے دوار کو بہ شرط نہ پورا ہونے مطالب کے خواہ واقع ہونے اور ظلم و بدعت کے جاری کیا

دیپ راجہ نے راجہ دیوان گیری کو عہدہ سے معزول کیا اور اوسکے بھائی ٹانگسو پلو پر مال مسروقہ کا دوچند جرمانہ کیا ان وجوہات سے راستہ پھر جاری ہوا اور سرکار نے بہ نسبت واپسی قیمت مال مسروقہ کے بھی مطالبہ کیا اور بعوض اوسکے منجملہ حصۂ بھوٹیا کے مالگذاری دوار سے دو ہزار آٹھ سو ارسٹھ روپیہ منہا ہو گیا۔

بعد اسکے ٹانگسو پلو نے افسران انگریز متعینۂ سرحد کو ایک خط دہمکی کا مشعر دینے نصف روپیہ جرمانہ کا جو دیپ راجہ نے اوسپر کیا تھا و نیز حوالہ کر دینے اون مجرمان بھوٹیا کو کہ جنکو عہدہ داران انگریز نے پکڑ کر زیر تجویز رکھا تھا لکھا اور خبر بہ نسبت اس امر کے بھی پہونچی کہ راجہ دیوان گیری طیاری قلعہ کی کر رہے ہین اور راستون کو کھولدیا ہے اور سامان برپا کرنے فتور ہماری سرحد پر کر رہے ہین چنانچہ تدبیر مناسب واسطے حفاظت سرحد کے کی گئی اور درحالیکہ کسیطرح کی حرکت ناشائستہ ازجانب بھوٹان ظاہر ہو تو بہ نسبت دوار بنگال کے تصرف واسطے دخل مستحکم کے دہمکی دی گئی تھی بلکہ حکم قطعی جاری نہوا اور راجہ دیپ کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ باوجودیکہ ظاہرا وہ خیرخواہ سرکار انگریز کا متصور ہے تاہم اگر وہ اپنے توابعین کو عمداً یا قصداً یا غفلتاً اونکی حرکات ناشائستہ سے باز نرکھیگا تو اوسکی کوتاہ اندیشی یا صاحب اختیار یا صاحب مرضی کے باعث سے رعایاے سرکار انگریزی پر ظلم و بدعت ہونا گوارا نہین ہو سکتا اسلیے وہ بھی شریک اوس سزا کا متصور ہوگا جو باعث ظلم کے اوسکے توابعین پر کہ جسکے ظلم اور بدعت سرزد عملداری سرکار کے لیے وہ جواب دہ متصور ہوگا۔

واضح رہے کہ راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو و دیوان گیری نے اپنی حرکات ناشائستہ سابق کے سے عذرخواہی کی کہ اس عرصہ مین ضلع کول پارہ مین ایک دوسری غارتگری ہوئی آرنگ سنگھ زمیندار موروثی گوما دوار کو کہ جسنے قیدخانہ سے بھاگ کر عملداری انگریزی مین پناہ لی تھی ایک گروہ بھوٹیان مسلح اوسکی جاے سکونت موضع پٹیا سے لے گئے اور سرکار بھوٹان پر مطالبہ واسطے سزادہی اون مجرمان اور عذرخواہی حرکات اونکے توابعان کے کیا گیا اور اس مطالبہ کے ساتھ اونکو یہ بھی جتایا گیا کہ اگر اس ظلم کے لیے کفارہ نہوگا تو سرکار ہندوستان کو اختیار ہوگا کہ دوار بنگال پر مستحکم قابض ہو جاتین اور اگر اوس

بدعت کا کہ جسمین وہ ارنگ سنگہ کو لے سکیے مطالبہ پورا ہوجاوے تو ٹانگسو پیلو کے ساتھ یہ نوشت وخواند جاری ہوگی اور حصہ بھوٹیون کا مالگزاری دوار مین بمعہ روپیہ تک بیشی کی جاوے گی۔

واضح رہے کہ دہرم راج نے مطلق اسکا جواب ندیا اور جواب دیپ راجہ کا نہ صرف بعتدمۂ ارنگ سنگہ بلکہ بجواب مطالبہ حوالہ کیے جانے اون مجرمان کے بھیجے کہ جنھون نے ایک رعایاے انگریزی پر مقام سقتہ باری ضلع رنگ پور مین ڈانکہ مارکر قتل کیا تھا نہایت کریہ اور ناپسند تھا چنانچہ اور ظلم وبدعت کے لیے خبر پہونچی ایک سوداگر انگریزی سالک رام اساول نامی کو جو مینا کوری کو واسطے تجارت کے گیا تھا گرفتار کرلیا اور اوسکے چھوڑنے سے انکار کیا اور دو آدمیون کو بھی مع اونکے جوروون کے کوچ بہار سے زبردستی لیگئے کچھہ فوج واسطے نگہبانی کے سرحد پر بھیجی گئی مگر قبل از کرنے کارروائی بہ نسبت شمول دوار کے کہ جسکے لیے دہمکایا تھا سرکار ہندوستان نے بھوٹان کی حالت ملکی کہ جنکے نسبت اونکی خبر نامکمل تھی مفصل حال دریافت کرنا چاہا۔

تحقیقات موصولہ گورمنٹ بنگال سے یہ ظاہر ہوا کہ سرکار بھوٹان موقوعہ پستی سدن حالات معمولی مین گورنران وصوبہای ماتحت پر گردآوری کرتے ہین لیکن وہ اختیار گردآوری بہ نسبت اہالیان دربار کے متفرق ہے اور بعہد دیپ راجہ کے کم زور ہوگیا۔

اطلاع بہ نسبت اس امر کے پہونچی کہ دیپ راجہ ایک دست دراز تھا حال مین مرگیا اور بجاے اوسکے ایک نیا حاکم برضامندی مطلق لوگ دہرم راج کے مقرر ہوا یہ تبدیلی بہ نسبت امن سرحد کے نہایت مفید متصور ہوئی اور حکومت سرحد کی اس طرح پر منقسم کی گئی یعنے دوار شرقی بہ تحت حکومت ٹانگسو پیلو کے اور دوار غربی بہ تحت حکومت پارو پیلو کے اور دوار درمیانی بہ تحت دیپ راجہ کے قرار پائی اور ہر دوارون پر ایک صوبہ یعنے گورنر مقرر ہوا نظر بران بلحاظ تبدیلی جو حکام سرکار بھوٹان مین واقع ہوئی ایکبارگی جنگ کرنا مناسب نہین سمجھا بلکہ یہ مناسب سمجھا کہ دہرم اور دیپ راجہ سے ایک مرتبہ اور مطالبہ کیا جاوے اور باور لینے چتا دیا جاوے کہ اگر بہ نسبت پورا کرنے اس مطالبے کے

کوتاہی اونکی طرف سے ظاہر ہوگی تو اوس صورت مین سرکار ہندوستان تدبیر مناسب واسطے اسکی تعمیل کے کرے گی اور اس تدبیر سے غرض قبضہ مستحکم اوس جزو ملک سے ہے جو تشتا کے اسطرف بقبضہ سرکار بھوٹان کے کہ جو زائد از ۷۰ برس کے عرصے سے اونکو چھوڑ دیا گیا تھا کہ جسکا انگریزون نے ٹھیکہ لیا تھا ہے اور درصورتیکہ یہ کافی نہ معلوم ہو تو قبضہ ضلع جلپیش کا باہر حد تشتا کے لیکن اسطرف دوار کے بھی کر لیا جاویگا —

واضح رہے کہ ان تدبیرون کی کارروائی بباعث عذر کے ہنوئی ۱۵ اپریل ۱۸۵۹ء کو گورنمنٹ بنگال نے اون غارتگری وغیرہ کی جو بھوٹیون نے از ابتدای ۱۸۵۴ء کے کی تھی ایک فہرست بھیجی کہ جس سے معلوم ہوا کہ کل تینتیس وارداتین ہوئین اور اوسمین ۶۷ آدمیونکو بھوٹیے پکڑ لیگئے منجملہ اونکے ۸ کی رہائی ہوئی ایک فرار ہو گیا اور ۵۸ قید رہے اور ایک مقدمے مین بھوٹیے مال بھی قیمتی عہ ۲۰ روپے کا لیگئے اور بہ نسبت ان واقعات کی گورنر جنرل نے با جلاس کونسل کے یہ تصفیہ کیا ہے کہ وقت ضبطی کا آن پہونچا چنانچہ ملک موسومہ انباری فلاکوٹہ جو تشتا کے اسطرف واقع ہے کہ جسکو بھوٹان سے ٹھیکہ لیا تھا دخل کر لیا اور دیب راجہ کو ایک خط مشعر حالات ہر مقدمہ غارتگری کے لکھا اور بہ نسبت واپسی قیدیان و سزادہی مجرمان کے مطالبہ کیا اور راجہ سے بہ نسبت اس امر کے مطالبہ کیا کہ تا وقتیکہ مطالبہ پورا نہو لیوے واگذاشتی ملک کی عمل مین نہ آوے گی اسی اثنا مین غارتگری وغیرہ عملداری انگریزی اور عملداری راجہ کوچ بہار اور سکھم مین جاری رہی ان ڈکیتی جدید مین بلکا و سدلی و چرنگ کے آدمی بشتیر تھے واضح رہے کہ ہنگام قول و قرار کے جو سکھم کے ساتھ بروقت اختتام لڑائی سکھم کے قرار پایا سرکار بھوٹان نے بارہا کوشش بہ نسبت اس امر کے کی کہ معرفت سپرنٹنڈنٹ ڈارجیلنگ اور ایلچی سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کو حاصل کرین اور بعد قرار پانے عہد و پیمان سکھم کے حکام بھوٹان سکھم کو اس جہت سے دھمکاتے تھے کہ بباعث عداوت باہم سرکار انگریز اور سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کی ضبط کر لی گئی مگر دیب راجہ کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دی گئی کہ صرف بباعث انکار از جانب سرکار بھوٹان بہ نسبت پورا کرنے مطالبہ سرکار انگریزی کے ضبطی مالگزاری کی عمل مین آئی مگر یہ مشتبہ تھا کہ آیا یہ بباعث زبردستی گورنران

سرحد کے وقوع مین آئی اسلیے خطوط بنام گورمنٹ درمیانی بھوٹان کے بنسبت کسی نے مزاحمت نہین کی سرکار بنگال نے بھوٹان کو ایک پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ دربار آ دیپ مین ایک ایجنٹ انگریزی متعین رہے گورمنٹ ہند نے منظوری سکرٹری اعظم کے باجلاس کونسل تجویز فرمایا کہ یک ایلچی بھیجا جاوے کہ وہ جا کر مطالبہ سرکار انگریزی کو بیان کرے اور یہ بھی ظاہر کرے کہ درصورتیکہ مطالبہ مذکور پورا نہو کوئی کارروائی اختیار کیجاوے اور نیز ہمارے اقرارنامہ قرارداده باہم سکھم کے مضمون سے بھوٹیون کو بخوبی ذہن نشین کرادے نسبت تعیناتی ایک ایجنٹ کے بھوٹان مین بعد آنے جواب اس پیغام کے غور کیا جاویگا۔

چنانچہ ایک قاصد مع ایک نامہ بنام دیپ اور دہرم راجہ کے مشعر اطلاع دہی ارادے کے عزم درباره بھیجنے ایک ایلچی اور دریافت کرنے راستہ کہ جدہر سے سرکار بھوٹان کا جانا چاہیے بھیجا ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۲ع کو گورمنٹ بنگال نے چاہا کہ ایلچی ۲۵ دسمبر ۱۸۶۲ء سے زیادہ دیر لگا کر روانہ ہووے اور دارجیلنگ سے ٹسٹا کے اوسطرف ہو کر بھوٹان مین جاوے اور وہان سے سیدھا اور قریب تر راستے سے تاسی سدن یا پونا کہا کو جاوے بشرطیکہ اوس مقام کو ایلچی کے پہونچنے تک باعث موسم سرما کے دربار راجہ وہان سے چلا نہ گیا ہو اونھون نے ایک قاصد خاص مشعر اطلاع دہی درباره تقرری و نام ایلچی اور راستہ کہ جدہر سے وہ جائیگا بھیجا مگر جبکہ تجویز راستہ ایلچی کی منحصر اوپر دیپ اور دہرم راجہ کے تھی اسلیے گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ارادہ کرنے انتظاری جواب پیغام خاص کا کیا اور اخیر ۱۸۶۲ء مین وہ مع ایک خط مرسلہ راجہ دیپ کے آیا اور بذریعہ اوس خط کے راجہ دیپ نے اپنی مستعدی بہ نسبت قبول کرنے ایجنٹ گورنر جنرل و گفتگو کرنے اوس سے درباره دعاوی آسام کے ظاہر کرکے انباری فلاکوٹہ کی مالگزاری چاہی او بیان کیا کہ دہرم راجہ ملاقات کرنے مین راضی نہین ہے اور جب موقع زین کاف واسطے تصفیہ تنازعہ کے بھیجے جاوینگے۔

اسپر بجواب اسکے گورمنٹ بنگال نے چاہا کہ بعوض کرنے انتظاری زین کاف کے بہتر طریقہ تصفیہ اوس تنازعہ کا یہی ہے کہ ایلچی فوراً بھیجا جاوے مگر گورنر جنرل کی یہ رای ہوئی کہ جبکہ سرکار بھوٹان سے بہ نسبت روانگی ایلچی کے بھوٹان مین راستہ دریافت کیا گیا ہے اسلیے

یہ مصلحت نہین ہے کہ بعد اسقدر توقف کے موسم سرما مین بلا انتظاری جواب حاکمان بھوٹان کے خود راستہ تجویز کرکے ایک انتظام جدید قائم کیا جاوے۔

واضح رہے کہ ۱۹۔ مارچ ۱۸۶۳ء تک بہ نسبت روانگی زین کا فون کے کہ جنکے لیے وعدہ ہوا تھا کچھ خبر نہین ملی * اور جو کہ قاصدان نے بھی حسب معمول واسطے تحصیل اپنے حصہ مالگزاری بہ نسبت دوار آسام کے آئے تھے کچھ خبر بہ نسبت بھیجے جانے وکیل از جانب سرکار بھوٹان کے نہین پایا آخر کو یہ تجویز ہوئی کہ بعد برسات ۱۸۶۳ء کے ایلچی مع ہدایات مجوزہ سرکار ملکۂ معظمہ و مسودہ عہد و پیمان کے کہ جو وہ قرار دے گا ڈارجیلنگ سے روانہ ہو۔

واضح رہے کہ قبل از شروع کرنے سفر ایلچی کے خبر بہ نسبت غدر بھوٹان کے کہ جسکا سرغنہ صوبہ پونا کھا کا تھا اور مدد اوسکی ٹانگسو پیلو و صوبجات بھوٹان شرقی اور صوبہ ڈالم کوٹ اور بعض سرداران غربی نے بنظر اوکھاڑ دینے راجہ دیب کے کہ جسکا باعث پاروپیلو صوبہ بستی سدن و چند صوبجات مغربی کے کیا تھا پہونچی غدر مذکور مطلب برار تھا اور جو کہ ایلچی نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا کہ بدولت اوسکے اثنائے راہ مین کسیطرح کی قباحت واقع نہو گی اور نیز یہ کہ صوبہ ڈالم کوٹ نے راستہ بستی سدن پر حتی الامکان اپنے ہر طرح کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اسلیے بتاریخ اکیسوین دسمبر ۱۸۶۳ء ایلچی کو حکم روانگی کا ہوا ۱۴۔ مارچ کو ایلچی مقام پونا کھا مین پہونچا اور وہان پر اوسنے راجہ دیب اور دہرم کو دیکھا کہ وے بدست ٹانگسو پیلو کے کہ سرغنہ کامیاب سابقہ کا تھا بطور پتلہ کے ہین۔

واضح رہے کہ اس شخص کے ہاتھہ سے کہ جو سوائے بشرط بہتر پانے دوارہاے آسام کے اور کسیطرح پر معاملہ کرنے پر راضی نہ تھا ایلچیون نے نہایت ذلت اور جفاکشی اوٹھائی بدشواری تمام ایلچیون کو بعد زبردستی دستخط کروا لینے اونسے ایک قرارنامہ باینمضمون کہ سرکار انگریزی حد موقوعہ مابین ہر دو ملک کے از سر نو تعین کرے گی اور دوارہاے آسام کو واپس دیدی گی اور جملہ مجرمان و غلامان معزور کو جو عملداری انگریز مین پناہ لیے ہون سپرد کر دے گی اور درصورتیکہ بھوٹان پر کوئی دست درازی از جانب اونکے سرزد ہو تو اوس صورت مین سرکار ہاے

بھوٹان اور کوچ بہار ملک اونکی تنبیہ کرینگے واپس آنے کی اجازت ہوئی مگر ایلچی نے چاہا کہ بعد غور و مشورہ دیگر عہدہ داران متعینہ پیغام کے اقرارنامہ ہذا پر دستخط کرے اور اون مراتب کو کہ جو اوسکی دانست مین مضر سرکار تھے انکار کیا تھا۔

واضح رہے کہ اوس اقرارنامے کو کہ جو جبراً ایلچی سے قرار دلوایا گیا تھا سرکار انگریزی نے فوراً نامنظور کیا اور بطور سزا ہی واسطے اونکی بدسلوکی کے کہ جو ایلچی پر کیا تھا بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۰ کے انباری فلاکوٹا کو بحکومت سرکار انگریزی واسطے دوام کے شامل ہو جانا اور نیز بند کر دینا ادای مالگزاری کا جو دوار ہای آسام سے بھوٹان کو دیا جاتا ہے ہمیشہ کے لیے گردانا اور سرکار بھوٹان کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی کہ اگر یکم ستمبر ۱۸۶۴ء تک مطالبہ سرکار انگریزی پورا نکر دیا جائیگا تو تدبیر مناسب واسطے جبراً پورا کروانے اون مطالبون کے کی جائیگی چنانچہ اندر میعاد معینہ کے کوئی تدبیر دربارہ پورا کرنے مطالبہ سرکار انگریزی کے نہوئی اسلیے بذریعۂ نوشتہ نمبری ۱۰۹ کے دوار ہای بنگال دوام کے لیے شامل عملداری انگریز کر لیے گئے اور افواج انگریزی نے اون اضلاع پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

نمبر ۱۰۸

خریطہ بنام راجہ دیپ محررہ ۶ جون ۱۸۶۵ء مقام شملہ۔

آپکو واضح ہے کہ بہت روز سے آپ کی رعایا عملداری سرکار انگریز مین و نیز عملداری راجہای سکھم اور کوچ بہار مین کہ بہ پناہ سرکار انگریزی کے ہین ظلم و بدعت کر رہے ہین اور مرد و عورت اور لڑکے بھگا لیجا کر فروخت بغلامی کیے گئے ہین بعض قتل کیے گئے ہین اور بہت سے بظلم تمام مجروح کیے گئے ہین اور مال بھی بقیمت بیش لے لیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بدعت کہ جس سے صاف بیقدری قانون بھوٹان کی متصور ہے کسی خاص مجرم کی نہین ہے بلکہ بو قعیت اور باشارۂ بعض سرداران بھوٹان کے سرزد ہوئی ہے اور یہ بدعت ۲۶ برس سے جاری ہے کہ جس عرصے مین سرکار بھوٹان سے بارہا شکایت اور گلہ گزاری کی گئی مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا آخر کو مجبور ہو کر سرکار انگریز نے بنظر حفاظت اپنے اور اپنے ماتحت و زیر پناہ

رفیقان کی تدبیر واسطے لینے عوض اونکے کے کرنا مناسب سمجھا ۳۶ و ۱۸۴۱ع مین بافسوس اور مجبوری تمام دوار پوری گوما اور بانسکا پر قبضہ کرلیا مگر بعد ازان پھیر اون ضلعون کو سرکار بھوٹان کو باین نشا واپس کردیا کہ سرکار بھوٹان مراتب دوستی کو بوجہ اپنے ہمسایہ کے بباعث باز رکھنے اپنی رعایا کو کرنے سے ایسے حرکات ظلم آیندہ کو پورا کرے گی۔

مگر افسوس کہ یہ امید باطل ثابت ہوئی اور بعد ازان کہ سرکار انگریز نے بیفائدہ کوشش بہ نسبت حفظ رکھنے دوستی ساتھ سرکار بھوٹان کے بذریعۂ پیغام دوستانہ کے کیا ۱۸۴۱ع مین ضرور ہوا کہ سرکار انگریزی ساتو دوار آسام مندرجۂ حاشیہ کو دوام کے لیے اپنی عملداری مین شامل کرلے اور یقین ہوا کہ اسی تدبیر سے سرکار بھوٹان قائل بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ عملداری انگریز با حق حنداً و قصداً اپنے پر ظلم و بدعت کو گوارا نہین کرتی اور سرکار انگریز نے بباعث دوستی تمھاری سرکار و احتیاط فساد حد و رکھنے صلح ساتھ رعایای بھوٹان کے دس ہزار روپیہ سالانہ منجملہ مالگزاری اون دوارون کے تمھاری سرکار کو دینا قبول کیا مگر باوجود اس بردباری سرکار انگریز کے کہ یہ تردد کہ جسکی امید نہ تھی کہ جو بجز امن کے سب سے بڑھکر ہے ظہور مین آئی اور ظلم اور بدعت وغیرہ قائم رہی تدبیرات بہ نسبت حفاظت سرحد انگریزی کے کی گئین اور نہ صرف راجہ دیپ اور دہرم بلکہ اور گورنران متعینۂ سرحد کو علی الخصوص ٹانگسو پیلو کو فہمایش بہ نسبت اس امر کے کی گئی کہ اگر ان ذلتون کو سرکار انگریزی کے ساتھ موقوف نکرینگے تو سوائے اسکے کہ سرکار انگریزی تدبیر اونکے معاوضے کی کرے اور کوئی چارہ نہین ہے۔

یہ فہمایش کسیطرح پر اثر پذیر نہین ہوئی پس حرکات ظلم کو کہ جسکو سرکار انگریز نے ببردباری تمام برداشت کیا اور اون شکایتون کا کہ جو تمھارے سرکار مین قبل از بند کرنے دین دو ہزار روپیہ سالانہ کا جو آبیاری فلاکوٹا کے لیے کہ سرکار انگریز کے قبضے مین بطور ٹھیکہ کے تھا از جانب سرکار انگریز کے ندین دوبارہ ذکر کرنا فضول ہے اور اوس باعث سے کہ جس سے سرکار انگریز کو یہ کارروائی اختیار کرنی پڑی آپ بخوبی مطلع ہوے اور آپ کو بہ نسبت اس امر کے بھی جتا دیا گیا تھا کہ تاوقتیکہ تاوان اوس نقصان کا آپ بخوبی ندین اور قیدیون کو چھوڑ ندین اور مجرمان سزایاب ہون مالگزاری آبیاری فلاکوٹا کی آپ کو نملے گی مگر یہ کارروائیان بھی

اثر پذیر نہوئین اور جو کہ سرکار انگریز کا یہ منشا رنہ تھا کہ بعوض اسکے کسیطرح کی زبردستی آپ کے ساتھہ کرین اسیلیے یہ قرار پایا کہ بصلح تمام ایک ایلچی کو آپ کے پاس دوستانہ بھیجین کہ وہ سرکار انگریز کے مطالبہ کو آپ سے بخوبی سمجھا دیوے اور واسطہ ہر دو سرکار کا ایک طریقہ پسندیدہ پر قائم کرے چنانچہ بذریعہ ایک قاصد خاص کے کہ دیپ او دہرم راجہ کے پاس خط لیگیا تھا اور نیز بذریعہ اور خطوط کے جو مرسلہ آنریبل لفٹنٹ گورنر بنگال بنام آپ کے سنہ ۱۸۶۲ع کو سرکار بھوٹان اس ارادہ سے مطلع کی گئی اور پیغام باہتمام آنریبل اشلی اڈن صاحب ایک نہایت معتمد سرکار انگریز ہے اور ہمارے ایلچی اور وکیل مطلق کی آپ کے دربار مین بمقام پونا نکھا کے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کے پہونچا اور مسٹر اڈن صاحب اس مسودہ عہدنامہ کے کہ جسکو آپ کے ساتھہ قرار دیے جانے کے لیے صاحب موصوف کو ہدایت کی گئی تھی حامل تھے شرایط اوس عہدنامہ کے ایسے ٹھیک اور واجبی و مفید بحق ہر دو سرکار کے تھین کہ ہمکو کسیطرح سے اسکے انکار کیے جانے کا خیال نہ تھا علی الخصوص اس وجہ سے کہ کاش کوئی امر مندرجہ اوس قرارنامہ کا سرکار بھوٹان کے ناموافق ہوتا تو اوسکو اڈن صاحب موصوف بہوشیاری تمام تبدیل کرتے البتہ منظوری و عدم منظوری عہدنامہ مذکور کی کلیاً یا جزواً مین آپ کا اختیار رہتا اور کاش آپ ہمارے ایلچی کے ساتھہ مطابق مرتبہ اوسکے کہ وکیل ہمارا ہے اور مطابق رسم قوم کے پیش آکر آپ نے بیان کیا ہوتا کہ ہم مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کر سکتے تو یہ امر باوجودیکہ سرکار انگریزی کو ملال ہوتا اور واسطے حفاظت جان و مال اپنی رعایا کے تدبیرات زبردستی کرنی پڑتین اسقدر ناگوار خاطر نہوتا۔

مگر آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپنے مطالبہ سرکار انگریزی سے نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ انکار ایسا طریقے پر ہوا کہ جس سے آج تک آپ کی اور آپ کے دربار کی ذلت اور سرکار انگریز کی ہولی اور نہ صرف یہ کہ آپ اوس ایلچی کے ساتھہ جو آپ کے دربار مین بھیجا گیا تھا مطابق اوسکے مرتبے کے نہین پیش آئے بلکہ اوسکو ذلت و ظلم جس معنی سے کہ مطابق قانون جملہ قومون سوا ہی وحشیون کے بحق ایلچی کے ممنوع ہے محفوظ نرکھا اور اوس خط کو جو سرکار انگریز نے تمھارے پاس بھیجا تھا ٹانگسو پیلو اور اوسکے اہالیان دربار نے نہایت حقیر کیا اور علانیہ ہمارا

وکیل ذلیل کیا گیا اور تمہارے سامنے اوسکی خندیدگی ہوئی اور جبراً بدھمکی ذلت جسمانی کے اوس سے
ایک اقرارنامہ متعلق واپس کر دینے دوار ہاے آسام پر دستخط کروایا۔

ہم اوس اقرارنامے کو بالکل نامنظور نہ صرف باین وجہ کرتے ہین کہ اوڈن صاحب کو ایسے اقرارنامے کے قرار دینے کی ہدایت نہین ہوئی تھی بلکہ اس باعث سے کہ یہ اقرارنامہ بظلم تمام بدھمکی ذلت جسمانی و قید کے زبردستی دستخط کروایا گیا اور غرض یہ ہے کہ وہ سلوک جو ساتھ ایلچی کے کہ تمہارے دربار مین واسطے تمہارے تصفیہ تنازعہ کے بھیجا گیا تھا ظہور مین آیا اسقدر ذلیل ہے کہ سرکار انگریز بلا سزادہی سرکار بھوٹان کے ہرگز ہرگز درگذر نکرے گی۔
حالانکہ ہمکو معلوم ہے کہ ٹانگسو پنلو اور دیگر سرداران نے تمکو بے اختیار کر دیا ہے لیکن گوارا نہین ہو سکتا کہ بباعث سرکشی تمہارے سرداران و آشفتگی اندرونی کے کہ جسکے باعث سے سرکار بھوٹان کمزور ہو گئی ہے رعایا و ایلچی سرکار انگریزی رسوا اور ذلیل ہون نظر بران ہم آپ کو اطلاع دیتے ہین کہ ضلع انباری فلاکوٹا کہ جو اب تک سرکار بھوٹان سے بشرط ادائے زر لگان کے لیا گیا تھا مدام کے لیے شامل عملداری سرکار انگریزی کے ہو گیا اور جسقدر مالگزاری اوس ضلع سے مابت مالگذاری دوار ہاے آسام کی سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا مدام کے لیے بند ہو گیا اور جبکہ تمکو بذریعہ تحریر و نیز ایلچی ہمارے کے بہ نسبت اس امر کے بھی اطلاع دی گئی تھی کہ جملہ رعایاے انگریز ساکنان کوچ بہار و سکھم کو کہ جنکو تمہارے سرداران نے قید کر لیا ہے کہ جو تخمیناً تین سو سے زیادہ ہین اور اب زبردستی بھوٹان مین قید ہین چھوڑ دیے جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی گئی کہ واپسی اوس مال کی جو پانچ برس مین عملداری انگریزی کوچ بہار یا سکھم سے اوٹ لے گئے ہین کر دیوا اسلیے ہم تمکو جتا دیتے ہین کہ اگر آج سے تین مہینے کے اندر یعنی یکم ستمبر تک یہ مطالبے پورے نکیے جاوینگے تو ہم تدبیر مناسب دربارہ پورا کروانے ان مطالبون کے کرینگے فقط

بدستخط
جان لارنس

واضح رہے کہ اسی مضمون کا ایک خط بنام دہرم راجہ کے بھی بھیجا گیا۔

نمبر ۱۰۹

اشتہار

فارن ڈپارٹمنٹ

پولیٹکل مقام کلکتہ محررہٴ

۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

واضح رہے کہ سنین ماضیہ سے عملداری سرکار انگریزی و عملداری راجہ ہاے سکھم و کوچ بہار مین رعایاے سرکار بھوٹان نے حرکات ظلم و بدعت کی ہے کہ جن حرکات مین بہت سا مال لٹ گیا اور ضائع ہوا اور بہت سی جانین ضائع ہوئین اور بہت سے لوگون بے گناہ کو لیجاکر اب تک قید مین رکھا۔

چونکہ سرکار انگریزی ہمیشہ سے آرزومند قائم کرنے واسطے دوستی ساتھہ سرکار ہاے قرب جوار کے علی الخصوص بلحاظ شرایط عہدنامہٴ قرارداد سنہ ۱۷۷۴ع کے رہے ہے اسلیے وقتاً فوقتاً بذریعہ شکایت کے پیروکار بہ نسبت اس امر کے رہے کہ سرکار بھوٹان سے سزادہی اون مجرمان کی کراکر واپسی مال مغروقہ و رہائی قیدیان کی کراوین مگر ان شکایتون سے کچھ فائدہ نہین ہوا بلکہ انجام دھمکی کا بھی اچھا نہوا اور سرکار انگریز کو اکثر بہ نسبت امید و قول آیندہ کے دھوکا دیا گیے مگر واپسی مال و رہائی قیدیان بسزادہی مجرمان کے ہوئی اور نہ موقوفی حرکات ظلم و بدعت کی بھی ہوئی۔

سنہ ۱۸۶۳ع مین سرکار ہند نے واسطے حفاظت اپنی رعایا و توابعینان کی تدبیرات آخر اختیار کرنا تاسف کرکے ایک ایلچی خاص دربار بھوٹان مین مع تجویزات تصفیہ کنندہ کے بھیجا اور ہدایت بہ نسبت اس امر کے کی واسطے حفظ صلح آیندہ سرحدات و رہائی جملہ قیدیان و واپسی مال مغروقہ کے مطالبہ کرے مگر اس صلح ساز سوال کو سرکار بھوٹان نے بگستاخی تمام نامنظور کیا اور نہ صرف یہ کہ واپسی گذشتہ و سچاو آیندہ کو انکار کیا بلکہ ایلچی انگریزی کو دربار علانیہ مین ذلیل کیا اور ایلچی سے جبراً دستخط ایک اقرارنامے پر کروایا اور اسی دستخط کرنے کو ایلچی مذکور کے صحیح و سلامت چلے جانے دینے کا باعث قرار دیا کہ جس اقرارنامے کو گورنمنٹ ہند نے فوراً نامنظور کر دیا۔

واضح رہے کہ بعوض اس ذلت کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یہ تجویز فرمایا

کہ جو روپیہ بابت مالگزاری دوارہا ے آسام وانباری غلا گوٹا کے کہ بہت روز سے بقبضہ سرکار انگریزی تھا سابق مین سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا ہمیشہ کے لیے بند ہوجاوے اور اضلاع مذکور بدوام شامل بعملداری سرکار انگریزی کے رہین اور بنظر احتیاط عداوت علانیہ کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ایک خط بنام دیب اور دہرم راجہ بشمولہ رہائی جملہ قیدیان کے جو زبردستی بھوٹان مین قید ہین و واپسی جملہ مال و اسباب کی جو اندر پانچ برس کے لوٹ لیے گئے ہین بھیجا۔

بجواب اس مطالبہ کے سرکار بھوٹان نے ایک جواب مجمل کہ جس سے کسیطرح پر بہ نسبت پورے ہونے مطالبہ کے امید نہین ہوسکتی اور نہ سواے اسکے کہ سرکار بھوٹان اور اوسکی رعایا ذریعہ اور موقع ظلم و بدعت سے محروم کیے جاوین اور کوئی صورت بچاؤ کی نظر آوے بھیجا۔

نظر بران صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل کے بلاال تمام یہ تجویز فرمایا کہ دوارہا ے بنگال بھوٹان کو و نیز اوسقدر ملک پہاڑی مع قلعہ دالنگ کوٹ و پساخا و دیوان گیری کے جو واسطے حکمرانی رستہ دروں کے یورش مخالفانہ بھوٹانیون کا ضلع دارجلنگ و میدان ترائی کے مناسب معلوم ہو دخل کر کے ہمیشہ کے لیے شمول بعملداری سرکار انگریزی کر لی جاوے چنانچہ ایک فوج خشکی کافی واسطے کرنے دخل ملک مذکورہ بالا و دبانے حملہ کے سرحد پر جمع کی گئی اور اب اسکی تکمیل کرنے کے لیے جاوے گی۔

پس جملہ سرداران زمینداران منڈل رعیت و باشندگان قطعہ زمین مذکورہ بالا کو چاہیے کہ اپنے کو حکومت سرکار انگریزی کے تابع کر کے اپنے اپنے مکان پر چپ چاپ رہین اور فوج انگریزی و کمشنر کو کہ جسکے تعلق انتظام اوس دیار کا کیا گیا ہے خوب مدد دین حفظ جان و مال و حقوق خانگی اون لوگون کی کی جاوے گی جو سرکش نہین ہین اور تمام لوگون پر خوب انصاف کیا جاویگا تشخیص جمع اراضی رابھی تمام ہوگی و ظلم و بدعت موقوف ہوجاویگا سرحد آیندہ مابین عملداری شاہزادگی انگلستان و عملداری بھٹون کے بعد پیمایش کے قرار دیا جاویگی اور اندر اوس حد کے حکومت سرکار بھوٹان کی کبھی نہوگی۔

حسب الحکم صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل
دستخط ایچ ایم ڈیورینڈ کرنیل
سکرٹر گورنمنٹ ہند

بیان کوچ بہار

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء راجہ نراندر نراین کو ایک سند نمبری ۱۱۰ دربارہ مجاز ہونے نسبت کرنے متبنیٰ کے ملی اگست ۱۸۶۳ء مین اوسنے جان بحق تسلیم کیا اور اوسکا بیٹا اصل نرپاندر نراین نابالغ جانشین ہوا اور ایک افسر انگریزی واسطے انتظام اوسکے ملک کے تا سن تمیز پہونچنے کے مقرر ہوا مخفی نرہے کہ کوچ بہار مین امتناع سوداگری غلامان کی ہوگی۔

نمبر ۱۱۰

نقل سند بنام راجہ کوچ بہار محررہ

۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہاے اکثر شاہزادی اور سردارہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین اور رشتہ وقدر اونکے خاندان کی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے آپ کو تقویت بنسبت اس امر کے دیتے ہین کہ درصورتیکہ آپ کا کوئی وارث اصل نہو تو اوس صورت مین آپ و جانشین آپ کے مجاز بنسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود اور رواج خاندان کے کسیکو واسطے جانشینی اپنی حکومت کے متبنیٰ کرلین اور وہ شخص قبول ومنظور کیا جاویگا واضح رہے کہ تاوقتیکہ آپکا خاندان بخیر خواہی وایمانداری شرائط عہدنامجات واقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پائے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بنسبت اقرارنامہ ہذا کے واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان محالات خراجی موقوعہ کٹک

۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو سندہای نمبری ۱۱۱ سرداران ۱۶ محالات کو دربارہ مجاز ہونے کے لیے متبنی کے عطا ہوئین

نمبر ۱۱۱

نقل سند بنام ۱۶ سرداران محالات خراجی موقوعہ کٹک محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء مضمون یہ ہے

چونکہ ملکۂ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہای اکثر شاہزادی و سردارہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین رشتہ و قدر اونکی خاندانکی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے اونکو تقویت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین درصورتیکہ انکا کوئی وارث اصلی نہو تو آپ اور جانشین آپ کے مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود و رواج خاندان کے کسیکو واسطے جانشینی اپنی حکومت کے متبنی کرلین واضح رہے کہ تاوقتیکہ آپ کا خاندان بخیر خواہی و ایمانداری شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پاتے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بہ نسبت اقرارنامہ ہذا کی واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان برمہا

مئی ۱۸۶۲ء مین چیف کمشنر متعینہ برٹش برمہا کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت ہوئی کہ وہ آوا مین جاکر دربار برمہا مین اون چند مراتب کا علی الخصوص معاملات بہ نسبت کار تجارت کے کہ جسکی نسبت مباحثہ درپیش مہاراجہ کرین چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اونھون نے عہد و پیمان نمبری ۱۱۲ مشعر حفاظت تجارت و قائم کرنے آمد و رفت ساتھ برمہا کے قرار دیا اور بغرض تعمیل و انسداد غلط فہمی شرائط عہد و پیمان مذکور کے ایک اجنٹ چیف کمشنر بہادر کا مقام منڈالہ مین تعینات ہوا۔

نمبر ۱۱۲

عہد و پیمان جو ساتھ پادشاہ برمھا کے

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو قرار پایا

بمضمون ذیل ہے۔

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء مطابق ۵ تات شانگ سن ۱۲۲۴ کے لفٹنٹ کرنیل ای بی فیر صاحب چیف کمشنر برٹش برمھا صاحب الاختیار عطیہ عالی القاب رایٹ آنریبل ارل آف الیجن اور کن کرڈاین کی ٹی جی سی بی وایسرای و گورنر جنرل ہند اور اونکے ٹھاڈو مینگی مہامنگھلا ٹھی ہاتھونے از جانب پادشاہ برمھا کے عہد و پیمان مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے۔

دفعہ ۱ جبکہ بہت زمانہ سے باہم حاکمان برمھا اور انگریز کے صلح اور دوستی چلی آتی ہر اسلیے نسل آیندہ مین بھی قائم رہنے گی اور فریقین شرائط دوستی مستحکم اور پایدار پر مستقل رہین گے۔

دفعہ ۲ بلحاظ بڑی رفاقت لاحقہ باہم ہر دو ملک کے سوداگران و رعایاے سرکار برمھا کے ساتھہ کہ جو عملداری انگریز مین سفر یا کار تجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جائیگا کہ گویا وے خاص رعایاے سرکار انگریز کے ہین۔

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس رعایاے سرکار انگریزی کہ جو عملداری برمھا مین سفر کرین یا کار تجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جائیگا کہ گویا وہ خاص رعایا سرکار برمھا کے ہین۔

دفعہ ۴ جب کسی ملک انگریزی یا غیر ملک سے اجناس رنگون مین آتی ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک برمھا کے از راہ دریاے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم انگریزی بشرطیکہ مال اوتارا نہوا اور اظہار بدیانت اوسکے صحیح ہوا ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی سے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بہ نگرانی ایک افسر کے مقامات ملون اور مہلا تک پہونچوا دے اور قیمت اشیا کی سالانہ پاس حاکم برمھا کے بھیجی جاوے گی اور جبکہ یہان

کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری برہما مین فروخت کرنے کی لیے نہین تو درصورتیکہ یہ بیان صحیح ہو اون اشیا کو نہین اوتروائیگا اور نہ کچھ محصول اونسے لیا جاویگا

دفعہ جب کسی ملک برہما یا غیر ملک سے اجناس برہما مین آتے ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک انگریزی کے ازراہ دریاے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم برہما بشرطیکہ مال اوترا نہو اور اظہار برہمنت اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ فیصدی محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بنگرانی ایک افسر کے مقام تھایٹ می او تک پہونچا دین اور قیمت اشیا کی پاس حاکم انگریزی کے بھیجی جاوے گی اور اگر یہ بیان کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری انگریزی مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو ایسی صورت مین مطابق دفعات محصول کے ایسے اشیا بری المحصول ہون گے مگر بنسبت اون اشیا کے جو ستہ جب محصول ہندوستان کے ہونگے بشرح معمول لیا جاویگا

دفعہ اون سوداگران کو جو عملداری برہما سے خواہ خشکی یا تری ہو کر ازراہ دریاے اراودی عملداری انگریزی مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری انگریزی پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بلا کسیطرح مزاحمت ازجانب حاکم انگریزی کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران برہما کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار انگریزی مین چاہین اراضی لین —

دفعہ اون سوداگران کو جو عملداری انگریزی سے خواہ خشکی یا تری ہو کر ازراہ دریاے اراودی کے عملداری سرکار برہما مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری برہما پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بلا کسیطرح مزاحمت ازجانب حاکم برہما کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران ملک انگریزی کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار برہما مین چاہین اراضی لین —

دفعہ اگر بعد قرار پانے عہد و پیمان ہذا کے اندر ملک سول کام انگریزی محصول مجوزہ مقامات نہایت مو و ٹانگو کے موقوف کردین تو حاکم برہما بھی بنظر بہتری اپنی رعایا کے بعد ایک دو تین یا چار برس کے اگر چاہین محصول مجوزہ مقامات مالون ٹانگو موقوعہ عملداری برہما کو موقوف کردین —

دفعہ ۹- جو لوگ کسی ملک سے عملداری انگریزی مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم برمھا اونکو جانے دیگا۔ علی ہذا القیاس جو لوگ کسی ملک یا قوم سے عملداری سرکار برمھا مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم انگریز اونکو جانے دیگا۔

دستخط
ارتھر پرویس فیر
لفٹنٹ کرنیل از جانب
ویسرای گورنر جنرل

دستخط
اونگی تھا دومینگی مہا مینگلا کھی ہاٹھو
وکیل مطلق شاہ برمھا

منظوری ویسرائے و گورنر جنرل ہند کی با جلاس کونسل ۱۳ دسمبر ۱۸۶۲ عیسوی کو ہوئی۔

دستخط ایچ ایم دیورنڈ
سکرٹر گورنمنٹ ہند

مقام کلکتہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۲ء

بیان جزیرہ عاملایان
سے معلوم ہوگا

۱۸۶۲ء مین متن گانگ جمھور نے باجازت سرکار انگریز کے ساتھ بندہ ہارا بی ہانگ کے ایک عہد و پیمان نمبری ۱۱۳ کہ جسکی ۶ دفعہ کے رو سے تصفیہ جملہ تنازعات باہمی کا منحصر اوپر پنچایت سرکار انگریزی کے ہوا قرار پایا اور یہ بھی قرار پایا کہ بلا وقفیت و مرضی سرکار انگریز کے کوئی فریق کسی صوبہ اجنٹ سے نوشت خواند نکرے۔

واضح رہے کہ حالت متن گانگ کے بہ نسبت و اگذشتگی اراضیات سنگاپور بموجب دفعہ ۶ و ۷ عہدنامہ قرارداده ۱۸۲۴ء کے نہایت ناپسندیدہ ہی مگر بذریعہ عہدنامہ نمبری ۱۱۴ قرارداده ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ یہ دفعات بہ نسبت اون مراتب کے کہ جو درباره کسی حقوق یا مطالبہ باہم سرکار انگریزی و متن گانگ اونکے ورثا و جا نشینان کے نہین منسوخ ہوگئین۔

اور بہ نسبت روبکاری رعایای انگریزی یا دیگر اشخاص بہ پناہ انگریزی ساکن عملداری متن گانگ کے دستور العمل حسب ذیل معین ہوا۔

اول بہ نسبت گرفتاری قیدی و جرم کہ جسکا وہ مرتکب ہو بشرح تاریخ کہ جو واسطے روبکاری کے معین ہو رزیڈنٹ کونسل متعینہ سنگاپور بنظر دینے مدد ضروری بحق شخص قوم کے اطلاع دینگے اور اگر مناسب معلوم ہو تو کسی افسر سرکاری کو واسطے نگرانی روبکاری کے بھیجینگے

دوم ایک پرت نقل تصدیق شدہ اوس روبکاری کی مع ترجمہ کے سرکار بذا مین روانہ کیجاویگی

سوم درحالیکہ مدعا علیہ پر جرم ثبوت ہو تو اوسکی سزا خلاف منشار قانون انگریزی کے نہو اور نہ اوس سے زیادہ ہو۔

نمبر ۱۱۳

تصدیق بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ باہم ڈاٹو مٹن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو مٹن نگ گانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ شاہ جھور کے ایکطرف و ڈاٹو بندہارا ٹون کورایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہاراتون ناہر سری مہاراجہ پہانگ طرف دیگر کے ایک عہد و پیمان بہ نسبت دوستی ملاپ و مدد باہمی کے ہمیشہ کے لیے قرار پایا ہے اور دونون فریق برضامندی تمام بنظر انتظام ممالک پہانگ او جھور کے اور اونکے سرحدات اور اختیارات حکومت کے و بنظر رفع کرنے قضیۂ آیندہ و نیز دینے ایک دوسرے کے اور مستحکم کرنے دوستی موعودہ باہمی کے شرایط مندرجۂ ذیل پر اتفاق کیا ہے۔

دفعہ ۱ باہم فریقین اقرارنامہ ہذا و اونکے نسل کے و ممالک جھور اور پہانگ ہمیشہ صلح و دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲ درحالیکہ ملک جھور یا کسی قبضۂ ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعد ازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین بہت جلد جو کچہ سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاٹو بندہارا ٹون کورایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ و اوسکے جانشینان فی ڈاٹو مٹن نگ گانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو مٹن گانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ جھور اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تا وقتیکہ غنیم مغلوب ہو کر نکالا نجاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہو کرتے رہینگے

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس درحالیکہ ملک پہانگ یا کسی قبضہ جات ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعد ازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین ڈاٹو مٹن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو مٹن نگ گا

وانیک ابراهیم سری مهاراجه جهور اور اوسکے جانشینان بهت جلد جسقدر سپاهیان و سامان لڑائی مهیا هو سکے لیکر ڈاٹو بندهاراٹون کو اور پس سری مهاراجه ابن راجه بندهاراٹون تاهر سری مهاراجه پهانگ اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تاوقتیکه غنیم مغلوب هوکر نکال نه دیا جاوے هر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین هے کرتے رهینگے۔

دفعه ۴ چونکه بنسبت سرحد هردو ملک یعنی جهور و پهانگ کے اکثرون کو شبهه هوا اسلیے یه قرار دیا جاتا هے که اب سے اور آینده کو دریاے آنڈو اراضی مزروعه کی سرحد متصور هو اور جزیره پلوٹیامن و جمله جزایر موقوعه دکهن لیٹی ٹوڈ یعنی درجه چوڑائی اسکی سرحد شمالی کی عملداری جهور کی متصور هوگی اور جمله جزایر موقوعه بسمت شمال لیٹی ٹوڈ مذکور کے عملداری پهانگ کی متصور هے۔

دفعه ۵ فریقین کی رعایا مجاز بنسبت اس امر کے هین که ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت کرکے اشیاے سوداگری اونهین شرائط و رسوم سے لایا جایا کرین که جو خاص رعایا اوس ملک کے لیے مرعی هوا اور کوئی فریق یا اونکے جانشینان کسیطرح کا محصول اوپر اشیا آمدنی سوداگری وغیره آینده کو ایک دوسرے کی رعایا پر اوس سے زیاده نه مقرر کرینگے که جو وه خاص اپنی رعایا سے لیتے هون۔

دفعه ۶ هردو فریق اقرار بنسبت اس امر کے کرتے هین که رعایا سرکار انگریز مجاز بنسبت اس امر کے هوگی که اونکے ملک مین بپابندی شرائط و رسوم که اونکی رعایا کے لیے مرعی هو کار سوداگری کا کیا کرین۔

دفعه ۷ فریقین بنسبت اس امر کے بهی متفق الراے هین که آینده کو کاش کسیطرح کا تنقیه آپسمین خواه بذات خود یا اونکی جانشینان کی بنسبت عهد و پیمان هذا یا کسی شرط مندرجه اسکے کے یا بنسبت کسی اور معامله ملکی یا قومی یا خانگی کے واقع هو تو اوس صورت مین وه مقدمه واسطے تصفیه کے سرکار انگریز دوست درمیانی کے پاس رجوع کیا جاوے گا اور سرکار موصوف کے تصفیه پر هردو فریق راضی اور پابند رهین گے۔

دفعه ۸ فریقین متفق الراے هوکر وعده بنسبت اس امر کے کرتے هین که وے خود یا اونکے جانشینان بلا مرضی و واقفیت سرکار انگریز کے کسی صوبه یا سلطان اجنبی سے کسیطرح کا اقرار نه

یا نوشت و خواند نگر سکے فقط

محررہ ۱۹ ذوالحجہ مطابق سنہ ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۸۶۲ء
بموجودگی زیر میل کرنیل ارفیرکونیا صاحب گورنر شاہزادہ بلیس متعینہ جزیرہ سنگاپور و ملاکا مقام سنگاپور

نمبر ۱۱۳

عہد و پیمان قرار دادہ باہم انریبل کرنیل ارفیرکونیا صاحب گورنر شاہزادہ بلیس متعینہ جزیرہ سنگاپور و ملاکا از جانب گورنر جنرل کشور ہند باجلاس کونسل ایک طرف و ڈاٹو تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ شاہ جہور طرف ثانی مضمون ذیل ہے —

جو کہ از روی دفعہ ششم عہد و پیمان دوستی مطابق قرار دادہ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک طرف اور سلطان و تمن گانگ والی جہور طرف دیگر بتاریخ ۲ اگست سنہ ۱۸۲۴ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی موصوف سے اقرار بنسبت اس امر کے کیا کہ اگر سلطان و تمن گانگ مذکور ہمیشہ کے لیے کسی ملک دیگر میں جو علاقہ ... میں ہو بود و باش اختیار کرین اور سنگاپور سے چلے جاوین تو اوس صورت میں تمن گانگ موصوف اور اوسکے ورثا او جانشینان کو عـــ ہزار اسکہ دالر ہسپانی دیا جاویگا ... بموجب ... مذکورہ بالا کے تمن گانگ موصوف سے اقرار ... اپنے ورثا و جانشینان کے جملہ حقوق و اختیار بنسبت جملہ جایداد غیر منقولہ کے اراضیات و مکانات و باغ و باغچہ و درخت وغیرہ مقبوضہ اونکے کے جو جزیرہ سنگاپور یا مقبوضہات ماتحت اوسکے مین کہ جسکو وہ واسطے سکونت اپنے کے جزیرہ مذکور سے نکال کر اپنی سرکار خاص مین شامل کرنا مناسب سمجھا ہو ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے ورثا و جانشینان کو ہمیشہ کے لیے دے دیا اور جو کہ بلحاظ چھوڑ دیے جانے جملہ حقوق مطالبہ عـــ ہزار روپیہ مذکورہ بالا کے از جانب تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود اونکے ورثا و جانشینان کے یہ بھی قرار پایا ہے کہ وہ چند اراضیات جو ٹلا بلانگا متوقعہ جزیرہ سنگاپور مین بقبضہ اونکے ہین کہ جسکی تصریح مندرج نقشہ مشمولہ ہے مع اوس ٹکڑے اراضی کے جو شاہراہ سے سمندر تک ہے کہ جسکی سرحد غربی اراضی مقبوضہ پی ٹینٹ سلپ و رڈاک کمپنی اور بجانب مشرق اراضی متعلق پی نین شولر اور اڈرین ٹل اسٹیم نوی گیشن کمپنی یعنی کمپنی دہوان کش کی

واقع ہے سرکار انگریز کو دے دین اور سرکار موصوف کو مجاز بہ نسبت اس امر کے کہ رین کیں کنارہ
پہاڑ سے سڑک ٹلا بلانکا کی جانب شمال تک مٹی واسطے فراز کرنے زمین عطیہ سرکار موصوف کے
بنظرورت لیوین اور سرکار موصوف سرحد شرقی اراضیات نین شولرا اور اودین ٹل اشیٹم نوی گیش مین شاہراہ سے
سمندر تک گاڑی کی سڑک قائم کرلیوین اور ایک فرودگاہ عمدہ استعمال مین لاوین اور اراضیات متوجہ
پہاڑی پر بھی کہ جسمین بارک انگریزی ہے لے لیوین اور اوسمین بھی سڑک بنالیوین اور سرکار انگریز
موصوف سلطان اور اوسکے ورثا و کارپردازان و کارندگان کو بہ نسبت باقی اراضیات ٹلا بلانکا مذکور کے
کہ جو اوسکے قبضے مین ہین ایک حق ازادانہ دیا گیا اور عہدنامہ مذکورہ بالا کی دفعات ششم و ہفتم
منسوخ اور باطل متصور ہونگے اسیلیے شرائط مندرجہ ذیل باہم فریقین عہد و پیمان ہذا کے قرار
پاے ہین —

دفعہ ۱ ڈاٹو متن گاٹک ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود و اپنے ورثا و جانشینان کے ہمیشہ کے
لیے جملہ دعوی اور مطالبہ محصول ہر ایک ڈالا مذکورہ بالا سے باز آوینگے اور اوسکو سرکار
انگریز نے چھوڑ دیا —

دفعہ ۲ فریقین متفق الراے بہ نسبت اس امر کے ہین کہ عہد و پیمان متذکرہ بالا کی دفعات
ششم و ہفتم کی اوسقدر عبارات جو بہ نسبت حقوق اور مطالبہ مابین سرکار انگریزی اور ڈاٹو متن گاٹک
ابوبکر سری مہاراجہ اوسکے ورثا و جانشینان کے از روے اقرارنامہ ہذا کے باطل اور منسوخ متصور
ہونگے اسیلیے موجب اسکے باطل اور منسوخ ہین —

محررہ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۷۹ ہجرے

بیان سرکارہای شش ستلج

جلد دوم از صفحہ ۲۷۳
تا صفحہ ۳۱۴

واضح رہے کہ ۱۸۰۹ء مین شش ستلج کی دوسری سرکارون کے ساتھ سردار ممدوٹ
سرکار انگریزی کی اطاعت مین نہین آیا تھا بلکہ وہ دربار لاہور کا کہ جسکی رو سے کمک ۱۰۰ سوار کی

دی تھی یا سردار تھا اور ملک ممدوٹ نے فوج سکھ کیطرف سے ہنگام معرکہ ستلج کے لڑائی کیا
مگر قریب الاختتام لڑائی کو سردار جمال الدین انگریز کیطرف بھاگ کر خوب خیر خواہی کیا کہ جسکے عوض مین
اوسکو خطاب نواب کا ملا اور اوسکے ہمراہیان تنخواہ تینفت کر دیے گئے یعنے ہنگام تسلط پچاس
سوار وہنگام لڑائی ... ہین مخفی نرہے کہ بنسبت حالات سردار کے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
تحقیقات نہین ہوئی اور نہ اوسکے واسطے سرکار انگریزی سے محدود کی گئی۔

افسوس کہ نواب نے اپنے علاقے پر ایسی بدانتظامی وغفلت کیا کہ ۱۸۵۵ع مین بعد تحقیقات
کامل کے سرکار انگریز نے اوسکے اختیارات شاہی کو ہمیشہ کے لیے ضبط کرلیا اور علاقے کو
صرف بطور جاگیر کے کردیا اور نواب کو لاہور مین بھیجدیا اور وہان اوسکو مالگزاری ممدوٹ سے
جسقدر بعد مہائی خرچہ جوازجانب افسر انگریزی کے انتظام مین خرچ ہوتا تھا بچت اوسکو ملتا تھا۔
۱۸۶۳ع مین نواب مرگیا اور سرکار انگریز نے جاگیر کو اوسکے بھائی جلال الدین کے خاندان مین
بحال رکھنا فرض سمجھا او جلال الدین باختیارات محدود از روے سند نمبر ۱۱۵ کے نواب ممدوٹ
کا ہوا

نمبر ۱۱۵

سند بنسبت عطا کرنے جاگیر ممدوٹ کے
نواب جلال الدین کو مضمون ذیل ہے

بباعث وفات تمھارے بھائی نواب جمال الدین کے تمھارا اور تمھارے رشتہ داروں کا
حق خیال کرکے تمکو اور تمھارے وارث مرد کو کہ موجب قاعدہ پیدایش کے ہو جاگیر ممدوٹ اور
خطاب نواب کا عطا کیا مگر وہ عطا بشرائط ذیل ہے۔

دفعہ ۱ تم اور تمھارے جانشینان جاگیر کو لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران ونسل اپنے و
جمال الدین کی بخوبی پرورش کرو۔

دفعہ ۲ اندر جاگیر کے تم اختیارات حاکمی کو راہ ندو اور نہ انتظام متعلقہ مین دست اندازی
کرو بلکہ حسب الاتفاق کاشتکاران ومالکان اراضی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

دفعہ ۳ بنسبت ویہہ اشخاص مندرجہ حاشیہ کے کہ جو معرفت افسر سرکار انگریزی کے اونکو

لاگر بیجا دست اندازی نکرو لیکن بہ نسبت تشخیص و انقضا سے روزینہ کسان حال سے کہ جسکی منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل سے ہو تم فائدہ اوٹھاؤ گے۔

بی بی رانی زوجہ قطب الدین و والدہ جلال الدین و جلال الدین۔	[illegible] ماہانہ
بوبو طالب زوجہ قطب الدین ثانی حرام کسان مذکورۂ بالا۔	[illegible] ”
پارسا بیگم زوجہ نواب متوفے اور اوسکے لڑکے۔	[illegible] ”
مسماۃ تابن زوجہ نواب متوفے حرام۔	[illegible] ”
بوبو شاہ بیٹی قطب الدین و بہن نواب متوفے۔	[illegible] ”
[illegible] خان بہادر / [illegible] خان — پسران نواب متوفے	[illegible] ”
	میزان [illegible] ”

دفعہ ۴ واضح رہے کہ جاگیر مذکور پر بعوض جابہ مطالبہ اخراجات انتظام حصہ پولیس وغیرہ کی آمدنی علاقہ سے ایک ثلث سرکار لیا کریگی اور یہ کارروائی دوسرے سال فصل سے شروع ہوگی۔

دفعہ ۵ تم ہمیشہ خیرخواہ اور ایماندار رعیب صحب انگریزی کے رہوگے اور عند الضرورت سرکار انگریزی کی خیرخواہی حسب رضامندی اوسکے کروگے اور تم بہ نسبت اس امر کے خوب یقین رکھو کہ جبتک کہ تعمیل ان شرایطون کی بایانداری تمام ہوتی رہے تبتک جاگیر مذکور کی بلا زوال تمہارے اور تمہارے جانشینان مردکے قبضے مین ہمیشہ کو رہیگی۔

دستخط جے لارنس محررۂ ۵- دسمبر ۱۸۴۶ء

بیان صوبہ پہاڑی جلد دوم

۱۸۶۶ء مین راجہ بشائر نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۱۶ [illegible] سے موقوفہ اپنے علاقہ کا پچاس برس کے لیے سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیکر ایک اقرارنامہ متضمن قاعدہ انتظام جنگل [illegible] لیا۔

نمبر ۱۱۶

راجہ بشاہر بباعث دوسری انتظام جنگل کے پچاس برس کے لیے جنگل موقوعہ اپنے علاقے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیا چاہتے ہین اور سپرنٹنڈنٹ علاقہ پہاڑی سے درخواست بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ تجویزات مندرجہ ذیل کو بنا بر منظوری گورنمنٹ کے بھیجدین —

دفعہ ۱ ہم بالکل جنگل موقوعہ بساہر کو سرکار انگریزی کے اختیار مین کر دیتے ہین اور سرکار موصوف ایک افسر انگریزی کو واسطے لینے چارج جنگل ہاے مذکورہ کے مقرر کرے گی —

دفعہ ۲ سواے مقامات اور شرائط کے قرار دادہ از جانب مہتمم جنگل کے کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ کسی جنگل موقوعہ عملداری ہماری مین لکڑی کاٹے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ ہر درخت پر جو جنگل بساہر مین حسب الاجازت مہتمم کے کاٹا جاوے سرکار انگریز بشرح ذیل دیویگی —

دلیو دار یعنے کیلو	۸؍
اخروٹ	۴؍
بھوج پتر	۸؍
دیگر درختان	۴؍

دفعہ ۴ حساب سہ ماہی یا ششماہی طیار ہو کر داخل ہوا کریگا اور شرح مذکورہ بالا سہ ماہی یا ششماہی روپیہ دیا جایا کریگا —

دفعہ ۵ ہم سے اور ملازمان سے کہ افسر متعینہ جنگل مقرر کرے کچھ واسطہ نہین ہوگا بہ نسبت صفائی جنگل کاٹنے اور بچانے لکڑی کا ستلج تک اور بہا لیجانے انکے کا نعلہ تک جو صرف ہوا اوسکی دیندار سرکار انگریزی ہوگی —

دفعہ ۶ ہم اتفاق ان سب کے کرتے ہین کہ افسر متعینہ جنگل کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول کے از روے دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء کے بہ نسبت فیصلہ کرنے مقدمات فوجداری کے حاصل ہونگے —

دفعہ ۷ ہم بہ نسبت کارروائی اختیارات مذکورہ بالا دربارہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ

دستیاب کروانے اونکے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے۔

دفعہ ۸ اور تاریخ منظوری ٹھیکہ ہذا سے پچاس برس تک کے لیے جنگل بساہر کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیتے ہین۔

دفعہ ۹ اور جسوقت کہ ہمکو کسی لکڑی کی ضرورت ہوگی اوسوقت مین ہم ایک رزیڈنٹ تبصریح قسم قیمت لکڑی کے وکام کہ جسکے لیے وہ درکار ہے سرکار انگریز کے پاس بھیجدینگے۔

دفعہ ۱۰ زمینداروں کو اجازت بہ نسبت اس امر کے رہے گی کہ واسطے ایندھن وکوئلہ وتعمیر مکانات وغیرہ سے لکڑی کاٹ لیا کرین اور بہ نسبت کاٹنے چھوٹے چھوٹے درختون واسطے کاشتکاری کے اونکو ممانعت نکیجاوے گی۔

دستخط شمشیر سنگھ راجہ بساہر ورامپور بمقام شملہ ۲۰ جون ۱۸۶۴ عیسوی بموجودگی لفٹنٹ کیننگ آرسی لارنس سی بی سپرنٹنڈنٹ پہاڑی و ڈاکٹر کلی گھان ایم ڈی کنسرڈیٹر جنرل آف مارسٹ۔

دستخط جوالاداس وزیر
سرجیت وزیر
فتح رام وزیر
ہرانند وزیر
جوالاداس
گوبردھن داس
تیمبر داس

بیان علاقہ ستلج

۱۸۶۴ء مین راجہ چنپا نے ازروے نوشتہ نمبری ۱۷ کے جملہ جنگل موقوعہ عملداری اپنے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیدیا۔

ازروے اوس سند کے جو سردار کپت کو ۳۱۔ جنوری ۱۸۶۲ عیسوی کو جسکا ذکر جلد اول کے صفحہ ۷۴۳ مین ہے دیا گیا تھا خراج تعدادی ۱۵۰ روپیہ بعوض دینے اراضی جمعی ۱۵۰ کے بشمول علاقہ جنرل ایس صاحب سے محفوظ رہا مگر بباعث نقصان جہاز وغیرہ کہ اس انتظام سے ہوتا تھا وہ خاندان مستعجب ہوئے اور ہربانہ بسبب اپنے علاقہ کے

جنرل ایس صاحب نے الپشٹ ۱۵ ار بلا حصہ سرکاری دینے کو منظور کیا سرکار انگریزیہ نسبت کھنڈ
صرف [illegible] ان علاقون کے اور واپس کردیئے باقی اراضیات کے بگھٹ کو بشرح دین [illegible]
بقیہ خراج بذریعہ زرنقد کے قبول کیا اور یہ فی اقرارنامجات ایک شرط جدید نمبری ۱۸ مورخہ
۱۸ جولائی سنہ ۱۸۶۸ع مین مندرج ہوئی اور سند مذکور مین ایک ضمیمہ مشعر ملحوظ رہنے سردار کے
بہ نسبت بندوبست مالگذاری وحقوق ماتحتی کے جو اوس علاقے مین تا وقتیکہ باہتمام انگریزی
رہے قائم کیا —

نمبر ۱۱۷

[illegible] اقرارنامہ کا جو واسطے جنگلہ
جنگل چنبہ کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باعث درستی انتظام و محافظت جنگل موقوعہ عملداری اپنی کے راجہ چنبا نے
اعانت سرکار انگریزی کی چاہی اور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ افسر انگریزی متعینہ
از جانب سرکار موصوف کو کل اختیار بہ نسبت جنگل موقوعہ ملک چنبا کے کامل اختیار دیئے
اسلیئے بنظر بجا لانے خواہش راجہ موصوف کے اقرارنامجات مندرجہ ذیل باہم راجہ چمبا یکطرف
و سرکار انگریز طرف ثانی کے قرار پائے ہین —

فقرہ ۱ جملہ جنگلہاے موقوعہ عملداری چمبا پر سرکار انگریز کو کہ جسکے جانب سے ایک افسر بطور
[illegible] یعنی مہتمم جنگلات کا مقرر ہوگا کل اختیار حاصل ہے —

فقرہ ۲ سرکار انگریز کو اختیار رہے گا کہ بہ نسبت اون جنس وجنگلون کے کہ جس [illegible]
وقتاً فوقتاً چاہے خوب انتظام صفائی کا کرے اور جملہ جنگلون کے لیئے قواعد عام
جاری کرے —

فقرہ ۳ واضح رہے کہ ان قواعد جاریہ یا انتظام سے [illegible] صورات کی [illegible] ہوگی
[illegible] بہ نسبت [illegible] اور مداخلت حقوق متعینہ باشندگان [illegible] لکڑی واسطے استعمال
[illegible] ہون —

فقرہ ۴ [illegible] اجازت [illegible] وشرائط معینہ [illegible] سکے سے اور کسی

حالت مین کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز کاٹنے لکڑی کا کسی جنگل موقوعہ عملداری راجا مین نہوگا۔

دفعہ ۵ ہر درخت دیودار کے لیے جو چناب اور اوسکی شاخون پر عملداری چمبہ مین باجازت کنسرویٹر کے کٹین سرکار انگریز راجہ چمبا کو للعہ دیا کرے گی اور ہر درخت دیودار کے لیے جو دریاے راوی اور اوسکی شاخ پر کٹین صہ دیا کرے گی اور درختان دیگر کے لیے بشرح مندرجہ ذیل دیا جاویگا یعنی اخروٹ بشرح ے ر فی درخت

بھوج پتر ۔۸ر

سیسون غیرہ ۔۴ر

واضح رہے کہ شرح مذکورہ بالا بہ نسبت اون درختان کے متصور ہوگی کہ جسکی موٹائی چھہ فٹ سے زیادہ ہو اور زمین سے قد آدم ہو اوس قسم کے درخت کے لیے نصف شرح لیا جاویگا منجملہ اس روپیہ کے فی درخت عہ واسطے اخراجات انتظام وغیرہ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے منہا کیا جاوے گا۔

اول لگانا درختون و قلم کرنا و تھالہ بندی۔

دوم خرچ ڈانگ

واضح رہے کہ ایسے انتظام کا خرچ مطلق باختیار کنسرویٹر کے ہوگا اور خرچ ڈانگ باہتمام راجہ کے رہے گا۔

سوم جسقدر روپیہ اس مد مین بعد اخراجات کے بچ جاوے وہ باہم فورس ڈپارٹمنٹ یعنی محکمہ جنگل راجہ کے بحصہ مساوی منقسم ہو جایا کریگا اور اوسکا صرف طیاری و مرمت سڑک وغیرہ کے ہوا کریگا۔

چہارم ہر دو سال مالی یعنی ۶۵-۱۸۶۴ و ۶۶-۱۸۶۵ کے لیے مہتمم جنگل سے راجہ کو ایک ہزار روپیہ بعوض جملہ مطالبہ کٹائی لکڑی دریاے راوی پر اوسکی عملداری مین ملا کرے گا اور بعد اوس مدت کے اور اندر جاری رہنے اس ٹھیکہ کے پانسو ماہواری اوسکو ملا کرے گا اور تاریخ ٹھیکہ مذکور سے وہ سب لکڑی جائداد سرکار انگریز کی متصور ہوگی۔

دفعہ ۶ ۳۰ اپریل اور ۳۱ اکتوبر کو حساب ششماہی مرتب ہوکر راجہ کے پاس بھیجے جاوینگے

اور رقم مذکورہ بالا ہر ششماہی مین بہتائی و نومبر مین روپیہ دیا جاویگا۔

دفعہ سرکار انگریزی جنگل چمبا کا انتظام موجب وسی قاعدہ انتظام جنگل محاربہ عام کی کریگا کہ جو اس قسم کے جنگل کے لیے عملداری سرکار انگریزی مین جاری ہے اور اوسکی محافظت کیلیے بقدر مناسب ملازمان رکھینگے بجز امورات مندرجہ دفعہ ۵ ضمن ۲ اور ۳ کے جملہ اخراجات بہ نسبت ملازمان متعلق انتظام جنگل کا معرفت سرکار انگریزی کے ہوا کریگا۔

دفعہ ۸ سرکار انگریزی یا ٹھیکہ دار کہ جسکو سرکار موصوف نے مقرر کیا ہو جملہ اخراجات بہ نسبت کٹائی اور ڈھلوائی لکڑی کے دینگے اور اونکو اختیار ہے کہ حسب رضامندی اپنے اوسکو فروخت کرین اور سوائے زر مندرجہ دفعہ ۵ اقرارنامہ ہذا کے اور کسیطرح کے مطالبہ کے ذمہ دار جانب راجہ ہو یا بند نہونگے اور مخفی نرہے کہ دلائی یا دستوری وغیرہ ملازمان سرکار انگریزی کی نسبت بالکل مسدود ہو۔

دفعہ ۹ تسلیم ہے کہ جملہ لکڑی جو دریاے چناب اور راوی سے ملک چمبا کی سرحد کے پار جاسکے اوسکو کنزرویٹر جنگل کا اونپر ... نشانی حسب مندرجہ بالا کے اون لکڑیون پر کی ہو تو اسصورت مین وہ جایداد سرکار انگریزی کی متصور ہوگی اور کنزرویٹر یا اوسکا ایجنٹ اوسپر قبضہ کرلیگا اور مالک اوس لکڑی کو لازم ہے کہ ثبوت بہ نسبت مالکیت لکڑی کے بہم پہنچاوے۔

دفعہ ۱۰ مطابق ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۵ء کے کنزرویٹر کو اختیارات مجسٹریٹی ماتحت درجہ اول کی بہ نسبت مقدمات ضرر رسانی و مداخلت و مزاحمت قواعد جنگل سے جو وقتاً فوقتاً عملداری سرکار پنجاب مین جاری رہے فیصل کرنے کے حاصل ہین۔

دفعہ ۱۱ راجہ اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ واسطے کارروائی اختیارات مذکورہ بالا و معاونہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ و سزایاب کروانے اونکے کے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے۔

دفعہ ۱۲ پہلی مئی سنہ ۱۸۶۴ء سے یہ اقرارنامہ ... برس کے لیے مروج متصور ہوگا اور بعد انقضاے اوس میعاد کے حسب مرضی سرکار انگریزی ۲۰ برس کے لیے پھر قائم رہیگا اور اسیطرح پر بعد انقضاے

اوس میعاد کے تا وقتیکہ تاریخ اصلی یعنی یکم مئی ۱۸۶۴ء سے ننانوے برس نہولیوین یہ ٹھیکہ

از سر نو قائم ہوتا رہیگا اور بعد انقضاے اوس میعاد یعنی ننانوے برس کے راجہ کو اختیار ہوگا

کہ خواہ ایک اقرارنامہ جدید قائم کرین یا نہ ۔

مگر شرط یہ ہے کہ فریقین بلا ضرر رسانی کسیطرح پر بہ نسبت منشاء اقرارنامہ کے اون شرح وطریقہ داد و دہی

کو مندرجہ ضمن ۵ و ۶ و ۱۳ ہر کہ وقتاً فوقتاً تبدیل یا تغییر ہو اتفاق کرین ۔

دفعہ ۱۳ بنظر اسکے کہ راجہ کو ایک آمدنی مناسب واسطے جنگل سے ہوا کرے سرکار انگریزی

اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ دس ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو دیا کرے گی اور اوس وقت

مین بھی کہ سرکار موصوف اوسقدر قیمت کی لکڑی نکالے راجہ کو سرکار موصوف سے آٹھ آنہ روپیہ

کو بازرگنتہ ملیگا اور درحالیکہ سرکار موصوف سال مین عہ للعہ سے زیادہ قیمت کی لکڑی کاٹ لیوے

تو اوس صورت مین سرکار انگریزی اتفاق بہ نسبت دینے بشرح معینہ ومندرجہ ٹھیکہ ہذا کے وعدہ

کرتی ہے ۔ فقط

محررہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۴ء

مطابق ۲۰ بھادون سمت ۱۹۲۱ مقام ڈلہوزی

موجودگی دستخط کنندہ

دستخط سی وی جنکنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام سپرنٹنڈنٹ
علاقہ سرکار چنبا

دستخط راجہ موجودگی ہمارے
دستخط ایڈورڈ پرنسپ اسسٹنٹ کمشنر بندوبست
دستخط جارج میگریگر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

چونکہ ایک لفظ شرائط ٹھیکہ ہذا و دفعہ ۱۳ مین سہو سے زائد لکھی گئی اسلیے ہمنے اوسکو چھیلکر تبدیل

کردیا اور یہ بجواب ڈاکٹ میمو نمبری ۳۷۶۱ مرقومہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۴ء صیغہ پارک ماسٹری مقام لاہور کے ہی

دستخط
سی وی جنکنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام
سپرنٹنڈنٹ چنبا

مقام چنبا ۲۲ نومبر ۱۸۶۴ء

نمبر ۱۱۸

سند جو دلیپ سنگہ والی تگبہٹ کو
عطا ہوئی مضمون ذیل ہے —

واضح رہے کہ اہد وعات بیچا سنگہ سردار اجیہ نگہٹ لاولد کے متعلقہ سرکار انگریز نے لے لیا مگر سرکار ملکہ معظمہ کا ارادہ دربارہ بحال کردینے علاقہ کو دوام کے بابت قبضہ سردار امید سنگہ چچا زاد بھائی بیچا سنگہ کے اور اوسکی اولاد کے ہوا اور جو کہ قبل پورا ہونے اس ارادے کے امید سنگہ گزر گیا اسلیے ہم تمکو کہ بیٹے اصلی اوسکے ہو اور ورثا تمھارے خاندان کو تعلقہ نگہٹ کا دوام کے لیے بشرائط مندرجہ ذیل دیتے ہین —

دفعہ ۱ — تعلقہ نگہٹ پر ا روپیہ سالانہ خراج کیا جاویگا —

دفعہ ۲ — اور جسقدر علاقہ تعلقہ نگہٹ کا بقبضہ میجر جنرل ایس کے ہے کہ جسکی نسبت ایجنٹ سالانہ جمع تشخیص ہوا ہے ہمیشہ کے لیے بقبضہ سرکار انگریز کے رہیگی اور اوسکا لگان اس روپیہ خراج مذکورہ بالا سے منہا ہو جایا کریگا اور مابقی خراج یعنی سما روپیہ سردار نگہٹ زر نقد سرکار انگریز کو سالانہ دیا کرینگے —

دفعہ ۳ — سردار نگہٹ انتظام مالگزاری قرارداد حقوق رعایا کہ سرکار انگریز نے اوسوقت مین قائم کیا تھا کہ جب تعلقہ نگہٹ کا باہتمام سرکار موصوف کے تھا ملحوظ رہینگے آپ بہ نسبت اس امر کے مطمئن رہینگے کہ تاوقتیکہ آپ اور آپ کے جانشینان تخت انگریزی کے خیرخواہ اور دیانتدار محسن رہینگے علاقہ نگہٹ کا ہمیشہ کے لیے بقبضہ تمھارے خاندان کے رہیگا —

دستخط جان لارنس تاریخ ۱۰- جولائی سنہ ۱۸۶۲ء

بیان سیندھیا

واضح رہے کہ بعد اسکے کہ سنہ ۱۸۵۸ء مین فوج سر ہیو روس صاحب نے گوالیار کو فتح کرلیا تھا قلعہ گوالیر بقبضہ فوج انگریزی کے رہا اور ہنگام قول وقرار کے کہ جسکا اختتام عہد وپیمان قرارداد ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء مین ہوا لارڈ کیننگ نے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ بروقت موقع قلعہ راجہ

سیندھیا کو پھر واپس دیا جاوے اور وعدہ ہوا کہ لارڈ ایلجن صاحب نے سیندھیا سے کیا تھا ابتدائی
وعدہ اس امر پر ہوا کہ فوج انگریزی مقام مرار سے اور کسی مقام معقول پر فروکش ہووے منحصر ہو سنہ ۱۸۶۴ء
مین بالآخر کو یہ تصفیہ پایا کہ تا سنہ ۱۸۶۵ء مرار کی قائم رہے پس ضرور ہوا کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے
اور راجہ سیندھیا نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۱۹ کے بہ نسبت چھوڑ دینے حق واپسی قلعہ کے باین شرط
اقرار کیا کہ اوسکے توپخانون مین ۲۱ توپین اور بڑھا دی جاوین اور قلعہ پر اوسکا جھنڈا رہے اور اوسکا
سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کرے اور نیز یہ کہ جسوقت سرکار انگریز اسکو اپنے قبضے سے واگذاشت
کر دیوے راجہ کی فوج اوسپر قبضہ کر لیوے اور چٹھی مہاراجہ سیندھیا مرقومہ ۲۹ مارچ اور چٹھیات
گورنر جنرل مرقومہ ۱۲ اپریل و ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء کہ جسکی رو سے عہدنامہ قرارداد سنہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ نہم
تبدیل کی گئی تھی گویا اوس عہد و پیمان کی دفعات خلاصہ قرار دیے گئے ہین ۔

نمبر ۱۱۹

ترجمہ خریطہ مرسلہ مہاراجہ سیندھیا (جی سی ایس آئی) بنام عالی القاب رائٹ آنریبل سر جان لارنس
جی سی بی جی سی ایس آئی ویسرائے اور گورنر جنرل کشور ہند محررہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۴ء مضمون ذیل ہے
بعد سلام و نیاز آنکہ دوست آپ کا مطلع اس امر سے ہوا کہ درحالیکہ چھاونی مرار مین ہیڈکوارٹر
یعنی صدر مقام فوج کا قائم رہے تو اوس صورت مین آپ چاہتے ہین کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج
انگریزی رہے باوجودیکہ لارڈ صاحبان کیننگ و ایلجن گورنر جنرل ہای سابق نے نیازمند کو لکھا تھا
کہ قلعہ واپس ملجاویگا باوجود ان سب باتون کے مین بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتا ہون
کہ مین قلعہ گوالیار کا تاوقتیکہ سرکار ہند مناسب سمجھے بقبضہ فوج سرکار انگریز کے رہنے مین باین شرط
راضی ہون کہ قلعہ مین جھنڈا ہمارا رہے اور موجب رسم معینہ کے قلعہ کی توپون سے ہماری سلامی ہو
اور کاش کسیوقت کسی باعث سے فوج انگریزی قلعہ مذکور کو چھوڑ دیوے تو اوس صورت مین
اسقدر فوج ہماری اوسمین رہے گی کہ جو اوسکی محافظت کے لیے کافی معلوم ہو اور اس بارہ
مین ہمنے میجر میڈ اجنٹ گورنر جنرل اور میجر ہچنسن صاحب رزیڈنٹ سے واسطے بھیجنے
عریضہ درخواستین پاس حضور کے گزارش کیا ہے اور امید ہے کہ آپ کے ملاحظے سے گذرے
نیازمند کو ہمیشہ آپ اپنا خیرخواہ سمجھیے اور گاہے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرتے رہیے ۔

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان واضح رہے کہ آپکا اشفاق نامہ مرقومہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء مشعر چند شرائط و آپ کی رضامندی تحریری بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار کے بہ قبضہ فوج انگریزی تا وقتیکہ سرکار ہند چاہے رہے —

چنانچہ مین شرائط ہذا پر اتفاق کرتا ہون یعنے اول یہ کہ آپکا جھنڈا قلعہ مین رہیگا اور بموجب رسم معینہ کے آپ کی سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کریگی دوم یہ کہ جسوقت سرکار ہند کسی وجہ سے قلعہ کو فوج انگریزی سے خالی کردے گی اوسوقت مین قلعہ پر آپ کا قبضہ ہوگا اور آپکو اختیار ہے کہ جسقدر فوج واسطے محافظت اوسکی کے کافی ہو اوسمین تعینات کیجیے بلحاظ اسکے کہ آپ انتظام متذکرۂ بالا پر راضی ہین اور نیز بخیال دوستی سرکار انگریز کے جو آپ کے ساتھ ہے بشرطیکہ فوج انگریزی کا چھاونی مرار مین قائم رہنا تصفیہ پاوے اتفاق درباره تبدیل کرنے اوسقدر عبارت دفعہ نہم عہد و پیمان قرارداده ۱۲ - دسمبر ۱۸۶۰ء کی کہ بہ نسبت تعداد توپون کے جو آپکے پاس رہی ہین راضی ہین یعنی دفعہ مذکور عہدنامہ متذکرۂ بالا مین آپکو ۳۶ توپ رکھنے کی اجازت ہے اب ۱۲ اور ایزاد کیجاوینگی یعنی ۴۸ توپین رکھنے کی اجازت ہوگی —

دستخط خیرخواه
جی لارنس

بمقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ
محررہ ۲۷ اپریل ۱۸۶۴ء

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان ہمکو کمال افسوس ہے کہ بہ نسبت قلعہ گوالیار کے ہم جلد کوئی امر تصفیہ نکر سکے مگر جوکہ اب ہمارا اراده بہ نسبت قائم رکھنے چھاونی مرار کے ہے اور آپ کی عنایت بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی کی فی الواقع قبول کرنا منظور ہے اسلیے آب ہم جلد بایفای اوس وعدہ کے کہ جو خط مرسلہ ہمارے مورخہ ۱۲ - اپریل مین مندرج تھا آپکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ ہم اوس عہدنامہ کی دفعہ نہم کے تبدیل کرنے مین راضی ہین جو ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء کو

بنارس مین قرار پایا تہا اور آیندہ کو اوس دفعہ کی عبارت حسب مندرجۂ ذیل ہوگی

دفعہ ۹ فوج جنگی جلہ حربہ کی جو بادشاہ کی ملازمت مین رہیگی تعداد مندرجۂ ذیل سے کسی حالت مین تجاوز نکرے گی یعنی توپخانہ مین مد... توپین اور اسکے گولہ انداز مین کے

فوج پیادہ ... ہزار آدمی قواعد یافتہ رسالہ ... ہزار سوار

واضح رہے کہ ہمنے ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہی کہ میگزین آگرہ سے آپ کو دو یا تین توپین توپون سے کے ملی فقط

دستخط خیر خواہ

جی لارنس مقام کلکتہ

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ء

خاتمہ من جانب مترجم صاحب

بعد تعریف و ثنای خالق و مالک مطلق کے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ فضل او سکے سے ترجمہ کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات جلد ہفتم

کا حسب محاورۂ روزمرہ کے بندۂ پنڈت چندر سیکھر منیجر سابق مطبع اودہ گزٹ نے بموجب فرمایش

مخدومی و مکرمی نامی و نامور منشی نولکشور صاحب دام عنایتہ

بدرجۂ تکمیل پہونچایا فقط

تمام شد جلد ہفتم

عہدنامجات